یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ہیں

مومنین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ہیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدرآباد پاکستان

امالی الشیخ المفیدؒ
تالیف
محدث و محقق حضرت علامہ شیخ مفید
ترجمہ
علامہ سید منیر حسین رضوی
حجۃ الاسلام والمسلمین ریاض حسین جعفری
ادارہ منہاج الصالحین لاہور

امالی الشیخ المفید

تالیف:

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ:

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی

مدرس جامعۃ المصطفیٰ

تصحیح و نظر ثانی

حجۃ الاسلام ریاض حسین جعفری

فاضل قم

— ناشر —

ادارہ منہاج الصالحین لاہور

جامعہ ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ لاہور

فون: 042-5425372

ترتیب

امالی شیخ مفید اور نشر اخبارِ معصوم علیہم السلام

امالی لغتِ عرب کا لفظ ہے جو اُردو زبان و ادب میں شاذ و نادر ہی مستعمل ہے اور نہ ہی اُردو میں اس کا نعم البدل موجود ہے۔ ہاں البتہ انگریزی زبان کا ایک لفظ جو اب اُردو لغت کا بھی حصہ بن چکا ہے امالی کا ہم معنی ہے اور وہ ہے نوٹس (Notes)۔ بزرگ علمائے اعلام کا وطیرہ تھا کہ اپنی تالیفات و تصنیفات کی اساس کے طور پر اور اپنی یادداشتوں کو محفوظ رکھنے کے لیے گاہے گاہے نوٹس بناتے رہا کرتے تھے جن پر بعدازاں ان پر اپنی تحریروں کی بنیاد رکھتے اور ان سے بھرپور استفادہ کیا جاتا۔ یہ نوٹس معلومات کا خزینہ ہوا کرتے تھے۔

امالی شیخ صدوقؒ کے بعد امالی شیخ مفیدؒ اور امالی شیخ طوسیؒ خصوصی اہمیت کی حامل ہیں۔ شیخ مفید عالمِ تشیع کے عالم بے بدل تھے اور شیخ صدوقؒ کے تلامذہ میں سے تھے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے استادِ محترم کے اندازِ نظری کو اپنایا۔ البتہ امالی شیخ مفید اور امالی شیخ صدوقؒ میں ایک بنیادی فرق ہے۔ امالی شیخ صدوقؒ مجالس کے ذیلی موضوعات پر مبنی ہے جس میں شیخ صدوقؒ نے فرمودات معصومینؑ کے علاوہ دیگر علمی و عملی نکات کو بھی محفوظ کیا گیا ہے جبکہ امالی شیخ مفید مختلف احادیث (اخبار) پر مبنی ہے۔ ہر باب مجلس سے شروع ہوتا ہے۔ ہر مجلس میں حدیثِ رسول مقبولؐ اور اقوالِ معصومین علیہم السلام مندرج ہیں۔ علامہ کا اسلوبِ مجلس آج کے قاری کو دعوت دیتا ہے کہ ہمارے بزرگ علماء اسلام کا مجالسِ عزا پڑھنے کا انداز و روش کیا تھا۔ سلفِ صالحین کا مقصد و ہدف اصلاحِ معاشرہ اور تطہیرِ نفس کی طرف دعوت دینا مقصود و مطلوب تھا کہ لوگ آئمہ اطہارؑ کے کردار و سیرت کو دیکھ کر اپنا تزکیہ نفس کریں۔

امالی شیخ صدوق کے بعد اس معتبر اور مستند امالی کی اشاعت کا بیڑا اُٹھانا حجۃ الاسلام والمسلمین آقائے مکرم ریاض حسین جعفری فارغ التحصیل اسکالر قم یونیورسٹی اور ناشر علوم آل محمدؐ کا ایک عظیم کارنامہ ہے۔ عربی زبان سے اس کتاب کو اُردو زبان میں منتقل کروایا گیا۔ اس کے مترجم حجۃ الاسلام سید منیر حسین رضوی صاحب نے خوب محنت کی ہے' جبکہ اُن کی اس کاوش کو چار چاند لگانے کا کام علامہ ریاض حسین جعفری صاحب نے کیا۔ مجھے کتاب ہذا کی ادبی ومعنوی تصحیح کے لیے مقرر فرمایا گیا ہے۔

دوران مطالعہ کتاب کے مشتملات نے بہت متاثر کیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ کتاب عملی تشیع کے ایک چارٹر کی حیثیت رکھتی ہے اور تمام مومنین کو اس کا مطالعہ کرنا چاہیے۔ میں وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ یہ کتاب اپنے ہر قاری کو متاثر کرے گی اور نہ صرف یہ بلکہ اُس کی زندگی کو بدل کر رکھ دے گی۔ مومنین کو اپنے مقام ومنزلت' اپنے حقوق وفرائض اپنے عقائد واعمال کی کامل تفہیم ہو سکے گی۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری اس بحث وتمحیص سے زیادہ اہم بلکہ اہم ترین وہ معلومات اور تعلیمات ہیں جو امالی میں محفوظ ہیں۔ موقع محل کی مناسبت سے ایک روایت علم کے بارے میں ملاحظہ کیجیے کہ حصول علم اور نشر علم کی کیا حقیقت اور منزلت ہے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا۔ ''یا رسول اللہ! علم کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: علم انصاف اور میانہ روی ہے۔ اس نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: علم کو یاد کرنا۔ اس نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہے؟ آپؐ نے پھر فرمایا: اس علم کو نشر کرنا''۔

امام علیہ السلام نے فرمایا: علما سے مراد وہ لوگ ہیں جن کا قول ان کے عمل کے مطابق ہو اور جن کا قول ان کے عمل کے مطابق نہیں ہے وہ عالم نہیں ہیں۔

چونکہ امالی کی اشاعت ایک علمی خدمت ہے۔ چنانچہ ہم نے علم کی حقیقت اور حقیقی علماء کی بات کی۔ اس کے بعد اس علم کے متحمل شیعیانِ حیدرِ کرّار کے بارے میں ایک روایت کا مفہوم عرض ہے۔ صادقین علیہما السلام کا فرمان ہے کہ ''شیعہ تین طرح کے ہیں: ایک وہ جو ہم پر (محض) فخر کرنے کے لیے شیعہ کہلاتے ہیں۔ دوسرے وہ جو شیعیت کو اپنا ذریعہ روزگار بنائے ہوئے ہیں۔ تیسرے وہ جو ہم میں سے ہیں اور ہم اُن میں سے ہیں''۔

اس فرمان کی روشنی میں دورِ حاضر کے سادات و مومنین اور خطباء و ذاکرین نیز دوسرے اہلِ [illegible] احتساب کریں ورنہ برائے نام شیعہ ہونے کا کچھ فائدہ نہیں۔ اس تلخ حقیقت کے بیان کے بعد اپنی روش کے مطابق دل چاہ رہا ہے کہ اس عظیم کتاب اخبار سے ماخوذ چند معلوماتی نکات پیش کیے جائیں جو دل میں اُترتے چلے جاتے ہیں اور جن کو جان کر کوئی بدقسمت اور شقی القلب ہی حقیقی مومن بننے کی کوشش نہیں کرتا ورنہ ہر باشعور مومن اپنی زندگی کو بدل سکتا ہے۔

اللہ ہم سب کو اہلِ خدمت کے بجائے اہلِ عمل بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

طالبِ دعا!

پروفیسر مظہر عباس چودھری

○○○

عرضِ مترجم

تمام حمد ہے اس خالق بے مثل و بے مثال کی جو وحدہٗ لاشریک ہے اور اس نے بے مثل و بے مثال ہوتے ہوئے ایسی چودہ ہستیاں خلق فرمائیں جو اپنی مثال آپ ہیں۔ آدمؑ سے لے کر عیسیٰؑ تک کوئی نبی ان جیسا نہیں اور آدم سے قیامت تک کوئی خاتون ان میں شامل خاتون کی مثل نہیں۔ ان میں شامل آئمہ اور اوصیاء جیسا کوئی امام وصی اور ولی نہیں ہے۔ یہ ہستیاں خالق کی تخلیق کا شہکار ہیں۔ اتنی عظیم ہستیاں خلق کرنے کے بعد ان کو اپنی معرفت کا وسیلہ قرار دیا ہے۔ گویا اگر خالق کی معرفت ان کے ذریعے سے حاصل ہوئی تو وہ برحق ہوگی۔ ورنہ معرفت توحید ممکن نہیں ہے۔ گویا ان کو دیکھ کر خالق کی معرفت حاصل کرو۔ ان کا علم دیکھو تو جب تم کو ان کے علم کا کمال نظر آئے تو پھر تمہیں معلوم ہوگا جس نے ان کو علم عطا کیا ہے کہ جس کی کوئی حد ہمیں نظر نہیں آتی تو وہ خود کتنا بڑا عالم ہے۔ یعنی ان کے اوصاف کو دیکھو اور اس کی معرفت حاصل کرو کہ وہ کتنا بڑا خالق ہے جس نے ان عظیم ہستیوں کو خلق فرمایا ہے اور پھر ان کو اس منزل پر فائز کیا ہے کہ یہ ماتشاؤن الا ان یشاء اللہ کے مصداق بن گئے ہیں یعنی یہ وہی چاہتے ہیں جو کچھ وہ چاہتا ہے اور کبھی میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ پہلے یہ چاہتے ہیں پھر وہ بھی چاہتا ہے۔ جیسا کہ جناب سیدہ نے بچوں سے فرمایا تھا کہ آپ کے کپڑے درزی کے پاس ہیں۔ تو ان کی چاہت کو اس نے اپنی چاہت قرار دے کر پایۂ تکمیل تک پہنچایا اور ان کو اس عظیم کردار کا مالک بنایا کہ ان کی اطاعت کو اس نے اپنی اطاعت قرار دے کر فرمایا:

من یطاع الرسول فقد اطاع اللہ اور ایسے ہی ان کی نافرمانی کو اپنی نافرمانی قرار دیا۔ سب کے سب اجسام میں الگ الگ ہیں لیکن کردار و سیرت سب کی ایک ہے۔ کردار و سیرت کے اتحاد کو دیکھ کر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اولنا محمد و آخرنا محمد و کلنا محمد کہ ہم کردار میں' سیرت میں ہم سب ایک ہیں۔ ان کے نہ اوصاف میں فرق نہ سیرت و کردار میں فرق' ہاں منصب وغیرہ میں فرق تھا۔ ان میں ایک نبی ہے تو باقی نبی کے اوصیاء و خلیفہ ہیں۔ چونکہ اس نبی اکرمؐ کے بعد نبوت ختم ہو چکی تھی اور کوئی نبی آ نہیں سکتا تھا ورنہ ان کے کردار و اوصاف میں کوئی کمی نہیں تھی اور ان کو خالق یہ منصب عطا فرماتا کہ اگر کوئی نبی ان کی ولایت کے بغیر مبعوث نہیں ہوا۔

تفسیر برہان میں یہ روایت موجود ہے کہ سارے نبیوں نے ان کی ولایت کو قبول کرتے ہوئے جو کلمہ پڑھا (لا الہ الا اللہ محمد رسول و علی ولی اللہ) تو گویا سارے نبی میرے نبی کے امتی ہیں اور ہمارا نبی سب کا سردار نبی ہے۔ اس نبی کا حکم سارے نبیوں پر واجب الاتباع ہے اور میرا نبی سب نبیوں پر گواہ ہے۔ گویہ سب انسانیت پر ان کی نبوت و ولایت اور وصایت نافذ ہے۔ اور کوئی ان کی ولایت سے خارج نہیں ہے۔ ان کی ولایت اللہ کی ولایت ہے۔ فرق اتنا ہے اللہ کی ولایت ذاتی ہے اور ان کی ولایت اللہ کی عطا کردہ ہے' ورنہ وہ ہی رب العالمین ہے اور یہ رحمۃ للعالمینؐ ہیں۔ مثل خدا کی ان کی نافرمانی جہنم کو واجب قرار دیتی ہے اور ان کی اطاعت جنت کو واجب قرار دیتی ہے اور ان کی اطاعت کرنا اور ان کی نافرمانی سے بچنا اس وقت ممکن ہے جب ہمیں ان کے فرمان کا علم ہو اور ہم ان کے فرمان کو سمجھ سکیں' کیونکہ یہ عرب میں تھے اور ان کے سارے فرامین عربی زبان میں تھے اور ہمارے معاشرے کے ہر فرد کے لیے عربی کو سمجھنا ممکن نہیں تھا۔ اس لیے میں نے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور ان کی مدد سے ان کے فرامین کو اردو زبان میں پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس سے پہلے میں امالی شیخ صدوق رحمتہ اللہ علیہ کو

قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر چکا ہوں اور پھر مشکوۃ الانوار بھی پیش کی ہے اور اب امالی شیخ مفید رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے قارئین محترم کی خدمت میں پیش کرنے کا شرف حاصل کر رہا ہوں۔ اس میں بھی میری پوری کوشش رہی ہے کہ آسان اور سلیس انداز میں مطلب کو پیش کروں اور اگر کوئی کوتاہی ہوگئی ہو تو قارئین سے گزارش ہے یا تو وہ متوجہ کریں یا پھر صرف نظر کریں۔ بہتر ہے کہ متوجہ کریں تا کہ دوسرے ایڈیشن میں اس کوتاہی کو دور کیا جا سکے۔

اس کوشش میں میرا حوصلہ ادارہ کے سربراہ علامہ قبلہ ریاض حسین جعفری فاضل قم نے بڑھایا ہے اور ان کی کاوش اور زحمت کی وجہ سے میرے اندر اتنی ہمت ہوئی ہے کہ میں تیسری کتاب آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔ میری دعا ہے کہ موصوف کی توفیقات میں اللہ تعالیٰ بحق محمدؐ و آل محمدؐ بہت زیادہ اضافہ فرمائے اور ان کو ترویج دین میں اور ہمت عطا فرمائے۔

قارئین محترم! میں نے پوری امانت داری سے ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ میں فقط ترجمہ کرنے والا ہوں اس کتاب کی ہر حدیث و روایت کا معتقد ہونا ضروری نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کسی حدیث یا روایت میں قارئین اختلاف کریں تو اس کا مترجم پر الزام نہ لگایا کیونکہ میرا کام فقط ترجمہ کرنا ہے۔ ویسے میں کوشش کرتا ہوں کہ اگر کوئی روایت ہمارے شیعہ نظریات کے خلاف ہے تو اس کی وضاحت کرنے کی کوشش کی ہے۔ میری دعا ہے کہ خداوند کریم اپنے کرم و لطف کے ذریعے اس کتاب کو میری اور میرے والدین کی بخشش کا ذریعہ قرار دے اور قارئین کے لیے بھی اس کو مفید قرار دے اور ناشر علامہ جعفری صاحب کے لیے بھی خداوند کریم اس کو بخشش کا وسیلہ قرار دے اور ہم سب کو خداوند کریم محمدؐ و آل محمدؐ کی قیامت کے دن شفاعت نصیب فرمائے۔

میری دعا ہے کہ خداوند کریم مجھے اور توفیق عطا فرمائے تا کہ میں محمدؐ و آل محمدؐ کے

فرامین کو اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرسکوں۔ میں نے اس (کتاب) میں ہر حدیث کا سلسلہ سند کو حذف کر دیا ہے سوائے اول راوی کے۔ اور یہ اس لیے کیا گیا ہے تاکہ کتاب کا حجم زیادہ نہ ہو تاکہ قارئین پر بوجھ نہ بنے اور خود ادارے کے لیے زیادہ حجم والی کتاب کی اشاعت بوجھ بن جاتی ہے۔

طالب دعا

سید منیر حسین رضوی

مدیر جامعہ المصطفیٰ لاہور

مجلس نمبر 1

[بروز ہفتہ یکم رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

الحمدللّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم، والصلاۃ والسلام علی السید الکریم، محمد بن عبداللّٰہ خاتم النبین وآلہ الصراط المستقیم، الأئمۃ المعصومین صلوات اللّٰہ علیھم اجمعین!

فرشتۂ عمل بندہ پر موکل ہوتا ہے

مجلس یوم السبت مستہل شہر رمضان سنۃ اربع وار بعمائۃ بمدینۃ السلام فی الزیارین فی درب رباح منزل ضمرۃ أبی الحسن علی بن محمد بن عبدالرحمٰن الفارسی أدام اللّٰہ عزہٗ باملائہ من کتبہ ﴿حدثنا﴾ الشیخ الأجل المفید ابو عبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان أدام اللّٰہ حراستہٗ وتوفیقہٗ فی ھذا الیوم ﴿قال أخبرنی﴾ أبوالحسن احمد بن محمد بن الولید، عن أبیہ محمد ابن الحسن، عن محمد بن الحسن الصفار، عن احمد بن محمد بن عیسٰی، عن محمد بن خالد عن ابن حماد، عن ابی جمیلۃ، عن جابر بن یزید، عن أبی جعفر محمد الباقر علیہ السلام، عن أبیہ قال ان الملک الموکل بالعبد یکتب فی صحیفۃ اعمالہ فاملوا فی أولھا خیراً وفی آخرھا خیراً یغفر لکم ما بین ذٰلک (روی ھذا الحدیث السید علی بن طاؤس فی کتاب محاسبۃ النفس نقلاً عن ھذا الکتاب، ورواہ أیضاً فی الفصل الثانی والعشرین من کتاب فلاح السائل)

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے والد محترم سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ تعالیٰ نے ہر بندے پر ایک فرشتہ موکل فرمایا ہے جو اُس کے اعمال کو نامۂ اعمال کے صحیفہ میں تحریر کرتا ہے۔ تم اُس کے ابتداء اور آخر میں نیکی تحریر کرو تو درمیانی عرصے کو خدا معاف کر دے گا''۔

اہلِ بیتؑ میں شک کرنے والے کا عمل قبول نہیں ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علي بن محمد بن زبير الكوفي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ أبوالحسن علي بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ علي بن أسباط عن محمد بن يحيىٰ أخي مغلس عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن احدهما عليهما السلام قال قالت له انا نرى الرجل من المخالفين عليكم له عبادة واجتهاد وخشوع فهل ينفعه ذٰلك شيئاً ؟ قال يامحمد ان مثلنا أهل البيت مثل أهل بيت كانوا في بني اسرائيل وكان لا يجتهد أحد منهم أربعين ليلة الادعا فاجيب وان رجلاً منهم اجتهد أربعين ليلة ثم دعا فلم يستجب له فأتى عيسى بن مريم عليه السلام يشكو اليه ما هو فيه ويسألهٗ الدعاء لهٗ فتطهر عيسى وصلى ثم دعا فأوحى الله اليه يا عيسىٰ ان عبدي أتاني من غير الباب الذي اوتي منه انه دعاني وفي قلبه شك منك فلو دعاني حتى ينقطع عنقهٗ وتنتثر انامله ما استجبت له فالتفت عيسىٰ عليه السلام فقال تدعو ربك وفي قلبك شك من نبيه ، قال يا روح الله وكلمته قد كان والله ما قلت فأسال الله ان يذهب به عني فدعا له عيسىٰ عليه السلام فتقبل الله منه وصار في حد اهل بيته كذلك نحن اهل البيت لا

یقبل اللّٰہ عمل عبد وھو یشک فیہا۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت محمد بن مسلمؓ نے حضرت امام محمد باقر اور حضرت امام جعفر صادق علیہما السلام میں سے ایک سے روایت کی ہے۔ راوی کہتا ہے میں نے امام علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: مولا! میں نے آپؑ کے مخالفین میں سے ایک شخص کو دیکھا ہے کہ اُس کی عبادت' راہِ خدا میں کوشش اور خشوع بہت زیادہ ہے۔ کیا یہ چیزیں اُس کو کوئی فائدہ پہنچائیں گی؟

آپؑ نے فرمایا: اے محمد! ہم اہل بیتؑ کی مثال ایسے ہی ہے جیسے بنی اسرائیل میں اہل بیتؑ کی تھی۔ آپؑ نے فرمایا: بنی اسرائیل میں ایک مرد ایسا تھا جو چالیس راتیں عبادت کرتا رہا اور دعا کرتا رہا۔ چالیسویں رات کے بعد اُس کی دعا قبول ہوئی۔ ایک اور شخص تھا جو چالیس راتیں عبادت و ریاضت میں مشغول رہا اور دعا کرتا رہا' لیکن اُس کی دعا قبول نہ ہوئی۔ وہ ایک دن جناب عیسیٰؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا' اور آپؑ سے دعا کے قبول نہ ہونے کا شکوہ کیا اور عرض کی: اے اللہ کے نبی! خدا سے آپؑ میرے لیے دعا کریں۔ جناب عیسیٰؑ نے باطہارت ہو کر نماز ادا کی اور اُس شخص کے لیے دعا مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ پر وحی نازل فرمائی:

> "اے عیسیٰؑ! یہ بندہ میرے متعین کردہ راستے سے ہٹ کر دوسرے راستے سے میرے پاس آنا چاہتا ہے۔ تمہارے بارے میں اس کے دل میں شک ہے۔ اگر یہ شخص مجھے پکارے اور پکارتے پکارتے اُس کی گردن ٹوٹ جائے اور اُس کے ہاتھوں کی انگلیاں سکڑ کر بکھر جائیں میں اُس کی دعا کو تب بھی قبول نہیں کروں گا"۔

جناب عیسیٰؑ اُس کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے بندۂ خدا! تو خدا کو پکارتا ہے' جبکہ اُس کے نبی کے بارے میں تیرے دل میں شک پایا جاتا ہے۔ اس شخص نے عرض کی:

اے روح اللہ اور کلمۃ اللہ! واقعاً آپؑ نے سچ فرمایا ہے۔ آپؑ میرے لیے خدا کی بارگاہ میں دعا کریں تاکہ وہ مجھے اس حالت سے باہر نکال دے اور آپؑ سے متعلق میرے دل کو آپؑ کے بارے میں شک سے پاک کردے۔ جناب عیسیٰؑ علیہ السلام نے اُس کے بارے میں دعا کی اور اُس کی حالت شک ختم ہوئی اور پھر اُس نے دعا کی اور خداوند متعال نے اُس کی دعا کو قبول فرمایا اور وہ ان کی اہلِ بیتؑ کی حد میں داخل ہوگیا۔

آپؑ نے فرمایا (اے محمد) ہم اہلِ بیتؑ بھی ایسے ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اُس شخص کے اعمال کو قبول نہیں کرے گا جو ہمارے بارے میں شک کرتا ہے۔

مولا علیؑ کی وجہ سے تین شخص ہلاک ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن الزبير ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن علی بن مبدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی بن عمرو ﴿قال حدثنا﴾ ابی جميل بن صالح عن ابی خالد الكابلی عن الاصبغ بن نباتة قال دخل الحارث الهمدانی على اميرالمؤمنين عليه السلام فی نفر من الشيعة ، وكنت فيهم فجعل الحارث يتأود فی مشيته ويخبط الارض بمحجنه وكان مريضًا فاقبل عليه امير المؤمنين عليه السلام وكانت له منه منزلة فقال كيف تجدك ياحارث فقال نال الدهر ياامیرالمؤمنين منی، وزادنی اوارًا وغليلًا اختصام اصحابك ببابك،قال وفيهم خصومتهم؛ قال فيك[1] وفی الثلاثة من قبلك فمن مفرط منهم غال ، ومقتصد قال ومن متردد مرتاب لا يدری يقدم ام يحجم فقال حسبك يا اخا همدان الا ان خير شيعتی النمط

1- [قال فی شانك والبلية من قبلك] كذا بدلا عن العبارة مذكورة فی اكثر نسخ الرواية ولعله الاظهر (م ص)

الاوسط الیهم یرجع الغالی وبهم یلحق التالی، فقال له الحارث لو کشفت فداك ابی وامّی الرین عن قلوبنا وجعلتنا فی ذلك علی بصیرة من امرنا، قال علیه السلام فدك فانك امرؤ ملبوس علیك- ان دین اللّٰه لا یعرف بالرجال بل بآیة الحق فاعرف الحق تعرف اهله، یاحارث ان الحق احسن الحدیث والصادع به مجاهد وبالحق اخبرك فارعنی سمعك ثم خبر به من کان له حصافة من اصحابك، الا انی عبداللّٰه واخو رسوله وصدیقه الاوّل [الاکبر خ ل] صدقته وآدم بین الروح والجسد ثم انی صدیقه الاوّل فی امتکم حقا ، فنحن الاولون ونحن الآخرون ونحن خاصته یاحارث وخالصته- وانا صنوه ووصیه وولیه وصاحب نجواه وسره- أو تیت فهم الکتاب وفصل الخطاب وعلم القرون والاسباب واستودعت الف مفتاح یفتح کل مفتاح الف باب یفضی کل باب الی الف الف عهد، وأیدت واتخذت وامددت بلیلة القدر نفلاً وان ذلك بحری لی ولمن استحفظ من ذریتی ما جری اللیل والنهار حتّی یرث اللّٰه الارض ومن علیها، وابشرك یاحارث لتعرفنی عند الممات وعند الصراط وعند الحوض وعند المقاسمة- قال الحارث وما المقاسمة قال مقاسمة النار اقاسمها قسمة صحیحة اقول هذا ولی فاترکیه وهذا عدوی فخذیه- ثم اخذ امیرالمؤمنین علیه السلام بید الحارث فقال یاحارث اخذت بیدك کما اخذ رسول اللّٰه [ص] بیدی فقال لی وقد شکوت الیه حسد قریش والمنافقین لی انه اذا کان یوم القیمة اخذت بحبل اللّٰه وبحجزته- یعنی عصمته من ذی العرش تعالی- واخذت انت یاعلی بحجزتی واخذ ذریتك بحجزتك واخذ شیعتکم بحجزتکم فماذا یصنع اللّٰه بنبیه وما یصنع نبیه بوصیه ، خذها الیك یاحارث قصیرة من

طویلة[1] أنت مع من احببت ولك ما أكتسبت یقولھا ثلاثا، فقام الحارث بیجرردہ‌ء وھو یقول ما ابالی بعدھا متی لقیت الموت او لقینی ، قال جمیل بن صالح وانشدنی ابوھاشم السید الحمیری رحمہ اللّٰہ فیما تضمنہ ھذا الخبر:

قول علی لحارث عجب	کم ثم اعجوبة له حملا
یاحار ھمدان من یمت یرنی	من مؤمن او منافق قبلا
یعرفنی طرفه واعرفه	بعنته واسمه وما عملا
وانت عند الصراط تعرفنی	فلا تخف عثرة ولا زللا
اسقیك من بارد علی ظمأ	تخاله فی الحلاوة العسلا
اقول للنار حین توقف	للعرض دعیه لا تقربی الرجلا
دعیه لا تقربیه ان له	حبلا بحبل الوصی متصلا

حدیث نمبر 3:(مختلف اسناد)

اصبغ بن نباتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے کہ ہم سب خدمتِ امیرالمومنین علی علیہ السلام میں موجود تھے کہ حارث ہمدانی (جو آپ کے شیعوں میں سے تھے) وہ آپؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اُن کے لیے چلنا مشکل تھا اور وہ بیساکھی کے سہارے چل رہے تھے وہ مریض تھے۔ چونکہ امیرالمومنینؑ کی نگاہ میں اُن کی عزت تھی' آپؑ اُن کی طرف متوجہ ہوئے اور آپؑ نے فرمایا:

اے حارث! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: امیرالمومنینؑ! زمانہ مجھ سے منہ موڑ چکا ہے اور میرے بارے میں نفرت اور کینہ ہے اور غیر مہذب رویے اختیار کر چکا ہے

1- وفی المثل [قضیرة من طویلة] ای ثمرة من نخلة ، یضرب فی اختصار الکلام قاله الفیروز آبادی فی القاموس [م ص]

اور آپؑ کے اصحاب میں سے بھی کچھ میرے ساتھ آپؑ کے بارے میں معاندانہ کردار ادا کرتے ہیں۔ میری یہ کیفیت اور مصیبت آپؑ کی وجہ سے ہے۔

آپؑ نے فرمایا: اے حارث! میری وجہ سے تین قسم کے افراد ہلاک ہوں گے: ایک وہ شخص جو میرے بارے میں غلو اور افراط کا شکار ہوا۔ دوسرا وہ شخص ہے جو میری شان وعظمت میں متنفر ہے۔ تیسرا وہ شخص ہے جو مردود و پریشان ہے۔ وہ مجھے باقیوں پر مقدم رکھے یا موخر کرے۔ آپؑ نے فرمایا: اے حارث! تمہارے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ تمہیں یہ معلوم ہو کہ میرے شیعوں میں سے سب سے افضل و بہتر وہ شخص ہے جو درمیانی راہ اختیار کرے اور اُن کی طرف غالی بھی رجوع کریں اور دوسرے بھی ان کی اتباع کریں۔

حارث نے کہا: اے مولاؑ! میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہوں! آپؑ ہمارے دلوں سے اس مشکل کو دور کر دیں اور آپ ہمیں اس امر میں معرفت عطا کریں۔

آپؑ نے فرمایا: اے حارث! ایسا لگتا ہے کہ تمہارے لیے یہ معاملہ خلط ملط ہو چکا ہے۔ اے حارث! اللہ کے دین کو لوگوں کی وجہ سے مت پہچانو بلکہ واضح اور حق آیت و دلیل کے ساتھ دین کی معرفت حاصل کرو۔ حق کی معرفت حاصل کرو اور اُس حق سے اہل حق کی پہچان کرو۔

اے حارث! حق ہی بہترین حدیث ہے اور اُس کی طرف مائل اور متوجہ ہونا جہاد ہے اور میں تمہیں حق کے بارے میں خبر دیتا ہوں کہ تم اُس کی طرف توجہ کرو۔ اور جو تمہارے سمجھ دار دوست ہیں اُن کو حق کے بارے میں خبر دو۔ آگاہ ہو جاؤ! میں اللہ تعالیٰ کا بندہ اور اُس کے رسول کا بھائی ہوں اور اُن کی سب سے پہلے تصدیق میں نے کی تھی۔ میں نے آپ کی اُس وقت تصدیق کی جب آدمؑ روح اور جسد کے درمیان تھے۔ پھر اس اُمت میں سے سب سے پہلے آپ کی حقانیت کی تصدیق کرنے والا تھا۔ ہم اوّل ہیں اور ہم ہی آخری ہیں اور ہم آپؑ کے خاص ہیں۔

اے حارث! ہم ہی اس کے خاص ہیں۔ میں آپ کا بھائی' آپ کا وصی' آپ کا ولی' آپ کا رازدان اور آپ کے اسرار کا مالک ہوں۔ مجھے کتاب کا فہم' فصل الخطاب (یعنی حق و باطل کو جدا کرنے والا خطاب)' اشیاء کے حقائق اور اسباب کا علم عطا کیا گیا ہے۔ مجھے ایک ہزار چابی عطا کی گئی ہے اور ہر چابی سے ایک ہزار دروازے کھلتے ہیں اور ہر دروازے سے میرے لیے ہزار ہزار عہد کھلتے ہیں اور میری تائید کی گئی ہے اور مجھے منتخب کیا گیا ہے اور شب قدر میں نوافل کے ساتھ میری مدد کی گئی ہے۔ یہ سارے اوصاف میرے لیے ہیں اور میری نسل میں سے جو بھی شب و روز ان کی حفاظت کرے گا' ان کے لیے ہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ زمین اور جو کچھ اس پر موجود ہے ان سب کا وارث بنایا گیا ہے۔

اے حارث! میں تمہیں بشارت دیتا ہوں کہ تو مجھے موت کے وقت' صراط پر' حوض کوثر پر اور مقاسمہ کے وقت پہچانے گا۔

حارث نے عرض کی: مولا! مقاسمہ سے آپ کی کیا مراد ہے؟

آپ نے فرمایا: جہنم کی تقسیم کے وقت میں جہنم کو ٹھیک ٹھیک تقسیم کروں گا اور اس سے کہوں گا کہ یہ میرا دوست اور محب ہے اس کو چھوڑ دے اور یہ میرا دشمن ہے اس کو پکڑ لے۔ اس کے بعد امیرالمومنینؑ نے حارث کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

اے حارث! جس طرح میں نے آپ کا ہاتھ پکڑا ہوا ہے اسی طرح رسولؐ خدا نے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا اور میں قریش اور منافقین کا آپؐ سے شکوہ کر رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا اس وقت میرے ہاتھوں میں اللہ تعالیٰ کی رسّی اور اس کا دامن (یعنی دامن سے مراد اللہ تعالیٰ کی طرف سے عصمت اور حفظ و امان ہے) ہوگا۔

اے حارث! میرا دامن تمہارے ہاتھ میں اور تمہاری ذریت و نسل کے ہاتھوں میں تمہارا دامن ہوگا اور آپؑ کے شیعوں کے ہاتھوں میں تیری ذریت و نسل کا دامن ہوگا۔ جو سلوک اللہ تعالیٰ اپنے نبی سے کرے گا وہی سلوک اس کا نبی اپنے وصی سے کرے گا۔

اے حارث! یہ ایک طولانی گفتگو میں سے چھوٹا سا ٹکڑا ہے' اس کو اپنے پاس محفوظ کرلو۔ پھر آپؑ نے تین دفعہ فرمایا:

اے حارث! جس سے تو محبت کرے گا قیامت کے دن تو اس کے ساتھ محشور ہوگا اور اس دنیا میں جو تو کسب کرے گا وہی آخرت میں تیرا مقدر ہوگا۔ اس کے بعد حارث کھڑے ہوئے' اور ان کی چادر زمین پر گھسیٹتی جا رہی تھی۔ ان کی زبان پر یہ الفاظ جاری تھے کہ "اب مجھے کوئی فکر نہیں ہے خواہ موت مجھ سے ملاقات کرے یا میں موت سے ملاقات کروں"۔

جمیل بن صالح بیان کرتے ہیں کہ ابوہاشم سید حمیری خدا اس پر اپنی رحمت نازل کرے نے اس روایت کے مضمون کے مطابق یہ اشعار پڑھے: ۔

① "علیؑ کا فرمان حارث کے لیے عجیب تھا اور اس پر جتنا بھی تعجب کیا جائے وہ کم ہے"۔

② "اے حارث ہمدانی! جو بھی مرے گا خواہ وہ مومن ہو یا منافق ہو' وہ مجھے دیکھ کر مرے گا"۔

③ "وہ مجھے جلدی پہچان لے گا اور میں اس کے اسم' اس کے اوصاف اور جو کچھ وہ انجام دیتا رہا ہوگا ان سب کو جانتا ہوں گا"۔

④ "اور تو مجھے پل صراط پر موجود پائے گا تو اس کی سختی اور دشواری سے نہ گھبرا"۔

⑤ "میں تجھے حوض کوثر کے ٹھنڈے پانی سے سیراب کروں گا' جو پانی ٹھنڈا اور میٹھا ہوگا"۔

⑥ "میں جہنم سے کہوں گا جب میں اس کے کنارے پر کھڑا ہوں گا کہ یہ میرا ہے اس کے قریب مت جا"۔

⑦ "اس کو چھوڑ دے اس کے قریب نہ جا کیونکہ یہ وصی رسولؐ کی رسّی سے دنیا میں متصل رہا ہے۔

نیکی کا خزانہ چار چیزیں ہیں؟

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف الزاهد ابومحمد الحسن بن حمزة العلوی الحسنی الطبری رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن الحسن بن الولید عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن بکر ابن صالح عن– الحسن بن علی عن عبدالله بن ابراهیم عن ابی عبدالله الصادق جعفر بن محمد علیه السلام عن أبیه عن جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اربعة من کنوزِ البرکتمان الحاجة وکتمان الصدقة وکتمان المرض وکتمان المصیبة–

حدیث نمبر 4:(مختلف اسناد)

عبداللہ ابن ابراہیم نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق جعفر ابن محمد علیہ السلام سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنی جد سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا:

چار چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں: ① حاجت کو پوشیدہ رکھنا ② صدقہ کو پوشیدہ رکھنا ③ بیماری کو پوشیدہ رکھنا ④ مصیبت کو پوشیدہ رکھنا۔

○

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن قولویه رحمه الله عن أبیه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن حماد عن ابراهیم بن عمر الیمانی عن ابی حمزة الثمالی رحمه الله عن زین العابدین علی بن الحسین علیهما السلام قال من اطعم مؤمنا من جوعه اطعمه الله من ثمار الجنة ومن سقی مؤمنا من ظمأ سقاه الله من الرحیق المختوم ومن کسا مؤمنا ثوبا کساه الله من الثیاب الخضر ولا یزال فی ضمان الله عزوجل

مادام علیہ من سلک –

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام زین العابدین علی ابن حسین علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص کسی بھوکے مومن کو کھانا کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھلوں میں سے رزق عطا کرے گا۔ جو شخص کسی پیاسے مومن کو سیراب کرے گا خداوند متعال اس کو جنت سے رحیق مختوم سے سیراب کرے گا اور ـــــ جو شخص کسی محتاج مومن کو لباس عطا کرے گا تو خداوند متعال اس کو جنت کے سبز لباسوں میں سے لباس عطا کرے گا۔ جب تک وہ اس راستے پر چلتا رہے گا خداوند متعال اس کا ان چیزوں کا ضامن ہوگا۔

علیؑ شادی کرنے والا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ عن أبیہ عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن علی بن النعمان عن ھاشم بن مثنی عن ابی حمزۃ الثمالی قال قال ابوجعفر محمد ابن علی الباقر علیھما السلام یا اباحمزۃ لا تضعوا علیا دون ما رفعہ اللہ ولا ترفعوا علیا فوق ما جعلہ اللہ کفی علیا ان یقاتل اھل الکرۃ وان یزوج اھل الجنۃ۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اے ابوحمزہ ثمالی! خداوند متعال نے جو مرتبہ و مقام امیرالمومنین علی علیہ السلام کو عطا

فرمایا ہے اس سے کم درجہ پر علیؑ کومت قرار دو اور جس مرتبہ و مقام پر علی علیہ السلام کو قرار دیا ہے اس سے بڑھانے کی کوشش مت کرو۔ علیؑ کی فضیلت میں یہی کافی ہے کہ علیؑ اہل بغاوت کو قتل کرنے والے اور جنتی لوگوں کی شادی کروانے والے ہیں۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن الحسین السبیعی ﴿قال حدثنا﴾ عباد بن یعقوب ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالرحمن المسعودی عن کثیر النواء عن ابی مریم الخولانی عن مالك بن ضمرة قال قال امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام اخذ رسول الله "ص" بیدی فقال من تابع هؤلاء الخمسة ثم مات وهو یحبك فقد قضی نحبه ومن مات وهو یبغضك فقد مات میتة جاهلیة یحاسب بما عمل فی الاسلام، ومن عاش بعدك وهو یحبك ختم الله له بالامن والایمان حتی یرد علی الحوض –

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

مالک بن ضمرہ نے امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

رسولؐ خدا نے میرے ہاتھ کو پکڑا اور اس کے بعد فرمایا: جو شخص ان پانچ ہستیوں کا اتباع کرے تو وہ مرجائے اس حالت میں وہ آپ سے محبت کرتا ہو۔ پس اس شخص نے آپ کی محبت میں موت پائی ہے۔

اور جو شخص آپ کے بعد زندہ رہے اور آپ سے محبت رکھتا ہوگا تو خداوند متعال اس کا خاتمہ ایمان اور آخرت میں امن سے قرار دے گا حتیٰ کہ وہ حوضِ کوثر پر وارد ہوگا۔ اور جو شخص اس حالت میں مرجائے کہ وہ آپ کے ساتھ بغض رکھتا ہو وہ جاہلیت کی موت

مر گیا۔ پس جو کچھ اُس نے (اسلام میں) اعمال انجام دیے ہیں اُس کا حساب دینا ہوگا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه محمد ابن الحسن عن احمد بن محمد بن عيسى عن صفوان بن يحيى عن منصور بن حازم عن ابى حمزة عن على بن الحسين زين العابدين عليهما السلام قال قال رسول الله "ص" ما من خطوة احب الى من خطوتين خطوة يسد بها مؤمن صفاً فى سبيل الله وخطوة يخطوها مؤمن الى ذى رحم قاطع يصلها ، وما من جرعة احب الى الله من جرعتين جرعة غيظ يردها مؤمن بحلم وجرعة جزع يردها مؤمن بصبر، وما من [قطرة] أحب الى الله من قطرتين قطرة دم فى سبيل الله وقطرة دمع فى سواد الليل من خشية الله –

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے روایت نقل کی۔ آپؑ نے فرمایا کہ رسولِؐ خدا نے فرمایا:

مجھے دو قدموں سے زیادہ کوئی قدم محبوب نہیں ہے: ایک وہ قدم جو راہِ خدا میں جہاد کے لیے اٹھاتا ہے اور دوسرا وہ قدم جو کسی رشتہ دار کی ناراضگی ختم کرنے کے لیے اٹھاتا ہے۔ اور خدا کے نزدیک دو گھونٹوں سے زیادہ محبوب کوئی گھونٹ نہیں ہے: ایک وہ غصّے کا گھونٹ جس کو حلم و بردبار سے انسان پی جائے اور دوسرا وہ گھونٹ جو کوئی مومن صبر کرتے ہوئے پی لے۔

اور خدا کے نزدیک دو قطروں سے زیادہ کوئی قطرہ محبوب نہیں ہے: ایک وہ خون کا قطرہ جو راہِ خدا میں گرے اور دوسرا وہ آنسو کا قطرہ جو رات کی تاریکی میں خوفِ خدا میں گرے۔

○

﴿قال أخبرنی﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن محمد بن سنان عن حماد بن عثمان عن ربعی ابن عبداللّٰہ والفضیل بن یسار عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد [ع] قال انظر قلبك فان أنکر صاحبك فقد أحدث احدکما –

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

فضیل بن یسار نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ نے فرمایا:

(اے شخص) تو اپنے دل کی طرف نظر کر۔ اگر وہ تیرے ساتھی کا انکار کرتا ہے تو سمجھ لے کہ تمہارے درمیان کوئی چیز حائل ہوگئی ہے۔

○

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف الزاهد أبومحمد الحسن بن حمزة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن الولید عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد ابن عیسٰی عن محمد بن سنان عن عمر الافرق وحذیفة بن منصور عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیهما السلام قال صدقة یحبها اللّٰہ اصلاح بین الناس اذا تفاسدوا وتقریب بینهم اذا تباعدوا –

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

حذیفہ بن منصور نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

خدا کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب وہ صدقہ ہے جب مومنین کے درمیان فساد

واقع ہوجائے تو ان کے درمیان صلح کرانا اور جب وہ ایک دوسرے سے دُور ہوجائیں تو اُن کو محبت سے ایک دوسرے کے قریب لانا۔

حج کا خرچہ

﴿قال أخبرنی﴾ أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن محمد بن خالد البرقی [قال] قال حماد بن عيسٰى قلت لأبی الحسن موسٰى بن جعفر عليهما السلام جعلت فداك أدع الله ان يرزقنی ولداً ولا يحرمنی الحج ما دمت حياً [قال] قال فدعالی فرزقنی الله ابنی هذا وربما حضرت أيام الحج ولا اعرف للنفقة فيه وجهاً فيأتی الله بها من حيث لا يحتسب -

حدیث نمبر 11: (بحذف اسناد)

حماد بن عیسیٰ بیان کرتا ہے میں نے حضرت امام ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولا! میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں میرے حق میں دعا فرمائیں۔ خدا مجھے ایک فرزند عطا کرے اور جب تک میں زندہ رہوں ہر سال حج کی سعادت نصیب ہو۔

آپؑ نے میرے لیے دعا فرمائی۔ پس یہ فرزند خدا نے مجھے عطا فرمایا اور ہر سال جب حج کا وقت آتا ہے تو خداوند متعال مجھے حج کا خرچ فراہم کرتا ہے اُس مقام سے جس کا مجھے کوئی گمان تک نہیں ہوتا۔

گناہ سے چھٹکارا حاصل کرنا

﴿قال أخبرنی﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن

أبی عمیر عن الحارث بن بہرام عن عمرو بن جمیع قال قال أبو عبداللہ جعفر بن محمد (ع) من جاء نا یلتمس الفقه والقرآن والتفسیر فدعوه ومن جاء نا یبدی عورة قدسترها اللّٰہ فنحوه فقال له رجل من القوم جعلت فداك أذكر حالی لك قال ان شئت قال واللّٰہ انی لمقیم علی ذنب منذدهر أرید ان أتحول منه الی غیره فما اقدر علیه قال له ان تكن صادقا فان اللّٰہ یحبك وما یمنعك من الانتقال عنه الا ان تخافه -

حدیث نمبر 12: (بحذف اسناد)

عمرو بن جمیع نے روایت کی ہے کہ امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا:

جو شخص ہمارے پاس آئے اور فقہ' قرآن اور تفسیر کے بارے میں ہم سے سوال کرے تو ہم اس کو جواب دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی شخص ہمارے پاس آئے اور ان چیزوں کو ظاہر کرے جن کے پوشیدہ رکھنے کا خدا نے حکم دیا ہے ہم اس سے منہ پھیر لیتے ہیں! پس ایک شخص نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔ میں آپؑ کی خدمت میں اپنے حال کو بیان کرنا چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: اگر تو بیان کرنا چاہتا ہے تو بیان کر۔ اس نے عرض کی: میں ایک مدت سے ایک گناہ میں مبتلا ہوں اور میں اس سے چھٹکارا حاصل کرنا چاہتا ہوں' لیکن ابھی تک اس سے چھٹکارا حاصل نہیں کر سکا۔

آپؑ نے فرمایا: اگر تو سچ کہہ رہا ہے تو خدا تجھ سے محبت کرتا ہے اور تو اس گناہ سے فقط خوفِ خدا سے ہی چھٹکارا حاصل کر سکتا ہے۔

●●●

مجلس نمبر 2

[بروز بدھ ۵ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

آلِ محمدؐ کی محبت کے بغیر کوئی عمل

﴿قال أخبرنا﴾ أبو جعفر محمد بن عمر الزيات ﴿قال حدثني﴾ علی ابن اسماعيل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف قال حدثنا الحسين الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قيس عن ليث بن أبي سليم عن عبدالرحمٰن بن أبي ليلى عن الحسين بن علی عليهما السلام قال قال رسول الله (ص) الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقي الله وهو يحبنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذي نفسي بيده لا ينتفع عبد بعمله الا بمعرفتنا۔

حدیث نمبر 1: (بحذفِ اسناد)

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حضرت امام حسین ابن علی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا:

اہلِ بیتؑ کی مودت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص خدا کی بارگاہ میں حاضر ہوگا اس حالت میں کہ وہ ہم سے محبت رکھتا ہوگا وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں ضرور داخل ہوگا۔ اور مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ہماری معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو فائدہ نہیں دے گا۔

نظامِ اسلام

﴿قال حدثنی﴾ أبوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ اسحاق ابن محمد ﴿قال حدثنا﴾ زید بن المعدل عن سیف بن عمرو عن محمد بن کریب عن أبیه عن عبداللّٰہ بن عباس قال قال رسول اللّٰہ (ص) اسمعوا واطیعوا لمن ولاہ اللہ الأمر فانہ نظام الاسلام

حدیث نمبر 2: (مختلف اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ ولایت وحکومت عطا کرے اس کی بات کو غور سے سنو اور اس کی اطاعت کرو کیونکہ یہی نظامِ اسلام ہے۔

علیؑ اور انبیاء علیہم السلام

﴿قال حدثنا﴾ أبوبکر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنی﴾ أبو جعفر محمد بن عیسی العجلی ﴿قال حدثنا مسعود بن یحیی النهدی ﴿قال حدثنا﴾ شریك عن ابی اسحق عن بینما رسول اللّٰہ (ص) جالس فی جماعة من أصحابه اذ أقبل علی ابن ابی طالب (ع) نحوه فقال رسول اللّٰہ (ص) من أراد ان ینظر الی آدم فی خلقه والی نوح في حکمته والی ابراهیم فی حلمه فلینظر الی علی بن ابی طالب۔

حدیث نمبر 3: (مختلف اسناد)

ابواسحاق نے اپنے باپ سے نقل کیا ہے کہ میرے والد فرماتے ہیں کہ ایک دن رسولؐ خدا اپنے اصحاب کے ہمراہ تشریف فرما تھے کہ اچانک علی ابن ابی طالبؑ تشریف

لائے۔آپؑ نے فرمایا:

''جو شخص آدمؑ کو اس کے اخلاق میں اور نوحؑ کو اس کی حکمت میں اور ابراہیمؑ کو حکم میں دیکھنا چاہتا ہے وہ اس علی ابن ابی طالبؑ کو دیکھ لے''۔

○

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المر زبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سلیمان ﴿قال أخبرنا﴾ الزبیر ابن بکار ﴿قال أخبرنی﴾ علی بن صالح ﴿قال حدثنی﴾ عبدالله بن مصعب عن أبیه ﴿قال﴾ حضر عبدالله بن عباس مجلس معاویة بن ابی سفیان فاقبل علیه معاویة فقال یابن عباس انکم تریدون ان تحرزوا الامامة کما اختصصتم بالنبوة والله لا یجتمعان ابداء ان حجتکم فی الخلافة مشتبهة علی الناس انکم تقولون نحن اهل بیت النبی فما بال خلافة النبوة فی غیرنا، وهذه شبهة لانها تشبه الحق وبها مسحة من العدل، ولیس الامر کما تظنون ان الخلافة تنقلب[1] فی احیاء قریش برضی العامة وشوری الخاصة ولسنا نجد الناس یقولون لیت بنی هاشم ولونا، ولو ولونا کان خیرالنا فی دنیانا وأخرانا ولو کنتم زهدتم فیها امس کما تقولون ما قاتلتم علیها الیوم و والله لو ملکتموها یابنی هاشم لما کانت ریح عاد ولا صاعقة ثمود بأهلك للناس منکم فقال ابن عباس رحمه الله أما قولك یامعاویة انا نحتج بالنبوة فی استحقاق الخلافة فهو والله کذلك فان لم یستحق الخلافة بالنبوة فبم یستحق[2] واما قولك ان الخلافة والنبوة لا یجتمعان لأحد فأین

۱- تنتقلب بتائین وفی نسخة الاصل بتاء ثم نون ولعل الصحیح الاوّل (م ص)

۲- یستحق بالبناء للمفعول فی الموضعین فلا تغفل (م ص)

قول اللّٰہ عزوجل "أم يحسدون الناس على ما آتاهم اللّٰہ من فضله فقد آتينا آل ابراهيم الكتاب والحكمة وآتيناهم ملكًا عظيمًا" فالكتاب هو النبوة والحكمة هي السنة والملك هو الخلافة فنحن آل ابراهيم والحكم جارفينا الى يوم القيامة وأما دعواك على حجتنا أنها مشتبهة فليس كذلك وحجتنا أضوأ من الشمس وأنور من القمر كتاب اللّٰہ معنا وسنة نبيه صلى اللّٰہ عليه وآله وسلم فينا وانك لتعلم ذلك ولكن شى ء عطفك وصغرك قتلنا أخاك وجدك وخالك وعمك فلا تبك على اعظم حائلة وأرواح فى النار هالكة ولا تغضبوا لدماء أراقها الشرك واحلها الكفر ووضعها الدين، وما ترك تقديم الناس لنا فيما خلا وعدولهم عن الاجماع علينا فما حرموا اعظم مما حرمنا منهم وكل أمر اذا حصل حاصله ثبت حقه وزال باطله واما افتخارك بالملك الزائل الذى توصلت اليه بالمحال الباطل فقد ملك فرعون من قبلك فاهلكه اللّٰہ ،وما تملكون يوماً يابنى أمية الا ونملك بعدكم يومين ولا شهراً الا ملكنا شهرين ولا حولا الا ملكنا حوالين، وانا قولك انا لوملكنا كان ملكنا اهلك للناس من ريح عادو صاعقة ثمود فقول اللّٰہ يكذبك فى ذلك قال اللّٰہ عزوجل "وما أرسلناك الا رحمة للعالمين" فنحن اهل بيته الادنون ورحمة اللّٰہ خلقه كرحمته بنبيه خلقه وظاهر العذاب بتملكك رقاب المسلمين ظاهرا الطغيان وسيكون من بعدك تملك ولدك وولد ابنك اهلك للخلق من الريح العقيم ثم ينتقم اللّٰہ بأوليائه ويكون العاقبة للمتقين"۔

حدیث نمبر 4:(بحذف اسناد)

عبداللہ ابن مصعب نے اپنے باپ سے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے بیان کیا:

عبداللہ ابن عباسؓ معاویہ بن ابوسفیان کی مجلس میں حاضر ہوئے۔معاویہ اُن کی طرف متوجہ

ہوا اور کہا: اے ابن عباسؓ! تم لوگ (یعنی بنوہاشم) یہ چاہتے ہو کہ جس طرح نبوت تمہارے ساتھ خاص تھی ایسے ہی خلافت کو بھی تم اپنے لیے خاص قرار دینا چاہتے ہو لیکن خدا کی قسم یہ دونوں کبھی بھی جمع نہیں ہوسکتیں' کیونکہ خلافت کے بارے میں تمہاری دلیل عوام الناس پر واضح اور روشن نہیں ہے' کیونکہ تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ ہم اہل بیتؑ نبوت کے علاوہ کسی کو خلافت کرنے کا حق حاصل نہیں ہے' حالانکہ یہ وہ اشتباہ ہے جس کی وجہ سے حق مشتبہ ہوگیا ہے اور اس گمان کی وجہ سے تم عدل و انصاف سے ہٹ چکے ہو' حالانکہ جیسا تم لوگ گمان کرتے ہو معاملہ ایسے نہیں ہے' کیونکہ جب تک قریش زندہ ہیں اس وقت تک عوام الناس کی مرضی اور خواص کے مشورہ سے خلافت تبدیل ہوتی رہے گی۔ ہم نے لوگوں میں کسی کو نہیں چاہا جو یہ کہتے ہوں کہ کاش بنی ہاشم ہمارے ولی و رہبر ہوتے۔ اگر یہ ہوتے تو دنیا و آخرت میں ہمارے لیے بہتر ہوتا۔ اور اگر تم بنوہاشم جس طرح تم کل تک زاہد تھے اگر آج بھی ایسے ہی ہوتے تو اس خلافتِ دنیا کی خاطر تم لوگ جنگ و جدال نہ کرتے۔ خدا کی قسم اے بنی ہاشم! لوگوں کو خلافت کا مالک بنایا جاتا تو لوگوں کی ہلاکت کے لیے قوم عاد کی زوردار ہوا اور ثمود کی بجلی کی ضرورت نہیں ہوگی۔

ابن عباسؓ نے فرمایا: اے معاویہ! تیرا یہ قول کہ ہم نبوت کے استحقاق کو خلافت کے استحقاق کی دلیل قرار دیتے ہیں' خدا کی قسم! ایسے ہی ہے کیونکہ اگر ہم نبوت کی خلافت کے مستحق نہ ہوتے تو خدا ہم میں نبوت کو نہ رکھتا۔ باقی تیرا یہ کہنا کہ خلافت و نبوت کبھی جمع نہیں ہوسکتے تو پھر خداوند متعال کا یہ فرمان کہاں جائے گا جس میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

ام یحسدون الناس علی ما آتاھم اللہ من فضلہ فقد آتینا آل ابراھیم الکتاب والحکمۃ وآتیناھم ملکاً عظیما

''کیا یہ لوگ حسد کرتے ہیں اس پر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے پس ہم نے آل ابراہیم کو کتاب اور حکمت عطا فرمائی

اور ہم نے ان کو ایک عظیم ملک عطا فرمایا"۔

پس کتاب سے نبوت مراد ہے اور حکمت سے سنت مقصود ہے اور ملک سے مراد خلافت ہے۔ پس آل ابراہیم ہیں اور حکومت و خلافت قیامت تک کے لیے ہمارے ہی خاندان میں رہے گی۔

پھر تیرا یہ دعویٰ کرنا کہ ہماری دلیل واضح و روشن ہے۔ ایسے نہیں ہے بلکہ ہماری دلیل و حجت سورج سے زیادہ روشن اور اور چاند سے زیادہ واضح ہے۔ کتاب خدا ہمارے پاس اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت بھی ہمارے درمیان موجود ہے اور تو اس کو خوب جانتا ہے۔ لیکن جو چیز تیرے لیے باعث اذیت و رسوائی ہے وہ یہ ہے کہ ہم نے تیرے بھائی' تیرے دادا' تیرے خالو اور تیرے چچا کو قتل کیا ہے۔ ان کے قتل پر مگر مچھ کے آنسو نہ بہاؤ جن کی روحیں جہنم کی آگ میں جل رہی ہیں۔ ان کے نجس و ناپاک خون پر غصہ نہ کھاؤ جن کا قتل مشرک اور کفر کی وجہ سے ہوا ہے اور ان کو دین نے بے قیمت قرار دیا ہے۔

باقی یہ رہا لوگوں نے ہمیں چھوڑ دیا ہے اور آگے لے کر نہیں آئے وہ صرف اور صرف ان لوگوں نے ہمارے ساتھ دشمنی پر اجماع کیا ہوا تھا' لیکن جس چیز (یعنی عدل و انصاف) سے یہ لوگ محروم ہوئے ہیں وہ اس سے کہیں بلند و بالا ہے جس سے انہوں نے ہمیں محروم کیا ہے اور ہر امر جو حاصل ہو جائے گا اس کا حق ثابت ہو جاتا ہے اور اس کا بطلان زائل ہو جاتا ہے۔ باقی تیرا اس زائل ہونے والی حکومت پر فخر کرنا کہ جس حکومت کو تو نے غلط اور باطل طریقہ سے حاصل کیا ہے تیرے سے پہلے فرعون بھی حاکم بنا تھا اور اللہ تعالیٰ نے اسے بھی ہلاک کر دیا تھا۔ ایسے ہی تو بھی ہلاک ہو جائیگا۔ اے اُمیہ کی اولاد! تم ایک دن حکومت کرو گے تو تمہارے بعد ہم دو دن حکومت کریں گے اور اگر تو ایک شہر پر حکومت کرے گا تو ہم دو شہروں پر حکومت کریں گے اور اگر تو ایک سال حکومت کرے گا تو تیرے بعد ہم دو سال حکومت کریں گے۔ پھر تیرا یہ کہنا کہ اگر ہمیں حکومت مل جائے تو یہ

حکومت لوگوں کے لیے ایسا عذاب بن جاتی جس طرح قوم کے لیے تیز ہوا اور قوم ثمود کے لیے کڑک عذاب تھی۔ تیرے اس قول غلط و باطل ہونے کے لیے خداوند کریم کا وہ فرمان کافی ہے جس میں خدا نے فرمایا: ما ارسلناك الا رحمة للعالمین۔ ہم اہل بیت رحمتِ خدا کے بہت زیادہ قریب ہیں جس طرح ہماری خلقت سب سے مقدم ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا نبیؐ رحمتِ خدا کے قریب ہے اور اس کی تحقیق رحمت ہے اور تیری حکومت اس اُمت کے لیے واضح اور کھلم کھلا عذاب ہے اور تیرے بعد عنقریب تیرا بیٹا اور اس کا بیٹا حکومت کرے گا۔ ان کی حکومت تمام مخلوق کے لیے ہلاک کرنے والی پیدا ہوگی۔ پھر خداوند متعال اپنے اولیاء کے ذریعے تم سے اپنا انتقام لے گا اور خیر و بہتر انجام تقویٰ اختیار کرنے والوں کے لیے ہوگا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ أبو الحسن علی بن محمد القرشی اجازة ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن نصیر ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالغفار بن القاسم ﴿قال حدثنا﴾ المنهال ابن عمرو "قال" سمعت ابا القاسم محمد بن علی ابن الحنفیة رضی الله عنه یقول مالك من عیشك الا لذة تزدلف بك الی حمامك وتقربك الی نومك فأیة اكلة لیس معها غصص او شربة لیس معها شرق فتأمل أمرك فكأنك قد صرت الحبیب المفقود والخیال المحترم اهل الدنیا اهل سفر لایحلون عقد رحالهم الا فی غیرها "وبهذا الاسناد" عن ابی القاسم محمد بن علی ابن الحنفیة رحمه الله قال قال رسول الله (ص) لیس منا من لم یرحم صغیرنا ویوقر كبیرنا ویعرف حقنا

حدیث نمبر 5: (ترجمہ)

منهال ابن عمرو نے کہا: میں نے ابوقاسم محمد بن علی ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ سے سنا ہے کہ انہوں نے فرمایا: تیری زندگی میں کوئی لذت نہیں کہ تو موت کے قریب ہو رہا ہے اس طرح جس طرح کہ تو نیند کے قریب ہو رہا ہے ورنہ کوئی لقمہ ایسا نہیں ہے جو انسان کے گلے میں پھندا بن جائے اور نہ کوئی پانی کا گھونٹ ہے جس سے گلا گھٹ جائے۔ پس تم اپنے معاملہ میں غور کرو کیونکہ ایک وقت آئے گا کہ تیرے دوست تجھے چھوڑ جائیں گے اور تیرا خیال لوگوں کے ذہنوں سے نکل جائے گا۔ تمام اہلِ دنیا یہاں مسافر ہیں کہ جس کا سامانِ سفر تیار ہے۔ اس سند کے ساتھ روایت ہے کہ ابوقاسم محمد بن علی ابن حنفیہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

''جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بزرگ کا احترام نہ کرے اور ہمارے حق کی معرفت حاصل نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے''۔

علیؑ کو امیر کہہ کر شیخین نے بھی سلام کیا

﴿قال حدثنا﴾ أبوالحسن محمد بن مظفر الوراق ﴿قال حدثنا﴾ أبوبكر محمد بن ابی الثلج ﴿قال أخبرنی﴾ الحسين بن أيوب من كتابه عن محمد بن غالب عن علی بن الحسين عن عبدالله بن جبلة عن ذريح المحاربی عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی عليهما السلام عن أبيه عن جده قال ان الله جل جلاله بعث جبرئيل (ع) الی محمد صلی الله عليه وآله وسلم ان يشهد لعلی ابن ابی طالب عليه السلام بالولاية فی حياته ويسميه بامرة المؤمنين قبل وفاته فدعا نبی الله تسعة رهط[1] فقال

١- قد سقط من الحديث ذكر تسليم تاسعهم وهو سلمان الفارسی ولم يعد الاثمانية، وفی بعض نسخ الكتاب "فدعا بسبعة رهط" بدل [تسعة رهط] ومثله ما فی البحار [ج۹ ص ۳۰۰ طبع تبريز سنه ۱۲۹۷فراجع الحديث [م ص]

انما دعوتكم لتكونوا شهداء الله في الارض اقمتم أم كتمتم ثم قال (ص) يا اابكر قم فسلم على علي بامرة المؤمنين فقال أعن أمر الله ورسوله ، قال نعم فقام فسلم عليه بامرة المؤمنين ثم قال (ص) قم ياعمر فسلم على علي بامرة المؤمنين ، فقال أعن أمر الله ورسوله تسميه أميرالمؤمنين،قال نعم فقام فسلم عليه، ثم قال (ص) للمقداد بن أسود الكندي قم فسلم على علي بامرة المؤمنين فقام فسلم ولم يقل مثل ما قال الرجلان من قبله، ثم قال (ص) لابي ذر الغفاري قم فسلم على علي بامرة المؤمنين فسلم عليه، ثم قال (ص) لحذيفة اليماني قم فسلم على امير المؤمنين فقال فسلم عليه ، ثم قال (ص) لعمار بن ياسر قم فسلم على اميرالمؤمنين فقام فسلم، ثم قال (ص) لعبد الله ابن مسعود قم فسلم على علي بامرة المؤمنين فقام فسلم ثم قال (ص) لبريدة قم فسلم على امير المؤمنين وكان بريدة اصغر القوم سنّا فقام فسلم فقال رسول الله (ص) انما دعوتكم لهذا الامر لتكونوا شهداء الله اقمتم ام تركتم

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

ابوحمزہ ثمالی نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیلؑ کو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمایا کہ وہ اپنی زندگی میں علی ابن ابی طالب کی ولایت پر لوگوں کو گواہ بنائیں اور امیر المومنینؑ کے نام سے اپنا نام اپنی موت سے پہلے قرار دیں اور لوگوں سے امیرالمومنینؑ کے نام کے ساتھ آپ کو سلام کروائیں۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نو بڑے بڑے اصحاب کو بلایا اور فرمایا: اے میرے اصحاب! میں نے آپ لوگوں کو اس لیے بلایا ہے تاکہ میں آپ لوگوں کو اس زمین پر اللہ تعالیٰ کے گواہ قرار دوں؛ خواہ تم اس پر قائم رہو یا اس پر

پردہ ڈالو یہ تم لوگوں کی مرضی ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے حضرت ابوبکر سے فرمایا:
اے ابوبکر! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام کرو۔ پس جناب ابوبکر کھڑے ہوئے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا یہ حکم خدا اور اُس کے رسولؐ کے حکم کی وجہ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ جناب ابوبکر کھڑے ہوئے اور آپؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔

پھر آپؐ نے حضرت عمر سے فرمایا: اے عمر! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کے نام سے سلام کرو۔ پس حضرت عمر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا یہ خدا اور اُس کے رسول کے حکم کی وجہ سے ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ پس جناب عمر کھڑے ہوئے اور آپؑ کو امیر المومنین کے نام سے سلام کیا۔

پھر آپؐ نے حضرت مقدادؓ بن اسود کندی سے فرمایا: اے مقدادؓ! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس آپ بھی کھڑے ہوئے اور آپؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا لیکن مقدادؓ نے وہ کلمات نہیں فرمائے جو پہلے شیخینؓ نے فرمائے تھے۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے ابوذرؓ! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور آپ نے بھی آپؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حذیفہ یمانی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے حذیفہ! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کے نام سے سلام کرو۔ پس آپؓ بھی کھڑے ہوئے اور علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عمارؓ! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس آپ بھی کھڑے ہوئے اور علی علیہ السلام کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام کیا۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے عبداللہ! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب عبداللہ بھی

کھڑے ہوئے اور آپؑ کو امیر المومنین کے نام سے پکار کر سلام عرض کیا۔ پھر رسولؐ خدا نے حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے بریدہ! اٹھو اور علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ جناب بریدہ ان سب میں چھوٹی عمر کے تھے۔ پس جناب بریدہؓ بھی کھڑے ہوئے اور جناب علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔ پھر آپؐ نے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: اے سلمانؓ! اٹھو اور علیؑ کو امیر المومنین کہہ کر سلام کرو۔ پس جناب سلمانؓ بھی کھڑے ہوئے اور جناب علی علیہ السلام کو امیر المومنین کہہ کر سلام کیا۔

اس کے بعد رسولؐ خدا نے فرمایا: اے میرے اصحاب! میں نے آپ سب کو اس لیے بلایا تھا تاکہ آپ سب میرے اس کارِ رسالت پر گواہ رہیں۔ تم سب اس امر پر اللہ کے گواہ ہو خواہ تم اس پر قائم رہو یا اس کو چھپا دو۔

مولا علی دنیا اور آخرت میں سردار ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ أبو الحسن محمد بن المظفر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جریر ﴿قال حدثنی﴾ أحمد بن اسماعیل عن عبدالرحمٰن الوراق ابن همام ﴿قال أخبرنا﴾ معمر عن الزهری عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبة عن عبداللہ بن عباس رحمه اللہ قال نظر النبی (ص) الی علی بن ابی طالب (ع) فقال سید فی الدنیا وسید فی الآخرة۔

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت فرمائی ہے آپؐ نے فرمایا: جناب رسولؐ خدا نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف دیکھ اور فرمایا:

''یہ دنیا اور آخرت دونوں میں سردار ہے''۔

تم لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب الزراری ﴿قال حدثنا﴾ جدی محمد بن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن محمد بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمٰن بن ابی نجران ﴿قال حدثنا﴾ صفوان عن سیف التمار عن ابی عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام ﴿قال﴾ سمعته یقول علیکم بالدعاء فانکم لا تتقربون بمثله ولا تترکوا صغیرة لصغرها ان تسئلوها فان صاحب الصغائر هو صاحب الکبائر –

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام ابن امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا:

آپ لوگوں پر دعا کرنا واجب ہے کیونکہ مثل دعا کوئی چیز تم لوگوں کو خدا کے قریب نہیں کرسکتی (یعنی جیسے دعا قرب خدا کا سبب ہے ایسے کوئی چیز نہیں) اور چھوٹے گناہوں کے بارے میں ان کے چھوٹے ہونے کی وجہ سے لاپرواہی نہ کرو اور اگر تم ان کو بھول گئے تو یاد رکھو چھوٹے گناہ کرنے والے ہی بڑے گناہ کرتے ہیں۔

●●●

مجلس نمبر 3

[بروز ہفتہ آٹھویں رمضان المبارک سال ۴۰۳ ہجری قمری]

علماء کے جانے سے علم اُٹھ جاتا ہے

مجلس یوم السبت لثمان خلون منه ﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید محمد ابن محمد بن النعمان أدام الله تأییده وتوفیقه فی هذا الیوم ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ عبدالله بن اسحاق ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن ابراهیم البغوی ﴿قال حدثنا﴾ ابوقطن ﴿قال حدثنا﴾ هشام الدستوایی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن عروة عن عبدالله بن عمر ﴿قال﴾ قال رسول الله (ص) ان الله لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعه بین الناس ولکن یقبض العلم بقبض العلماء واذا لم یبق عالم اتخذ الناس رؤساء جهالا فسألوهم فقالوا بغیر علم فضلوا واضلوا۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

جناب عبداللہ ابن عمر نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے آپؐ نے فرمایا:

تحقیق اللہ تعالی لوگوں کے درمیان سے علم کو خود بخود نہیں اٹھاتا بلکہ علماء کے اٹھانے سے علم کو اٹھا لیتا ہے اور جب لوگوں کے درمیان علماء باقی نہ رہیں تو لوگ جاہلوں اور نادانوں کو اپنا رئیس بنا لیتے ہیں اور ان سے سوال کرتے ہیں۔ وہ جاہل بغیر علم کے فتوے

دیتے ہیں پس وہ خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

رسولؐ خدا نے دورانِ سفر پانچ سجدے ادا کیے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد بن عامر عن احمد بن علوية عن ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال أخبرنا﴾ توبة بن الخليل ﴿قال أخبرنا﴾ عثمان بن عيسى ﴿قال حدثنا﴾ابو عبدالرحمن عن جعفر بن محمد (ع) ﴿قال﴾ بينا رسول الله (ص) في سفر اذ نزل فسجد خمس سجدات فلما ركب قال له بعض اصحابه رأيناك يارسول الله صنعت ما لم تكن تصنعه قال نعم أتاني جبرئيل (ع) فبشرني ان عليًا في الجنة فسجدت شكراً لله تعالى فلما رفعت رأسي قال والحسن والحسين سيدي شباب اهل الجنة فسجدت شكراً لله تعالى فلما رفعت رأسي قال ومن يحبهم في الجنة فسجدت لله تعالى شكراً فلما رفعت رأسي قال ومن يحب من يحبهم في الجنة فسجدت شكراً لله تعالى۔

حدیث نمبر 2:(بحذف اسناد)

جناب ابوعبدالرحمٰن نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سفر پر تھے۔ دورانِ سفر آپؐ اپنی سواری سے نیچے تشریف فرما ہوئے اور پانچ دفعہ سجدہ ادا فرمایا۔ اس کے بعد جب آپ دوبارہ اپنی سواری پر تشریف فرما ہوئے تو بعض اصحاب نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آج آپؐ نے دورانِ سفر ایک ایسا کام کیا ہے جو اس سے پہلے آپ

نے کبھی نہیں انجام دیا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں۔ میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے اور انہوں نے مجھے بشارت دی کہ علی علیہ السلام جنتی ہیں۔ پس میں نے خداوند متعال کا شکر ادا کرتے ہوئے ایک سجدہ ادا کیا۔ جب میں نے اپنا سر اُٹھایا۔ اس نے کہا: میری بیٹی فاطمہ بھی جنتی ہے۔ میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس جب میں نے پھر سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا۔ جبرائیلؑ نے پھر کہا: حسن وحسین علیہما السلام دونوں اہلِ جنت کے سردار ہیں۔ پس میں نے خداوند کریم کا شکر ادا کرتے ہوئے پھر اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس میں نے بھی سجدے سے سر اُٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا: جو ان ہستیوں سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔ پس ابھی میں نے سجدے سے سر اٹھایا ہی تھا اس نے پھر کہا: جو شخص ان سے محبت کرنے والے سے محبت کرے گا وہ بھی جنتی ہے۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں سجدہ ادا کیا۔

امام علیہ السلام سے ایمان کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى بن زكريا و محمد بن عبدالله بن محمد بن سالم في آخرين ﴿قالوا حدثنا﴾ عبدالله بن سالم ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن مهران عن خاله محمد بن زيد العطار من أكابر اصحاب الاعمش ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ منذر بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يزيد البانى [قال] كنت عند جعفر بن محمد (ع) فدخل عليه عمر بن قيس الماصر وابو حنيفة وعمر بن ذر في جماعة من اصحابهم فسألوه عن الايمان فقال قال رسول

اللّٰہ (ص) لا یزنی الزانی وھو مؤمن ولا یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر وھو مؤمن فجعل بعضھم ینظر الی بعض فقال عمر بن ذر بم نسمیھم[1] فقال (ع) بما سماھم اللّٰہ وباعمالھم قال اللّٰہ عزوجل "والسارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما" وقال "الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھما مائۃ جلدۃ" فجعل بعضھم ینظر الی بعض- فقال محمد بن یزید واخبرنی بشر بن عمر بن ذر و کان معھم قال لما خرجنا قال عمر بن ذر لابی حنیفۃ الا قلت[2] من عن رسول اللّٰہ، قال ما اقول لرجل یقول قال رسول اللّٰہ (ص)

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

(اس روایت کے بارے میں علامہ مجلسی اپنی کتاب بحارالانوار جلد ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں: امام علیہ السلام سے سوال کرنے والوں کا حق یہ تھا کہ وہ قائل تھے ایمان اور کفر کے درمیان کوئی واسطہ نہیں ہے یعنی بندہ یا مومن ہے یا کافر اور بس۔ درمیانی کوئی چیز نہیں ہے۔ اس کے تحت وہ امام کی خدمت میں آئے اور سوال کیا اور امامؑ نے فرمایا: مومن اور کافر کے درمیان واسطہ ہے)

جناب محمد بن یزید الباقی نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: میں حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ ابوحنیفہ کے ہم عصر عمر بن قیس

۱- قال العلامۃ المجلسی رحمہ اللّٰہ فی البحار (ج ۱۵) بناء سؤال السائل علی انہ لا واسطۃ بین الایمان والکفر فاذا لم یکونوا مؤمنین فھم کفار، وبناء جواب الامام (ع) علی الواسطۃ کما عرفت

۲- قولہ: من عن رسول اللّٰہ: قال العلامۃ المحدث المجلسی رحمہ اللّٰہ فی البحار (ج ۱۵) من للاستفہام ای لم لم تسألہ من اخبرک بھذا الحدیث عن رسول اللّٰہ [ص] فاجاب بانہ اذا ادعی لعلم ونسب القول الیہ کیف استطیع ان اسألہ من اخبرک- (م ص)

اور عمر بن ذر اپنے اصحاب کی ایک جماعت کے ساتھ امام علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپؑ سے ایمان کے بارے میں سوال کیا۔

پس آپؑ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

لا یزنی الزانی وھو مومن "کوئی بھی زنا کرنے والا حالتِ ایمان میں زنا نہیں کرسکتا" (یعنی زانی نہیں ہوتا)۔ وہ چوری نہیں کرے گا جبکہ وہ مومن ہوگا اور وہ شراب نہیں پیئے گا جب کہ وہ مومن ہوگا۔ پس جب آپؑ نے یوں فرمایا تو وہ سب ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔

اس کے بعد عمر بن ذر نے عرض کیا: پھر ان کو ہم اس نام سے کیوں پکارتے ہیں۔

پس آپؑ نے ان کے جواب میں فرمایا: اللہ نے ان کو اس نام سے پکارا ہے اور ان اعمال سے اور اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منھا مأۃ جلدۃ

"زانی عورت اور زانی مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے مارو"۔

والسارق والسارقۃ فاقطعوا أیدیھما

"چور اور چورنی دونوں کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ دو"۔

پس اس کے بعد پھر ان لوگوں نے ایک دوسرے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ محمد بن یزید بیان کرتا ہے مجھے بشر بن عمر بن ذر جو ان لوگوں کے ساتھ تھا اس نے بتایا کہ جب ہم وہاں سے باہر آئے تو عمر بن یزید نے ابوحنیفہ سے کہا کہ تو نے کیوں نہیں ان سے سوال کیا کہ یہ آپ کس سے نقل کر رہے ہیں تو ابوحنیفہ نے کہا: یہ میں کیسے سوال کرسکتا تھا آپ نے دیکھا نہیں ان کا علم اور وہ بہت کچھ رسولِ خدا سے نقل کر رہے تھے۔ بھلا میں اس شخص کے بارے میں کیا کہہ سکتا ہوں جو یہ کہہ رہا ہے کہ رسولِ خدا نے فرمایا ہے۔

یہ وہ فرشتہ تھا جو پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال أخبرنا﴾
محمد بن ادریس ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عطیة ﴿قال حدثنا﴾ الرجل۔
یقال اسرائیل ابن میسرة بن حبیب۔ عن المنهال عن ذر بن حبیش عن
حذیفة قال قال النبی(ص) اما رأیت الشخص الذی اعترض لی قلت بلی
یارسول اللّٰه قال ذاك ملك لم یهبط قط الی الارض قبل الساعة استأذن اللّٰه
عزوجل فی السلام علی علی فاذن له فسلم علیه وبشرنی ان الحسن
والحسین عزوجل فی السلام علی علی فاذن له فسلم علیه وبشرنی ان
الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة وان فاطمة سیدة نساء اهل الجنة

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا
ہے آپؐ نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو ابھی میرے پاس آیا
تھا؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسول اللہ! میں نے دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: یہ وہ
فرشتہ تھا جو اس سے پہلے کبھی زمین پر نازل نہیں ہوا۔ اس نے بارگاہ خدا سے علی علیہ السلام
کو سلام کرنے کے لیے اجازت طلب کی تھی اور اللہ نے اس کو اجازت عطا فرمائی پس اس
نے علیؑ کو سلام کیا اور پھر مجھے بشارت دی ہے۔ تحقیق حسن و حسین علیہما السلام دونوں
جوانانِ جنت کے سردار ہیں اور تحقیق فاطمہ سلام اللہ علیہا جنت کی عورتوں کی سردار ہے۔

یہ نبی اکرمؐ کی طرف سے میراث ہے

﴿قال أخبرنی﴾ الحسین بن احمد بن المغیرة ﴿قال أخبرنی﴾
ابومحمد حیدر بن محمد السمرقندی ﴿قال أخبرنی﴾ ابوعمر و محمد بن

عمر الکشی ﴿قال حدثنا﴾ حمدویه بن نصیر ﴿قال حدثنا﴾ یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن ابن المغیرة قال کنت انا ویحیی بن عبداللّٰہ بن الحسن عند ابی الحسن علیه السلام فقال له یحیی جعلت فداك أنهم یزعمون انك تعلم الغیب فقال سبحان اللّٰہ ضع یدك علی رأسی فواللّٰہ ما بقیت شعرة فیه ولا فی جسدی الاقامت ثم قال لا واللّٰہ ما هی الا وراثة عن رسول اللّٰہ [ص]

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

جناب ابن ابی عمیرؒ نے ابن مغیرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوالحسن ع علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا۔ جناب یحییٰؒ نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں یہ لوگ گمان کرتے ہیں کہ آپؑ غیب کا علم رکھتے ہیں۔

پس آپؑ نے فرمایا: سبحان اللہ اور اس کے بعد آپؑ نے اپنا دستِ اقدس میرے سر پر رکھا۔ خدا کی قسم! میرے جسم کا ہر ایک بال ہیبت کی وجہ سے کھڑا ہو گیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: یہ علم غیب نہیں یہ تو وہ کچھ ہے جو ہمیں رسولؐ خدا سے میراث میں ملا ہے۔

کبھی غم گناہوں کا کفارہ بن جاتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن محمد بن سنان عن ابراهیم والفضل الاشعریین عن عبداللّٰہ بن بکیر عن زرارة عن ابی جعفر - او ابی عبداللّٰہ "ع" قال اقرب ما یکون العبد الی الکفران یواخی الرجل علی الدین فیحصی علیه عثراته وزلاته لیعیبه بها یومًا ﴿قال

أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسٰی عن الحسین بن سعید عن ابن ابی عمیر عن اسماعیل بن ابراهیم عن الحکم بن عتیبة قال قال ابوعبدالله (ع) ان العبد اذا کثرت ذنوبه ولم یکن عنده ما یکفرها ابتلاه الله تعالٰی بالحزن فیکفر عنه ذنوبه -

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت حکم بن عتیبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ الصادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے' آپ نے فرمایا: تحقیق جب کسی بندے کے گناہ زیادہ ہوجاتے ہیں اور اس کے پاس گناہوں کی بخشش و کفارہ کے لیے کوئی چیز نہیں ہوتی' اللہ تعالیٰ اس بندے کو غم میں مبتلا کر دیتا ہے تا کہ وہ غم اس کے گناہوں کا کفارہ بن جائے۔

اپنے آپ کو خود وعظ کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن احمد بن مستورد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن منیر ﴿قال حدثنی﴾ اسحاق بن وزیر ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضیل بن عطا مولی مزینة ﴿قال حدثنی﴾ جعفر بن محمد (ع) عن أبیه عن محمد بن علی ابن الحنفیة قال کان اللواء معی یوم الجمل وکان أکثر القتلی فی بنی ضبة فلما انهزم الناس اقبل امیر المؤمنین (ع) ومعه عمار ابن یاسر ومحمد بن ابی بکر رضی الله عنهما فانتهی الی الهودج وکأنه شوك القنفذ مما فیه من النبل فضربه بعضا ثم قال هیه یاحمیراء اردت ان تقتلینی کما قتلت ابن عفان أبهذا امرك الله او عهد

به اليك رسول الله (ص) قالت ملكت فاسجح[1] فقال (ع) لمحمد بن ابی بكر انظر هل نالها شیئ من السلاح فوجدها قد سلمت لم یصل الیها الاسم خرق فی ثوبها خرقا وخدشها خدشا لیس بشیئ فقال ابن ابی بكر یا امیرالمؤمنین قد سلمت من السلاح الاسهما قد خلص الی ثوبها فخدش منه شیئا، فقال علی (ع) احتملها فأنزلها دار ابن ابی خلف الخزاعی ثم امر منادیه فنادی لا یدفف علی جریح، ولا یتبع مدبر، ومن اغلق بابه فهو آمن

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے محمد بن علی بن حنفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔ جناب حنفیہ فرماتے ہیں: جنگ جمل کے دن لشکر کا پرچم میرے پاس تھا۔ جب باغیوں کے اکثر آدمی قتل ہو گئے اور لوگ شکست کھا چکے تو امیرالمومنین علی علیہ السلام اور آپ کے ساتھ عمار ابن یاسر رضی اللہ عنہ اور محمد ابن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے۔ آپ سب اس محمل کی طرف تشریف لے گئے جو تیروں کے لگنے سے قنفذ کے کانٹوں کی طرح بن چکا تھا۔ پھر آپ نے بی بی کو مخاطب کر کے فرمایا: اے حمیرا، دور ہو جاؤ میرے سامنے سے تو مجھے قتل کرنا چاہتی ہے جس طرح تو نے ابن عفان کو قتل کروا دیا تھا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے تجھے اس کام کا حکم دیا تھا اور رسول خدا نے جو میرے بارے میں تجھ سے عہد لیا تھا وہ یہ ہے؟

1- قال الزبیدی فی تاج العروس شرح القاموس فی مادة [سجح] الاسجاح حسن العفو، ومنه المثل السائر فی العفو عند المقدرة [ملكت فاسجح] وهو مروی عن عائشة قالته لعلی رضی الله عنهما یوم الجمل حین ظهر علی الناس فدنا من هودجها ثم كلمها بكلام فاجابته [ملكت فاسجح] ای ظفرت فاحسن وقدرت فسهل واحسن العفو فجهزها عند ذلك بأحسن الجهاز الی المدینة، ومثله ذكر ابن الجزری فی نهایة الحدیث ج ۲ ص ۱

بی بی نے عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! خدا نے آپ کو فتح عطا فرمائی ہے آپ مجھے معاف فرما دیں۔ آپؑ نے محمد بن ابی بکر سے فرمایا: اس کی تلاشی لو۔ اس کے پاس کوئی اسلحہ وغیرہ تو نہیں ہے۔ محمد بن ابی بکر نے بی بی کی تلاشی لی اور اس سے ایک تیر کمان برآمد ہوئی جس کو اس نے اپنے کپڑوں میں چھپا رکھا تھا۔ محمد بن ابی بکرؓ نے عرض کی: یاامیرالمومنینؑ اس سے یہ تیر کمان برآمد ہوئی ہے اور باقی میں نے اس کی پوری تلاشی لے لی ہے اور کوئی چیز اس کے پاس نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے محمد اس بی بی کو ابن ابی خلف خزاعی کے گھر لے جاؤ اور وہاں اس کو ٹھہراؤ۔ اس کے بعد آپؑ نے منادی کروا دی کوئی بندہ کسی زخمی کو قتل نہ کرے اور کسی بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرے اور جو ان میں سے اپنا دروازہ بند کر لے وہ بھی امن میں ہے۔

حدیثِ غدیر اور ابوحنیفہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ على بن الحسين التيملي قال: وجدت في كتاب ابي [حدثنا] محمد بن مسلم الاشجعي عن محمد بن نوفل بن عائذ الصيرفي قال كنت عند الهيثم بن حبيب الصيرفي فدخل علينا ابوحنيفة النعمان بن ثابت فذكرنا امير المؤمنين (ع) ودار بيننا كلام في غدير خم فقال ابوحنيفة قد قلت لاصحابنا لا تقروا لهم بحديث غدير خم فيخصموكم فتغير وجه الهيثم بن حبيب الصيرفي وقال لم لا تقرون به اما هو عندك يا نعمان قال هو عندي وقد رويته، قال فلم لا تقرون به وقد حدثنا به حبيب بن ابي ثابت عن ابي الطفيل عن زيد بن ارقم ان علياً (ع) نشد الله في الرحبة من سمعه، فقال ابوحنيفة أفلا ترون انه قد جرى في

ذلک خوض حتی تشد علی الناس لذالک فقال الهیثم فنحن نکذب علیاً او نرد قوله فقال ابوحنیفة ما نکذب علیاً ولا نرد قولا قاله ولکنک تعلم ان الناس قد غلامنهم قوم فقال الهیثم یقوله رسول اللّٰه (ص) ویخطب به ونشفق نحن منه ونتقیه بغلوغال او قول قائل، ثم جاء من قطع الکلام بمسألة سأل عنها ودارالحدیث بالکوفة وکان معنا فی السوق حبیب بن نزار بن حیان فجاء الی الهیثم فقال له قد بلغنی عنک مادار فی علی (ع) وقوله وکان حبیب مولی لبنی هاشم فقال له الهیثم النظریعر فیه اکثر من هذا فخفض الامر فحججنا بعد ذلک ومعنا حبیب فدخلنا علی ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد (ع) فسلمنا علیه فقال له حبیب یا أبا عبداللّٰه کان من الامر کذا وکذا فتبین الکراهیة فی وجه ابی عبداللّٰه (ع) فقال له حبیب هذا محمد بن نوفل حضر ذلک فقال له ابو عبداللّٰه (ع) ای حبیب کف خالقوا الناس باخلاقهم وخالفوهم بأعمالکم فان لکل امرئ ما اکتسب وهو یوم القیامة مع من احب ، لا تحملوا الناس علیکم وعلینا، وادخلوا فی دهماء الناس فان لنا ایاما ودولة یأتی بها اللّٰه اذا شاء فسکت حبیب، فقال (ع) افهمت یاحبیب لا تخالفوا امری فتندموا، فقال لن اخالف امرک، قال ابوالعباس سألت علی بن الحسین عن محمد بن نوفل فقال کوفی، قلت ممن قال احسبه مولی لبنی هاشم وکان حبیب بن نزار بن حیان مولی لبنی هاشم وکان النظر فیما جری بینه وبین ابی حنفیة حین ظهر امر بنی العباس فلم یمکنهم اظهار ما کان علیه آل محمد (ع)

حدیث نمبر 8: (کشف الغمہ)

جناب محمد بن نوفل بن عائذ صیرفی فرماتے ہیں کہ میں ہیثم بن حبیب صیرفی کے

پاس موجود تھا۔ ہمارے پاس ابوحنیفہ نعمان بن ثابت المعروف امام اعظم تشریف لائے۔ ہم نے امیرالمومنین علیہ السلام کا ذکر شروع کر دیا اور ہمارے درمیان غدیرخم کے بارے میں بحث چل نکلی۔ ابوحنیفہ نے ہیثم کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آپ نے میرے ساتھیوں سے کہا ہے کہ حدیث غدیرخم وہ لوگ اقرار نہ کریں۔ اور اس میں تم لوگ جھگڑا اور اختلاف قائم کرو۔ یہ سننا تھا کہ ہیثم بن حبیب صیرفی کے چہرے کا رنگ تبدیل ہو گیا اور کہا وہ کس وجہ سے اس کا اقرار کریں؟! اے نعمان! آپ کے پاس اس کے بارے میں کیا ثبوت ہے؟ جناب ابوحنیفہ نے کہا: میرے پاس اس کا ثبوت ہے اور میں نے اس کو روایت بھی کیا ہے۔ پھر ہم اس کا اعتراف و اقرار کیوں نہ کریں جب کہ ہمارے لیے حبیب بن ابی ثابت نے ابوطفیل سے اور انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی ہے۔ تحقیق علی علیہ السلام نے خود بہت بڑے میدان میں اس کے سننے والوں سے اپنے حق میں احتجاج بھی فرمایا تھا۔ پس ابوحنیفہ نے فرمایا کیا تم لوگوں نے نہیں دیکھا کہ آپ نے اس میں غور و خوض کے بعد اس کو لوگوں پر احتجاج کے طور پر پیش کیا۔ اس کے بعد ہیثم بن حبیب نے کہا: میں اس حدیث کا بھی انکار کرتا ہوں۔ خود علیؑ کی بھی تکذیب کرتا ہوں اور اس کے قول کو بھی رد کرتا ہوں۔ پس جناب ابوحنیفہ نے فرمایا: میں نہ اس حدیث کا انکار کروں گا' نہ ہی علی علیہ السلام کی تکذیب کروں گا' اور ان کے اس احتجاج کو بھی قبول کرتا ہوں لیکن تمہیں جاننا چاہیے کہ لوگوں میں سے ایک قوم علی علیہ السلام کے بارے میں غلو کرتی ہے۔ پس ہیثم نے کہا: یہ رسولؐ خدا نے بھی فرمایا تھا اور اس کے بارے میں خطبہ بھی دیا تھا اور ہم اس کی اصلاح کریں گے اور علی علیہ السلام کو غالیوں کے غلو سے پاک کریں گے (یعنی لوگوں کے غلو کو باطل کریں گے) اور جو کچھ کہنے والے علی علیہ السلام کے بارے میں کہتے ہیں ان کو اس سے روکیں گے۔ پھر اس دوران ایک ایسا شخص آ گیا جس نے ساری بحث کو ختم کروا دیا اور ابوحنیفہ سے ایک مسئلہ پوچھا: پھر یہ حدیث کوفہ میں مورد بحث قرار پائی اور ہمارے ساتھ

بازار کوفہ میں حبیب ابن نزار بن حیان تھا کہ ہمارے پاس ہیثم آ گیا۔ پس حبیب بن نزار نے اس سے کہا جو تم لوگوں نے علیؑ کے بارے میں بحث کی ہے اس کے بارے میں مجھے سب کچھ معلوم ہو چکا ہے اور تمہارا قول بھی مجھے معلوم ہو چکا ہے۔ یہ حبیب بن نزار بنو ہاشم کا غلام تھا۔ پس ہیثم نے اس سے کہا: معاملہ اس سے بھی آگے جا چکا ہے۔ یہ معاملہ اسی مقام پر ختم ہو گیا۔ اس کے بعد ہم حج پر گئے اور ہمارے ساتھ حبیب بھی تھا۔ ہم حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کیا اور آپؑ نے جواب سلام دیا۔ اس کے بعد حبیب نے عرض کی: اے ابوعبداللہؑ! ہمارے درمیان یوں یوں بحث ہوئی ہے (ساری تفصیل بیان کردی) ابوعبداللہ علیہ السلام کے چہرۂ اقدس پر ناراضگی کے واضح آثار ظاہر ہو گئے۔ پس حبیب نے عرض کی: یہ محمد بن نوفل ہے جو اس بحث میں موجود تھا۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے اس سے فرمایا:

اے حبیب! لوگوں کے برے اخلاق کو اپنے اچھے اخلاق کے ساتھ روکو اور اپنے اعمال میں لوگوں کی مخالفت کرو۔ پس ہر شخص کے لیے وہی کچھ ہے جو وہ کسب کرتا ہے اور قیامت کے دن ہر شخص اس کے ساتھ محشور ہوگا جس سے وہ محبت کرتا ہوگا۔ لوگوں کو اپنے اور ہمارے خلاف نہ اکساؤ اور لوگوں کی مصیبتوں میں شرکت کرو۔ تحقیق ان شاء اللہ ہماری حکومت بھی قائم ہوگی جس کا وقت اللہ لے کر آئے گا۔ حبیب خاموش رہا۔

آپؑ نے فرمایا: اے حبیب! کیا آپ میری باتوں کو سمجھ گئے ہیں۔ ہمارے امر و حکم کی مخالفت نہ کرو ورنہ ندامت کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

حبیب نے عرض کی: اے مولا! میں آپ کے امر کی مخالفت ہرگز نہیں کروں گا۔

ابوالعباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت علی بن حسین علیہ السلام سے محمد بن نوفل کے بارے میں پوچھا: یہ کہاں کا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ کوفی ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: یہ کن میں سے ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ بنی ہاشم کا غلام ہے اور حبیب بن نزار

بن حیان یہ بھی بنو ہاشم کا غلام ہے۔ اور ان کے اور ابوحنیفہ کے درمیان بحث و گفتگو اس وقت ہوئی جب بنی عباس کی حکومت تھی اور آل محمد کا حق جو ان پر تھا اس کا اظہار کرنا ان کے لیے ممکن نہیں تھا۔

اپنے آپ کو خود وعظ کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی عن ابی العباس احمد بن محمد عن محمد بن سالم الازدی عن موسی بن القاسم عن محمد بن عمران البجلی قال سمعت ابا عبداللّٰہ (ع) یقول من لم یجعل نفسه له من نفسه واعظاً فان مواعظ الناس لن تغنی عنه شیئاً۔

حدیث نمبر 9: (محذوف اسناد)

جناب محمد بن عمران بجلی نے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

''جو شخص اپنے آپ کو وعظ و نصیحت نہیں کرتا اس کو دوسرے لوگوں کی وعظ و نصیحت کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا''۔

⊙⊙⊙

مجلس نمبر 4

[بروز ہفتہ ۱۵ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

طالب علم کے لیے ہر چیز دعا مانگتی ہے

﴿أخبرنا﴾ الشيخ الاجل المفيد ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تأييده وتوفيقه قراءة عليه في هذا اليوم ﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ ابوموسى هارون بن عمرو المجاشعي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده قال قال رسول (ص) العالم بين الجهال كالحي بين الاموات، وان طالب العلم ليستغفر له كل شيئ حتى حيتان البحر وهوام الارض وسباع البر وانعامه، فاطلبوا العلم فانه السبب بينكم وبين الله عزوجل وان طلب العلم فريضة على كل مسلم۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

جناب ابوموسیٰ ہارون بن عمرو المجاشعی نے روایت کی ہے کہ وہ فرماتے ہیں مجھے حضرت محمد بن جعفر بن محمد نے اپنے والد گرامی سے اور انہوں نے اپنے جد بزرگوار سے اور انہوں نے رسول خدا سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا:

"عالم جاہلوں کے درمیان ایسے ہے جیسے مُردوں کے درمیان ایک زندہ ہو۔ تحقیق

طالب علم کے لیے ہر چیز حتیٰ کہ دریاؤں سمندروں کی مچھلیاں زمین کے حشرات اور جنگل کے درندے سب ہی مغفرت طلب کرتے ہیں۔ پس علم حاصل کرو کیونکہ یہ علم ہی تمہارے اور اللہ کے درمیان وسیلہ و رابطہ ہے اور ہر مسلمان پر علم کا حاصل کرنا واجب ہے"۔

عمل تقویٰ کے ساتھ قبول ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن هارون بن عبد الرحمن الحجازي ﴿قال حدثنا﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن ابي الورد عن احمد بن عبدالعزيز عن ابي عبدالله (ع) قال قال اميرالمؤمنين (ع) لايقل التقوى عمل وكيف يقل ما يتقبل -

حدیث نمبر 2:(بحذف اسناد)

جناب احمد بن عبدالعزیز نے حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: "جو عمل تقویٰ کے ساتھ ہو اس کو کم شمار نہ کرو کیونکہ جو قبول ہو جائے وہ قلیل کیسے ہو سکتا ہے؟

اس اُمت کے لوگ تین قسم کے ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو عبدالله محمد بن الحسين الجوانى ﴿قال أخبرني﴾ ابوطالب المظفر بن جعفر بن المظفر العلوى العمرى عن جعفر بن محمد بن مسعود ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن احمد [قال حدثنا] على بن حفص ﴿قال حدثنا﴾ خالد القطواني ﴿قال حدثنا﴾ يونس بن ارقم ﴿قال حدثنا﴾ عبدالحميد بن ابى الخنسا عن زياد بن يزيد عن أبيه عن جده فروة الظفارى قال سمعت سلمان رحمه الله يقول قال رسول الله صلى الله عليه

وآله وسلم تفترق امتی ثلاث فرق فرقة علی الحق لا ینقص الباطل منه شیئا یحبوننی ویحبون اهل بیتی مثلهم کمثل الذهب الجید کلما ادخلته النار فاوقدت علیه لم یزده الاجودة، وفرقة علی الباطل لا ینقص الحق منه شیئا یبغضوننی ویبغضون اهل بیتی مثلهم مثل الحدید کلما ادخلته النار فاوقدت علیه لم یزده الا شراً، وفرقة مدهدهة[1] علی ملة السامری لا یقولون لامساس لکنهم یقولون لاقتال، امامهم عبداللّٰہ بن قیس الاشعری[2]

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میری اُمت کے تین گروہ ہوں گے:

① ایک فرقہ اور گروہ حق پر ہوگا اور باطل ان سے کوئی چیز کم نہیں کر سکے گا۔ یہ مجھ سے اور میرے اہلِ بیتؑ سے محبت کرتے ہوں گے۔ ان کی مثل خالص سونے کی ہے جس کو آگ میں ڈالا جاتا ہے تو آگ اس کو گرم کر کے اس کو اور بہتر بنا دیتی ہے۔

② دوسرا فرقہ اور گروہ وہ ہیں جو باطل پرست ہیں۔ ان کو حق کسی چیز کا فائدہ نہیں دیتا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو مجھ سے اور میرے اہلِ بیتؑ سے عداوت و بغض رکھتے ہوں گے۔ ان کی مثال لوہے جیسی ہے جس کو آگ میں ڈالا جائے تو سوائے شر و فساد کے کسی چیز کا اضافہ نہیں کرتا۔

③ تیسرا گروہ وہ ہے جو دین میں پریشان ہوں گے اور حق پر قائم نہیں رہیں گے۔ وہ

۱- مدهدهة : یقال دهده الحجر فتدهده دحرجه من علو الی سفل فتدحرج– فکأنه یرید صلی اللّٰه علیه وآله وسلم انها مضطربة فی الدین لاتستقیم علی أمر–

۲- عبداللّٰہ بن قیس الاشعری هذا هو ابوموسیٰ الاشعری المشهور صاحب القصة ایام التحکیم فی صفین (م ص)

سامری کے پیروکار ہوں گے۔ یہ نہیں کہیں گے کہ (احساس) یعنی مخالفتِ حق نہ کرو لیکن یہ ضرور کہیں گے کہ جنگ نہ کرو۔ ان کا رہنما و امام عبداللہ بن قیس اشعری ہوگا۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد أبن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن عیسیٰ بن عثمان [قال حدثنا] ابی [قال حدثنا] خالد بن عامر بن عباس عن محمد بن سوید الاشعری– قال دخلت انا وفطر بن خلیفة علی جعفر بن محمد (ع) فقرب الینا تمراً فاکلنا وجعل یناول فطراً منه ثم قال له کیف الحدیث الذی حدثتنی عن ابی الطفیل رحمه اللّٰه فی الابدال من اهل الشام والنجباء من اهل الکوفة یجمعهم اللّٰه لشر یوم لعدونا، فقال جعفر الصادق (ع) رحمکم اللّٰه بنا یبدأ البلاء ثم بکم وبنا الرخاء ثم بکم رحم اللّٰه من حببنا الی الناس ولم یکرهنا الیهم –

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

محمد بن سوید اشعری نے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ فطر بن خلیفہ جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ نے ہمارے سامنے کھجوریں پیش کیں ہم نے ان کو کھایا اور اس کے بعد اس نے کہا: وہ حدیث کیا تھی جس کو آپؑ نے میرے لیے ابوطفیلؓ سے نقل کیا تھا جو اہلِ شام کے بزرگوں اور اہلِ کوفہ کے رئیسوں کے بارے میں ذکر کی گئی تھی جن کو خدا اس دن جمع کرے گا جس کا شر ہمارے دشمنوں کے لیے ہوگا پس امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے۔ مصیبت و بلا ہم سے شروع ہوتی ہے اور پھر تمہارے پاس آتی ہے اور نرمی و مہربانی پہلے ہم پر ہوتی ہے اور پھر

تمھارے پاس آتی ہے۔ خداوند متعال رحمت نازل کرے اس شخص پر جو ہمیں لوگوں کا محبوب بنائے اور لوگوں کو ہم سے دور نہ کرے۔

رسولؐ خدا کا جنازہ کیسے پڑھا گیا؟

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد القرشي اجازة ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن الحسن بن فضال ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن نصر ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبد الله بن عبد الملك ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبدالله عبدالرحمن المسعودي عن عمرو بن حريث الانصاري عن الحسين بن سلمة البناني عن ابی خالد الكابلي عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) قال لما فرغ امیرالمؤمنین (ع) من تغسيل رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وتكفينه وتحنيطه اذن للناس وقال ليدخل منكم عشرة عشرة ليصلوا عليه فدخلوا وقام امیرالمؤمنین (ع) بينه وبينهم وقال ان الله وملائكته يصلون على النبي ياايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليما وكان الناس يقولون كما يقول ابوجعفر (ع) وهكذا كانت الصلاة عليه (ص)

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

جناب ابوخالد کابلی رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپ نے فرمایا:

جب امیرالمومنین علی علیہ السلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غسل اور کفن و حنوط سے فارغ ہو گئے۔ آپ نے لوگوں کو اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: تم میں سے دس دس آدمیوں کا گروہ داخل ہو جائے اور آپ پر درود پڑھے۔ پس لوگ دس دس کے گروہ کی

شکل میں نبی اکرمؐ کے حجرۂ اقدس میں داخل ہوتے رہے اور امیر المومنین علیہ السلام و نبی اکرمؐ اور لوگوں کے درمیان کھڑے ہوتے اور آپ قرآن کی یہ آیت "ان اللہ وملائکته یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما" کی تلاوت فرماتے اور لوگ بھی آپؑ کے ساتھ اس آیت کی تلاوت فرماتے اور درود پڑھتے جیسا کہ امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا ہے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز جنازہ ایسے ہی ادا کی گئی۔

زید بن علی بن حسین علیہ السلام

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراري ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم حميد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد عن محمد بن محمد بن الحسن بن زياد العطار عن أبيه الحسن بن زياد قال لما قدم زيد بن علي الكوفة دخل قلبي من ذلك بعض ما يدخل ، قال فخرجت الى مكة ومررت بالمدينة فدخلت على ابي عبدالله (ع) وهو مريض فوجدته على سرير مستلقيا عليه وما بين جلده وعظمه شيئ فقلت اني أحب ان اعرض عليك ديني فانقلب على جنبه ثم نظر الي فقال ياحسن ما كنت احسبك الا وقد استغنيت عن هذا ثم قال هات فقلت اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً رسول الله ، فقال (ع) معي مثلها ، فقلت وانا مقر بجميع ماجاء به محمد بن عبدالله (ص)، قال فسكت، قلت واشهد ان علياً اما بعد رسول الله (ص) فرض طاعته من شك فيه كان ضالاً ومن جحده كان كافراً، قال فسكت، قلت واشهد ان الحسن والحسين (ع) بمنزلته حتى انتهيت اليه (ع) فقلت واشهد انك بمنزلة الحسن والحسين (ع) ومن تقدم من الأئمة

(ع) فقال (ع) كف قد عرفت الذی ترید ما ترید الا ان أتولاك علی ھذا،
قلت فاذا أتولیتنی علی ھذا فقد بلغت الذی اردت ، قال تولیتك علیه فقلت
جعلت فداك انی قد ھممت بالمقام قال ولم قلت ان ظفر زید واصحابه
فلیس احداً سوأ حالاً عندھم منا وان ظفر بنو أمیة فنحن بتلك المنزلة ، قال
فقال لی انصرف لیس علیك بأس أنی ولا من أنی –

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب محمد بن محمد بن حسن بن زید عطار نے اپنے والد گرامی حسن بن زیاد سے
روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: جب کوفہ میں زید بن علی کے قیام والا واقعہ رونما ہوا تو
میرے دل میں کچھ خطور پیدا ہوئے۔ پس میں مکہ کی طرف چلا گیا۔ جب میں مدینہ کے
قریب سے گزر رہا تھا میں حضرت ابوعبداللہ جعفر صادق کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔
آپ بیمار تھے۔ میں نے آپ کو بستر پر سیدھا لیٹے ہوئے پایا اور آپ کی جلد اور ہڈی کے
درمیان کوئی چیز واضح نظر آرہی تھی۔ پس میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا:
اے میرے مولاؑ! میں آپ کی خدمت میں اپنے عقائد کو بیان کرنا چاہتا ہوں تا کہ اگر وہ
درست ہوں تو میں اس پر قائم رہوں۔ پس آپؑ نے میری جانب کروٹ لی اور میری
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے حسن! میں گمان کرتا ہوں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا:
اچھا بیان کرو۔ پس میں نے کہا: اشھد ان لا الہ الا اللّٰہ واشھد ان محمداً رسول اللّٰہ
آپؑ نے بھی میرے ساتھ ان کلمات کو اپنی زبان پر جاری فرمایا اور اس کے بعد میں نے
عرض کیا: اے مولاؑ! جو کچھ حضرت محمد بن عبداللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا ہے میں
اس پر ایمان رکھتا ہوں۔ آپؑ اس پر خاموش رہے۔ پھر میں نے عرض کیا:
میں گواہی دیتا ہوں کہ علی علیہ السلام رسولؐ خدا کے بعد امام ہیں کہ جن کی اطاعت

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرض وواجب قرار دی گئی ہے اور جو اس کے بارے میں شک کرے گا وہ گمراہ ہے اور جو اس کا انکار کرے گا وہ کافر ہے۔ امامؑ خاموش رہے۔ پھر میں نے عرض کیا کہ تحقیق حسن وحسین علیہما السلام بھی ایسے ہی ہیں یہاں تک کہ میں اقرار کرتا ہوا آپ کے اسم گرامی تک پہنچ گیا۔

میں نے عرض کیا (اے فرزند رسولؐ) میں گواہی دیتا ہوں تحقیق اب بھی امام حسن وحسین علیہما السلام اور جو ان کے بعد گزرے ہیں ان سب کی مانند ہیں یعنی آپ بھی امام ہیں جن کی اطاعت خدا کی طرف سے واجب ہے۔ اس کے بعد آپؑ نے فرمایا: بس کرو جو کچھ تم بیان کرنا چاہتے تھے وہ میں جان چکا ہوں اور جو کچھ آپ نے بیان کیا ہے یہ اس وقت تک کافی نہیں جب تک ہمارے ساتھ آپ کی ولایت ومحبت اور دوستی نہ ہو۔

میں نے عرض کیا: میں اس پر آپؑ سے ولایت ومحبت رکھتا ہوں۔ پھر میں نے عرض کیا: جب آپ مجھ سے ولایت اس طرح رکھتے ہیں تو یقیں میں نے جس کا ارادہ کیا تھا اس تک میں پہنچ گیا ہوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: میں آپ سے ولایت ومحبت رکھتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں۔ تحقیق میں اس مقام پر بے چین وغمگین ہوں۔ پھر آپؑ نے فرمایا (اگر ایسا ہے تو پھر تو نے) یہ کیوں کہا تھا۔ اگر زید اور اس کے ساتھی کامیاب ہوگئے تو ہمارا حال ان کے نزدیک اس سے بھی بُرا ہوگا اور اگر بنواُمیہ کامیاب ہوگئے تو ہم جیسے ہیں ویسے ہی رہیں گے۔ حسن کہتا ہے اس کے بعد آپؑ نے مجھے فرمایا: جاؤ اب چلے جاؤ آپ پر کوئی حرج نہیں ہے۔

آلِ محمدؐ کی زبان سے مدد کرنے والے کا اجر

﴿قال أخبرني﴾ الشريف ابو محمد الحسن بن حمزة الطبري ﴿قال قال حدثنا﴾ ابو الحسن علي بن حاتم القزويني ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس

محمد بن جعفر المخزومی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن شمون البصری عن عبد الله بن عبدالرحمٰن ﴿قال حدثنی﴾ الحسین بن یزید عن جعفر بن محمد عن أبیہ (ع) قال من اعاننا بلسانہ علی عدونا انطقہ اللہ بحجتہ یوم موقفہ بین یدیہ عزوجل۔

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

جناب حسین بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے واپنے والدگرامی علیہ السلام سے روایت بیان کی ہے آپؑ نے فرمایا:

جو شخص ہمارے دشمن کے مقابلے میں زبان سے ہماری مدد کرے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے سامنے اس کو اپنی دلیل وحجت پیش کرنے کی اور بولنے کی اجازت عطا فرمائے گا۔

دل وزبان سے الائمہ علیہم السلام کی مدد کرنے کا ثواب

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف ابومحمد الحسن بن حمزۃ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبداللہ عن جدہ احمد بن عبداللہ ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن داؤد بن النعمان عن عمرو بن ابی المقدام عن أبیہ عن الحسن بن علی (ع)۔ انہ قال من احبنا بقلبہ ونصرنا بیدہ ولسانہ فھو معنا فی الغرفۃ التی نحن فیھا ومن احبنا بقلبہ ونصرنا بلسانہ فھو دون ذلک بدرجۃ ، ومن احبنا بقلبہ وکف بیدہ ولسانہ فھو فی الجنۃ۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت حسن بن علی علیہما السلام سے روایت ہے آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھ اور زبان سے ہماری مدد کرے گا پس وہ قیامت کے

دن ہمارے محل میں ہمارے ساتھ ہوگا اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور زبان سے ہماری مدد کرتا ہوگا وہ ایک درجہ کم ہمارے نزدیک ہوگا اور جو شخص اپنے دل میں ہماری محبت رکھتا ہو اور اپنے ہاتھ اور زبان کو روک کر رکھتا ہوگا وہ جنت میں ہوگا۔

بے قصد گفتگو ترک کرنا مستحب ہے

﴿قال أخبرني﴾ أبوبكر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس أحمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يوسف ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يزيد ﴿قال حدثنا﴾ أحمد بن رزق عن ابی زياد الفقيمی عن ابی عبدالله جعفر بن محمد عن أبيه عن علی بن الحسين (ع) قال قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم من حسن اسلام المرء تركه الكلام فيما لا يعنيه

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

حضرت علی زین العابدین بن حسین علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے آپ نے فرمایا:

"جب کوئی شخص اسلام اچھے انداز میں قبول کرلیتا ہے تو پھر وہ بے ہودہ گفتگو کو چھوڑ دیتا ہے"۔

مجلس نمبر 5

[بروز پیر ۱۷ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

بیماری گناہوں سے طہارت کا سبب ہے

وممّا أملاه في يوم الاثنين السابع عشر منه وسمعه أبو الفوارس أبقاه الله أخبرني الشيخ الجليل المفيد أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان أدام الله حراسته وتوفيقه قراءة عليه ﴿قال أخبرني﴾ أبوبكر محمد بن عمر بن سلم الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ أبو عبدالله جعفر بن محمد الحسني ﴿قال حدثنا﴾ الفضل بن القاسم ﴿قال حدثني﴾ أبي عن جدي عن أبيه عن جده عبدالله بن محمد بن عقيل بن أبي طالب ﴿قال سمعت﴾ علي بن الحسين زين العابدين (ع) يقول ما اختلج عرق ولا صدع مؤمن قط إلا بذنبه وما يعفو الله عنه أكثر، وكان إذا رأى المريض قد برئ قال ليهنك الطهر من الذنوب فاستأنف العمل.

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امام علی زین العابدین بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: مومن مریض سے کوئی قطرہ پسینے کا نہیں گرتا اور کوئی بیماری کی وجہ سے کراہتا نہیں مگر یہ کہ اس کے گناہ جھڑ جاتے ہیں اور خدا جو کچھ اس کے گناہوں کو معاف کرتا ہے وہ اس کی تکلیف سے زیادہ ہوتا ہے اور جب مومن مریض اپنے آپ کو صحت مند دیکھتا ہے تو آواز قدرت آتی ہے (اے

میرے مومن بندے) تجھے تیرا گناہوں سے پاک ہونا مبارک ہو۔ اب نئے سرے سے عمل کو انجام دو۔

ابن مسعود کا نبی اکرمؐ سے ابوبکر و عمر کی خلافت کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد بن علی الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسین العباس بن المغیرة الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد ابن منصور الرمادی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرزاق ﴿قال أخبرنا﴾ ابی عن مینا مولی عبدالرحمن بن عوف عن عبدالله بن مسعود[1] قال خرجنا مع رسول الله (ص) لیلة وفد الجن قال فحط علی[2] ثم ذهب فلما رجع تنفس وقال نعیت الی نفسی یابن مسعود فقلت استخلف یارسول الله- قال من قلت ابابکر قال فمشی ساعة ثم تنفس وقال نعیت الی نفسی یابن مسعود فقلت استخلف یارسول الله- قال من قلت عمر فسکت ثم مشی ساعة وتنفس وقال نعیت الی نفسی یابن مسعود فقلت استخلف یارسول الله، قال من قلت عثمان فسکت ثم مشی ساعة فقال نعیت الی نفسی یابن مسعود فقلت استخلف یارسول الله قال من قلت علی بن ابی طالب فتنفس ثم قال والذی نفسی بیده لئن اطاعوه لیدخلن الجنة اجمعین أکتمین-

---

۱- أورد هذا الحدیث مؤید الدین اخطب خوارزم الخوارزمی فی کتاب المناقب باسناده الی عبدالله بن مسعود ایضاً ولکن بتغییر یسیر-

۲- علی بضم العین المهملة ثم لام مفتوحة ویائید مقصورة موضع من ناحیة وادی القری نزله رسول الله (ص) فی طریقه الی تبوک وفیه مسجد قاله الجزری فی النهایة والزبیدی فی التاج (م ص)

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' آپؓ نے فرمایا کہ ہم ایک رات حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے۔ ایک دشمن آپؐ کی خدمت میں تو صد بن کر آیا۔ راوی بیان کرتا ہے۔ آپؐ ایک مقام علی (یعنی گہرائی) کی طرف اُتر گئے۔ جب آپؐ لوٹے تو کچھ دیر آرام کرنے کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعودؓ! میں تجھے اپنی آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو اپنا خلیفہ مقرر کروں؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر کو۔ آپؐ خاموش ہوگئے اور آپؐ نے چلنا شروع کردیا۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے پھر سانس لیا اور فرمایا: اے ابن مسعودؓ: میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی اطلاع دیتا ہوں۔ پس میں نے پھر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: عمر کو۔ آپؐ پھر خاموش ہوگئے اور پھر آپؐ نے چلنا شروع کردیا۔ کچھ دیر چلنے کے بعد آپ نے پھر آرام کیا اور فرمایا: اے ابن مسعودؓ! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دے رہا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: عثمان کو۔ آپؐ پھر خاموش ہوگئے اور چلنا شروع ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؐ نے پھر آرام فرمایا اور فرمایا: ابن مسعودؓ! میں تجھے اپنے آخری وقت کے قریب ہونے کی خبر دیتا ہوں۔ پس میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کسی کو اپنا خلیفہ مقرر کردیں۔ آپؐ نے فرمایا: کس کو؟ میں نے عرض کیا: علی بن ابی طالبؑ کو۔ میں بھی آپؐ نے سانس لیا' پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر تم لوگ میرے بعد اس کی اطاعت کروگے تو وہ ضرور تم سب کو جنت میں لے جائے گا۔

نبی اکرمؐ کے پاس لوگوں کا شور کرنا اور نبی کا قُومُوا عَنِّی فرمانا

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد بن علی الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسین العباس بن المغیرة الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد ابن منصور الرمادی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ عتبة ﴿قال أخبرني﴾ یونس عن ابن شہاب عن عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبة عن عبداللّٰہ بن عباس قال لما حضرت النبی (ص) الوفاة وفی البیت رجال فیهم عمر بن الخطاب، فقال رسول اللّٰہ (ص) هلموا اکتب لکم کتاباً لن تضلوا بعده أبداً فقال لا تؤذونی بشیء فانه قد غلبه الوجع وعندکم القرآن حسبنا کتاب اللّٰہ فاختلف اهل البیت واختصموا فمنهم من یقول قوموا یکتب لکم رسول اللّٰہ ومنهم من یقول ما قال عمر، فلما کثر اللغط والاختلاف قال رسول اللّٰہ (ص) قوموا عنی، قال عبیداللّٰہ بن عبداللّٰہ بن عتبة کان ابن عباس رحمه اللّٰہ یقول الرزیة کل الرزیة ما حال بین رسول اللّٰہ (ص) وبین ان یکتب لنا ذلک الکتاب من اختلافهم ولغطهم۔

حدیث نمبر 3: (ترجمہ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: جب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کا وقت قریب آیا آپؐ کے گھر میں بہت زیادہ لوگ جمع تھے۔ ان میں عمر بن خطاب بھی موجود تھے۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا: کاغذ اور قلم لے کر آؤ تاکہ میں تمھارے لیے ایک ایسی تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ پس ایک بندے نے کہا کوئی چیز نہ لے کر آؤ کیونکہ نبی پر بیماری غلبہ کر چکی ہے تمھارے پاس قرآن ہے ہمیں اللہ کی کتاب کافی ہے۔ پس گھر میں موجود لوگوں کے درمیان اختلاف ہوگا اور ان

میں جھگڑا ہو گیا۔ ان میں سے بعض وہ لوگ جو یہ کہہ رہے تھے کاغذ و قلم لے کر آ جاؤ تاکہ نبی اکرمؐ تحریر لکھ دیں اور بعض وہ تھے جو عمر کے قول کو دہرا رہے تھے۔ جب شور و غل و اختلاف زیادہ ہو گیا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: قُومُوا عَنِّی (میرے قریب سے چلے جاؤ)۔

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ نے ذکر کیا ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے: ہر مصیبتوں سے بڑی مصیبت وہ تھی جو رسولؐ خدا اور ان کی تحریر کے درمیان حائل و مانع ہوئی جو آپؐ ہمارے لئے لکھنا چاہتے تھے اور وہ لوگوں کا اختلاف اور شور و غل تھا۔

جن لوگوں کو حوضِ کوثر سے ہٹایا جائے گا وہ میرے اصحاب ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبداللّٰه جعفر بن محمد الحسني ﴿قال حدثنا﴾ ابوموسی عیسی بن مهران المستعطف ﴿قال أخبرنا﴾ عفان بن مسلم ﴿قال حدثنا﴾ وهيب ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰه بن عثمان بن خثيم عن ابن ابي مليكة عن عائشة قالت سمعت رسول اللّٰه (ص) يقول اني على الحوض انظر من يرد علي منكم وليقطعن برجال دوني فاقول يارب اصحابي اصحابي فيقال انك لا تدري ما عملوا بعدك انهم مازالوا يرجعون على اعقابهم القهقرى

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

جناب بی بی عائشہ ام المومنین سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا:

میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا اور میں دیکھ رہا ہوں گا تم میں سے لوگ میرے پاس حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے اور ان لوگوں کو میرے سے دور ہٹایا جائے گا اور میں آواز دے کر پکاروں گا۔ اے میرے رب! یہ لوگ میرے اصحاب ہیں میرے اصحاب ہیں۔

پھر مجھے کہا جائے گا اے میرے نبیؐ! آپؐ نہیں جانتے کہ انہوں نے آپؐ کے بعد کیا کچھ کیا تھا۔ پس یہ سب آپؐ کے بعد ہمیشہ کے لیے اپنے قدم پر قہراً واپس پلٹ گئے تھے۔

کچھ اصحاب قیامت کو بھی رسول اکرمؐ کی دوبارہ زیارت نہیں کر سکیں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر بن محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبدالله جعفر بن محمد الحسني ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن مهران ﴿قال أخبرنا﴾ ابومعاوية الضرير ﴿قال حدثنا﴾ الأعمش عن شقيق عن ام سلمة زوج النبي (ص) قال دخل عليها عبدالرحمن بن عوف فقال يا أمة قد خفت ان يهلكني كثرة مالي انا اكثر قريش مالاً قالت يابني فأنفق فاني سمعت رسول الله (ص) يقول من اصحابي من لا يراني بعد ان افارقه - قال فخرج عبدالرحمن فلقي عمر بن الخطاب فأخبره بالذي قالت أم سلمة فجاء يشتد حتى دخل عليها، فقال بالله يا أمة انا منهم فقالت لا اعلم ولن ابرئ بعدك احداً-

حدیث نمبر 5: (مختلف اسناد)

جناب شقیق رضی اللہ عنہ نے جناب اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں: زوجہ نبیؐ کی خدمت اقدس میں عبدالرحمٰن بن عوف حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اُم المومنینؑ مجھے ڈر لگتا ہے کہ یہ میرا زیادہ مال مجھے کہیں ہلاک نہ کردے اور قریش میں سب سے زیادہ مال دار بھی میں ہی ہوں۔ اُم المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا: اس مال کو راہِ خدا میں خرچ کرو کیونکہ میں نے خود رسولِؐ خدا سے سنا ہے آپؐ نے فرمایا: میرے بعض اصحاب ایسے ہوں گے جو مجھ سے ایک دفعہ جدا ہونے کے بعد کبھی بھی میری زیارت نہیں کر پائیں گے۔ عبدالرحمٰن وہاں سے نکلے تو ان کی ملاقات

جنابِ عمر بن خطاب سے ہوگئی۔ آپ نے ابن خطاب کو ساری خبر سنادی جو اُم المومنین نے فرمائی تھی۔ حضرت عمر بھی بی بی رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ یہ خبر آپ پر بہت گراں گزری۔ پس آپ نے کہا: اے اماں پاک (رضی اللہ عنہا) کیا میں ان لوگوں میں سے ہوں جو دوبارہ نبیؐ کی زیارت نہیں کر پائیں گے۔ بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: اے عمر! میں تو نہیں جانتی کہ تو ان میں سے ہے یا نہیں اور میں تیرے بعد بھی کسی کو اس سے بری نہیں کرسکتی۔

حضرت اسماعیلؑ نے حضرت امام حسینؑ کی اتباع کی

﴿قال أخبرنا﴾ الشريف ابوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر الموسوى ﴿قال أخبرنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد الهمدانى ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا بن شيبان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سنان ﴿قال أخبرنى﴾ احمد بن سليمان القمى الكوفى' قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) يقول ان كان النبى من الانبياء ليبتلى بالجوع حتى يموت جوعاً، وان كان النبى من الانبياء ليبتلى بالعطش حتى يموت عطشاً، وان كان النبى من الانبياء ليبتلى بالعراء حتى يموت عرياناً، وان كان النبى من الانبياء ليبتلى بالسقم والأمراض حتى تتلفه، وان كان النبى ليأتى قومه فيقوم فيهم بأمرهم بطاعة الله ويدعوهم الى توحيد الله وما معه مبيت ليلة فمايتركونه يفرغ من كلامه ولا يستمعون اليه حتى يقتلوه، وانما يبتلى الله تبارك وتعالى عباده على قدر منازلهم عنده ﴿قال أخبرنى﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابى ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ يحيى بن زكريا ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن عيسى عن احمد بن

سلیمان وعمران ابنی مروان عن سماعة ابن مهران قال سمعت ابا عبد اللہ جعفر بن محمد (ع) یقول ان الذی قال اللہ فی کتابہ "واذکر فی الکتاب اسماعیل انہ کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا" سلط علیہ قومہ فکشطوا وجہہ وفروۃ رأسہ فبعث اللہ الیہ ملکاً فقال لہ ان رب العالمین یقرئک السلام ویقول قد رأیت ما صنع بک فسلنی ما شئت فقال یارب العالمین لی بالحسین بن علی بن ابی طالب (ع) اسوۃ، قال ابو عبد اللہ (ع) ولیس ھو اسماعیل بن ابراھیم علی نبینا وعلیہما السلام۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب احمد بن سلیمان اکمی کوفی سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

انبیاء میں اگر کسی نبی کو اللہ بھوک میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں رہے گا یہاں تک کہ وہ بھوک میں ہی مر جائے گا اور اگر کوئی نبی پیاس میں مبتلا ہوگا تو اس میں ہی مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ پیاسا ہی اس دنیا سے چلا جائے گا۔ اور اگر وہ کسی نبی کو تنگ دستی اور عریانی میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اس کو موت آ جائے گی اور اگر نبیوں میں سے کسی نبی کو بیماری میں مبتلا کر دے گا تو وہ اس میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ وہ بیماری اس کو تلف کر دے گی۔ اور کوئی نبی اپنی قوم میں آئے اور وہ ان میں کھڑا ہو کر ان کو اللہ کی اطاعت کا حکم دے گا اور ان کو اللہ کی توحید کی دعوت دے گا اور اس کے پاس فقط ایک رات کا وقت ہی ہو۔ وہ قوم والے اس کو اتنی مہلت نہیں دیں گے کہ وہ اپنی بات کو پورا کرے اور اس کے کلام کو نہیں سنیں گے حتی کہ اس کو قتل کر دیں گے اور سوائے اس کے نہیں ہے کہ اللہ اپنے تمام بندوں کو ان کی قدر و منزلت کے حساب سے کسی مصیبت میں مبتلا کرتا ہے تاکہ وہ اس درجہ پر فائز ہو سکیں جو ان کے لیے مقرر کیا گیا ہے۔

فاطمة (ع) فدك والعوالی وأیست من اجابته لها عدلت الی قبر ابیها رسول اللّٰه (ص) فالقت نفسها وشکت الیه ما فعله القوم بها وبکت حتٰی بلت تربته (ع) بدموعها وندبته ثم قالت فی آخر ندبتها–

قد کان بعدک أنباء وهنبثة	لو کنت شاهدها لم تکثر الخطب[1]
انا فقد ناک فقد الأرض وابلها	واختل قومک فاشهدهم فقد نکبوا
قد کان جبریل بالآیات یؤنسنا	فغبت عنا فکل الخیر محتجب
وکنت بدراً ونوراً یستضاء به	علیک ینزل من ذی العزة الکتب
تجهمتنا رجال واستخف بنا	بعد النبی وکل الخیر مغتصب
سیعلم المتولی ظلم حامتنا	یوم القیامة انی سوف ینقلب
فقد لقینا الذی لم یلقه احد	من البریة لاعجم ولا عرب
فسوف نبکیک ما عشنا وما بقیت	لنا العیون بتهمال له سکب

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

حضرت بی بی زینب بنت علی علیہ السلام فرماتی ہیں: جب ابوبکر کی رائے اس پر قائم ہوگئی کہ وہ فدک اور اس کے آس پاس کا رقبہ فاطمہ بنت رسول اللہ کو نہیں دے گا اور بی بی بھی ان سے مایوس ہوگئیں۔ آپؑ اپنے والد محترم رسول اللہ کی قبر اطہر پر تشریف لائیں اور اپنے آپ کو قبر مطہر پر گرا دیا اور جو کچھ قوم نے آپؑ کے ساتھ سلوک کیا تھا اس کی آپؑ

1- قال الزجری فی النهایة بمادة [هنبث] فیه ان فاطمة قالت بعد موت النبی (ص) "قد کان بعدک أنباء وهنبثه" الی آخر البیتین الأولین ولکن بتغیر جملة "فقد نکبوا" الی قوله [ولا تغب] ولا یخفی ما فیه من التحریف المقصود وان جاز کسر القافیة للاقواء ، وعلی کل فال الهنبثة واحدة الهنابث وهی الامور الشداد المختلفة ، والهنبثة الاختلاط فی القول والنون زائدة-

ابوبکر محمد بن عمر جعابی نے کہا ہے کہ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ یحییٰ بن زکریا نے بیان کیا ہے، یہ فرماتے ہیں کہ عثمان بن عیسیٰ نے احمد بن سلیمان اور عمران بن مروان سے انہوں نے سماعۃ ابن مہران سے اور یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: وہ نبی کہ جس کے بارے میں خداوند متعال نے قرآن کریم میں فرمایا ہے: واذکر فی الکتاب اسماعیل انه کان صادق الوعد وکان رسولا نبیا (کہ جس کو خدا نے وعدہ کا سچا اور رسول و نبی کہہ کر یاد فرمایا ہے) ان کی قوم نے ان پر غلبہ حاصل کرلیا اور آپ کے چہرے اور سر مبارک کو شدید زخمی کردیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتے کو آپ کی خدمت میں بھیجا اور اس فرشتے نے آپ سے عرض کیا: اے اسماعیلؑ! تمام جہانوں کا پالنے والا آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرما رہا ہے کہ جو آپ کی قوم نے آپ کے ساتھ کیا ہے میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے جو آپ چاہتے ہیں وہ مجھ سے سوال کریں (یعنی جس قسم کے عذاب کا آپ سوال کریں گے وہ ہی ان پر نازل کردوں گا) آپ نے عرض کیا: اے خدایا! میں نے حسین ابن علی علیہ السلام کے اسوہ کو اپنایا ہے اور ان کی پیروی کی ہے۔ (یعنی ان کی مثل اپنا معاملہ تیرے سپرد کردیا ہے) حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: وہ نبی سے مراد حضرت اسماعیل بن ابراہیم علیہما السلام ہیں۔

حضرت زینب علیہا السلام بنت علیؑ کی روایت

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال أخبرنا﴾ ابوعبدالله محمد بن جعفر الحسینی ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن مهران عن یونس عن عبدالله بن محمد بن سلیمان الهاشمی عن أبیه عن جده عن زینب بنت علی بن ابی طالب (ع) قالت لما اجتمع رأی ابی بکر علی منع

نجهتنا رجال واستخف بنا

بعد النبی وکل الخیر مغتصب

''لوگوں نے ہم سے منہ موڑ لیے اور نبیؐ کے بعد ہم کو خفیف جانا ہے
اور تمام خیر ہم سے غصب کر لی گئی ہے''۔

سیعلم المتولی ظلم حامتنا

یوم القیامة انی سوف ینقلب

''عنقریب ہم پر ظلم کرنے والے کو جان لیں گے کہ قیامت کے دن
ہم ان سے بدلہ لیں گے''۔

فقد لقینا الذی لم یلقه احد

من البریة لاعجم ولا عرب

''پس آپؐ کے بعد ہم نے وہ کچھ دیکھا ہے جو دنیا میں عجم اور عرب
میں سے کسی نے نہیں دیکھا''۔

فسوف نبکیك ما عشنا وما بقیت

لنا العیون بتهمال له سکب

''ہم آپؐ پر گریہ کرتے رہیں گے جب تک ہم زندہ ہیں اور ہماری
آنکھیں ہیں ان سے آنسو جاری رہیں گے''۔

کبھی تھوڑی سی زحمت برداشت کرنے سے بھی خوشی نصیب ہوتی ہے

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف ابوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر عن ابی العباس احمد بن محمد بن سعید عن أحمد بن یوسف الجعفی عن الحسین ابن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن آدم بن عیینة بن ابی عمران

سے شکایت کرتے ہوئے گریہ کرتی رہیں یہاں تک کہ قبر اطہر آپؐ کے آنسوؤں سے تر ہوگئی اور آپؐ نے ندبہ کیا اور نوحہ پڑھا جس کے آخری اشعار کچھ یوں تھے:

قد كان بعدك أنباء وهنبثة

لو كنت شاهدها لم تكثر الخطب

"اے میرے بابا! آپؐ کے بعد اتنے غم اور مصائب ہم پر وارد ہوئے ہیں اگر آپؐ ان کا شاہد کرتے تو آپؐ کی حالت غیر ہوجاتی"۔

انا فقدناك فقد الأرض وابلها

واختل قومك فاشهدهم فقد نكبوا

"ہم نے آپؐ کو کھویا ہے گویا زمین اور جو کچھ اس میں ہے سب کھو گئے اور آپؐ کی قوم منحرف ہوگئی پس آپؐ گواہ رہیں کہ وہ ہم سے ہٹ گئے ہیں"۔

قد كان جبريل بالآيات يؤنسنا

فغبت عنا فكل الخير محتجب

"تحقیق جبرائیلؑ جو آیات کے ساتھ ہمارے لیے مونس تھا پس وہ ہم سے غائب ہوگیا گویا ہر چیز نے ہم سے رخ موڑ لیا ہے"۔

وكنت بدراً ونوراً يستضاء به

عليك ينزل من ذی العزة الكتب

"آپؐ چودھویں کے چاند اور وہ نور جس کے ذریعے کائنات روشن تھی اور آپؐ پر صاحب غلبہ وقوت کی طرف سے کتاب نازل ہوئی ہے"۔

ہمارے لیے کوئی حدیث نقل فرمائیں تو ساتھ سند بھی ذکر فرما دیا کریں۔ پس آپؑ نے فرمایا: میرے باباؑ نے میرے داداؑ سے اور انہوں نے رسولؐ خدا سے اور انہوں نے جبرائیل سے اور انہوں نے اللہ رب العزت سے ذکر کیا اور میں جب بھی کوئی حدیث نقل کروں گا اسی سند سے ہوگی اور فرمایا: اے جابر ایک حدیث جو کسی صادق سے آپ حاصل کریں ساری دنیا اور جو کچھ اس میں ہے اس سب سے بہتر ہے۔

بغیر بصیرت کے عمل کرنے والا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن محمد ابن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن محمد بن سنان عن موسٰی ابن بکیر ﴿قال حدثنی﴾ من سمع ابا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول العامل علی غیر بصیرة کالسائر علی السراب بقیعة لا تزیده سرعة سیره الا بعداً۔

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

جناب موسٰی ابن بکیر نے روایت کی ہے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے ایک ایسے شخص نے بیان کیا ہے جس نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: جو شخص بغیر بصیرت وعلم کے عمل کرے گا وہ اس کی مانند ہے جو راہ بھول کر سراب کے پیچھے چل رہا ہے جو جتنا تیز چلے گا اتنا ہی منزل سے دور ہوتا جائے گا۔

●●●

الهلالی الکوفی ، قال سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیہ السلام یقول کم من صبر ساعۃ قد اورثت فرحا طویلا وکم من لذۃ ساعۃ قد اورثت حزنًا طویلا۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

جناب آدم بن عیینۃ بن ابی عمران ہلال الکوفی سے روایت ہے یہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

تھوڑی مدت کا صبر کرنا (یعنی حرام پر صبر کرنا) ایک طویل خوشی کا موجب بنتا ہے اور قلیل موت کی لذت (یعنی حرام میں مبتلا ہونے کی وجہ سے جو کچھ لمحہ لذت حاصل ہوتی ہے) طویل غم وحزن کا باعث بن جاتی ہے۔

صادق سے ایک حدیث حاصل کرنے کا اجر

﴿قال أخبرني﴾ أبو القاسم جعفر بن محمد القمی رحمہ اللّٰہ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسیٰ ﴿قال حدثنی﴾ ہارون بن مسلم عن علی بن اسباط عن سیف بن عمیرۃ عن عمرو بن شمر عن جابر قال قلت لابی جعفر (ع) اذا حدثتنی بحدیث فاسندہ لی، فقال حدثنی ابی عن جدی رسول اللّٰہ (ص) عن جبرئیل (ع) عن اللّٰہ عزوجل ، وکلما احدثک بہذا الاسناد وقال یاجابر لحدیث واحد تأخذہ عن صادق خیر لک من الدنیا وما فیہا۔

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

جناب جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: (اے فرزند رسولؐ) جب آپ

مجلس نمبر 6

[بروز بدھ ۱۹ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

امام سجاد علیہ السلام کے مواعظ

ومما أملاه فی یوم الاربعاء التاسع عشر منه وسمعه ابو الفوارس ابقاه الله ﴿أخبرنا﴾ الشیخ الجلیل المفید محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تأییده وتوفیقه قراءة علیه ﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ ایوب بن نوح عن محمد بن ابی عمیر عن جمیل بن دراج عن ابی حمزة الثمالی رحمه الله عن علی بن الحسین زین العابدین (ع) انه قال یوماً لاصحابه اخوانی اوصیکم بدار الآخرة ولا اوصیکم بدار الدنیا فانکم علیها حریصون وبها متمسکون اما بلغکم ما قال عیسٰی بن مریم (ع) للحواریین قال لهم الدنیا قنطرة فاعبروها ولا تعمروها وقال ایکم یبنی علی موج البحر داراً تلکم الدار الدنیا فلا تتخذوها قراراً۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام سے روایت بیان فرمائی ہے کہ آپؑ نے ایک دن اپنے اصحاب سے فرمایا:

میرے بھائیو! میں آپ لوگوں کو آخرت کے گھر کی وصیت کرتا ہوں اور میں آپ

لوگوں کو اس دنیا کے گھر کی وصیت نہیں کرتا جبکہ آپ اس پر حریص ہیں اور اس کے ساتھ اپنا تعلق اور تمسک قائم کیے ہوئے ہیں۔ میں کیوں نہ آپ لوگوں کو اس چیز کے بارے میں بیان کروں جو حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے فرمائی تھی کہ یہ دنیا ایک صحرا ہے۔ اس کو تم لوگوں نے عبور کرنا ہے۔ اس میں تم نے ہمیشہ نہیں رہنا اور پھر فرمایا: تم میں سے کون ہے جو دریا کی موج پر اپنا گھر بنائے۔ پس یہ دنیا کا گھر ایسے ہی ہے اس کو اپنے لیے قرارگاہ و محلِ سکونت مت قرار دو یعنی اس کے ساتھ دل نہ لگاؤ۔

ہماری محبت و مودت کو لازم قرار دو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثني﴾ علي بن اسماعيل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف ﴿قال حدثنا﴾ حسين الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قيس عن ليث بن ابي سليم عن عبدالرحمن بن ابي ليلى عن الحسين بن علي بن ابي طالب عليهما السلام قال قال رسول الله (ص) الزموا مودتنا اهل البيت فانه من لقي الله وهو يحبنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذي نفسي بيده لا ينتفع عبد بعمله الا بمعرفته بحقنا۔[1]

حدیث نمبر 2: (محذوف اسناد)

حضرت امام حسین بن علی بن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

میرے اہل بیت کی محبت و مودت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص اللہ سے ملاقات کرے اس حالت میں کہ اس کے دل میں ہماری محبت ہوگی وہ ہماری شفاعت سے جنت میں داخل ہوگا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی کہ جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان

1- تقدم مثل هذا الحديث في المجلس الثاني بطريق آخر راجعه (م ص)۔

ہے کسی بندے کا کوئی عمل خیر اس کو فائدہ نہیں دے گا مگر ہمارے حق کی معرفت کے ساتھ اس کے لیے فائدہ مند ہوگا۔

مروّت کی دو قسمیں ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر عن غیر واحد عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال المروۃ مروتان مروۃ الحضر ومروۃ السفر، فاما مروۃ الحضر، فتلاوۃ القرآن، وحضور المساجد وصحبة اهل الخیر والنظر فی الفقه واما مروۃ السفر فبذل الزاد والمزاح فی غیر ما یسخط اللّٰہ وقلة الخلاف علی من یصحبه وترك الروایة علیهم اذا انت فارقتهم

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام فرماتے ہیں: مروت دو قسم کی ہے ایک وطن میں رہتے ہوئے مروت اور ایک سفر کے دوران مروت۔

وطن یعنی اپنے شہر و گھر میں ہوتے ہوئے مروت یہ ہے کہ قرآن کی تلاوت کرنا' مسجد میں نماز باجماعت کے لیے حاضر ہونا اور نیک لوگوں کی محفل میں جانا اور فقہ و دین میں غور و فکر کرنا۔ اور سفر کی مروت یہ ہے اپنے ساتھیوں پر زادِ سفر کو خرچ کرنا' ان کے ساتھ ہنسی خوشی کا ایسا مزاح کرنا جو خدا کی ناراضگی کا موجب نہ ہو۔ ان کی باتوں میں اختلاف کم کرنا اور ان سے جھوٹی روایات نقل نہ کرنا۔

علی ابن ابی طالب سید العرب ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم ﴿قال حدثني﴾ علی

ابن اسماعیل ابوالحسن الاطروش ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خلف المقرئ ﴿قال حدثنا﴾ حسین الاشقر ﴿قال حدثنا﴾ قیس بن الربیع عن أبیه عن عبدالرحمٰن بن ابی لیلی عن الحسین بن علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول اللّٰہ (ص) یاأنس ادع لی سید العرب، فقال یارسول اللّٰہ ألست سید العرب، قال انا سید ولد آدم وعلی سید العرب فدعا علیاً فلما جاء علی (ع) قال یا أنس ادع لی الانصار فجاؤا فقال النبی (ص) یامعشر الانصار ھذا علی سید العرب فأحبوہ لحبی واکرموہ لکرامتی فان جبرئیل(ع) اخبرنی عن اللّٰہ عزوجل ما اقول لکم۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت امام حسین ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؐ نے انس رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

اے انس! سید العرب کو میرے پاس لاؤ۔ پس اس نے آپؐ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ سید العرب نہیں ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے انس! میں سید اولاد آدم ہوں یعنی تمام اولاد آدم کا سردار ہوں اور علی علیہ السلام عرب کے سردار ہیں۔ پس علی علیہ السلام کو بلاؤ۔ میں نے علی علیہ السلام کو بلایا جب آپؑ رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو رسولؐ خدا نے فرمایا: اے انس! انصار کو میرے پاس بلاؤ۔ پس جب انصار بھی آپ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو گئے۔

اس وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے گروہ انصار! یہ علی علیہ السلام تمام عرب کے سردار ہیں۔ میری محبت کی وجہ سے ان سے بھی محبت کرو۔ میری عزت واکرام کی وجہ سے ان کی عزت واکرام کرو۔ یاد رکھو جو کچھ میں کہہ رہا ہوں اس کی جبرائیلؑ نے مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر دی ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے بارے میں خبر

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن ابن ابى عمير عن عبدالله بن مسكان عن بشر الكناسي عن ابى خالد الكابلى قال قال لى على الحسين (ع) يا أبا خالد لتأتين فتن كقطع الليل المظلم لا ينجوا الا من اخذ الله ميثاقه، اولئك مصابيح الهدى وينابيع العلم ينجيهم الله من كل فتنة مظلمة ، كانى بصاحبكم قد علا فوق نجفكم بظهر كوفان فى ثلاثمائة وبضعة عشر رجلا جبريل عن يمينه وميكائيل عن شماله واسرائيل امامه معه راية رسول الله (ص) قد نشرها لا يهوى بها الى قوم الا اهلكهم الله عزوجل -

حدیث نمبر 5: (کشف استار)

حضرت ابوالخالد الکابلی نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا:

اے ابوخالد! اس دنیا میں فتنے آنے والے ہیں جو اندھیری رات کی طرح ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور ان سے کوئی نہیں بچ پائے گا مگر وہ جن سے اللہ نے عہد لیا ہوا ہے۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جو اس تاریکی میں ہدایت کے چراغ اور علم کے سرچشمے ہوں گے۔ اللہ تعالی ان کو ہر فتنے اور تاریکی سے محفوظ رکھے گا۔ گویا میں اس تمہارے صاحب و امام وسردار کو دیکھ رہا ہوں جو نجف کے اوپر سے کوفہ وبصرہ کے درمیان بلند ہوگا اور اس کے ساتھ تین سو دس اور کچھ افراد ہوں گے (یعنی تین سو تیرہ) جبرائیل علیہ السلام آپؑ کے دائیں جانب اور میکائیل علیہ السلام بائیں جانب اور اسرائیل علیہ السلام آپؑ کے آگے آگے ہوں گے اور جن کو آپؑ بلائیں گے پس سیدالانبیاء رسول اعظمؐ کا پرچم آپؑ کے دستِ اقدس میں ہوگا اور آپؑ اس پرچم کے ساتھ جس قوم کے مقابلے میں جائیں گے تو

اللہ تعالیٰ اس قوم کو ہلاک کر دے گا۔

رسولِ خدا کی اس دنیا میں آخری مجلس

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد بن علی الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عیسیٰ بن مهران ﴿قال أخبرنا﴾ یونس بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمٰن بن الغسیل ﴿قال أخبرنی﴾ عبدالرحمن بن خلاد الانصاری عن عکرمة عن عبداللّٰہ بن عباس قال ان علی بن ابی طالب (ع) والعباس بن عبدالمطلب والفضل بن العباس دخلوا علی رسول اللّٰہ (ص) فی مرضه الذی قبض فیه فقالوا یارسول اللّٰہ هذه الانصار فی المسجد تبکی رجالها ونساؤها علیك فقال وما یبکیهم قالوا یخافون ان تموت فقال اعطونی ایدیکم فخرج فی ملحفة وعصابة حتی جلس علی المنبر فحمد اللّٰہ واثنی علیه ثم قال، امابعد ایها الناس فما تنکرون من موت نبیکم الم انع الیکم وتنع الیکم انفسکم لو خلد احد قبلی ثم بعث الیه خلدت فیکم۔

ألا انی لاحق بربی وقد ترکت فیکم ما ان تمسکتم به لن تضلوا کتاب اللّٰہ تعالی بین اظهرکم تقرؤنه صباحا ومساء فلا تنافسوا ولا تحاسدوا ولا تباغضوا وکونوا اخوانًا کما امرکم اللّٰہ، وقد خلفت فیکم عترتی اهل بیتی وانا اوصیکم بهم ثم اوصیکم بهذا الحی من الانصار فقد عرفتم بلاهم عنداللّٰہ عزوجل وعند رسوله وعند المؤمنین، الم یوسعوا فی الدیار ویشاطر والثمار ویؤثر او بهم الخصاصة، فمن ولی منکم امراً یضر فیه احداً وینفعه فلیقبل من محسن الانصار ولیتجاوز عن مسیئهم وکان

آخر مجلس جلسہ (ص) حتی لقی اللہ عزوجل۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی ابن ابی طالبؑ، حضرت عباس بن عبدالمطلب اور فضل بن عباسؓ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس وقت حاضر ہوئے جب آپؐ کے وصال کا وقت قریب تھا۔ انھوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مسجد میں انصار مرد اور عورتیں سب رو رہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ کیوں رو رہے ہیں؟ انھوں نے عرض کیا: ان لوگوں کو خوف ہے کہ آپؐ اس دنیا سے رحلت فرما رہے ہیں۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا: مجھے اپنے ہاتھوں سے سہارا دو۔ پس آپؐ ان کے سہارے سے مسجد میں تشریف لائے اس حالت میں کہ سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی اور باقی جسم مطہر پر چادر لپٹی ہوئی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بجا لانے کے بعد آپؐ نے فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! تم اپنے نبی کی موت کا انکار کیوں کر رہے ہو؟ کیا میں نے تمھیں موت کے برحق ہونے کے بارے میں خبر نہیں دی اور کیا خود تمہارے نفس تم کو اس کے برحق ہونے کے بارے میں خبر نہیں دے رہے۔ کیا مجھ سے پہلے بھی کوئی اس دنیا میں ہمیشہ رہا ہے تاکہ میں بھی تمھارے درمیان ہمیشہ رہ جاؤں۔ آگاہ ہو جاؤ! میں اپنے رب کے پاس جا رہا ہوں اور میں تمھارے درمیان دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ اگر تم ان سے تمسک رکھو گے تو تم ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب جو تمھارے سامنے ہے۔ جس کی تم صبح وشام تلاوت کرتے ہو۔ پس تم فخر وتکبر نہ کرنا، حسد نہ کرنا، ایک دوسرے پر غضب نہ کرنا۔ تم ایک دوسرے کے بھائی بن کر رہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے تم کو حکم دیا ہے۔ اور میں تمھارے درمیان اپنی عترت و اہل بیت کو اپنا خلیفہ بنا کر جا رہا ہوں اور میں آپ لوگوں کو ان کے بارے میں وصیت کرتا

ہوں۔ پھر میں تم کو اپنے مددگاروں میں سے اس زندہ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ پس تم اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے نزدیک ان کے مقامِ عزت کو جانتے ہو۔ کیا تم اپنے گھر کو ان کے لیے وسیع نہیں کرو گے۔ کیا تم اپنے پھل آدھے آدھے تقسیم نہیں کرو گے۔ کیا تم تنگی اور محتاجی کو ان سے دور نہیں کرو گے۔ پس انصار میں سے جو نیکوکار ہیں ان کو قبول کرو اور جو گناہ گار ہیں ان سے درگزر کرو۔ اور یہ آپ کی آخری مجلس تھی جس کے بعد آپؐ بارگاہِ رب العزت میں چلے گئے تھے۔

ابن عباسؓ کا بصرہ والوں سے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبداللّٰہ جعفر بن محمد الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ عیسٰی بن مہران ﴿قال أخبرنا﴾ حفص بن عمر الفرا ﴿قال أخبرنا﴾ ابومعاذ الخزاز عن عبیداللّٰہ بن احمد الربعی قال بینا ابن عباس یخطب الناس بالبصرۃ اذ اقبل علیہم بوجہہ فقال ایتہا الامۃ المتحیرۃ فی دینہا اما لو قدمتم من قدم اللّٰہ واخرتم من اخر اللّٰہ وجعلتم الوراثۃ والولایۃ حیث جعلہما اللّٰہ لما عال سہم[1] من فرائض اللّٰہ ولا عال ولی اللّٰہ ولا اختلف اثنان فی حکم اللّٰہ ولا تنازعت الامۃ فی شیئ من کتاب اللّٰہ، فذوقوا وبال ما فرطتم بما قدمت ایدیکم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون –

۱- العول عبارۃ عن قصور الترکۃ عن سہام ذوی الفروض ولن تقصر الا بدخول الزوج والزوجۃ- وھو فی الشرع ضد التعصیب الذی ھو توریث العصبۃ ما فضل عن ذوی السہام یقال عالت الفریضۃ واعالت عولا ارتفعت وھو ان ترتفع السہام وتزید فیدخل النقصان علی اہلہا ، وھو من المیل نمیل الفریضۃ بالجور علیہم بنقصان سہامہم ؛ وفی الحدیث اول من اعال الفرائض عمر بن الخطاب – (م ص)

حدیث نمبر 7:(بحذف اسناد)

ابو معاذ خزاز نے عبداللہ بن احمد ربعی سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے درمیان بصرہ میں ابن عباس نے خطبہ دیا۔ پس آپ اہل بصرہ کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

اے اپنے دین میں پریشان و متحیر اُمت آگاہ ہو جاؤ اگر تم اس طرف اپنے قدم اٹھاتے جس طرف اللہ تم کو چلانا چاہتا ہے اور رخ موڑتے اس طرف سے جس طرف سے اللہ تمھارا رخ موڑنا چاہتا ہے اور تم خلافت و ولایت کو وہاں قرار دیتے جہاں ان دونوں کو اللہ نے قرار دیا ہے۔ تم اللہ کے فرائض میں تم کمی کرتے اور نہ ہی اللہ کے ولی کو تم نقصان پہنچاتے۔ اور نہ ہی تم حکمِ خدا کے درمیان کوئی بندے اختلاف کرتے اور نہ ہی اللہ کی کتاب میں سے کسی چیز کے بارے میں نزاع اور جھگڑا کرتے۔ پس آپ اپنے کیے ہوئے کا مزہ چکھو اور جو کچھ تم اپنے ہاتھوں سے انجام دے چکے ہو اس میں تم نے کوتاہی کی ہے اس کا مزہ چکھو اور عنقریب وہ لوگ جو ظالم ہیں وہ جان لیں گے ان کو کس جگہ پلٹا دیا جائے گا۔

شیخین خلافت پر قابض ہوئے

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبدالله جعفر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ عيسى بن مهران ﴿قال حدثنا﴾ مخول ﴿قال حدثنا﴾ الربيع بن المنذر عن أبيه قال سمعت الحسن بن علي عليهما السلام يقول ان ابابكر وعمر عمدا الى هذا الامر وهو لنا كله فاخذاه دوننا وجعلالنا فيه سهماكسهم الجدة، اما والله لتهمنهما انفسهما يوم يطلب الناس فيه شفاعتنا۔

حدیث نمبر 8: (مختلف اسناد)

جناب ربیع بن منذر نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں میں نے حضرت امام حسن علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا:

تحقیق ابوبکر اور عمر ان دونوں نے اس امر (یعنی خلافت) کا قصد کیا حالانکہ یہ ہمارا حق تھا اور ان دونوں نے ہمیں چھوڑ کر اس کو اپنا لیا اور اس میں کچھ ہمارا حصہ بھی رکھا۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم ہم ان دونوں کو متہم کریں گے اس دن جس دن لوگ ہماری شفاعت طلب کریں گے۔

جناب سیدہؑ کے گھر پر ان لوگوں کا ہجوم کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسين العباس بن المغيرة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر أحمد بن منصور الرمادي ﴿قال حدثنا﴾ سعيد بن عفير ﴿قال حدثني﴾ ابن لهيعة عن خالد بن يزيد عن ابي هلال عن مروان بن عثمان قال لما بايع الناس ابابكر دخل علي (ع) والزبير والمقداد بيت فاطمة (ع) وابوا ان يخرجوا فقال عمر ابن الخطاب اضرموا عليهم البيت ناراً فخرج الزبير ومعه سيفه فقال ابوبكر عليكم بالكلب فقصدوا نحوه فزلت قدمه وسقط الى الأرض ووقع السيف من يده، فقال ابوبكر اضربوا به الحجر فضرب بسيفه الحجر حتى انكسر، وخرج علي بن ابي طالب (ع) نحو العالية فلقيه ثابت بن قيس بن شماس فقال ماشأنك ياأبا الحسن فقال ارادوا ان يحرقوا علي بيتي وابوبكر على المنبر يبايع له ولا يدفع عن ذلك ولا ينكره فقال له ثابت ولا تفارق كفي يدك حتى اقتل دونك فانطلقا جميعا حتى عادا الى المدينة وان فاطمة (ع)

واقفة علی بابہا وقد خلت دارھا من احد من القوم وھی تقول لاعھدلی بقوم اسوأ محضراً منکم ترکتم رسول اللہ جنازۃ بین ایدینا وقطعتم امرکم بینکم لما تستأمرونا وصنعتم بنا ما صنعتم ولم تروا لنا حقاً۔

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

مروان بن عثمان بیان کرتا ہے جب لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی تو علی علیہ السلامؑ زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہ جناب سیدہ فاطمہ علیہا السلام کے گھر چلے گئے اور ان لوگوں نے وہاں سے نکلنے سے انکار کر دیا۔ پس عمر بن خطاب نے کہا ان کے گھر کو آگ لگا دی جائے۔ پس زبیر گھر سے باہر نکل آیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ پس ابوبکر نے کہا: تیرے اُوپر کتوں کو چھوڑا جائے۔ سب لوگ زبیر کی طرف لپکے تو اس کے قدم لڑکھڑا گئے اور وہ زمین پر گر گیا اور اس کے ہاتھ سے تلوار گر گئی۔ ابوبکر نے کہا: اس کی تلوار کو پتھر پر مارو۔ پس اس کی تلوار کو پتھر پر مارا گیا اور وہ ٹوٹ گئی۔

اس کے بعد حضرت علی بن ابی طالبؑ مشرق کی جانب مدینہ سے باہر چلے گئے۔ پس وہاں پر آپؑ کی ملاقات ثابت بن قیس بن شماس سے ہوئی۔ اس نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! کیا معاملہ ہے؟ آپؑ نے فرمایا: یہ میرے گھر کو آگ لگانا چاہتے ہیں جب کہ ابوبکر منبر پر بیٹھ چکا ہے اور اس کی بیعت کی جا چکی ہے اور وہ بھی اس کو نہیں روک رہا اور اس کا انکار بھی نہیں کرتا (جب کہ میرا حق غصب کیا جا چکا ہے) جناب ثابت نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے علیؑ! ان لوگوں سے مخالفت ترک کر دو اور اپنے ہاتھ کو روکو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ آپؑ کو قتل کر دیں۔ پھر دونوں واپس مدینہ میں آ گئے۔ جناب فاطمہ علیہا السلام اپنے دروازے پر کھڑی تھیں اور ساری قوم دروازہ چھوڑ کر جا چکی تھی اور بی بی پاکؑ فرما رہی تھیں: اس دن سے برا کوئی دن میں نے نہیں دیکھا کہ تم نے رسولؐ خدا کے جنازے کو ہمارے سامنے چھوڑ دیا اور تم نے امر خلافت کو اپنے درمیان بانٹنا شروع کر دیا

جبکہ ہم سے تم نے مشورہ بھی نہیں کیا اور ہمارے ساتھ جو کچھ کیا اس میں تم نے ہمارے حق کا لحاظ بھی نہیں کیا۔

(ظاہراً اس روایت سے معلوم ہوتا ہے یہ گھر کو آگ لگانے سے پہلے کی ہے جس میں فقط وہ دھمکی دے کر چلے گئے تھے اور دوسرا اس کا راوی مروان بن عثمان ہے اس سے بھی لگتا ہے یا تو مخدوش ہے یا پھر اس واقعہ عظیم سے پہلے یہ واقعہ رونما ہوا ہوگا ورنہ آگ لگانا یقینی ہے اس سے انکار نہیں ہے۔ مترجم)

عمر بن خطاب کی آخری وقت حالت

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسين العباس بن المغيرة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر احمد بن منصور الرمادي ﴿قال حدثنا﴾ سليمان بن حرب ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن زيد عن يحيىٰ بن سعيد عن عاصم بن عبيدالله عن عبدالرحمٰن بن ابان بن عثمان عن أبيه عن عثمان بن عفان قال انا اخر الناس عهداً بعمر بن الخطاب دخلت عليه ورأسه في حجر ابنه عبدالله وهو مولول فقال له ضع خدي بالارض فأبى عبدالله فقال له ضع خدي بالارض لا أم لك فوضع خده بالارض فجعل يقول ويل امي ويل امي ان لم تغفر لي فلم يزل يقولها حتى خرجت نفسه –

حدیث نمبر 10: (مختلف اسناد)

حضرت عثمان بن عفان نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت عمر بن خطاب کا آخری وقت تھا اور سب لوگوں کے آخر میں اس کی عیادت کے لیے گیا جبکہ اس کا سر اس کے بیٹے عبداللہ کی گود میں تھا اور وہ شدت تکلیف سے نڈھال تھا۔ اپنے بیٹے سے کہہ رہا تھا: میرے سر و چہرے کو زمین پر رکھ دو اور عبداللہ اس سے انکار کر رہا تھا۔ پھر اس نے کہا کہ میرا سر

زمین پر رکھ دو تیری ماں مرجائے یا تیری ماں کوئی نہیں ہے (بددعا کے الفاظ) پس اس نے اس کا چہرہ زمین پر رکھ دیا اور وہ زمین پر سر مارتا اور یہ کہتا کہ ہائے افسوس! (یعنی میرے پیدا کرنے والی ماں پر افسوس اس نے مجھے کیوں جنا) ہائے افسوس وویل ہو میری ماں اور اگر مجھے بخشا نہ گیا۔ وہ متواتر یہی کہتا رہا حتی کہ اس کی جان نکل گئی۔

(قارئین آپ خود دیکھیں جو اس دنیا سے مطمئن جاتے ہیں وہ فزت برب الکعبہ کی آواز دیتے ہوئے نظر آتے ہیں اور جو اپنے کیے ہوئے پر پشیمان ہوتے ہیں اور مایوس جاتے ہیں ان کی حالت یہی ہوتی ہے۔ مترجم)

جو خواہش نفس کی اتباع نہ کرے اس کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ العطار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی الصهبان عن محمد بن ابی عمیر عن جمیل بن دراج عن ابی عبداللہ جعفر ابن محمد (ع) قال قال رسول اللہ (ص) طوبیٰ لمن ترک شہوۃ حاضرۃ لموعد لم یرہ۔

حدیث نمبر 11: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا کہ طوبیٰ خوشخبری ہے ان کے لیے جو اپنی خواہش وشہوت موجود کو ترک کردے اس وعدہ کے لیے جس کو اس نے ابھی دیکھا نہیں۔

اصحاب قیاس کی مذمت

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن ابن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن صفار ﴿قال حدثنا﴾

يعقوب ابن يزيد عن حماد بن عثمان عن زرارة بن أعين، قال قال لي ابوجعفر محمد بن علي (ع) يا زرارة اياك واصحاب القياس في الدين فانهم تركوا علم ما وكلوا به وتكلفوا ما قد كفوه يتأولون الاخبار ويكذبون على الله عزوجل، وكأني بالرجل منهم ينادى من بين يديه قد تاهوا وتحيروا في الارض والدين –

حدیث نمبر 12: (بحذف اسناد)

حضرت زرارہ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

اے زرارہ! دین میں قیاس کرنے والوں سے بچو کیونکہ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے دین میں جس کا علم پر بھروسہ کرتا تھا اس کو چھوڑ دیا ہے اور جس سے ان کو روکا گیا تھا اس کے مرتکب ہوئے ہیں۔ انھوں نے اخبار کی تاویل کی ہے اور خداوند تعالیٰ پر جھوٹ بولتے ہیں۔ اور گویا یہ وہ لوگ ہیں جن کو خدا کی بارگاہ میں آواز دی جائے گی۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین میں اور زمین پر پریشان و متحیر رہے ہیں۔

○

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علي بن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن موسى بن المتوكل ﴿قال حدثنا﴾ علي بن الحسين السعد آدي ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن خالد عن أبيه عن ابن ابي عمير عن غير واحد عن ابي عبدالله (ع) قال لعن الله اصحاب القياس فانهم غيروا كلام الله وسنة رسوله (ص) واتهموا الصادقين في دين الله عزوجل–

حدیث نمبر 13: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: خدا لعنت کرے دین میں

قیاس کرنے والوں پر کیونکہ انہوں نے کلام خدا اور سنت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تبدیل کر دیا اور اللہ تعالیٰ کے دین میں صادقین کو متہم کیا ہے۔

اہل دین کی صفات

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثني﴾ محمد بن احمد بن خاقان النهدي ﴿قال حدثني﴾ سليم الخادم في درب الحب عن ابراهيم بن عقبة بن جعفر عن محمد بن نضر بن قرواش النهدي الجمال الكوفي عن ابي عبد الله جعفر بن محمد عليهما السلام قال ان صاحب الدين فكر فعلته السكينة واستكان فتواضع وقنع فاستغنى ، ورضي بما اعطى، وانفرد فكفى الاخوان ، ورفض الشهوات فصار حرا ، وخلع الدنيا فتحامى الشرور - واطرح الحسد فظهرت المحبة ولم يخف الناس فلم يخفهم ولم يذنب اليهم فسلم منهم ، وسخط نفسه عن كل شيئ ففاز، واستكمل الفضل وابصر العافية فامن الندامة

حدیث نمبر 14: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام فرماتے ہیں: اہل دین فکر کرتے ہیں (یعنی وہ اپنے بارے میں فکر کرتے ہیں ان کی اصل کیا تھی [نجس پانی]۔ اور وہ نفس کے عیوب کے بارے میں اور اپنی آخرت کے بارے میں) اور ان پر سکون غلبہ رکھتا ہے۔ خضوع اور اپنے نفس کو ذلیل رکھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔ اور خالق اور مخلوق کے سامنے انکساری کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ قانع ہوتے ہیں اور لوگوں سے بے نیاز رہتے ہیں اور جو کچھ ان کو ملتا ہے اس پر راضی رہتے ہیں اور دنیا سے ایک طرف رہتے اور اپنے بھائیوں

کے لیے کفایت کرتے ہیں اور شہوات کو ترک کر کے آزاد ہو جاتے ہیں اور دنیا کو چھوڑ دیتے ہیں اور تمام شرور سے اجتناب کرتے ہیں۔ حسد سے پرہیز کرتے ہیں اور ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔ نہ وہ لوگوں سے ڈرتے ہیں اور نہ لوگ ان سے ڈرتے ہیں وہ لوگوں سے برا سلوک نہیں کرتے اور لوگ ان سے سلامتی میں رہتے ہیں اور ہر چیز کے بدلے میں اپنے نفس پر سختی کرتے ہیں۔ پس یہی کامیاب ہیں اور ان کا فضل و فضیلت کامل ہوتا ہے اور وہ عافیت کو دیکھتے ہیں اور ندامت سے امن میں رہتے ہیں یعنی ان کو پشیمانی نہیں ہوگی۔

حضرت جبرائیلؑ کا نبی اکرمؐ کے پاس آخری وقت میں آنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علي عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن ابراهيم بن محمد الثقي عن محمد بن مروان عن زيد بن أبان بن عثمان عن ابي بصير عن ابي جعفر الباقر عليه السلام، وقال لما حضر النبي (ص) الوفاة نزل جبرئيل فقال له جبرئيل يارسول الله هل لك في الرجوع قال لاقد بلغت رسالات ربي - ثم قال له اتريد الرجوع الى الدنيا قال لابل الرفيق الأعلى ثم قال رسول الله (ص) للمسلمين وهم مجتمعون حوله ايها الناس! لانبي بعدي ولاسنة بعد سنتي فمن ادعى ذلك فدعواه وبدعته في النار ومن ادعى ذلك فاقتلوه ومن اتبعه فانهم في النارايها الناس احيوا القصاص واحيو الحق ولا تفرقوا واسلموا تسلموا ، [كتب الله لاغلبن انا ورسلي ان الله قوى عزيز]-

حدیث نمبر 15: (مختلف اسناد)

حضرت ابوبصیر رضی اللہ عنہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد باقر علیہ السلام سے روایت

بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا آخری وقت آیا تو حضرت جبرائیلؑ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی: یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ دنیا میں واپس جانا چاہتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ تحقیق میں نے اپنے رب کی رسالت کے تمام احکام کی تبلیغ کا فرض پورا کر دیا ہے۔ پھر جناب جبرائیلؑ نے عرض کیا: کیا آپؐ دوبارہ دنیا کی طرف جانے کا ارادہ رکھتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: نہیں بلکہ میں اس رفیقِ اعلیٰ کی بارگاہ میں جانا چاہتا ہوں۔ اس کے بعد رسولؐ خدا نے ان مسلمانوں سے جو اس وقت آپؐ کے اردگرد جمع تھے، فرمایا:

''اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور میری سنت کے بعد کسی اور کی سنت نہیں ہوگی۔ جو میرے بعد نبوت کا دعویٰ کرے گا پس وہ دعویٰ اور اس کی پیروی کرنے والے جہنم میں جائیں گے اور جو اس کا دعویٰ کرے اس کو قتل کرو یہ تم لوگوں پر واجب ہے۔ اور جو اس کی اتباع کریں گے وہ سب جہنم میں جائیں گے۔

اے لوگو! اپنے درمیان قصاص کو زندہ رکھو اور حق کو زندہ رکھو اور آپس میں تفرقہ نہ ڈالو اور ایک دوسرے کو سلامتی میں رکھو جیسا کہ سلامتی کا حق ہے۔ اللہ نے واجب قرار دیا ہے کہ میں اور میرا رسولؐ ضرور غالب ہوں گے لیکن اللہ قوی و عزیز ہے۔

رزق طلوعِ آفتاب سے پہلے تقسیم ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبدالله ﴿قال حدثني﴾ اخي محمد بن عبدالله ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن جعفر بن محمد ابن هلال المذحجي قال قال لي ابوك جعفر بن محمد الصادق عليهما السلام

اذا كانت لك حاجة فاغد فيها فان الارزاق تقسم قبل طلوع الشمس ، وان الله تعالى بارك لهذه الامة في بكورها ، وتصدق بشئ عندالبكور فان البلاء لا يتخطى الصدقة۔

حدیث نمبر 16: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب کوئی حاجت اور ضرورت تجھے پیدا ہو جائے اس کے مانگنے کے لیے صبح کا وقت اختیار کرو۔ کیونکہ رزق طلوع آفتاب سے پہلے تقسیم ہوتا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے صبح کے وقت کو بابرکت قرار دیا ہے اور تم کو صبح کے وقت صدقہ دینا چاہیے کیونکہ ہر مصیبت پر صدقہ سبقت لے جاتا ہے۔

⊛⊛⊛

مجلس نمبر 7

[بروز ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

ومما املاہ فی یوم السبت الثانی والعشرین من وسمعه ابو الفوارس ابقاہ اللہ أخبرنی الشیخ الجلیل المفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان الحارثی ادام اللہ تأییدہ وتوفیقه قراء ۃ علیه ﴿قال أخبرنی﴾ ابو غالب احمد بن محمد الزراری رحمه اللہ ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسین بن سعید عن محمد بن سنان عن صالح بن یزید عن ابی عبداللہ الصادق جعفر بن محمد علیهما السلام قال سمعته یقول تبحروا قلوبکم[1] فان انقاها اللہ من حرکة الواحش لسخط شیئ من صنعه[2] فاذا وجدتموها کذلک فاسألوہ ما شئتم۔

حدیث نمبر 1: (کشف اسرار)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اپنے دلوں کی طرف توجہ کرو اگر خدا ان دلوں کو اضطراب کی حرکت سے پاک کردے جو خدا کے کسی کام سے ناراضگی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے پس جب دلوں کی یہ حالت (یعنی اضطراب سے پاک) ہو جائے

۱- التبحر فی الشیئ التعمق فیه والتوسع

۲- فی بعض النسخ ھکذا "فان انقاھا من حرکة الواحش لسخط شیئ من صنع اللہ"۔

پھر تم ان سے جو چاہو گے سوال کرو وہ جواب دیں گے۔

مولائے کائنات امیرالمومنین علیہ السلام کی چار خصوصیتیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علی الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان الغزال ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عبید بن خنیس العبدی ﴿قال حدثنا﴾ صباح بن یحییٰ المزنی عن عبداللّٰہ بن شریك عن الحارث بن ثعلبة، قال قدم رجلان یریدان مکة والمدینة فی الهلال او قبل الهلال فوجد الناس ناهضین الی الحج قال فخرجنا معهم فاذا نحن برکب فیهم رجل کأنه امیرهم فانتبذ منهم- فقال کونا عراقیین، قلنا نحن عراقیان قال کونا کوفیین، قلنا نحن کوفیان قال ممن انتما، قلنا من بنی کنانة، قال من ای بنی کنانة، قلنا من بنی مالك بن کنانة، قال رحب علی رحب وقرب علی قرب، انشد کما بکل کتاب منزل ونبی مرسل اسمعتما علی بن ابی طالب یسبنی او یقول انه معادی او مقتالی، قلنا من انت، قال انا سعد بن ابی وقاص، قلنا ولکن سمعناه یقول اتقوا فتنة الاخنس، قال الخنس کثیر ولکن سمعتماه یضنی باسمی قالا لا قال اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر "قد ضللت اذن وما انا من المهتدین" ان انا قاتلته بعد اربع سمعتهن من رسول اللّٰہ (ص) لان تکون لی واحدة منهن احب الی من الدنیا وما فیها اعمر فیها عمر نوح، قلنا سمهن، قال ما ذکرتهن الا وانا ارید ان اسمیهن، بعث رسول اللّٰہ (ص) ببراءة[1] لینبذ

1- اتفق المؤرخون من الفریقین علی ان الذی بعثه النبی (ص) ببراءة هو ابوبکر ثم ارجعه، وان لم یذکر اسمه سعد بن ابی وقاص لأمر لا یخفی علی البصیر- (م ص)

الی المشرکین فلما سار لیلہ او بعض لیلہ بعث علی بن ابی طالب نحوہ فقال اقبض ببراءۃ منہ واردده الی فمضی الیہ امیرالمؤمنین (ع) فقبض براءۃ منہ ورده الی رسول اللّٰہ (ص) فلما مثل بین یدیہ بکی وقال یارسول اللّٰہ احدث فی شیئ ام نزل فی قرآن، فقال رسول اللّٰہ (ص) لم ینزل فیک قرآن لکن جبرئیل (ع) جاء نی عن اللّٰہ عزوجل فقال لایؤدی عنک الاانت او رجل منک وعلی منی وانا من علی ولا یؤدی عنی الا علی، قلنا لہ وما الثانیۃ؛ قال کنا فی مسجد رسول اللّٰہ (ص) وآل علی وآل ابی بکر و آل عمر واعمامہ- قال فنودی فینا لیلا أخرجوا من المسجد الا آل رسول اللّٰہ وآل علی قال فخرجنا نجر قلاعنا، فلما اصبحنا أتاہ عمہ حمزۃ فقال یارسول اللّٰہ اخرجنا واسکنت ھذا الغلام ونحن عمومتک ومشیخۃ اھلک، فقال رسول اللّٰہ (ص) ما انا اخرجتکم ولا انا اسکنتہ ولکن اللّٰہ عزوجل امرنی بذلک، قلنا لہ فما الثالثۃ قال بعث رسول اللّٰہ (ص) برایتہ الی خیبر مع ابی بکر فردھا فبعث بھا مع عمر فردھا فغضب رسول اللّٰہ (ص) وقال لا عطین الرایۃ غداً رجلاً یحبہ اللّٰہ ورسولہ ویحب اللّٰہ ورسولہ کراراً غیر فرار حتی یفتح اللّٰہ علی یدیہ- قال فلما اصبحنا جثونا علی الرکب فلم نرہ یدعوا احداً منا ثم نادی این علی بن ابی طالب فجیئ بہ وھو ارمد فتفل فی عینہ واعطاہ الرایۃ ففتح اللّٰہ علی یدہ، قلنا فما الرابعۃ قال ان رسول اللّٰہ (ص) خرج غازیا الی تبوک واستخلف علیاً علی الناس فحسدتہ قریش وقالوا انما خلفہ لکراھیۃ صحبتہ، قال فانطلق فی اثرہ حتی لحقہ فأخذ بغرز ناقتہ ثم قال انی لتابعک قال ما شأنک فبکی وقال ان قریشاً تزعم انک انما خلفتنی لبغضک لی وکراھیتک صحبتی قال فأمر رسول اللّٰہ (ص)

منادیه فنادی فی الناس ، ثم قال ایها الناس افیکم احد الاولٰه من اهله خاصة قالوا اجل قال فان علی بن ابی طالب خاصة اهلی وحبیبی الی قلبی ، ثم اقبل علی امیرالمؤمنین (ع) فقال له اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی، فقال علی (ع) رضیت عن اللّٰه ورسوله، ثم قال سعد هذه اربعة وان شئتما حدثتکما بخامسة قلنا قد شئنا ذلک قال کنامع رسول اللّٰه (ص) فی حجة الوداع فلما عاد نزل غدیر خم وامر منادیه فنادی فی الناس من کنت مولاه فهذا علی مولاه اللّٰهم وال من والاه وعاد من عاداه وانصر من نصره واخذل من خذله۔

حدیث نمبر 2: (مختلف اسناد)

جناب حارث بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ دو مرد تھے جو حج کے مہینوں میں یا ان سے پہلے مکہ اور مدینہ جانے کا ارادہ کیے ہوئے تھے۔ انھوں نے لوگوں کو حج پر جانے پر آمادہ پایا۔ وہ بیان کرتا ہے ہم بھی ان لوگوں کے ساتھ حج کو نکلے۔ ان میں ایک شخص سوار تھا گویا وہ ان کا امیر تھا اور وہ ان سے الگ ہو کر سفر کر رہا تھا جس نے ہم سے سوال کیا: کیا تم عراقی ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہاں ہم عراقی ہیں۔ پھر اس نے پوچھا: کیا تم کوفی ہو تو ہم نے جواب دیا: ہاں ہم کوفی ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا: کیا کوفہ میں کسی خاندان وقبیلہ سے ہو؟ ہم نے جواب دیا: ہم بنی کنانہ سے ہیں۔ پھر اس نے سوال کیا: کون سے بنی کنانہ سے ہو؟ پھر ہم نے جواب دیا: ہم بنی مالک بن کنانہ سے ہیں۔ پھر اس نے کہا: خوش آمدید تم تو قریب سے قریب تر ہو۔ میں تم کو ہر کتاب جو خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے اور ہر نبی کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم دونوں نے کبھی سنا ہے کہ علی ابن ابی طالبؑ نے مجھے گالیاں دی ہوں یا یہ کہا ہو کہ میں ان کا دشمن ہوں یا یہ کہا ہو کہ میں ان سے جنگ کروں گا؟ پھر ہم نے سوال کیا یہ بتاؤ کہ تم کون ہو؟ اس نے جواب میں کہا: میں سعد بن ابی وقاص

ہوں۔ ہم نے کہا: نہیں لیکن یہ ہم نے ضرور سنا ہے آپ فرماتے ہیں شیطانی فتنوں سے بچو۔ پھر اس نے کہا: شیطان تو بہت زیادہ ہیں لیکن کبھی انھوں نے میرا نام لیا ہے۔ ان دونوں نے کہا: نہیں۔ اس نے کہا: اللہ اکبر! اللہ اکبر (میرے کان گمراہ ہو گئے ہیں اور میں ہدایت یافتہ لوگوں میں سے نہیں ہوں) تحقیق ہم اس سے جنگ کرتے رہے ہیں حالانکہ ہم نے رسولؐ خدا سے چار چیزیں سنی ہیں جو علیؑ میں پائی جاتی ہیں اور اگر ان میں سے کوئی ایک بھی میرے اندر پائی جاتی تو میرے لیے پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہوتی اور اس دنیا میں میرے لیے حضرت نوحؑ کے برابر زندگی بسر کرنے سے بہتر ہوتی۔ پھر اس نے کہا: میں ان چار کو بیان نہیں کروں گا مگر یہ کہ تم غور سے سنو گے:

۱۔ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سورۂ برأت دے کر بھیجا تاکہ وہ مشرکوں کی طرف جائے اور ان میں اس کی تبلیغ کرے۔ پس ابھی ایک رات یا آدھی رات کا اس نے سفر کیا تھا کہ آپؐ نے علی ابن ابی طالبؑ کو اس کی طرف بھیج دیا اور فرمایا کہ اس سے سورۂ برات کو لے کر اس کو واپس کر دو اور خود جاؤ۔ پس امیرالمومنین علیہ السلام اس کی طرف روانہ ہو گئے اور اس کو جالیا اور اس سے سورۂ برأت لے کر اس کو رسولؐ خدا کی طرف واپس پلٹا دیا۔ پس جب وہ شخص رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس نے رونا شروع کر دیا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے یا میرے بارے میں قرآن کی کوئی آیت نازل ہو چکی ہے۔ آپؐ نے فرمایا: آپ کے بارے میں کوئی قرآن نازل نہیں ہوا لیکن میرے پاس جبرائیلؑ آئے ہیں وہ خدا کی طرف سے پیغام لائے ہیں کہ خدا فرماتا ہے اس کو کوئی انجام نہیں دے سکتا مگر یا آپ خود یا وہ شخص جو آپ میں سے ہے اور (تم جانتے ہو) میں علیؑ سے ہوں اور علیؑ مجھ سے ہے اور میری طرف سے کوئی بھی اس فریضہ کو انجام نہیں دے سکتا سوائے علیؑ کے۔

۲۔ پھر ہم نے کہا: دوسری کیا چیز ہے؟ ہم سب مسجد میں تھے کہ رسولؐ خدا علی علیہ

السلام، آلِ ابوبکرؓ آلِ عمر اور آپؐ کے سارے چچا بھی مسجد میں تھے۔ پھر ایک رات ہمارے درمیان منادی کروائی گئی کہ سب کے سب مسجد سے باہر چلے جاؤ سوائے آلِ رسولؐ اور آلِ علیؑ کے۔ پھر اس نے کہا: ہم سب نکل گئے لیکن ہماری عزتوں کے طرے نیچے ہو گئے۔ پس جب صبح ہوئی تو آپ کے چچا حضرت حمزہ تشریف لائے اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ نے ہمیں مسجد سے نکال دیا اور اس چھوٹے لڑکے کو مسجد میں رہنے دیا ہے حالانکہ ہم آپ کے چچا ہیں اور آپ کے خاندان کے بزرگ ہیں۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا: میں نے آپ کو باہر نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے اس کو مسجد میں سکونت دی ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس کا حکم دیا ہے اور میں نے تم کو سنا دیا ہے۔

۳۔ پھر ہم نے کہا: اچھا تیسری چیز کیا ہے؟ اس نے کہا: کہ جنگِ خیبر میں رسولؐ خدا نے پہلے ابوبکر کو پرچم اسلام دے کر جنگ کے لیے روانہ کیا لیکن وہ بھی اس پرچم کو لیے بغیر جنگ کے واپس آ گئے۔ پھر رسولؐ خدا نے عمر کو پرچم دے کر روانہ کیا لیکن وہ بھی بغیر جنگ کے واپس آ گئے۔ پس رسولؐ خدا ان پر غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: میں کل اس شخص کو پرچم عطا کروں گا جو مرد ہوگا اور اللہ اور اس کا رسولؐ اس سے محبت کرتا ہوگا اور وہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہوگا کرار ہوگا جم کر لڑے گا فرار نہیں کرے گا اللہ اس کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائے گا۔ پھر وہ کہتا ہے جب صبح ہوئی ہم سب اپنی سواریوں پر سوار تھے لیکن ہماری طرف نہیں دیکھا گیا اور ہم میں سے کسی کو بھی نہیں بلایا گیا۔ پھر آپؐ نے آواز دی: علی ابن ابی طالب کہاں ہیں؟ پس ان کو لایا گیا حالانکہ ان کو آنکھوں کی تکلیف تھی پس آپ نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا اور ان کو علم و پرچم عطا فرمایا۔ پس اللہ نے ان کے ہاتھوں پر فتح عطا فرمائی۔

۴۔ پھر ہم نے کہا: اچھا چوتھی چیز کیا ہے؟ اس نے کہا: تحقیق رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب غزوۂ تبوک کے لیے روانہ ہوئے تو علی علیہ السلام کو مدینہ میں باقی لوگوں

پر اپنا خلیفہ مقرر فرمایا۔ پس قریش والوں نے آپؐ پر حسد کیا اور کہا: آپؐ کو صرف اور صرف اس لیے اپنے ساتھ نہیں لے کر گئے کیونکہ وہ ان کی ہم سفری اور ساتھ کو پسند نہیں کرتے تھے اس لیے ان کو مدینہ میں چھوڑ گئے ہیں۔ پھر اس نے کہا: پس لوگوں کی ان باتوں کو سن کر علی علیہ السلام رسولؐ خدا کے پیچھے چل دیئے یہاں تک کہ آپ کو پالیا اور آپؐ کی سواری کی رکاب کو پکڑنے کے بعد عرض کیا:

میں آپؐ کے تابع اور ساتھ رہنا چاہتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: یا علی کیا بات ہے آپؑ رو رہے ہیں۔ آپؑ نے عرض کی: قریش کے لوگوں کا گمان ہے کہ آپؐ مجھے اس لیے مدینہ میں چھوڑ کر آئے ہیں کیونکہ آپؐ مجھے اپنے ساتھ رکھنا پسند نہیں کرتے۔ پس رسولؐ خدا نے اپنے منادی کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کے درمیان ندا دے۔ پس اس نے ندا دی پھر آپؐ نے فرمایا:

''اے لوگو! تم میں سے کوئی ایسا ہے جس کے خاندان میں سے کوئی اس کا خاص بندہ نہ ہو۔ سب نے عرض کیا: کیوں نہیں یا رسولؐ اللہ! ہم سب کا ایک خاص بندہ ہے جس کو ہم اپنے خاندان میں چھوڑ کر آئے ہیں اور اس پر اعتماد کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! یہ علیؑ میرے خاندان میں سے میرا خاص ہے اور میرے دل کے قریب یعنی میرا محبوب ہے۔ پھر آپؐ علی علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؑ اس پر خوش و راضی نہیں ہیں کہ آپ کی مثال میرے ساتھ ایسے ہی ہو جیسے ہارونؑ کو جناب موسیٰ سے تھی مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ پس علی علیہ السلام نے فرمایا: یا رسولؐ اللہ! میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے راضی ہوں۔

پھر سعد نے کہا: یہ چار چیزیں ہیں اور اگر آپ دونوں چاہیں تو میں تم دونوں کے لیے پانچویں بھی بیان کر سکتا ہوں۔ ہم نے کہا: ہاں ہم پانچویں بھی چاہتے ہیں۔ اس نے کہا: رسولؐ خدا کے آخری حج کے وقت ہم آپؐ کے ساتھ تھے۔ پس جب ہم واپس لوٹے

تو مقامِ غدیر پر آپؐ نے قیام فرمایا اور منادی کو حکم دیا کہ وہ ندا دے پس اس نے لوگوں میں ندا دی۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علی مولاه

"جس جس کا میں مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے"۔

"اے اللہ محبت کر اس سے جو اس سے محبت کرے دشمنی رکھ اس سے جو اس سے دشمنی رکھے مدد کر اس کی جو اس کی مدد کرے اور ذلیل و رسوا کر اس کو جو اس کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے"۔

علیؑ کا اصحاب کو جمل کے دن جنگ کی ہدایات دینا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی القلانسی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم الحسن بن علی بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر ابن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن یزید ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن مختار ﴿قال حدثنا﴾ الأعمش عن حبة العرنی، قال سمعت حذیفة الیمانی قبل ان یقتل عثمان بن عفان بسنة وهو یقول کأنی بامکم الحمیراء قدسارت یساق بها علی جمل وانتم آخذون بالشوی[1] والذنب معها الازد ادخلهم الله النار، وانصارها بنی ضبة جدالله[2] اقدامهم- قال فلما کان یوم الجمل وبرز الناس بعضهم لبعض نادی منادی امیرالمؤمنین صلوات الله علیه وآله لایبد أن احدکم بقتال حتی امرکم، قال فراموا فینا فقلنا یا امیرالمؤمنین قد رمینا فقال کفوا ثم رمونا فقتلوا منا قلنا

1- الشوی بفتح الشین المعجمة الیدان والرجلان والاطراف، والشوی ایضاً ما کان غیر مقتل من الاعضاء-

2- جد، بالدال المهملة المشددة قطع الله ومثله (جذ) بالمعجمة (م ص)

یاامیرالمؤمنین قد قتلونا فقال احملوا علی برکۃ اللّٰہ، قال فحملنا علیہم فأنشب بعضنا فی بعض الرماح حتی لو مشی ماش لمشی علیہا، ثم نادی منادی علی (ع) علیکم بالسیوف فجعلنا نضرب بہا البیض فتنبولنا، فنادی منادی امیرالمؤمنین علیکم بالاقدام، قال فما رأینا یوماً کان اکثر قطع اقدام منہ، قال فذکرت حدیث حذیفۃ "انصارھا بنی ضبۃ جداللّٰہ اقدامہم" فعلمت انہا دعوۃ مستجابۃ، ثم نادی منادی امیرالمؤمنین (ع) علیکم بالبعیر فانہ شیطان قال فعقرہ رجل برمحہ وقطع احدی یدیہ رجل آخر فبرك ورغا وصاحت عائشۃ صیحۃ شدیدۃ فولی الناس منہزمین ، فنادی منادی امیرالمؤمنین (ع) لا تجہزوا علی جریح ؏ ولا تتبعوا مدبراً، ومن اغلق بابہ فہو آمن ومن القی سلاحہ فہو آمن"

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حبۃ العرنی کہتا ہے کہ جس سال عثمان بن عفان قتل ہوئے اس سے ایک سال پہلے میں نے حضرت حذیفہ یمانی سے سنا تھا وہ فرماتے ہیں کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں تم اپنی ماں حمیراء کے ساتھ ہو اور وہ اونٹ پر سوار ہو کر جنگ کی آگ میں کودنے کے لیے جارہی ہے اور تم اس کے اطراف میں ہو اور گناہ و معصیت تمہارے اطراف میں ہے۔ خدا ان سب کو جہنم میں داخل کرے اور اس کے تمام مددگار باغی اور گمراہ لوگ ہیں۔ خدا ان کے قدموں کو قطع کرے۔

؏- یقال اجہز علی الجریح اذا شد علیہ واتم قتلہ- قال الزبیدی فی تاج العروس بمادۃ "جہز" وفی حدیث علی رضی اللّٰہ عنہ "لا تجہز وعلی جریحہم" ای من صرع منہم وکفی قتالہ لا یقتل لانہم مسلمون والقصد من قتالہم دفع شرہم فاذا لم یکن ذلك الا بقتلہم قتلوا— وقال فی مادۃ [اجاز] واجزت علی الجریح لغۃ فی اجہزت وانکرہ ابن سیدۃ فقال ولا یقال اجاز علیہ انما یقال اجازہ علی اسمہ ای ضرب (م ص)

راوی بیان کرتا ہے جب جمل کا دن تھا بعض لوگ دوسرے بعض لوگوں کو جنگ کے لیے مبارزہ کررہے تھے کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام کی طرف سے ندا دی گئی: تم میں سے کوئی شخص ہرگز جنگ کو شروع نہ کرے جب تک میں تم کو جنگ کا حکم نہ دوں۔ ایک شخص نے عرض کی: امیرالمومنینؑ! وہ ہماری طرف تیر برسا رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا تم اپنے تیروں کو روک کر رکھو۔ پھر انھوں نے ہم پر تیروں کی برسات کی اور ہمارے کچھ آدمی قتل ہوگئے۔ پھر ہم نے عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! انھوں نے ہمارے کچھ افراد کو قتل کردیا ہے پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ کا نام لے کر ان پر حملہ کردو۔ راوی کہتا ہے کہ پھر ہم نے ان پر حملہ کردیا۔ پس ہمارے ایک دوسرے کے ساتھ نیزے اس طرح چپٹے ہوئے تھے کہ اگر کوئی ان نیزوں پر چلنا چاہتا تو وہ چل سکتا تھا۔ پھر امیرالمومنین علی علیہ السلام نے ندا دی: اب تم تلواروں کے ساتھ حملہ کرو۔ پس ہم نے بیٹھ کو مارنا شروع کیا کہ ہماری تلواریں ٹیڑھی ہونا شروع ہوگئیں۔ پس مولا امیرالمومنینؑ نے پھر آواز دی: اب تم پر آگے بڑھنا واجب ہے۔ راوی کہتا ہے ہم نے کوئی دن نہیں دیکھا جس میں اس دن سے زیادہ لوگوں کے قدم کاٹے گئے ہوں۔ راوی بیان کرتا ہے مجھے اس وقت حذیفہ یمانی کی وہ بات یاد آئی جس میں اس نے فرمایا تھا: (کہ اس کے مددگار سارے گمراہ باغی ہیں خدا ان کے قدموں کو قطع کرے) پس مجھے معلوم ہوگیا کہ وہ دعا قبول شدہ تھی۔ پھر امیرالمومنینؑ کے منادی نے آواز دی: اس اُونٹ پر قابو پانا تم پر لازم ہے کیونکہ یہ شیطان ہے۔

راوی کہتا ہے پس ایک شخص نے اپنے نیزے کے ساتھ اس کا ایک اگلا اور ایک پچھلا پاؤں کاٹ دیا اور وہ بلبلایا اور گر گیا۔ عائشہ نے ایک سخت چیخ ماری۔ پس لوگ شکست کھا کر فرار ہوگئے۔ پس امیرالمومنین کے منادی نے آواز دی: زخمی پر حملہ نہ کرنا' بھاگنے والے کا پیچھا نہ کرنا اور جو شخص اپنا دروازہ بند کرلے پس وہ امن میں ہے اور جو شخص اپنا اسلحہ ڈال دے وہ بھی امن میں ہے۔

ہماری محبت ومودت واجب ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن همام الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ادریس ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن عیسیٰ الاشعری عن علی بن النعمان عن فضیل بن عثمان عن محمد بن سریح قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول ان الله فرض ولا یتنا وأوجب مودتنا والله ما نقول بأهوائنا ولا نعمل بآرائنا ولا نقول الا ما قال ربنا عزوجل۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

محمد بن سریح سے روایت ہے کہ میں نے ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا وہ فرماتے ہیں کہ اللہ نے ہماری ولایت کو فرض کیا ہے اور ہماری مودت کو واجب قرار دیا ہے۔ اللہ کی قسم یہ ہم اپنی خواہشات سے نہیں کہتے اور نہ ہی اپنی رائے پر عمل کرتے ہیں بلکہ جو ہمارا پروردگار کہتا ہے وہی ہم کہتے ہیں۔

مستحب ہے کہ انسان پاک رہے اگر باطہارت مرجائے تو وہ شہید ہے

﴿قال أخبرنی﴾ احمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه عن الحسین بن الحسن بن أبان عن محمد بن اورمه عن اسماعیل بن ابان الوراق عن الربیع بن بدر عن ابی حاتم عن انس بن مالك قال قال رسول الله (ص) یا انس اکثر من الطهور یزد الله فی عمرك، وان استطعت ان تکون باللیل والنهار علی طهارة فافعل فانك تکون اذامت علی الطهارة شهیداً۔ وصل صلاة الزوال فانها صلاة الاوابین، واکثر من التطوع تحبك الحفظة، وسلم علی من لقیت یزد الله فی حسناتك، وسلم فی بیتك یزد الله فی برکتك، ووقر کبیرالمسلمین، وارحم صغیرهم اجیئ انا وانت

يوم القيامة كهاتين – وجمع بين الوسطى والمسبحة۔[1]

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے انس! باطہارت رہنے کی زیادہ کوشش کرو کیونکہ اس سے آپ کا رب آپ کی زندگی میں اضافہ فرمائے گا اور اگر ہو سکے تو دن رات طہارت پر باقی رہو۔ اگر آپ نے اس طرح کرلیا تو اگر باطہارت مر گیا تو آپ شہید ہوں گے۔ زوال کی نماز ادا کرو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں کی نماز ہے اور مستحبات کو زیادہ کرو ان کی حفاظت کیا کرو۔ اور جب کسی سے ملاقات کرو تو اس کو سلام کرو تاکہ اللہ تعالیٰ آپ کی نیکیوں میں اضافہ فرمائے۔ اپنے گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرو۔ اس سے اللہ تعالیٰ آپ کے گھر میں برکت زیادہ فرمائے گا۔ مسلمان بوڑھوں کا احترام کرو اور مسلمانوں کے بچوں پر رحم کرو۔ اگر تم نے ایسا کیا تو قیامت کے دن میں اور آپ آپس میں مل کر یوں آئیں گے۔ آپؐ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

علی علیہ السلام میرے وزیر وخلیفہ ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن عمر ان المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ ابو الفضل عبدالله بن محمد الطوسي ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبد الرحمٰن عبد الله بن احمد بن محمد بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن يحيىٰ بن ابى شيبة ﴿قال حدثنا﴾ عبيدالله بن موسى ﴿قال حدثنا﴾ قطر الاسكاف ، قال

1- قال الجزري في النهاية: المسباحة والمسبحة الاصبع التي تلي الأبهام سميت بذلك لانها يشاربها التسبيح – (م ص)

قال رسول اللہ (ص) ان اخی و وزیری وخلیفتی فی اهلی وخیر من اترك بعدی یقضی دینی وینجز بوعدی علی بن ابی طالب -

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب فطر الاسکاف نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

تحقیق میرا بھائی' میرا وزیر' میرا خلیفہ میرے خاندان میں اور جن کو میں چھوڑ کر جا رہا ہوں ان سب سے بہتر اور میرے قرضوں کو پورا کرنے والا اور میرے وعدوں کو وفا کرنے والا علی بن ابی طالبؑ ہے۔

حضرت جابرؓ سے سوال

﴿قال أخبرنی﴾ ابو عبداللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالفضل عبداللہ بن محمد الطوسی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن احمد بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ علی بن حکیم الاودی ﴿قال أخبرنا﴾ شریك عن عثمان بن ابی زرعة عن سالم بن ابی الجعد، قال سئل جابر بن عبداللہ الانصاری وقد سقط حاجباہ علی عینیه فقیل له أخبرنا عن علی بن ابی طالب (ع) فرفع حاجبیه بیدیه ثم قال ذاك خیر البریة لا یبغضه الا منافق ولا یشك فیه الا کافر-

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

سالم بن جعد نے بیان کیا ہے حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا حالانکہ آپ کی آنکھوں کے ابرو آنکھوں پر گرے ہوئے تھے۔ پس آپ سے عرض کیا گیا آپ ہمیں علی ابن ابی طالبؑ کے بارے میں خبر دیں۔ پس آپؓ نے اپنے

ہاتھوں سے اپنے آبروؤں کو اٹھایا پھر فرمایا: وہ خیر البریۃ ہے ان سے کوئی بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق کے اور ان میں شک کوئی نہیں کرے گا سوائے کافر کے۔

عمر کی خلافت کے بارے میں اصحاب کی رائے

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسين العباس بن المغيرة الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن منصور الرمادي ابوبكر ﴿قال حدثني﴾ احمد بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ عتبة ﴿قال حدثنا﴾ يونس عن ابن شهاب عن ابن مخرمة الكندي، قال ان عمر بن الخطاب خرج ذات يوم فاذا هو بمجلس فيه على (ع) وعثمان وعبدالرحمن وطلحه والزبير فقال عمر اكلكم يحدث نفسه بالامارة بعدي- فقال الزبير نعم كلنا يحدث نفسه بالامارة بعدك ويرا هاله اهلا فما الذى انكرت، فقال عمر افلا احدثكم بما عندي فيكم فسكتوا- فقال عمر الا احدثكم عنكم فسكتوا ، فقال له الزبير حدثنا وان سكتنا، فقال اما انت يازبير مؤمن الرضا كافر الغضب تكون يوماً شيطاناً ويوماً انساناً- افرايت اليوم الذي تكون فيه شيطاناً من يكون الخليفة يومئذ- واما انت ياطلحة فوالله لقد توفى رسول الله وانه عليك لعاتب، واما انت ياعلى فانك صاحب بطالة ومزاح، واما انت يا عبدالرحمن فوالله انك لما جائك من خير اهل- وان منكم لرجلا لوقسم ايمانه بين جند من الاجناد لوسعهم وهو عثمان-

<u>حدیث نمبر 8:</u> (بحذف اسناد)

ابن مخرمہ کندی بیان کرتا ہے کہ ایک دن عمر بن خطاب گھر سے نکلے اور ایک مجلس میں آئے کہ جس میں علی علیہ السلام، عثمان، عبدالرحمن، طلحہ اور زبیر سب موجود تھے۔

پس حضرت عمر نے کہا: کیا تم سب کے سب میرے بعد امارہ وحکومت کے بارے میں اپنے دل میں خواہش نہیں رکھتے؟ پس زبیر نے کہا: ہاں! ہم سب اپنے دل میں تمہارے بعد امارہ وحکومت کی خواہش رکھتے ہیں اور سب اپنے آپ کو اس کا اہل گمان کرتے ہیں۔ پس اس سے کسی کو کوئی انکار نہیں ہے۔ پھر حضرت عمر نے کہا: میں تم کو تمھارے بارے میں خبر دیتا ہوں۔ پس سب خاموش رہے۔ پس زبیر نے کہا: اگرچہ ہم سب خاموش ہیں لیکن تو بیان کر۔ حضرت عمر نے کہا: اے زبیر تو رضایت وخوشی کے وقت مومن ہے لیکن غضب کے وقت کافر۔ تو ایک دن مومن ہوتا ہے اور دوسرے دن شیطان۔ پس تو خود دیکھ جس دن تو شیطان ہوگا اس دن خلیفہ ہوگا (یعنی شیطان خلیفہ ہوگا)۔

بہرحال اے طلحہ تو خدا کی قسم! جب رسولؐ خدا اس دنیا سے گئے تھے تو وہ تیرے اوپر غضب ناک تھے۔ بہرحال اے علیؑ آپ بہادر اور مزاح کرنے والے ہیں۔ تو اے عبدالرحمٰن پس خدا کی قسم اگر تجھے کوئی خیر حاصل ہوگی تو اپنے خاندان کو دے گا۔ لیکن تم میں ایک ایسا مرد موجود ہے اگر اس کا ایمان لشکروں میں ہر لشکر پر تقسیم کیا جائے تو وہ سب کو پورا آ سکتا ہے اور وہ ہے عثمان۔

(یہ روایت تھی اور اس کتاب میں درج ہے اس لیے اس کا ترجمہ کر دیا ہے لیکن مترجم کے لیے ضروری نہیں ہے کہ ہر روایت کے متن کا وہ عقیدہ رکھتا ہو۔ باقی اس روایت کا آخری حصہ وہ قابل اعتراض ہے کیونکہ یہ اس نے ہمیشہ کی طرح اس میں بھی غلط بیانی سے کام لیا ہے ورنہ یہ اس کا اہل نہیں تھا۔ بھلا جو دشمن آلِ محمدؐ ہو وہ اس کے بارے میں یہ رائے دینا از خود جہالت کی نشانی ہے۔ مترجم)

رسولؐ کے بھائی کون ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ

جعفر بن محمد بن جعفر الحسنی ﴿قال حدثنا﴾ ابوموسٰی عیسٰی بن مہران ﴿قال حدثنا﴾ ابویشکر البلخی ﴿قال حدثنا﴾ موسٰی بن عبیدة عن محمد ابن کعب القرظی عن عوف بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم ذات یوم یالیتنی قد لقیت اخوانی- فقال له ابوبکر وعمر او لسنا اخوانك آمنابك وھاجر نامعك، قال صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم قد آمنتم وھاجرتم ویالیتنی قد لقیت اخوانی فاعادا القول فقال رسول اللّٰہ (ص) انتم اصحابی لکن اخوانی الذین یاتون من بعدکم یؤمنون بی ویحبونی وینصرونی ویصدقونی وما راونی فیالیتنی قد لقیت اخوانی-

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن فرمایا: کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ پس ابوبکر اور عمر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا ہم آپؐ کے بھائی نہیں جبکہ ہم آپؐ پر ایمان بھی لائے ہیں اور آپؐ کے ساتھ ہجرت بھی کی ہے۔

حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا: درست ہے کہ تم میرے اوپر ایمان رکھتے ہو اور میرے ساتھ تم نے ہجرت بھی کی ہے لیکن کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کرتا۔ پس ان لوگوں نے پھر اس قول کو دہرایا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: تم میرے اصحاب ہو لیکن میرے بھائی وہ ہیں جو آپ لوگوں کے بعد میں آئیں گے۔ وہ میرے پر ایمان رکھتے ہوں گے وہ مجھ سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ میری مدد کرتے ہوں گے اور میری تصدیق کرنے والے ہوں گے حالانکہ انھوں نے مجھے دیکھا نہیں ہوگا۔ کاش میں اپنے بھائیوں سے ملاقات کروں۔

حج پر لوگوں کو آمادہ کیا گیا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ ابوالحسن محمد بن یحییٰ التمیمی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن بہرام ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن یحی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حمدون عن محمد بن ابراهیم بن عبدالله ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن حمدون عن محمد بن ابراهیم بن عبدالله ﴿قال حدثنی﴾ سدیر الصیرفی قال کنت عند ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) وعنده جماعة من اهل الکوفة فاقبل علیهم وقال لهم حجوا قبل ان لا تحجوا قبل ان یمنع البرجانیة حجوا قبل هدم مسجد بالعراقین بین نخل وانهار ، حجوا قبل ان یقطع سدرة بالزوراء، علی عروق النخلة التی اجتنت منها مریم علیها السلام رطباً جنیاً فعند ذلک یمنعون الحج وینقص الثمار وتجدب البلاد ویبتلون اغلاء الاسعار وجور السلطان ویظهر فیکم الظلم والعدوان مع البلاء والوباء والجوع وتظلکم الفتن من جمیع الآفاق فویل لکم یااهل العراق اذا جاتکم الرآیات من خراسان وویل لاهل الری من الترک وویل لاهل العراق من اهل الری وویل لهم من الثط قال سدیر فقلت یامولای من الثط قال قوم آذانهم کاذان الفار صغراً، لباسهم الحدید کلامهم کلام الشیاطین صغار الحدق، مرد جرد استعیذوا بالله من شرهم اولئک یفتح الله علی ایدیهم الدین ویکونون سببا لامرنا-

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

جناب سدیر صیرفی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا۔ آپؑ کے پاس اہلِ کوفہ کی جماعت

بھی موجود تھی۔ آپؑ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: حج ادا کرو قبل اس کے کہ آپ لوگوں کو حج نہ کرنے دیا جائے۔ قبل اس کے کہ برجانیہ والے (یعنی برطانیہ) تم کو حج کرنے سے روک دیں۔ حج ادا کرو قبل اس کے کہ کوفہ و بصرہ کی مسجد جو کھجوروں اور نہر کے درمیان ہے اس کو منہدم کر دیا جائے۔ حج ادا کرو قبل اس کے کہ وہ بیری کے درخت زور و طاقت سے کاٹ دیئے جائیں اور وہ کھجور کا درخت کہ جس سے جناب مریمؑ کے لیے تازہ کھجوریں گری تھیں اس کی شاخیں خشک ہو جائیں۔ پھر حج سے منع کیا جائے گا۔ پھل کم ہو جائیں گے۔ شہروں میں قحط کا سامان ہوگا۔ غلات کی قیمتیں بڑھ جائیں گی۔ بادشاہ ظالم ہوں گے۔ اس زمانے میں ظلم وعدوان تم میں ظاہر ہوگا۔ ساتھ ساتھ وبائی امراض آسمانی و زمینی بلاء و مصیبتیں غربت زیادہ ہوگی۔ فتنے تمام اطراف سے تم کو گمراہ کریں گے۔ اے اہل عراق! تم پر افسوس اور وائے ہو کہ جب اہل خراسان (یعنی ایران) کی طرف سے تم کو دعائیں ملیں گی۔ وائے ہو اہل ری کے لیے ترک کی طرف سے۔ اور اہل عراق کے لیے اہل ری سے وائے ہو اور ویل اور وائے ہو ان کے لیے الشط کی طرف سے۔

سدیر نے عرض کی: اے میرے مولا! یہ الشط کون ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: یہ ایک قوم ہوگی ان کے کان چھوٹے چوہے کی مانند ہوں گے' ان کا لباس لوہے کا ہوگا اور وہ شیطان کی گفتگو کریں گے۔ چھوٹے قد کے اور کھودے (یعنی بغیر داڑھی) ہوں گے۔ خداوند متعال سے ان کے شر سے پناہ طلب کرو۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے ہاتھ دین کو فتح دے گا اور یہ ہماری حکومت کا سبب بنیں گے (یعنی ظاہر یاجوج اور ماجوج کی طرف اشارہ ہے جو ظہور امامؑ سے پہلے آئیں گے)

اللہ کی مدد لوگوں کی نیت کے حساب سے ہوگی

﴿قال أخبرني﴾ ابو غالب احمد بن محمد ﴿قال حدثني﴾ جدي عن

محمد بن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سنان عن حمزۃ بن محمد الطیار قال سمعت ابا عبداللّٰہ (ع) یقول انما قدر اللہ عون العباد علی قدر نیاتھم فمن صحت نیتہ- تم عون اللہ ومن قصرت نیتہ قصر عنہ عون بقدر الذی قصر-

حدیث نمبر 11: (بحذف اسناد)

حضرت حمزہ بن محمد الطیار رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی مدد ان کی نیت کی مقدار کے حساب سے کرتا ہے۔ پس جس کی نیت صحیح ہوگی اس کی مدد پوری کی جائے گی اور جن کی نیت میں قصور و کمی ہوگی ان کی مدد میں اتنی مقدار میں کمی کردی جائے گی جتنی مقدار اس کی نیت میں کمی یا قصور ہوگا۔

علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوغالب احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابوطاھر محمد ابن سلیمان الزراری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین عن محمد بن یحییٰ عن غیاث بن ابراھیم ﴿قال حدثنا﴾ خارجۃ بن مصعب عن محمد بن أبی عمیر العبدی قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب (ع) ما اخذ اللّٰہ میثاقا من اھل الجھل بطلب تبیان العلم حتیٰ اخذ میثاقا من اھل العلم بتبیان العلم للجھال لان العلم کان قبل الجھل-

حدیث نمبر 12: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے جاہلوں سے وعدہ نہیں لیا کہ وہ اہلِ علم سے علم کے بیان کو طلب کریں بلکہ اللہ نے اہلِ علم سے وعدہ وعہد لیا ہے کہ وہ علم کو جاہلوں کے لیے بیان کریں کیونکہ علم جہالت سے پہلے خلق ہوا ہے۔

رسولِ خدا کے قریب سب سے زیادہ وہ ہے جو امانت ادا کرنے والا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم الحسن بن علی بن الحسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد ابن مروان ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعیل الهاشمی عن عبدالمؤمن عن محمد بن علی الباقر (ع) ﴿قال حدثنی﴾ جابر بن عبداللّٰہ الانصاری قال قال رسول اللّٰہ (ص) اقربکم منی فی الموقف غداً اصدقکم حدیثا وادآکم امانة واوفاکم بالعهد واحسنکم خلقا واقربکم الی الناس ۔

حدیث نمبر 13: (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

قیامت کے دن تم سب میں سے میرے زیادہ قریب وہ کھڑا ہوگا جو تم میں زیادہ زبان کا سچا ہوگا۔ امانت کو ادا کرنے والا ہوگا۔ تم میں زیادہ وعدہ وفا کرنے والا ہوگا اور اس کے اخلاق تم سے اچھے ہوں گے اور تم سے زیادہ لوگوں کے قریب ہوگا۔

●●●

مجلس نمبر 8

[بروز پیر ۲۴ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

ثواب کے اعتبار سے سب سے تیز ترین نیکی

مجلس یوم الاثنین الرابع والعشرین منه سماعی من املائه حدثنا الشیخ الاجل المفید ابو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تاییده وتوفیقه فی هذا الیوم ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن موسیٰ بن المتوکل ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین السعدآبادی عن احمد بن ابی عبدالله البرقی عن عبدالرحمٰن بن ابی نجران عن عاصم بن حمید عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر الباقر محمد ابن علی (ع) عن آبائه قال قال رسول الله (ص) ان اسرع الخیر ثوابا البر واسرع الشر عقابا البغی وکفی بالمرء عیبًا ان ینظر من الناس الی ما یعمی عنه من نفسه او یعیر الناس بما لا یستطیع ترکه ویوذی جلیسه بمالا یعنیه۔

حدیث نمبر 1: (مختصر اسناد)

حضرت امام ابوجعفر الباقر محمد بن علی علیہما السلام نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت فرمائی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

تحقیق سب سے جلدی جس خیر پر ثواب ملتا ہے وہ اس کی اطاعت کرنا ہے۔ اور

سب سے جلدی جس بدی پر عذاب وعقاب ہوتا ہے وہ بغاوت کرنا ہے۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ لوگوں کے عیب تلاش کرے اور اپنے عیب اس کو نظر نہ آئیں۔ اور لوگوں کی اس عیب پر سرزنش کرے جس کو وہ خود ترک کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو۔ اور وہ اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو بے ہودہ ولغو باتوں سے اذیت دے۔

اپنے گناہ پر رونے والے کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد عن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن ابی عبداللہ (ع) قال قال رسول اللہ (ص) طوبی لشخص نظر الیه اللہ یبکی علی ذنب من خشیة اللہ لم یطلع علی ذلك الذنب غیره –

حدیث نمبر 2:(بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام نے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

طوبیٰ ہے اس شخص کے لیے جب خدا اس کو دیکھے تو وہ اس کے خوف سے اپنے گناہ پر گریہ کر رہا ہو جس پر اس کے علاوہ کوئی اور اطلاع نہ رکھتا ہو۔

اپنے بارے میں لوگوں سے دھوکا نہ کھاؤ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی عن عمه محمد بن ابی القاسم عن محمد بن علی الکوفی عن محمد بن سنان عن ابی النعمان عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد علیه السلام قال قال لی یا ابا النعمان لا یغرنك الناس من نفسك فان الامر یصل الیك دونهم ولا

يقطع نهارك بكذا وكذا فان معك من يحصى عليك واحسن فانى لم اراشد طلباً ولا اسرع دركا من حسنة محدثة لذنب ان الله عزوجل يقول ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك لذكرى للذاكرين –

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

ابوالنعمان نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ نے فرمایا:

اے ابوالنعمان! تحقیق لوگ آپ کو خود آپ کے بارے میں دھوکا نہ دیں کہ وہ آپ کے ساتھ تعلقات جوڑیں اور آپ ان سے تعلقات قائم نہ کرسکیں اور آپ اپنا دن اس طرح نہ گزاریں کیونکہ آپ کے ساتھ جو (یعنی فرشتے) ہیں جو آپ کی ہر چیز شمار کر رہے ہیں جس کی طلب و مانگ بہت سخت ہے اور وہ سب سے جلدی لاحق ہونے والی ہے۔ جس کو میں دیکھتا ہوں وہ نیکی ہے جو برائی کو ختم کر دے کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے: تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں یہ یاد رکھنے والوں کے لیے یاددہانی ہے۔

امام کی اطاعت ہر چیز کی چابی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن يعقوب الكليني عن على بن ابراهيم عن أبيه عن حماد بن عيسى عن حريز عن زرارة بن اعين عن ابى جعفر محمد بن على بن الحسين (ع) قال ذروة الامر وسنامه ومفتاحه وباب الاشياء ورضاء الرحمٰن تعالى طاعة الامام بعد معرفته ثم قال ان الله تعالى يقول "ومن يطع الرسول فقد اطاع الله" [ومن تولى فما ارسلناك عليهم حفيظا]

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

حضرت زرارۃ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

ہر چیز کی بلندی، اس کا بڑاپن، اس کی چوٹی اور چیزوں کا دروازہ اور خدائے رحمٰن کی رضا و خوشنودی امام کی معرفت کے بعد ان کی اطاعت میں ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللّٰہ کہ جس نے رسولؐ کی اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔

اس کے بعد فرمایا:

ومن تولی فما ارسلناک علیھم حفیظا اور جو انکار کر دے گا ہم نے آپ کو ان کا محافظ بنا کر مبعوث نہیں فرمایا۔
(یعنی آپ کی ذمہ داریوں میں ان کی حفاظت کرنا نہیں ہے۔)

حضرت عمار یاسرؓ پر ظلم

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیش الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن علی اللؤلوی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن المغیرۃ عن سلمۃ بن الفضل عن علی بن صبیح الکندی عن ابی یحیی مولی معاذ بن عفرۃ الانصاری قال ان عثمان بن عفان بعث الی الارقم بن عبداللہ وکان خازن بیت مال المسلمین فقال لہ اسلفنی مائۃ الف الف درھم فقال لہ الارقم أکتب علیک بھا صکا للمسلمین قال وما انت وذاک لا أم لک انما

انت خازن لنا قال فلما سمع الارقم ذلك خرج مبادراً الی الناس فقال ایها لناس علیکم بما لکم فانی ظننت انی خازنکم ولا اعلم انی خازن عثمان بن عفان حتی الیوم ومضی فدخل بیته فبلغ ذلک عثمان فخرج الی الناس حتی اتی المسجد ثم رقی المنبر وقال ایها الناس ان ابابکر یؤثر بنی تیم علی الناس وان عمر کان یؤثر بنی عدی علی کل الناس وانی اؤثر واللّٰہ بنی امیة علی من سواھم ولو کنت جالساً بباب الجنة ثم استطعت ان ادخل بنی امیة جمیعاً الی الجنة لفعلت وان ھذا المال لنا فان احتجنا الیه اخذناہ وان رغم انف اقوام فقال عمار بن یاسر رحمه اللّٰہ معاشر المسلمین اشھدوا ان ذلک مرغم لی فقال عثمان وانت ھھنا ثم نزل من المنبر ثم یتوطاہ برجله حتی غشی علی عمار واحتمل وھو لا یعقل الی بیت ام سلمة فاعظم الناس ذلک وبقی عمار مغمی علیه لم یصلی یومئذ الظھر والعصر والمغرب فلما افاق قال الحمدللّٰہ فقد اوذیت فی اللّٰہ وانا احتسب ما اصابنی فی جنب اللّٰہ بینی وبین عثمان العدل الکریم یوم القیمة قال وبلغ عثمان ان عمارا عند اُم سلمة فارسل الیھا فقال مما ھذہ الجماعة فی بیتک مع ھذا الفاجر اخرجیھم من عندک فقالت واللّٰہ ما عندنا مع عمار الابنتاہ فاجتنبنا یاعثمان واجعل سطوتک حیث شئت وھذا صاحب رسول اللّٰہ (ص) یجود بنفسه من فعالک قال فندم عثمان علی ما صنع فبعث الی طلحة والزبیر یسألھا ان یأتیا عمارا فیسألاہ ان یستغفر له فاتیاہ فابی علیھما فرجعا الیه فاخبراہ فقال عثمان من حکم اللّٰہ یابنی امیة یافراش النار وذباب الطمع شنعتم علی والبتم علی اصحاب رسول اللّٰہ (ص) ثم ان عمارا رحمه اللّٰہ صلح من مرضه فخرج الی مسجد رسول اللّٰہ (ص) فبینما ھو کذلک اذ دخل ناعی

ابی ذر علی عثمان من الربذة فقال ان ابا ذر مات بالربذة وحیداً ودفنه قوم سفر فاسترجع عثمان وقال رحمه الله فقال عمار رحم الله ابا ذر من کان انفسنا فقال له عثمان وانك لهناك بعدما ایرأبیه اترانی ندمت علی تسییری اياه قال له عمار لا والله ما اظن ذاك قال وانت انصافا احق بالمكان الذی کان فیه ابوذر فلا تبرحه ما حیینا قال عمار افعل فوالله لمجاورة السباع احب علی من مجاورتك قال فتهیاء عمار للخروج وجاء ت بنو مخزوم الی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام فسألوه ان یقوم معهم الی عثمان یستنزله عن تسییر عمار فقام معهم فسأله فیهم ورفق به حتی اجابه الی ذلك ـ

حدیث نمبر 5: (کشف اسناد)

معاذ بن عفرۃ الانصاری کے غلام ابو یحییٰ نے روایت بیان کی ہے وہ کہتا ہے: تحقیق حضرت عثمان بن عفان (خلیفۂ سوم) نے ارقم بن عبداللہ کی طرف پیغام بھیجا جو بیت المال مسلمین کا خزانچی تھا اور اس سے کہا کہ مجھے دس لاکھ درہم قرض دیا جائے۔ پس ارقم نے کہا کہ میں دس لاکھ کا چیک تمہارے لیے مسلمانوں کے نام لکھ دیتا ہوں (یعنی میں اتنی رقم دینے کو تیار نہیں)۔ حضرت عثمان نے کہا کہ تو کون ہوتا ہے مجھے روکنے والا' کیا تیری ماں کوئی نہیں ہے تو صرف ہمارا خزانچی ہے۔

راوی کہتا ہے: جب ارقم نے یہ الفاظ سنے' جلدی سے لوگوں کے پاس گیا اور جا کے کہنے لگا: اے لوگو! میں تمہیں ایک بات بتانا چاہتا ہوں' میں یہ گمان کرتا تھا کہ میں تمہارا خزانچی ہوں' مجھے آج تک پتہ ہی نہیں تھا میں عثمان بن عفان کا خزانچی ہوں۔ یہ تو مجھے آج پتہ چلا یہ کہہ کر اپنے گھر چلا گیا۔ جب اس کی اطلاع حضرت عثمان کو ملی حضرت عثمان باہر آئے' یہاں تک کہ مسجد میں چلے گئے۔ پھر منبر پر گئے اور لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا: اے لوگو! حضرت ابوبکر نے بنی تمیم کو لوگوں پر مقدم کیا' حضرت عمر نے بنی عدی کو تمام لوگوں پر

مقدم کیا اور اللہ کی قسم! میں بنو امیہ کو تمام لوگوں پر مقدم رکھوں گا۔ اگر مجھے جنت کے دروازے پر بٹھا دیا جائے اور مجھے اختیار دیا جائے کہ تمام بنو امیہ کو جنت میں داخل کر دوں تو میں ایسا ضرور کروں گا۔

اور تحقیق یہ مال ہمارا ہے۔ اگر ہم اس کی ضرورت محسوس کریں گے تو اس کو لے لیں گے اگرچہ اس سے قوم کی ذلت و رسوائی ہی کیوں نہ ہو۔ پس عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اے معاشر المسلمین! گواہ رہنا یہ میرے لیے رسوائی ہے۔ پس حضرت عثمان نے کہا: کیا آپ ہمارے یہاں ہیں۔ پس وہ منبر سے اترے اور آ کر جناب عمارؓ کو پاؤں سے مارنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ عمار بے ہوش ہو گئے اور احتمال تھا کہ شاید ام المومنین جناب سلمٰی کے گھر میں بھی پناہ حاصل نہ کر سکیں۔ پس لوگوں نے اس کو بہت برا محسوس کیا۔ جناب عمارؓ وہاں بے ہوش پڑے رہے حتیٰ کہ اس دن آپ نماز ظہر، عصر اور مغرب بھی ادا نہ کر سکے۔ پس جب آپ کو ہوش آیا تو آپ نے فرمایا: الحمدللہ! یہ جو میں نے اذیت برداشت کی ہے یہ خدا کے لیے ہے اور جو کچھ میرے ساتھ کیا گیا ہے اس کا قیامت کے دن بارگاہِ خدا میں حساب لوں گا۔ اور میرے اور عثمان کے درمیان عادل کریم قیامت کے دن فیصلہ کرے گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بارے میں عثمان کو اطلاع ملی کہ عمار ام المومنین اُم سلمٰی کے گھر میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ پس اس نے ایک آدمی بی بی کی خدمت میں بھیجا اور اس بندے نے بی بی کی خدمت میں عرض کیا: یہ لوگوں کی جماعت اس فاجر (نعوذ باللہ) کے ساتھ آپ کے گھر میں موجود ہے اس کو باہر نکال دیں۔

بی بی نے فرمایا: خدا کی قسم میرے گھر میں عمار اور اس کی دو بیٹیوں کے علاوہ کوئی اور موجود نہیں ہے۔ تم ان سے دور رہو اور اپنا غصہ کسی دوسرے پر نکالو جس پر بھی جی چاہے، اور یہ رسولؐ اللہ کا ساتھی ہے ان پر تجھے مہربانی و سخاوت کرنی چاہیے۔ پس جو کچھ حضرت

عثمان نے کیا تھا اس پر پشیمان ہوئے اور اس نے طلحہ اور زبیر کو بی بی کی خدمت میں بھیجا کہ وہ ان سے عمارؓ کو لے کر آئیں تا کہ وہ ان سے معذرت کر سکے۔ پس وہ دونوں آئے اور آپ نے ان کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔ پس وہ دونوں واپس آئے اور ان دونوں نے عثمان کو آ کر خبر دی کہ وہ نہیں آیا۔

پس حضرت عثمان نے حکم اللہ سے کہا: اے بنو امیہ! اے جہنم کا ایندھن! اے لالچی مکھیو! تم نے مجھے رسوا کرا دیا ہے اور نبی کے اصحاب پر مجھ سے ظلم کروایا ہے۔ پس جب جناب عمارؓ تندرست ہو گئے تو دوبارہ مسجد میں تشریف لائے جب آپ تشریف لائے تو اس وقت حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات کی خبر لے کر ایک آدمی مسجد میں داخل ہوا اور اس نے حضرت عثمان سے بیان کیا کہ ابوذر ربذہ میں عالم تنہائی میں انتقال کر گئے ہیں اور ان کو مسافروں کے ایک گروہ نے دفن کیا ہے۔ پس حضرت عثمان نے خبر سن کر کلمات استرجاع (یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون) کے کلمات دہرائے اور کہا کہ خدا ابوذر پر رحمت نازل فرمائے۔ حضرت عمارؓ نے فرمایا: خدا ابوذرؓ پر رحمت نازل فرمائے اور ہمارے ہر نفس کے بدلے میں خدا ان پر رحمت نازل فرمائے۔

حضرت عثمان نے جناب عمارؓ سے کہا: اے عمارؓ! تو پھر یہاں ہے اور تیرے باپ کے مرنے کے بعد تو مجھے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ میں ابوذرؓ کی جلاوطنی پر نادم و پشیمان ہوں۔ جناب عمارؓ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں اس کا گمان نہیں کرتا۔ حضرت عثمان نے کہا: انصافاً آپ بھی اسی مقام پر جانے کے سزاوار ہیں کہ جس میں ابوذر نے وفات پائی ہے۔ اور جب تک تو زندہ رہے اسی جگہ پر رہے۔ جناب عمرؓ نے فرمایا: ایسے ہی کرو۔ خدا کی قسم! تمہارے ساتھ رہنے کے بجائے جنگل کے درندوں کے ساتھ رہنا مجھے زیادہ پسند ہے۔

پس حضرت عثمان نے کہا: اے عمار! پس تم جانے کی تیاری کرو۔ اس کے بعد بنو مخزوم کے لوگ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

آپ ہمارے ساتھ آئیں تا کہ حضرت عثمان سے حضرت عمارؓ کی جلاوطنی کے بارے میں بات کی جائے۔ پس آپؑ ان لوگوں کے ساتھ مل کر حضرت عثمان کے پاس آئے اور جناب عمارؓ کی جلاوطنی کے بارے میں ان سے بات کی۔ وہ نرم ہو گئے اور انھوں نے دوبارہ جلاوطنی کے احکام واپس لے لیے۔

حضرت رسولؐ خدا کا علیؑ کو شہادت کی خبر دینا

﴿قال أخبرنی﴾ الشریف ابوعبداللّٰہ محمد بن الحسن الجوانی ﴿قال أخبرنی﴾ المظفر بن جعفر العلوی العمری ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد ابن مسعود عن أبیه عن محمد بن حاتم ﴿قال حدثنا﴾ سوید بن سعید ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن عبدالرحیم الیمانی عن ابن میناء عن أبیه عن عایشه قالت جاء علی بن ابی طالب (ع) یستأذن علی النبی (ص) فلم یأذن له فاستأذن دفعة اخری فقال النبی (ص) ادخل یاعلی فلما دخل قام الیه رسول اللّٰه (ص) فاعتنقه وقبل بین عینیه وقال بابی الوحید الشهید بابی الوحید الشهید۔

<u>حدیث نمبر 6</u>: (بحذف اسناد)

بی بی عائشہ سے روایت ہے وہ بیان کرتی ہیں: حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام درِ نبیؐ پر آئے اور آ کر اجازت طلب کی۔ پس آپؐ نے داخل ہونے کی اجازت نہ دی۔ پھر آپؑ نے دوسری مرتبہ اجازت طلب فرمائی تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اندر آ جاؤ۔ پس جب علی علیہ السلام اندر داخل ہوئے رسولؐ خدا کھڑے ہوئے پس آپؐ نے ان کو گلے لگایا اور پیشانی پر بوسہ دیا اور فرمایا: میرا باپ آپؑ پر قربان ہو اے شہید وحید (اور اس کو دو مرتبہ دہرایا)

طلحہ اور زبیر نے بیعت کو توڑا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم الحسن بن علی الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن یزید ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن قرم عن ابی الحجاف عن عمار الدهنی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعثمان مؤذن بنی اقصی قال سمعت علی بن ابی طالب (ع) حین خرج طلحة والزبیر لقتاله یقول عذیری من طلحة والزبیر بایعانی طائعین غیر مکرهین ثم نکثا بیعتی من غیر حدث ثم تلاهذه الآیة "وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم وطعنوا فی دینکم فقاتلوا ائمة الکفر انهم لا ایمان لهم لعلهم ینتهون"

حدیث نمبر 7: (محذوف اسناد)

ابوعثمان جو بنی اقصی کا مؤذن تھا وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ سے سنا ہے، فرماتے ہیں:

جب طلحہ اور زبیر آپؑ کے مقابلے میں جنگ کے لیے آئے تو آپؑ نے فرمایا:

اے عذیری! یہ طلحہ اور زبیر وہ ہیں جنہوں نے بغیر کسی مجبوری کے میری بیعت کی اور پھر ان دونوں نے بیعت کو بغیر کسی وجہ کے توڑ دیا۔ پھر آپؑ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

وان نکثوا ایمانهم من بعد عهدهم وطعنوا فی دینکم
فقاتلوا ائمة الکفر انهم لا ایمان لهم لعلهم ینتهون

رسولؐ خدا سے پہلے کس نبی کو جنت میں جانے کی اجازت ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبیه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن سعید بن جناح عن

عبداللہ بن محمد عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن اباءه (ع) قال قال رسول اللّٰہ (ص) الجنۃ محرمۃ علی الانبیاء حتٰی ادخلھا ومحرمۃ علی الامم کلھا حتٰی تدخلھا شیعتنا اھل البیت –

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جنت تمام نبیوں پر حرام ہے جب تک میں جنت میں داخل نہ ہو جاؤں اور جنت تمام اُمتوں پر حرام ہے جب تک ہم اہل بیتؑ کے شیعہ جنت میں داخل نہ ہو جائیں۔

انسانِ غافل پر تعجب ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن محمد بن جعفر بن محمد الکوفی النحوی التمیمی ﴿قال حدثنا﴾ ھشام بن یونس النھشلی ﴿قال حدثنا﴾ یحیٰی بن یعلی عن احمد بن محمد الاعرج عن عبداللّٰہ بن الحارث عن عبداللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ (ص) عجب لغافل ولیس بمغفول عنہ وعجب لطالب الدنیا والموت یطلبہ وعجب لضاحک ملاء فیہ وھو لا یدری ارضی اللّٰہ ام سخط لہ –

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت رسولؐ خدا نے فرمایا:

مجھے تعجب ہے اس انسان غافل پر، حالانکہ اس سے غفلت نہیں کی جائے گی اور دنیا کے چاہنے والے پر تعجب ہے جب کہ موت اس کو طلب کر رہی ہے اور مجھے تعجب ہے اس

ہٹنے والے پر جو اس میں مصروف ہے لیکن وہ یہ نہیں جانتا کہ اللہ اس پر راضی ہے یا اس پر غضب ناک ہے۔

دشمنِ علیؑ جہالت کی موت مرتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن محمد بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن یونس النهشلی ﴿قال حدثنا﴾ ابومحمد الانصاری ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر بن عیاش عن محمد بن شهاب الزهری عن انس بن مالك قال نظر النبی (ص) الی علی بن ابی طالب (ع) فقال یاعلی من ابغضك اماته الله میتة جاهلیة وحاسبه بما عمل یوم القیامة-

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی طرف دیکھتے ہوئے فرمایا:

اے علیؑ! جو آپؑ سے بغض رکھے گا اس کو اللہ جہالت کی موت مارے گا اور جو کچھ وہ عمل کر رہا ہے اس کا قیامت کے دن حساب لے گا۔

اللہ سے محبت کرنے والوں کا مقام

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن محمد بن جعفر ﴿قال حدثنا﴾ هشام ﴿قال حدثنی﴾ یحیی بن یعلی عن حمید عن عبدالله بن الحارث عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله (ص) المتحابون فی الله عزوجل علی اعمدة من یاقوت احمر فی الجنة یشرفون علی اهل الجنة فاذا اطلع احدهم ملاء حسنه بیوت اهل الجنة فیقول اهل الجنة اخرجوا ننظر المتحابین فی الله عزوجل فیخرجون وینظرون الیهم ، احدهم وجهه مثل القمر فی لیلة

البدر علی جباھھم ھولاء المتحابون فی اللہ عزوجل۔

حدیث نمبر 11: (بحذف اسناد)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

وہ لوگ جو اللہ کی خاطر محبت کرتے ہیں وہ جنت میں یاقوت سرخ کے محلوں میں ہوں گے اور تمام اہلِ جنت پر ان کو فضیلت حاصل ہوگی۔ پس جب ان میں سے کوئی اپنے محل سے باہر آئے گا تو جنت کا ہر گھر اس کے حُسن سے چمک اٹھے گا۔ پس اہلِ جنت عرض کریں گے: باہر نکلو تا کہ ہم اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کی زیارت کریں۔ پس جب وہ اپنے محلوں سے باہر تشریف لائیں گے اور تمام اہلِ جنت ان کی زیارت کریں گے اور ان میں ہر ایک کا چہرہ ایسے روشن ہوگا جیسا کہ رات کو چودھویں کا چاند چمکتا ہے۔

وہ اہلِ جنت کہیں گے یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ کی خاطر محبت کرنے والے ہیں۔

●●●

مجلس نمبر 9

[بروز ہفتہ ۲۹ رمضان المبارک سال ۴۰۴ ہجری قمری]

چار چیزوں میں جنت کی ضمانت ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر بن سلم بن البر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابومحمد عبداللہ بن برید البجلی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن بواب الهباری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی بن جعفر عن أبیه ﴿قال حدثنی﴾ اخی موسٰی ابن جعفر عن أبیه عن آبائه صلوات اللّٰہ علیهم قال قال رسول اللّٰہ (ص) اربع من کن فیه کتبه اللّٰہ من اهل الجنة من کان عصمته شهادة ان لا اله الا اللّٰہ وانی محمد رسول اللّٰہ ومن اذا انعم اللّٰہ بنعمة قال الحمد للّٰہ ومن اذا اصاب ذنباً استغفراللّٰہ ومن اذا اصابته مصیبة قال انا للّٰہ وانا الیه راجعون۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی اللہ تعالیٰ اس کا نام اہلِ جنت میں تحریر فرما دے گا۔ جس شخص کی عصمت لا الہ الا اللّٰہ وانی محمد رسول اللّٰہ کی شہادت دے اور جب اس کو کوئی نعمت ملے تو وہ الحمدللّٰہ رب العالمین کے کلمات ادا کرے اور جب کوئی گناہ اس سے سرزد ہوجائے تو وہ اللہ سے استغفار کرے اور جب اس پر کوئی

مصیبت آئے تو وہ انا للہ وانا الیہ راجعون کے کلمات زبان پر جاری کرے۔

علی علیہ السلام کی مودت میں نبیؐ کو خطبے کا حکم

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد عبدالله بن محمد بن سعيد بن زياد المقرى من كتابه ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عيسٰى بن الحسن الحربي ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن حماد ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر عن جابر الجعفي عن ابي جعفر محمد بن علي الباقر عن جابر بن عبدالله الانصاري قال نزل جبرئيل على النبي (ص) فقال ان الله يأمرك ان تقوم تفضل علي بن ابي طالب عليه السلام خطيباً على اصحابك ليبلغوا من بعدهم ذلك عنك وقد أمر جميع الملائكة ان تسمع ما تذكره والله يوحي اليك يامحمد ان من خالفك في امره فله النار ومن اطاعك فله الجنة فامر النبي (ص) مناديا فنادى الصلوٰة جامعة فاجتمع الناس وخرج حتى علا المنبر وكان اوّل ما تكلم به اعوذ بالله من الشيطان بسم الله الرحمن الرحيم قال ايها الناس انا البشير وانا النذير وانا النبي الحق اني مبلغكم عن الله تعالى في امر رجل لحمه لحمي ودمه دمي وهو عيبة العلم وهو الذي انتخبه الله من هذه الامة واصطفاه وتولاه وهداه وخلقني واياه من طينة واحدة ففضلني بالرسالة وفضله بالتبليغ عني وجعلني مدينة العلم وجعله الباب وجعله خازن العلم والمقتبس منه الاحكام وخصه بالوصية وابان امره وخوف من عداوته واوجب موالاته وامر جميع الناس بطاعته وانه عزوجل يقول من عاداه عاداني ومن والاه والاني ومن ناصبه ناصبني ومن خالفه خالفني ومن عصاه عصاني ومن اذاه اذاني ومن أبغضه ابغضني

ومن احبه احبنی ومن اطاعه اطاعنی ومن ارضاه ارضانی ومن حفظه حفظنی ومن حاربه حاربنی ومن اعانه اعاننی ومن ارادہ ارادنی ومن کادہ کادنی ایہا الناس اسمعوا لما أمرکم به واطیعوہ فانی اخوفکم عقاب اللہ عزوجل (یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تودو لو ان بینہما وبینه امدا بعیدا ویحذرکم اللہ نفسه) ثم اخذ بید امیرالمؤمنین علیه السلام فقال معاشر الناس هذا مولی المؤمنین وقاتل الکافرین وحجة اللہ علی العالمین اللہم انی قد ابلغت وہم عبادك وانت القادر علی صلاحہم فاصلحہم برحمتك یا ارحم الراحمین ثم نزل عن المنبر فاتاہ جبرئیل علیه السلام فقال یامحمد اللہ یقرئك السلام ویقول لك جزاك اللہ عن تبلیغك خیرا فقد بلغت رسالات ربك ونصحت لامتك وارضیت المؤمنین وارغمت الکافرین یامحمد ان ابن اعمك مبتلی ومبتلی به وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون –

حدیث نمبر 2: (مختلف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت بیان کی ہے وہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: آپ کھڑے ہو جائیں اور اپنے اصحاب کے سامنے علی علیہ السلام کی فضیلت کا خطبہ دیں تاکہ وہ آپؐ کے بعد آپ کی طرف سے اپنے بعد آنے والوں کے لیے تبلیغ کر سکیں اور تمام ملائکہ کو حکم دیا گیا ہے کہ جو کچھ ہم بیان کریں وہ اس کو غور سے سنیں۔

اے محمدؐ! اللہ نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے کہ جو شخص آپؐ کے حکم کی مخالفت کرے گا اس کے لیے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپ کی اطاعت کرے گا اس

کی جزا جنت قرار دی گئی ہے۔ پس رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی منادی کو ندا کا حکم دیا۔ پس منادی نے نمازِ باجماعت کی ندا دی۔ پس لوگ جمع ہو گئے اور رسولِ خدا اپنے گھر سے باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف لے گئے اور جو سب سے پہلے کلمات آپؐ نے ادا فرمائے وہ یوں تھے:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ، بسم اللہ الرحمن الرحیم اور پھر فرمایا: "اے لوگو! میں بشیر ہوں (بشارت دینے والا) میں نذیر ہوں (یعنی ڈرانے والا) میں برحق نبی ہوں اور میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے مرد کے حق کی تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت ہے جس کا خون میرا خون ہے۔ وہ علم کا خزانہ ہے اور اس کو اللہ نے اس اُمت سے منتخب فرمایا ہے اور اس کو چن لیا ہے اس کو اپنا محبوب بنایا ہے اور اس کی ہدایت فرمائی ہے۔ مجھے اور اس کو ایک مٹی سے بنایا ہے۔ پس مجھے اس نے رسالت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو میری تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ مجھے علم کا شہر قرار دیا ہے اور اس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے اور اس کو علم کا خازن (یعنی خزانہ دار) قرار دیا ہے اور احکامِ دین کو اس سے لیا جائے گا اور اس کو وصایت و وصی قرار دیا گیا ہے اور اس کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اس کی عداوت کے خوف کو بھی۔ اور اس کی موالات کو واجب قرار دیا ہے۔ اور اللہ نے تمام لوگوں کو اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جو اس سے عداوت رکھے گا گویا اس نے مجھ سے عداوت کی ہے اور جس نے اس سے دوستی کی اس نے مجھ سے دوستی کی ہے۔ جس نے اس سے

بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا۔ جس نے اس کی مخالفت کی اس نے میری مخالفت کی اور جس نے اس کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی' اور جس نے اس کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی ہے' جس نے اس سے دشمنی رکھی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے اس کو راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا اور جس نے اس کی حفاظت کی اس نے میری حفاظت کی۔ جس نے اس سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی۔ جس نے اس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔ اور جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس نے اس کو روکا اس نے مجھے روکا"۔

پھر فرمایا:

اے لوگو! جس کا تم کو اس کے بارے میں حکم دیا جائے اس کی اطاعت کرو اور میں تم کو اللہ کے عذاب سے ڈراتا ہوں (یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضرا وما عملت من سوء تود لو ان بینھا وبینہ امدا بعیدا ویحذرکم اللہ نفسہ) "جس دن ہر نفس نے جو کچھ اس نے نیکی انجام دی ہوگی اس کو وہ اپنے سامنے پائے گا اور جو کچھ اس نے برا کام کیا ہوگا اس کو بھی اپنے سامنے پائے گا اور وہ خواہش کرے گا کہ اس کے اور اس کے عمل کے درمیان بہت زیادہ دوری ہو جائے اور اللہ تم کو اپنے آپ سے ڈراتا ہے"۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امیر المومنین علی ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا

اور فرمایا:

"اے لوگو! یہ ہے مومنین کا مولاً کافروں کو قتل کرنے والا اور یہ سارے جہانوں پر اللہ کی حجت ہے اور فرمایا: اے میرے اللہ! میں نے اس کی تبلیغ کر دی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں اور تو ان کی اصلاح پر قدرت و طاقت رکھتا ہے۔ اپنی رحمت کے ساتھ ان کی اصلاح فرما کیونکہ تو ہی رحم کرنے والا ہے"۔

پھر آپ منبر سے نیچے تشریف فرما ہوئے پس حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کیا: یا محمدؐ! اللہ آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے کہ آپؐ نے خیر کی تبلیغ کی ہے اس پر آپؐ کے رب کی طرف سے آپؐ کے لیے جزائے خیر ہے۔ پس آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ فرمائی ہے اور اپنی اُمت کو نصیحت فرمائی ہے اور مومنین کو خوش کیا ہے اور کافرین کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ اے محمدؐ! تحقیق یہ آپؐ کے چچازاد کا ان کی وجہ سے امتحان ہوگا اور ان میں اُن کو آزمایا جائے گا۔

امام حسن اور حسین علیہما السلام کے بارے میں رسولؐ کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علي بن عفان عن بريد بن هارون عن حميد عن جابر بن عبدالله الانصاري قال خرج علينا رسول الله (ص) آخذاً بيد الحسن والحسين (ع) فقال ان ابني هذين ربيتهما صغيرين ودعوت لهما كبيرين وسألت الله لهما ثلاثاً فاعطاني اثنتين ومنعني واحدة سألت الله لهما ان يجعلهما طاهرين مطهرين زكيين فاجابني الى ذلك وسألت ان يقيهما وذريتهما وشيعتهما النار فاعطاني ذلك وسألت

الله ان یجمع الامة علی محبتهما فقال یامحمد انی قضیت قضاء وقدرت قدراً وان طائفة من امتك ستفی لك بذمتك فی الیهود والنصاری والمجوس وسیخفرون ذمتك فی ولدك وانی او جبت علی نفسی لمن فعل ذلك الا احله محل کرامتی ولا اسکنه جنتی ولا انظر الیه بعین رحمتی الی یوم القیمة۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' آپ نے فرمایا کہ ایک دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپؐ نے امام حسن اور حسین علیہما السلام دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ پس آپؐ نے فرمایا: تحقیق میرے یہ دونوں بیٹے جن کی بچپن سے میں پرورش کر رہا ہوں میں دعا گو ہوں کہ جب یہ جوان ہوں گے تو میں نے ان کے لیے اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے دو مجھے عطا فرمائی ہیں اور ایک سے مجھے روک دیا ہے۔

میں نے اللہ سے سوال کیا کہ وہ ان دونوں کو طاہر و مطہر قرار دے اور زکی و پاکیزہ قرار دے۔ پس اس نے میری اس دعا کو قبول کر لیا۔ پھر میں نے سوال کیا ان دونوں کو ان دونوں کی ذریت کو اور ان دونوں کے شیعوں کو جہنم کی آگ سے محفوظ فرما۔ پس اللہ نے میری اس دعا کو بھی قبول کر لیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: میری ساری اُمت کو ان دونوں کی محبت پر جمع فرما دے۔

پس آواز قدرت آئی: اے محمدؐ! میری قضا و قدر حاوی ہو چکی ہے کہ آپؐ کی اُمت کا ایک گروہ وہ سلوک کرے گا جو یہود و نصاریٰ اور مجوسیوں نے کیا تھا اور تیرے اس بیٹے کے ساتھ بھی وہی کام انجام دیں گے اور میں نے اپنے لیے واجب قرار دیا ہے کہ جو بھی اس طرح کرے گا میں اس کو اپنی کرامت کا محل نہیں دوں گا اور میں اس کو اپنی جنت میں بھی

سکونت نہیں دوں گا اور اس کی طرف قیامت کے دن اپنی رحمت کی نظر بھی نہیں کروں گا۔

حضرت مالک بن الحارث الاشترؓ کی وفات

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیش الکاتب (قال أخبرنی﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی عن محمد بن زکریا عن عبداللّٰہ بن الضحاک عن هشام بن محمد قال لما ورد الخبر علی امیرالمؤمنین (ع) بمقتل محمد بن ابی بکر کتب الی مالک بن الحارث الاشتر رحمه اللّٰه وکان مقیما بنصیبین اما بعد فانک ممن استظهر علی اقامة الدین واقمع به نخوة الأثیم واسد به الثغر المخوف وقد کنت ولیت محمداً بن ابی بکر رحمه اللّٰه مصر فخرج علیه خوارج وکان حدثا لاعلم له بالحروب فاستشهد رحمه اللّٰه فاقدم علی لننظر فی امر مصر واستخلف علی عملک اهل الثقة والنصیحة فاستخلف ملک علی عمله شبیب بن عامر الازدی واقبل حتی ورد علی امیرالمؤمنین علیه السلام فحدثه حدیث مصر واخبره عن اهلها وقال له لیس لهذا الوجه غیرک فاخرج فانی ان لم اوصیک اکتفیت برأیک واستعن باللّٰه علی ما اهمک واخلط الشدة باللین وارفق ما کان الرفق أبلغ واعتزم علی الشدة متی لم تغن عنک الا الشدة قال فخرج مالک فاتی رحله وتهیأ للخروج الی مصر وقدم امیرالمؤمنین علیه السلام کتابا الی اهل مصر بسم اللّٰه الرحمٰن الرحیم سلام علیکم فانی احمد الیکم اللّٰه الذی لا اله الا هو واسأله الصلوٰة علی نبیه محمد وآله وانی قد بعثت الیکم عبداً من عباد اللّٰه لاینام ایام الخوف ولاینکل عن الاعداء حذار الدوایر من اشد عبیداللّٰه بأسا

وأکرمہم حسبا اضر علی الفجار من حریق النار وابعد الناس من دنس او عار وہو مالک بن الحارث الاشتر لأنابی الضرس ولا کلیل الحد حلم فی الحذر رزین فی الحرب ذوی رأی اصیل وصبر جمیل فاسمعوا له واطیعوا امره فان امرکم بالنفیر فانفروا وان امرکم ان تقیموا فاقیموا فانه لایقدم ولا یحجم الا بأمری فقد آثرتکم به علی نفسی نصیحة لکم وشدة شکیمة علی عدوکم وعصمکم الله بالهدی وثبتکم بالتقوی ووفقنا وایاکم لما یحب ویرضی والسلام علیکم ورحمة الله وبرکاته–

ولما تہیأ مالک الاشتر للرحیل الی مصر کتب عیون معاویة بالعراق الیه یرفعون خبره فعظم ذلک علی معاویة وقد کان طمع فی مصر فعلم ان الاشتر ان قدمها فاتته وکان اشد علیه من ابن ابی بکر فبعث الی دہقان من اہل الخراج بالقلزم ان علیا قد بعث بالاشتر الی مصر وان کفیتنیه سوغتک خراج ناحیتک ما بقیت فاحتل فی قتله بما قدرت علیه ثم جمع معاویة اہل الشام وقال لہم ان علیا قد بعث بالاشتر الی مصر فہلموا ندعوا الله علیه یکفینا امره ثم دعا ودعوا معه وخرج الاشتر الی القلزم فاستقبله ذلک الدہقان فسلم علیه وقال انا رجل من اہل الخراج ولک ولاصحابک علی حق فی ارتفاع ارضی فانزل علی اقم بامرک وامر اصحابک وعلف دوابک واحتسب بذلک لی من الخراج فنزل علیه الاشتر فاقام له ولاصحابه بما احتاجوا الیه وحمل الیه طعاما دس فی جملته عسلا جعل فیه سمما فلما شربه الاشتر قتله ومات من ذلک وبلغ معاویة خبره فجمع اہل الشام وقال لہم ابشروا فان الله تعالی قد دعاکم وکفاکم الاشتر واماته فسروا بذلک واستبشروا به ولما بلغ امیرالمؤمنین علیه السلام وفات

الاشتر جعل يتلهف ويتأسف عليه ويقول لله در مالك لو كان من جبل لكان اعظم اركانه ولو كان من حجر لكان صلداً ما والله ليهدن موتك عالماً فعلى مثلك فلتبك البواكى ثم قال انا لله وانا اليه راجعون والحمدلله رب العالمين انى احتسبه عندك فان موته من مصايب الدهر فرحم الله ما لكا فقد وفى بعهده وقضى برسول الله (ص) فانها اعظم المصيبة -

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

ہشام بن محمد رضی اللہ عنہ نے روایت ذکر کی ہے کہ جب محمد ابن ابی بکر کی موت کی خبر امیر المومنین علی علیہ السلام کو ملی تو آپؑ نے مالک بن حارث اشتر کی طرف خط لکھا جو ان دنوں "نصیبین" کے مقام پر مقیم تھے۔

لکھا: اما بعد: اے مالک! آپ ان لوگوں میں سے ہیں جن سے میں دین کو قائم کرنے کے لیے مدد طلب کرتا ہوں اور ان کے ذریعے لئیم اور کمینے لوگوں کا قلع قمع کرتا ہوں اور جن کے ساتھ میں خوفناک سرحدوں میں بھی شکار کرتا ہوں اور تحقیق میں نے محمد بن ابی بکر (خدا اُن پر رحمت کرے) کو مصر کا والی بنایا تھا لیکن ان پر خوارج نے حملہ کر دیا وہ اتنا اچانک تھا کہ وہ ان چالوں کو نہیں جان سکے اور وہ شہید ہو گئے (خدا ان پر رحمت فرمائے)۔ اب آپ مصر کے معاملہ میں اقدام کریں اور انتظامی امور پر کسی قابلِ اعتماد کو اپنا خلیفہ قرار دیں۔ پس مالک نے اپنے کاروبار پر شبیب بن عامر ازدی کو اپنا نائب مقرر کیا اور خود مولاؑ کی خدمت میں چلے آئے۔ جب وہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؑ نے مصر کے سارے واقعہ سے ان کو آگاہ کیا اور مصریوں کے بارے میں بھی ان کو خبر دی اور فرمایا: اس کے لیے آپ کے علاوہ کوئی مناسب نہیں ہے لہٰذا سفر کے لیے قصد کریں۔ کیونکہ اگر میں آپ کو کوئی وصیت نہ بھی کروں تب بھی میں جانتا ہوں آپ کی رائے ہی کافی ہے۔ اپنے اہم امور میں اللہ سے مدد حاصل کریں اور لوگوں سے شدت کے

ساتھ نرمی کو مخلوط کریں۔ پس مالک کے لیے زادِ راہ کو آمادہ کیا گیا اور وہ مصر کی طرف روانہ ہو گئے۔ روانگی کے وقت امیر المومنین علیہ السلام نے آپ کو ایک خط مصریوں کے لیے دیا جس میں تحریر تھا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم، السلام علیکم! میں تمہارے بارے میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اس سے میں درود وسلام کا سوال کرتا ہوں۔ ان کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے اور ان کی آل کے لیے۔ میں آپ لوگوں کی طرف اللہ کے بندوں میں سے ایک ایسے بندے کو والی و گورنر بنا کر بھیج رہا ہوں جو خطرات کے ایام میں سوتا نہیں؛ دشمنوں کے خوف سے وہ بزدل نہیں ہوتا۔ اللہ کے بندوں میں سب سے بہادر ہے اور حسب ونسب کے اعتبار سے صاحب عزت و اکرام ہے اور فاجروں کے لیے جلانے والی آگ سے زیادہ نقصان دہ ہے۔ عیب و عار میں لوگوں سے بہت دُور ہے اور وہ مالک بن حارث اشتر ہے۔ جو تجربہ کار ہے' حد کو روکنے والا نہیں ہے' غضب میں بُردبار رہتا ہے اور جنگ میں ڈٹ جانے والا ہے۔ صاحب الرائے اور صبرِ جمیل کا مالک ہے۔ پس اس کے حکم کو سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر یہ تم کو کوچ کا حکم دے تو کوچ کرو۔ اور اگر یہ قیام کا حکم دے تو قیام کرو کیونکہ یہ آپ کو نہ مقدم کرے گا اور نہ مؤخر مگر میرے حکم کے ساتھ۔ پس میں تم کو اپنے لیے اس کے ساتھ موثر قرار دیتا ہوں اور تمہیں نصیحت کرتا ہوں اور تمہارے دشمن پر تم کی شدت کے بدلے کی اور اللہ سے تمہاری ہدایت کے ساتھ حفاظت اور تقویٰ پر

ثابت قدم رہنے کی دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو اس چیز
کی توفیق عطا فرمائے جو اس کو پسند ہو اور جس میں وہ راضی ہو۔
والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

جب مالک اشترؓ نے مصر کی طرف جانے کا ارادہ کرلیا تو عراق میں معاویہ کے جاسوسوں نے معاویہ کو اس کی اطلاع کردی۔ پس یہ خبر معاویہ کو بہت گراں گزری کیونکہ وہ مصر میں خود بھی حریص نظروں سے دیکھتا تھا اور وہ جانتا تھا کہ مالک اشتر اگر وہاں چلے گئے تو باقی بس۔ مالک اشتر اس کے لیے محمد بن ابی بکر سے بھی زیادہ سخت تھے۔ پس معاویہ نے چال چلی اور قلزمہ کے خوارج میں سے ایک کسان کو پیغام روانہ کیا کہ علی ابن ابی طالبؑ نے مالک اشترؓ کو مصر کی طرف روانہ کیا ہے اگر تو نے مالک اشترؓ کو روک لیا تو اس علاقے کا سارا اخراج تیرے لیے بطور سوغات وہدایہ پیش کروں گا۔ پس تم اس کے قتل کا صلہ تلاش کرو۔ اس کے بعد معاویہ نے اہل شام کو جمع کیا اور ان کو اطلاع دی کہ علیؑ ابن ابی طالبؑ نے مالک اشترؓ کو مصر کی طرف روانہ کردیا ہے۔ پس سب آؤ اور ہم اللہ کی بارگاہ میں اس کے خلاف دعا کریں تاکہ وہ اس کے امرومعاملہ کو ختم کردے۔ پھر معاویہ نے اور اس کے حواریوں نے دعا کی۔ ادھر مالک اشترؓ قلزم کی طرف روانہ ہوچکے تھے۔ راستے میں اسی کسان نے مالک کا استقبال کیا، آپ کو سلام کیا اور عرض کیا: میں اہل خراج میں سے ایک مرد ہوں (یعنی جو خراج وغیرہ حکومت کو دیتے ہیں) آپ کا اور آپ کے ساتھیوں کا میرے اوپر ایک حق ہے۔ آپ میرے علاقے سے گزر رہے ہیں آپ بھی تشریف لائیں اور اپنے اصحاب کو بھی اترنے کا حکم دیں اور اپنے جانوروں کو گھاس کھلائیں اور ہم آپ کی مہمان نوازی کا شرف چاہتے ہیں۔ مالک اشترؓ اترے اور اپنے ساتھیوں کو بھی اترنے کا حکم دیا۔ ضروریات طعام فراہم کیے گئے۔ اس کھانے میں شہد بھی تھا جس میں اس کسان نے زہر ملا دیا تھا۔ اسی سے مالک کی موت واقع ہوئی اور جب معاویہ کو اس کی خبر ملی تو معاویہ نے

اہل شام کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ میں تم کو خوشخبری دیتا ہوں تحقیق تم نے اللہ کو مالک اشترؓ کے بارے میں پکارا تھا اللہ نے تمہاری دعا قبول فرمائی اور مالک کو اس نے موت دے دی ہے۔ پس تم اس پر خوش ہو جاؤ اور بشارت دو ایک دوسرے کو۔ اور جب امیرالمومنین علی علیہ السلام کو مالکِ اشترؓ کی وفات کی خبر ملی تو آپؑ بے قرار ہو گئے اور افسوس کیا اور فرمایا: اے مالکؓ تو کتنا عظیم اور اچھا تھا۔ اگر پہاڑ کا آپ کے ساتھ قیاس کیا جائے تو آپ اس سے عظیم تھے اور اگر پتھر کا آپ سے موازنہ کیا جائے تو آپ اس سے زیادہ سخت تھے۔ اور آپ کی موت سے ایک عالم کو سکون نہیں ملے گا اور آپ جیسے لوگوں پر ہر رونے والے کو رونا چاہیے۔ پھر فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون والحمد للہ رب العالمین۔ اے میرے اللہ! میں اس معاملہ کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ اس کی موت زمانے کے مصائب میں سے ایک ہے۔ اللہ مالک پر رحم کرے۔ اس نے اپنے عہد کو پورا کر دیا ہے اور رسولؐ خدا کے حق کو ادا کر دیا ہے۔ پس تحقیق اس کی موت میرے لیے بہت بڑی مصیبت ہے۔

الائمہ بعض بعض کے لیے دلیل ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوغالب احمد بن محمد الزراری عن عبداللہ بن جعفر الحمیری عن الحسن بن علی بن الحسن بن زکریا عن محمد بن سنان ویونس بن یعقوب عن عبدالاعلی بن اعین قال سمعت ابا عبداللہ (ع) یقول اولنا دلیل علی آخرنا وآخرنا مصدق لاولنا والسنۃ فینا سواء ان اللہ تعالی اذا حکم حکما اجراہ الحمدللہ رب العالمین وصلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً حدثنا الشیخ المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تمکینہ یوم الاثنین سلخ شوال سنۃ اربع وار بعمائۃ –

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

عبدالاعلیٰ بن اعین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا:

ہمارا پہلا ہمارے آخری کے لیے دلیل ہے اور ہمارا آخری ہمارے اوّل کا مصداق ہے اور ہماری روش وسنت سب میں برابر ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ جب کسی کام کا حکم کرتا ہے تو اس کو وہ جاری بھی فرمایا ہے۔ الحمدللّٰہ رب العالمین- وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً۔

اس حدیث کو علامہ شیخ مفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن نعمانؒ نے یکم شوال سال ۴۰۴ ہجری کو بیان فرمایا۔

جنت کے سارے دروازے اُس کے لیے کھول دیئے جائیں گے

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید عن أبیہ عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسین بن سعید عن محمد ابن الفضیل عن ابی الصباح الکنانی عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال من قال اذا اصبح قبل ان یطلع الشمس واذا امسی قبل ان تغرب الشمس اشهد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمداً عبدہ ورسولہ وان الدین کما شرع والاسلام کما وصف والقول کما حدث والکتاب کما نزل وان اللّٰہ ھوالحق المبین ذکر اللّٰہ محمداً وآل محمد بالسلام فتح اللّٰہ لہ ثمانیۃ ابواب الجنۃ وقیل لہ ادخل من ای ابوابها شئت ومحاعنہ خنا ذلك الیوم-

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص صبح کو طلوع آفتاب سے پہلے اور شام کو غروب آفتاب سے پہلے یہ کلمات ادا کرتا ہے:

اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبدهٗ ورسوله- ان الدين كما شرع -والاسلام كما وصف والقول كما حدث والكتاب كما نزل وان الله هو الحق المبين - اور وہ محمدؐ و آل محمدؐ پر درود و سلام بھی پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کے آٹھ دروازے کھول دے گا اور اس سے کہا جائے گا جس دروازے سے تو گزرنا چاہتا ہے اس سے گزر کر جنت میں داخل ہو جا اور اس دن اس کی ساری خطائیں محو و ختم کردی جائیں گی۔

●●●

مجلس نمبر 10

[بروز بدھ ۲ شوال سال ۴۰۴ ہجری قمری]

اللہ کے مخلص دوست کی نشانی

حدثنا الشیخ المفید ابوعبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تایید، فی مسجدہ بدرب رباح ﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویہ رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی ومحمد بن الحسین بن ابی الخطاب جمیعا عن الحسن بن محبوب عن ابن سنان عن ابی حمزۃ الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام قال قال موسی بن عمران علی نبینا وآلہ وعلیہ السلام الٰہی من اصفیائک من خلقک قال الری الکفین الری القدمین[1] یقول صادق ویمشی ہونا فاولئک تزول الجبال ولا یزولون قال الٰہی فمن ینزل دارالقدس عندک- قال الذین لا تنظر اعینہم الی الدنیا ولا یذیعون اسرارہم فی الدین ولا یأخذون علی الحکومۃ الرشا الحق فی قلوبہم والصدق علی السنتہم فاولئک فی ستری فی الدنیا وفی دارالقدس عندی فی الآخرۃ-

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی علیہما السلام

1- ھکذا فی النسخ

سے روایت کی ہے' آپ نے فرمایا کہ حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے بارگاہ خدا میں عرض کی:

اے میرے پروردگار! تیری مخلوق میں سے تیرے مخلص دوست کون ہیں؟

آواز قدرت آئی: اے موسیٰ! میرے مخلص دوست وہ ہیں جو اپنے ہاتھوں اور قدموں کو روکنے والے ہیں' زبان کے سچے اور وہ ایسے پُروقار و پُرسکون چلتے ہیں کہ پہاڑوں میں لغزش ہو سکتی ہے لیکن ان کے قدموں میں لغزش نہیں آئے گی۔

پھر حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! تیرے دارالقدس میں کون وارد ہوں گے؟

آواز قدرت آئی: اے موسیٰ! یہ وہ لوگ ہوں گے جن کی نظریں اس دنیا کی طرف نہیں ہوں گی اور وہ اپنے دین میں رازوں کو فاش نہیں کرتے اور حق کا فیصلہ کرنے میں رشوت نہیں لیتے۔ ان کے دل میں حق کی محبت ہوتی ہے اور ان کی زبان پر سچ ہوتا ہے۔ وہ دنیا میں پس پردہ ہوتے ہیں اور آخرت میں میرے پاس دارالقدس میں ہوں گے۔

اولیاء اللہ کون ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الكاتب ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابي خيثمة ﴿قال حدثنا﴾ عبدالملك بن داهر عن الاعمش عن عباية الاسدي عن ابن عباس رحمه الله قال سئل امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام عن قوله تعالى "الا ان اولياء الله لا خوف عليهم ولاهم يحزنون" فقيل له من هؤلاء الاولياء فقال اميرالمؤمنين (ع) هم قوم اخلصوا لله تعالى فى عبادته ونظروا الى باطن الدنيا حين نظر الناس الى ظاهرها فعرفوا جلها حين غر

الخلق سواهم بعاجلها فتركوا منها ما علموا انه سيتركهم واماتوا منها ما علموا انه سيميتهم ثم قال ایها المعلل نفسه بالدنيا الراكض على حبايلها المجتهد في عمارة ما سيخرب منها الم تر الى مصارع ابائك في البلاد ومضاجع ابنائك تحت الجنادل والثرى كم مرضت بيدك وعللت بكفيك يستوصف لهم الاطباء ويستعيب لهم الاحياء فلم يغن غناءك ولا ينجع فيهم دوائك۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون سے "آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کے اولیاء وہ ہیں جن پر کسی قسم کا کوئی خوف نہیں ہوتا اور نہ ہی وہ غم زدہ ہوتے ہیں" ان کے بارے میں سوال کیا گیا: اے مولا! یہ اللہ کے اولیاء کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنی عبادت صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے لیے قرار دیتے ہیں اور وہ دنیا کی حقیقت کی طرف نظر رکھتے ہیں۔ جب کہ لوگ دنیا کے ظاہر کی طرف دیکھتے ہیں۔ وہ اس کی شان کو جانتے ہیں جب کہ ان کے علاوہ باقی مخلوق کی نظر دنیا کے دھوکے میں ہوتی ہے۔ اور جس چیز کے بارے میں وہ جانتے ہیں کہ وہ عنقریب ان کو چھوڑنی پڑے گی وہ اس کو پہلے ہی چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جس کے بارے میں جانتے ہیں کہ یہ عنقریب مر جائیں گے وہ اس کو پہلے ہی مار دیتے ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: وہ جو اپنے نفسوں کے ساتھ دنیا میں مشغول ہو چکے ہیں اس کے پھندوں میں جکڑے جا چکے ہیں اور وہ اس کی خرابیوں کی تعمیر کرنے کی کوشش کرنے میں مصروف ہیں کیا آپ نے نہیں دیکھا ان لوگوں کی طرف جو تیرے آباؤ اجداد کے ساتھ مقابلہ کرتے رہے ہیں اور اب بڑی بڑی چٹانوں کے تحت تیری اولاد کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔ کتنے ایسے مریض ہیں جو تیرے

ہاتھوں میں ہیں اور ان کے لیے اطباء و حکیموں نے نسخے تجویز کیے ہیں اور جاں اُن پر پردہ ڈال رہا ہے۔ ان کو آپ کی دولت بے نیاز نہیں کر سکتی اور آپ کی دوائیں اس کو صحت نہیں دے سکتیں یعنی تیری دوائیں اس کے لیے کامیاب ثابت نہیں ہوتیں۔

میرا دین رسولؐ کا دین ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ابراهیم ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن نصر بن مزاحم ﴿قال حدثني﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبدالرحمٰن عبدالله بن عبدالملك عن یحییٰ بن سلمة عن أبیه سلمة بن كهیل عن ابی صادق قال سمعت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام یقول دینی دین رسول الله (ص) وحسبی حسب رسول الله (ص) فمن تناول دینی وحسبی فقد تناول دین رسول الله (ص) وحسبه۔

حدیث نمبر 3: (مختصر اسناد)

ابوصادق نے فرمایا: میں نے حضرت امیرالمومنین علیہ السلام سے سنا' وہ فرماتے ہیں کہ میرا دین رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین ہے اور میرا حسب رسولؐ خدا کا حسب ہے۔ جس شخص نے میرے دین اور حسب کو اخذ کر لیا اس نے رسولؐ خدا کے دین اور حسب کو اختیار کر لیا ہے۔

وہ چیز جو اللہ نے سب سے زیادہ انسان پر واجب کی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن ہشام بن سالم عن زرارة بن اعین عن ابی عبدالله جعفر بن محمد الصادق علیه

السلام قال الا اخبرك باشد ما فرض الله علی خلقه قلت بلی قال انصاف الناس من نفسك ومواساة اخيك وذكر الله فی كل حال اما انی لا ارید بالذكر سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر وان كان هذا من ذلك ولكن ذكر الله فی كل موطن تهجم فيه علی طاعة الله او معصية له۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت زرارہ بن اعین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت کی ہے' آپؑ نے فرمایا: کیا میں آپ کو بتاؤں کہ اللہ نے انسان پر سب سے زیادہ کون سی چیز واجب قرار دی ہے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟ آپؑ نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف فراہم کرنا' اپنے بھائی کے ساتھ مواسات و بردباری کرنا اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا۔ اس ذکر سے میری مراد یہ نہیں ہے ''سبحان الله والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر''۔ اگرچہ یہ بھی ذکر خدا میں شامل ہے لیکن اس سے مراد یہ ہے کہ ہر مقام پر وہ خدا کو یاد رکھے۔

میں علیؑ اور شیعانِ علیؑ کے لیے مغفرت طلب کرتا ہوں

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسين البصيری المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالله الاسدی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبدالله بن جعفر العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ يحيیٰ بن هاشم الغسانی ﴿قال حدثنا﴾ غياث بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد عليه السلام عن أبيه عن جده قال قال رسول الله علمت سبها من المثانی ومثلت لی أمتی فی الطين حتیٰ نظرت الی صغيرها وكبيرها ونظرت فی السموات كلها فلما رأيت رأيتك ياعلی استغفرت لك ولشيعتك يوم القيمة۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں سبع مثانی (یعنی سورۃ حمد) کا علم رکھتا ہوں اور میرے لیے میری پوری اُمت کو مٹی میں مشخص کر دیا یہاں تک کہ میں نے اس تصویر میں چھوٹے بڑے سب کو دیکھا ہے اور میں نے سارے آسمانوں کو بھی دیکھا ہے اور جیسے ہی میں نے ان میں علیؑ کو دیکھا اور آپؑ کے شیعوں کو دیکھا تو میں نے آپؑ کے اور آپؑ کے شیعوں کے لیے قیامت کے دن تک مغفرت طلب کی۔

حضرت علی علیہ السلام سب سے افضل ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ جعفر بن عبداللہ العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحیٰی بن هاشم الغسانی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن عیاش عن معاذ بن رفاعة عن شهر بن حوشب قال سمعت ابا امامة الباهلی یقول ولا یمنعنی مکان معاویة ان اقول الحق فی علی علیه السلام سمعت رسول اللّٰه (ص) یقول علی افضلکم وفی الدین افقهکم وبسنتی ابصرکم ولکتاب اللہ اقراکم اللّٰهم انی احب علیا فاحبه اللّٰهم انی احب علیا فاحبه -

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

شہر بن حوشب نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوامامہ باہلی سے سنا ہے وہ کہتے ہیں: معاویہ کا مکان و محل بھی مجھے علی علیہ السلام کے حق کو بیان کرنے سے نہیں روک سکا۔ میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: تم میں سب سے افضل علی علیہ السلام ہیں اور دین میں تم سب سے زیادہ فقیہ علی علیہ السلام ہیں اور میری سنت میں سب سے زیادہ بصیر ہیں اور اللہ کی کتاب کو تم سب سے زیادہ تلاوت کرنے والے

ہیں۔ اے میرے اللہ! میں علیؑ سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما۔ اے میرے اللہ! میں علی علیہ السلام سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی ان سے محبت فرما۔

ابوبکر کے والد ابوقحافہ کا خلافت کے بارے میں بیان

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد المصری البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابوبشراحمد بن ابراهیم ﴿قال حدثنا﴾ زکریا بن یحییٰ الساجی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالجبار ﴿قال حدثنا﴾ سفیان عن الولید بن کثیر عن ابن الصیاد عن سعید بن المسیب قال لما قبض النبی (ص) ارتجت مکة بنعیه فقال ابوقحافة ما هذا قالوا قبض رسول اللّٰہ (ص) قال فمن اولی الناس بعده قالوا ابنك قال فهل رضیت بنوعبدشمس وبنو المغیرة قالوا نعم قال لا مانع لما اعطی اللہ ولا معطی لما منع اللہ ما اعجب هذا الامر تنازعون النبوة وتسلمون الخلافة ان هذا لشیئ براد-

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

سعید بن مسیّب نے بیان کیا ہے کہ جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دنیا سے رحلت ہوئی میں اس کی خبر لے کر مکہ میں آیا تو مجھے ابوقحافہ نے کہا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ لوگوں نے کہا: رسولؐ خدا کی رحلت ہوگئی ہے۔ اس نے کہا: ان کے بعد لوگوں کا مولا اور خلیفہ کون بنا ہے؟ لوگوں نے جواب دیا: آپ کا بیٹا۔ اس نے کہا: کیا بنوعبدشمس اور بنوالمغیرہ والے اس کی خلافت پر راضی ہوگئے ہیں۔ لوگوں نے کہا: ہاں۔ پھر اس نے کہا: جو اللہ دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں ہے اور جس کو اللہ روکے اس کو کوئی دینے والا نہیں ہے۔ یہ کتنا عجیب کام ہے کہ انہوں نے نبوت میں تنازع واختلاف کیا لیکن اس کی خلافت کو سب نے تسلیم کرلیا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے۔

حضرت خضر علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین ﴿قال أخبرنی﴾ ابو علی احمد بن محمد الصولی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالعزیز بن یحییٰ الجلودی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن حمید ﴿قال حدثنا﴾ مخول بن ابراھیم ﴿قال حدثنا﴾ صالح بن ابی الاسود ﴿قال حدثنا﴾ محفوظ بن عبیداللّٰہ عن شیخ من اھل حضرموت عن محمد بن الحنفیۃ علیہ الرحمۃ بینا امیر المؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام یطوف بالبیت اذا رجل متعلق بالاستار وھو یقول یامن لا یشغلہ سمع عن سمع یامن لایغلطہ السائلون یامن لا یبرمہ الحاح الملحین اذقنی برد عفوک وحلاوۃ رحمتک فقال لہ امیرالمؤمنین علیہ السلام ھذا دعائک قال لہ الرجل وقد سمعتہ قال نعم قال فادع بہ فی دبر کل صلوۃ فواللّٰہ مایدعو بہ احد من المؤمنین فی ادبار الصلوۃ الاغفر اللّٰہ لہ ذنوبہ ولو کانت عدد نجوم السماء وقطرھا وحصباء الارض وثراھا فقال لہ امیرالمؤمنین (ع) ان علم ذلک عندی واللّٰہ واسع کریم فقال لہ ذلک وھو الخضر (ع) صدقت وللّٰہ یاامیر المؤمنین وفوق کل ذی علم علیم وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمدالنبی وآلہ الطاھرین۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے۔ اچانک ایک مرد کو دیکھا جو بیت اللہ کے غلاف کے ساتھ چمٹا ہوا تھا اور یوں دعا مانگ رہا تھا:

یامن لا یشغلہ سمع عن سمع یامن لا یغلطہ السائلون یامن لایبرمہ الحاح الملحین اذقنی برد عفوک وحلاوۃ رحمتک۔

پس امیرالمومنین علی علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: یہ تیری دعا ہے؟ اس شخص نے عرض کی: کیا آپؑ نے میری دعا کو سن لیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ اس شخص نے کہا: اس دعا کو ہر نماز کے بعد پڑھو۔ پس اللہ کی قسم مومنین میں سے جو بھی نماز کے بعد اس دعا کو پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے سب گناہ معاف کر دے گا خواہ آسمان کے تاروں کے برابر، بارش کے قطروں کے برابر اور زمین کے ذرات کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔

پس امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: اس چیز کا علم میرے پاس ہے۔ اللہ کا کرم اس سے بھی وسیع ہے۔ پس اس مرد نے آپؑ سے کہا جو کہ حضرت خضرؑ تھے اے امیرالمومنین! آپؑ نے سچ فرمایا۔ وہ ہر صاحب علم سے زیادہ جاننے والا ہے۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی و آلہ الطاہرین

●●●

مجلس نمبر 11

[بروز پیر ۲۰ رجب سال ۴۰۷ ہجری قمری]

حضرت علی علیہ السلام کا مواعظ

حدثنا الشیخ المفیدابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تایبدہ فی مسجدہ بدرب رباح فی ھذا الشھر ﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ الفضل بن الحباب الجمحی ﴿قال حدثنا﴾ مسلم بن عبداللہ البصری ﴿قال حدثنا﴾ ابی قال حدثنی محمد بن عبدالرحمٰن النہدی ﴿قال حدثنا﴾ شعبۃ بن سلمۃ بن کھیل عن حبۃ العرنی قال سمعت امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام یقول انی اخشی علیکم اثنتین طول الامل واتباع الھوی فاما طول الامل فینسی الآخرۃ واما اتباع الھوی فیصد عن الحق وان الدنیا قد ترحلت مدبرۃ والآخرۃ قد جائت مقبلۃ ولکل واحد منھما بنون فکونوا من ابناء الآخرۃ ولا تکونوا من ابناء الدنیا الیوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

جناب حبۃ العرنی نے روایت کی ہے کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا:

میں آپ لوگوں کے بارے میں دو چیزوں سے ڈرتا ہوں لمبی آرزو اور خواہشات

کی اتباع ہے۔ کیونکہ لمبی لمبی آرزوئیں انسان کو آخرت سے فراموش کرادیتی ہیں اور خواہشاتِ نفس کی پیروی انسان کو حق سے روک دیتی ہیں۔ تحقیق دنیا تمہارے پیچھے ہے اور آخرت تمہارے سامنے ہے اور ان میں ہر ایک کے بیٹے ہیں۔ پس تم لوگ آخرت کے بیٹے بنو دنیا کے بیٹے نہ بنو۔ آج عمل کا دن ہے آج حساب نہیں ہوگا اور کل کا دن عمل کا دن نہیں ہوگا بلکہ فقط حساب ہوگا۔

حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ ابي عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن ابن محبوب عن مالك بن عطية عن داود بن فرقد عن ابي عبدالله الصادق جعفر بن محمد (ع) قال ان فيما ناجى الله به موسى بن عمران (ع) ان ياموسى ما خلقت خلقا هو احب الي من عبدي المؤمن واني انما ابتليته لما هو خير له وانا اعلم بما يصلح عبدي ولصبر على بلائي وليشكر نعمائي وليرض بقضائي اكتبه في الصديقين عندي اذا عمل بما يرضيني واطاع امري

<u>تحقیق سند نمبر 2:(مختلف اسناد)</u>

جناب داؤد بن فرقد رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوعبداللہ الصادق جعفر بن محمد علیہما السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

تحقیق وہ چیز جو خدا نے جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے مناجات کی ہے ان میں سے ایک چیز یہ تھی اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰؑ! میں نے ایسی کوئی مخلوق خلق نہیں کی جو مجھے مومن بندے سے زیادہ محبوب ہو اور میں اپنے مومن بندے کو اس چیز کے

ساتھ مبتلا کرتا ہوں جو اس کے لیے بہتر ہوتی ہے اور میں جانتا ہوں کہ میرے بندے کے لیے کون سی چیز فلاح رکھتی ہے اور اس کے لیے میری مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور میری نعمات پر شکر ادا کرنا چاہیے اور میرے فیصلے پر اس کو راضی رہنا چاہیے۔ پس اگر وہ ایسا کام کرے جو میری خوشنودی کا باعث بنے اور وہ میری اطاعت کرے تو وہ میرے نزدیک صدیقین میں تحریر کیا جائے گا۔

حضرت علی علیہ السلام کے لیے ردِ آفتاب ہونا

﴿قال أخبرني﴾ ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد بن محمد بن عیسی المکی ﴿قال حدثنا﴾ الشیخ الصالح ابوعبدالله عبدالرحمن بن محمد بن حنبل ﴿قال أخبرت﴾ عن عبدالرحمن ابن شریک عن أبیه ﴿قال حدثنا﴾ عروة بن عبیدالله بن بشیر الجعفی قال دخلت علی فاطمة بنت علی بن ابی طالب علیه السلام وهی عجوز کبیرة وفی عنقها خرزة وفی یدها مسکتان فقالت یکره للنساء ان یتشبهن بالرجال ثم ﴿قال حدثتنی﴾ اسماء بنت عمیس قالت اوحی الله الی نبیه محمد (ص) فیغشاه الوحی فستره علی بن ابی طالب علیه السلام بثوبه حتی غابت الشمس فلما سری عنه قال یاعلی ما صلیت العصر قال لا یارسول الله شغلت عنها بك فقال رسول الله (ص) اللّٰهم اردد الشمس علی علی ابن ابی طالب (ع) وقد کانت غابت فرجعت حتی بلغت الشمس حجرتی ونصف المسجد۔

<u>حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)</u>

حضرت فاطمہ بنت علی علیہ السلام فرماتی ہیں کہ عورتوں کے لیے مکروہ ہے کہ مردوں

کے مشابہ ہوں۔ پھر فرمایا کہ اسماء بنت عمیس نے بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی نازل ہو رہی تھی اور وحی کے وقت آپ حالتِ مدہوشی میں تھے۔ پس علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے آپ کو چادر سے ڈھانپے رکھا۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا۔ جب آپؐ وحی سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے فرمایا: یا علیؑ! کیا آپؑ نے نمازِ عصر ادا کی ہے؟ آپؑ نے عرض کی: نہیں یا رسولؐ اللہ! میں آپؐ کی اطاعت میں مشغول تھا۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا: اے میرے اللہ تو علی علیہ السلام کے لیے سورج کو واپس پلٹا دے جب کہ وہ غروب ہو چکا تھا۔ پس سورج واپس پلٹ آیا یہاں تک کہ اس کی شعاع دھوپ میرے حجرے اور آدھی مسجد تک پھیل گئی۔

حضرت فاطمہ علیہا السلام کی رضایت سے اللہ راضی ہوتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن همام الکاتب الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن القاسم المحاربی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن اسحاق الراشدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی عن محمد بن الفضیل الازدی عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر الباقر محمد بن علی (ع) عن أبیه عن جده قال قال رسول اللّٰه (ص) ان اللّٰه لیغضب لغضب فاطمة ویرضی لرضاها۔

<u>حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)</u>

حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ غضب ناک ہوتا ہے جنابِ فاطمہؑ کے غضب ناک ہونے سے اور ان کے راضی ہونے

سے اللہ راضی ہوتا ہے۔

بُرا دن جس سے زیادہ کوئی نہ ہو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنی﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال أخبرنی﴾ محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ ابواسماعیل العطار ﴿قال أخبرنا﴾ ابولهیعة عن ابی الاسود عن عروة بن الزبیر قال لما بایع الناس ابابکر خرجت فاطمة بنت محمد علیها السلام فوقفت علی بابها وقالت ما رأیت کالیوم قط حضروا اسوء محضر ترکوا نبیهم (ص) جنازة بین اظهرنا واستبدوا بالامر دوننا۔

حدیث نمبر 5: (کشف اسناد)

جناب عروہ بن زبیر نے روایت بیان کی ہے کہ جب لوگوں نے ابوبکر کی بیعت کر لی پس جناب فاطمہ بنت محمد علیہا السلام اپنے گھر سے باہر آئیں اور دروازے پر کھڑے ہو کر فرمایا:

میں نے اس دن سے برا دن کوئی نہیں دیکھا جب تم لوگ ہمارے ساتھ بہت برے انداز میں پیش آ رہے ہو۔ تم نے اپنے نبی کا جنازہ بھی ہمارے درمیان چھوڑ دیا اور تم نے ہمیں چھوڑ کر حکومت کا معاملہ بھی خود اپنے لیے اختیار کر لیا۔

حق وہ ہے جو ہم اہل بیتؑ سے لیا جائے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبداللہ عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب عن ابی ایوب الخزاز عن محمد بن مسلم عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال اما انه لیس عند احد من الناس حق ولا صواب الاشیئ اخذوه منا اهل البیت

ولا احد من الناس يقضي بحق وعدل الا ومفتاح ذلك القضاء وبابه واوله سنة اميرالمؤمنين علی بن ابی طالب علیه السلام فاذا اشتبهت عليهم الامور كان الخطأ من قبلهم اذا اخطأوا الصواب من قبل علی بن ابی طالب (ع) اذا اصابوا۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت محمد بن مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہما السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

آ گاہ ہوجاؤ لوگوں میں سے کسی کے پاس کوئی حق وصواب نہیں ہے مگر وہ چیز جو انہوں نے ہم اہل بیت علیہم السلام سے حاصل کی ہے اور لوگوں میں سے کسی کے پاس حق اور عدل کے ساتھ فیصلہ نہیں ہے مگر اس فیصلے کی چابی اور اس کا دروازہ اور اس کی ابتداء امیر المومنین علیہ السلام کی سنت میں ہے۔ پس جب معاملات تم پر مشتبہ ہوجائیں تو جب تم فیصلے کروگے تو ان میں خطا ہوگی اور اگر تم ان کے فیصلے میں حق وثواب پاؤ تو وہ ابن ابی طالبؑ کی طرف سے ہوگا۔

شداد بن اوس کا دربار معاویہ میں خطبہ

﴿قال حدثنا﴾ ابو الطيب الحسين بن محمد التمار بجامع المنصور في المحرم سنة سبع واربعين وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن القاسم الانباري ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن يحيى ﴿قال حدثنا﴾ ابن الاعرابي عن حبيب بن بشار عن أبيه ﴿قال حدثني﴾ علی بن عاصم عن الشعبي قال لما وفد شداد بن اوس على معاوية بن ابي سفيان أكرمه واحسن قبوله ولم يعتبه على شيئ كان منه ووعده ومناه ثم انه احضره في يوم حفل فقال

له یاشداد قم فی الناس واذکر علیا وعبه لأعرف بذلك نیتك فی مودتی فقال له شداد اعفنی من ذلك فان علیا قد لحق بربه وجوزی بعلمه وکفیت ما کان یهمك منه وانقادت لك الامور علی ایثارك فلا تلتمس من الناس مالا یلیق بحلمك فقال له معاویة لتقومن بما امرتك به والا فالریب فیك واقع فقام شداد فقال الحمدلله الذی فرض طاعته علی عباده وجعل رضاه عند اهل التقوی اثر من رضا خلقه علی ذلك مضی او لهم وعلیه یمضی آخرهم ایها الناس ان الآخرة وعد صادق یحکم فیها ملك قادر وان الدنیا اجل حاضر یأکل منها البر والفاجر وان السامع المطیع لله لاحجة علیه وان السامع العاصی لاحجة له وان الله اذا اراد بالعباد خیراً عمل علیهم صلحائهم وقضی بینهم فقهائهم وجعل المال فی اسخیائهم واذا اراد بهم شراً عمل علیهم سفائهم وقضی بینهم جهلائهم وجعل المال عند بخلائهم وان من صلاح الولاة قرنائها ونصحك یامعاویة من اسخطك بالحق وغشك من ارضاك بالباطل وقد نصحتك بما قدمت وما کنت اغشك بخلافه ، فقال له معاویة اجلس یاشداد فجلس فقال له انی قد امرت لك بمال یغنیك الست من السمحاء الذین جعل الله المال عندهم لصلاح خلقه فقال له شداد ان کان ما عندك من المال هو لك دون ما للمسلمین فعمدت جمعه مخافة تفرقه فاصبته حلالا فنعم وان کان مما شارکك فیه المسلمین فاحتجبته دونهم اقترافا وانفقته اسرافا فان الله جل اسمه یقول ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین ، فقال معاویة اظنك قد خولطت یاشداد اعطوه ما اطلقناه له لیخرج الی اهله قبل ان یغلبه مرضه فنهض شداد وهو یقول المغلوب علی عقله تبواه سوای وارتحل ولم یأخذ من معاویة شیئا—

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

جناب علی بن عاصم نے شعبی سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے کہ جب شداد بن اوس معاویہ بن ابوسفیان کے دربار میں قاصد بن کر آیا تو اس نے شداد کی عزت کی اور اس کو اچھے انداز میں خوش آمدید کہا اور اس کو کسی چیز کے بارے میں عتاب نہ کیا۔ پھر اس سے حال احوال جاننے کے بعد اس کو آرام وسکون کا کہا۔ پھر اس کو اس دن حاضر ہونے کا حکم دیا جب بہت زیادہ لوگ اس کے پاس جمع تھے۔ پس اس سے کہا: اے شداد! اٹھو لوگوں کے سامنے علیؑ کے عیب بیان کرو تا کہ مجھے تمہاری اپنے ساتھ محبت کا پتہ چل سکے۔

پس شداد نے کہا کہ اے معاویہ! مجھے اس سے معاف فرما کیونکہ علی ابن ابی طالبؑ اس دنیا سے اپنے رب کے پاس جا چکے ہیں اور وہ اپنے عمل وعلم کے حساب سے جزا پا چکے ہیں۔ پس تمہاری اس کے بارے میں جو کوشش ہے اس کو روک دو۔ معاملہ اب صرف تیرے لیے بچ گیا ہے (یعنی حکومت اب صرف تیرے لیے ہے تو اپنے اختیار پر عمل کر)۔ پس لوگوں سے ایسی چیز کا مطالبہ و التماس نہ کر جو تیرے حلم کے ساتھ لائق نہیں ہے۔ معاویہ نے اس سے کہا کہ آپ کو ضرور کھڑا ہونا پڑے گا اور جو میں نے حکم دیا ہے اس کو انجام دینا پڑے گا ورنہ تیری نیت میں کوئی فتور وعیب پایا جاتا ہے۔

پس شداد بن اوس کھڑے ہو گئے اور یوں شروع ہوئے: تمام تعریفیں صرف اللہ کے لیے جس کی اطاعت اپنے بندوں پر واجب ہے اور اس نے اپنی رضا اور خوشی کو اہل تقویٰ کے لیے قرار دیا ہے اور اس کی رضا اور خوشنودی کا اثر اس کی اول و آخر سب مخلوق پر ہوتا ہے۔ اے لوگو! تحقیق آخرت کا وعدہ سچا ہے کہ جس میں ایک مالک اور قادر حکم فرمائے گا اور یہ دنیا موجودہ زندگی ہے جس سے نیک و بد دونوں استفادہ کر رہے ہیں۔ پس جو سننے والا سن کر اللہ کی اطاعت کرے گا اس پر اللہ کی طرف سے کوئی حجت نہیں ہوگی اور جو سامع بن کر اللہ کی نافرمانی کرے گا اس کے پاس اللہ کے لیے کوئی حجت ودلیل باقی

نہیں رہے گی۔ تحقیق جب اللہ اپنے بندوں پر خیر کا ارادہ کرتا ہے تو ان کے حاکم نیک لوگوں کو قرار دیتا ہے اور ان کے درمیان قاضی فقہاء کو بناتا ہے اور دولت ان کے صحیفوں کے پاس قرار دیتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے ناراضگی ظاہر کرتا ہے تو ان کے حاکم بے وقوفوں اور ظالموں کو قرار دیتا ہے اور ان پر قاضی نااہل لوگوں کو بنا دیتا ہے اور ان کی دولت بخیلوں کے پاس قرار دیتا ہے۔

تحقیق حکام کی اصلاح میں سے یہ ہے کہ ان کا نصیحت کے ساتھ ملا ہوتا ہے۔
اے معاویہ... نصیحت وہ کرے گا جو تجھے حق سنا کر غضب ناک کر رہا ہے اور وہ شخص تجھے دھوکا دے رہا ہے جو باطل اور گمراہی کے لیے تجھے خوش کر رہا ہے اور میں تجھے نصیحت کرتا ہوں اس کے بارے میں جو تو آگے بھیج رہا ہے اور میں حق کے خلاف بات کر کے تجھے خوش نہیں کر سکتا۔ پس معاویہ نے شداد سے کہا: بس کرو بیٹھ جاؤ پس شداد بیٹھ گیا۔

پس معاویہ نے اس سے کہا: میں نے تیرے لیے مال کا حکم دے دیا ہے اگرچہ میں ان سخیوں میں سے نہیں ہوں جن کو اللہ نے مال اس لیے دیا ہے کہ وہ اس سے اس کی مخلوق کی اصلاح کریں۔ پس شداد نے کہا: اگر مال جو تیرے پاس ہے وہ تیرا ہے اس میں مسلمانوں کا کوئی حق نہیں ہے تو پھر تو نے اس مال کو جمع کیا ہوا ہے۔ کبھی اس کے ضائع ہونے کا خوف ہے۔ پس تو نے جائز کام کیا ہے اور اگر یہ مال وہ ہے جس میں دوسرے مسلمان بھی اس میں شریک ہیں اور تو نے ان سے اس مال کو گناہ کرتے ہوئے پوشیدہ رکھا ہوا ہے ان کو اس تک رسائی نہیں ہے اور تو اس مال کو اسراف میں خرچ کرتا ہے۔

تحقیق اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ میں فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا اور فضول خرچ شیطان کے بھائی ہیں۔ پس معاویہ نے کہا: اے شداد پس لگتا ہے کہ تو بیمار ہے پس جس کا میں نے تم سے وعدہ کیا وہ میں تجھے عطا کرتا ہوں تاکہ بیماری کے غلبہ ہونے سے پہلے تو اپنے خاندان میں جا سکے۔ پس شداد کھڑا ہوا اور وہ یہ کہہ رہا تھا جس کی عقل مغلوب

ہو جائے اس کو اس کے غیر نے دھوکا دیا ہے۔ وہ بغیر کچھ لیے وہاں سے چلا گیا۔

تین خصال جنھیں عقوبت دنیا میں مل جاتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد ابن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطيه عن ابی عبيدة الحذاء عن ابی جعفر الباقر محمد بن علی (ع) قال فی کتاب امیرالمؤمنین (ع) ثلاث خصال لايموت صاحبهن حتى يرى وبالهن البغی وقطيعة الرحم واليمين الكاذبة وان اعجل الطاعة ثوابا الصلة الرحم ان القوم ليكونون فجارا فيتواصلون فيمنى اموالهم ويثرون وان الكذبة وقطيعة الرحم تدع الديار بلاقع من اهلها وصلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: امیرالمومنین علی علیہ السلام کی کتاب میں ذکر ہے کہ تین چیزیں ایسی ہیں جن کا صاحب اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک ان کی عقوبت و عذاب دنیا میں نہیں دیکھ لے گا: ① بغاوت ② قطع رحمی (یعنی عزیز رشتہ دار سے تعلقات ختم کرنا) ③ جھوٹی قسم اور سب سے جلدی میں اطاعت پر ثواب ملتا ہے وہ صلہ رحمی ہے کیونکہ جو اقوام فاجر ہوتی ہیں وہ بھی صلہ رحمی کرتی ہیں کیونکہ اس سے اموال میں زیادتی ہوتی ہے۔ جھوٹی قسمیں اور قطع رحمی شہروں کو برباد کر دیتی ہیں۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ وسلم تسلیماً

⊛⊛⊛

مجلس نمبر 12

[بروز ہفتہ ۱۲ رجب سال ۴۰۷ ہجری قمری]

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایمان ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصيرفي ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علي بن مهرويه القزويني سنة اثني وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علي بن موسى (ع) عن أبيه العبد الصالح موسى بن جعفر عن أبيه الصادق جعفر بن محمد عن أبيه الباقر محمد بن علي عن أبيه زين العابدين علي بن الحسين عن أبيه الشهيد الحسين بن علي عن أبيه امير المؤمنين علي بن أبي طالب قال قال رسول الله (ص) افضل الاعمال عندالله ايمان لاشك فيه ولا غزو لاغلول فيه وحج مبرور واوّل من يدخل الجنة عبدمملوك احسن عبادة ربه ونصح لسيده ورجل عفيف ذو عبادة-

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

حضرت امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والدمکرم عبدصالح حضرت امام موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والدمکرم جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والدمکرم محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد مکرم امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والدگرامی امام حسین شہید کربلا علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد امیرالمومنین علی بن ابی طالب

علیہ السلام سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل عمل ایمان ہے کہ جس میں شک نہ ہو دھوکا نہ ہو اور خیانت نہ ہو اور حج جو مقبول ہو۔ سب سے پہلے جو بندہ جنت میں جائے گا وہ عبد مملوک ہے جو اپنے رب کی عبادت احسن انداز میں کرے اور اپنے مالک کو نصیحت کرے اور دوسرا وہ مرد ہوگا جو عبادت گزار اور پاک دامن ہوگا۔

اپنے دین کی حفاظت تقیہ کے ذریعے کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن حدید بن حکیم الأزدی قال سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) یقول اتقوا اللہ وصونوا دینکم بالورع وقووہ بالتقیۃ والاستغناء باللّٰہ عزوجل عن طلب الحوائج الی صاحب سلطان الدنیا واعلموا انہ من خضع لصاحب سلطان الدنیا او من یخالفہ فی دینہ طلبا لما فی یدیہ من دنیاہ احملہ اللّٰہ ومقتہ علیہ ووکلہ الیہ فان ھو غلب علی شیئ من دنیاہ وصار الیہ منہ شیئ نزع اللّٰہ البرکۃ منہ ولم یؤجرہ علی شیئ ینفقہ منہ فی حج ولا عتق ولا بر۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب حدید بن حکیم ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے فرمایا:

اللہ سے ڈرو اور پرہیزگاری کے ذریعے اپنے دین کو بچا کر رکھو اور تقیہ کے ذریعے

اپنے دین کی حفاظت کرو اور اللہ تعالیٰ سے بے نیازی طلب کرو۔ دنیا کے بادشاہوں سے کوئی چیز طلب کرنے سے جان لو۔ جو شخص کسی دنیا کے بادشاہ کے سامنے یا کسی دین میں مخالف کے سامنے انکساری و تواضع کرتا ہے تاکہ ان سے کوئی دنیاوی چیز حاصل کی جائے اللہ اس کو اس پر وبال دے گا اور اس کا گناہ اس پر ہوگا اور اس کو اس کے سپرد کر دے گا۔ اور اگر وہ اس چیز کو ان سے حاصل کر لے گا تو اللہ تعالیٰ اس چیز سے برکت کو اٹھا لے گا اور اس پر اس کو کوئی اجر و ثواب نہیں ملے گا خواہ وہ اس کو حج کے ادا کرنے پر یا غلام کے آزاد کرنے پر یا کوئی نیک کام میں خرچ کرے اس پر اسے کوئی ثواب و اجر نہیں ملے گا۔

اعتراض اہل بصرہ جب مسلمان ہیں تو ان سے جنگ کیوں؟

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن بن بلال المهلبی رحمه الله یوم الجمعة للیلتین بقیتا من شعبان سنة ثلاث وخمسین وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن حمید بن الربیع اللحمی ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن الربیع النهدی ﴿قال حدثنا﴾ نصر بن مزاحم المنقری ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن یعلی الاسلمی عن علی بن الخرور عن الاصبغ بن نباته رحمه الله قال جاء رجل الی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام بالبصرة فقال یا امیرالمؤمنین هؤلاء القوم الذین نقاتلهم الدعوة واحدة والرسول واحد والصلوة واحدة والحج واحد فبم نسمیهم فقال علیه السلام سمهم بما سماهم الله عزوجل فی کتابه اما سمعته تعالی یقول [تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض منهم من کلم الله ورفع بعضهم درجات وآتینا عیسی بن مریم البینات وایدناه بروح القدس ولو شاء الله ما اقتتل الذین من بعدهم من بعد ما جاءتهم ولکن اختلفوا فمنهم من آمن ومنهم من کفر] فلما وقع

الاختلاف کنا اولی باللّٰہ وبدینہ وبالنبی (ص) وبالکتاب وبالحق فنحن الذین آمنوا وھم الذین کفروا وشاء اللّٰہ منا قتالھم فقاتلناھم بمشیئتہ وامرہ وارادتہ۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب اصبغ بن نباتہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام کی خدمت میں بصرہ کا ایک مرد حاضر ہوا اور عرض کی: اے امیرالمومنین! وہ قوم جو بصرہ کی رہنے والی ہے جن سے ہم جنگ کر رہے ہیں ان کا اور ہمارا خدا ایک ہے رسولؐ ایک ہے نماز ایک ہے حج ایک ہے پھر ہم ان کا نام دوسرا کیوں رکھا ہے؟ (یعنی ان کو منافق کیوں کہتے ہیں)۔

پس آپؑ نے فرمایا: ہم نے ان کا نام وہ رکھا ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کا نام اپنے قرآن میں رکھا ہے۔ کیا تو نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں سنا ہے جس میں ارشاد قدرت ہے:

تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض..... (تیسرا پارہ پہلی آیت)

''ہم نے اپنے بعض رسول کو دوسرے بعض پر فضیلت عطا فرمائی ہے۔ ان میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ نے کلام کیا ہے اور بعض کے درجات کو بلند کیا ہے اور ہم نے عیسیٰؑ بن مریمؑ کو واضح نشانیاں عطا کی ہیں اور ہم نے اس کی روح القدس کے ذریعے تائید کی ہے اور اگر اللہ چاہتا ان کے پاس سب کچھ (یعنی ہدایت) آنے کے بعد وہ ایک دوسرے کے ساتھ جنگ نہ کرتے لیکن انہوں نے اختلاف کیا ہے۔ پس ان میں سے بعض وہ ہیں جو ایمان لائے اور بعض وہ ہیں جو کافر ہوں گے''۔

آپؑ نے فرمایا: جب اختلاف واقع ہوگیا۔ ہم اللہ کے دین اور اس کے نبیؐ اور اس کی کتاب اور حق کے ساتھ زیادہ سزاوار ہیں اور ہم ہی وہ ہیں جن کے بارے میں اللہ نے فرمایا کہ وہ ایمان لائے اور وہ (یعنی بصرہ والے) ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے اور جب تک اللہ چاہے گا ہم ان سے جنگ کریں اور یہ ہماری ان کے ساتھ جنگ مشیت خدا اور اس کے حکم اور اس کے ارادہ کے ساتھ ہے۔

غسلِ نبی اکرمؐ میں علی علیہ السلام کے ساتھ کون کون شریک تھا

﴿قال حدثنا﴾ ابونصر محمد بن الحسین المقری البصیر ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰہ بن یحییٰ القطان ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن الحسین بن ابی سعید القرشی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن مخارق عن عبدالصمد بن علی عن آبیه عن عبداللّٰه بن العباس رضی اللّٰه عنه قال لما توفی رسول اللّٰه (ص) تولی غسله علی بن ابی طالب علیه السلام و العباس معه والفضل بن العباس فلما فرغ علی علیه السلام من غسله کشف الازار عن وجهه ثم قال بابی انت وامی طبت حیا وطبت میتا انقطع بموتك مالم ینقطع بموت احد ممن کواك من النبوة والابناء فیك کواه ولولا انك امرت بالصبر ونهیت عن الجزع لانقدنا علیك ماء الشؤن ولکان الداء مما طلا والکمد محالفا وقلاء لك ولکنه مالا یملك رده لا یستطاع دفعه بابی انت وامی اذکرنا عند ربك واجعلنا من همك- ثم اکب علیه فقبل وجهه ومد الازار علیه-

حدیث نمبر 4: (کشف اسناد)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت رسولؐ خدا

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دنیا سے رحلت فرمائی تو آپؐ کو غسل حضرت علی علیہ السلام نے دیا اور آپؑ کے ساتھ جناب عباس اور فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی تھے۔ جب آپؑ حضور انور کے غسل سے فارغ ہوئے تو آپؑ نے چہرۂ اقدس سے چادر کو اٹھایا۔ پھر فرمایا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں آپؐ نے پاک و پاکیزہ زندگی بسر کی ہے اور آپؐ نے پاک و پاکیزہ موت پائی ہے۔ آپؐ کی موت سے جو چیز منقطع ہوگئی ہے جو آپؐ کے علاوہ کسی دوسرے کی موت سے منقطع نہیں ہوسکتی تھی وہ نبوت ہے اور آسمانی خبروں کا سلسلہ۔ اور آپؐ کے علاوہ اس نبوت کا مکان کوئی دوسرا تعمیر نہیں کرسکتا۔ اگر آپؐ صبر کرنے کا حکم نہ دیتے اور گریہ وزاری سے روکا نہ ہوتا تو میں ضرور بر ضرور آپؐ پر آپ کی شایان شان گریہ کرتا اور آپؐ کے غم کا حق ادا نہ کرسکتا اور آپؐ کے غم کو ہمیشہ لازم قرار دیتا اور آپؐ کے غم میں تڑپتا رہتا لیکن میں اس کے رد و ختم کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں۔ مجھے اپنے رب کے پاس یاد رکھنا اور ہمارا خیال رکھنا اور مخصوصیان میں قرار دینا۔ پھر آپؑ جھکے اور آپؐ کے رخِ انور کا بوسہ دیا اور پھر دوبارہ آپؐ کے چہرۂ اقدس پر چادر ڈال دی۔

حضرت شمعون علیہ السلام کا امیر المومنینؑ کو جنگ پر صبر کی تلقین کرنا

﴿قال حدثنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبدالله بن اسد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن یسار ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن ملح عن عبدالوهاب بن ابراهیم الازدی عن ابی صادق عن مزاحم بن عبدالوارث عن محمد بن زکریا عن شعیب بن واقد المزنی عن محمد بن سهل مولی سلیمان بن علی بن عبدالله بن العباس عن أبیه عن قیس مولی علی ابن

ابی طالب علیہ السلام قال ان علیا امیرالمؤمنین علیہ السلام کان قریبا من الجبل بصفین فحضرت صلوۃ المغرب فامعن بعیداً ثم اذن فلما فرغ من اذانہ اذا رجل مقبل نحو الجبل ابیض الرأس واللحیۃ والوجہ فقال السلام علیک یا أمیرالمؤمنین ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ مرحبا بوصی خاتم النبیین وقائد الغر المحجلین والأعز المأمون والفاضل الفائز بثواب الصدیقین وسیدالوصیین فقال لہ امیرالمؤمنین (ع) کیف حالک فقال بخیر أنا منتظر روح القدس ولا اعلم احداً اعظم فی اللّٰہ عزوجل اسمہ بلاء ولا احسن ثوابا منک ولا ارفع عنداللّٰہ مکانا اصبر یااخی علی ما انت فیہ حتی تلقی الحبیب فقد رأیت اصحابنا ما لقوا بالأمس من بنی اسرائیل نشروھم بالمناشیر وحملوھم علی الخشب ولو یعلم ھذہ الوجوہ التربۃ الشایہۃ واومی بیدہ الی اھل الشام ما اعدلھم- فی قتالک من عذاب وسوء نکال لأقصروا ولو تعلم ھذہ الوجوہ المبیضۃ واوماً بیدہ الی اھل العراق ماذالھم من الثواب فی طاعتک لودت انھا قرضت بالمقاریض والسلام علیک ورحمۃ اللّٰہ وبرکاتہ ثم غاب من موضعہ فقام عمار بن یاسر وابوالھیثم بن التیہان وابو ایوب الأنصاری وعبادۃ بن الصامت وخزیمۃ بن ثابت وھاشم المرقال فی جماعۃ من شیعۃ امیر المؤمنین علیہ السلام وقد کانوا سمعوا کلام الرجل فقالوا یاامیرالمؤمنین من ھذا الرجل فقال امیرالمؤمنین (ع) ھذا شمعون وصی عیسٰی (ع) بعثہ اللّٰہ یصبرنی علی قتال اعدائہ فقالوا لہ فداک اباؤنا وامہاتنا واللّٰہ ننصرک نصرنا لرسول اللّٰہ (ص) ولا یتخلف انک من المہاجرین والأنصار الاشقی فقال لھم امیرالمومنین علیہ السلام معروفا-

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت قیسؓ جو مولائے کائنات امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے غلام تھے' انہوں نے فرمایا کہ حضرت امیرالمومنینؑ پہاڑ کے قریب صفین کے مقام پر تھے۔ نماز مغرب کا وقت ہو گیا۔ پس آپؑ نے اذان دی۔ جب آپؑ اذان سے فارغ ہوئے' آپؑ کے سامنے پہاڑ کی جانب سفید شکل کا خوبصورت انسان جس کے سر اور داڑھی کے بال بھی سفید تھے' اس نے کہا السلام علیکم یاامیرالمومنین رحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مرحبا اے خاتم الانبیاء کے وصی' اے چمکتی پیشانی والے کے قائد' اے امن میں رہنے والوں کے سب سے زیادہ عزیز' اے صاحب فضل صدیقین کے ثواب کو پانے والے' اے وصیوں کے سردار' پس امیرالمومنینؑ نے اس سے فرمایا:

آپ کا کیا حال ہے۔ اس نے عرض کی: میں خیریت سے ہوں' اور روح القدس کا انتظار کر رہا ہوں۔ میں کسی کو نہیں جانتا جو اللہ کی بارگاہ میں آپؑ سے زیادہ جس کا امتحان ہو اور اس کا اجر و ثواب آپؑ سے زیادہ ہو اور اس کا مقام آپؑ سے زیادہ ہو۔ اے میرے بھائی! جو کچھ آپؑ کے ساتھ ہو رہا ہے اس پر صبر کریں' یہاں تک کہ آپؑ اپنے حبیب سے ملاقات کریں۔ پس آپؑ نے ہمارے اصحاب کو نہیں دیکھا کہ ان کے ساتھ بنی اسرائیل والوں نے کیا سلوک کیا تھا۔ انہوں نے ہمارے اصحاب کو رسواہ کیا' ان کو تختہ دار تک چڑھایا۔ اگر یہ بُرے منہ والے (اس کا اشارہ شام والوں کی طرف تھا) لوگ جان لیں کہ آپؑ کے ساتھ جنگ کرنے پر ان کے لیے کتنا بڑا اور دردناک عذاب تیار کیا گیا ہے تو یقیناً وہ آپؑ کے مقابلے سے ہٹ جائیں۔ یہ لوگ (اشارہ کیا اہل عراق کی طرف) چمکتے چہرے والے ہیں۔ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ آپؑ کی اطاعت کرنے میں ان کے لیے کتنا ثواب واجر اللہ کی بارگاہ میں ہے تو ضرور آپؑ سے محبت کریں گے خواہ آپؑ ان کو قینچی سے کاٹ بھی دیں۔ وسلام علیك ورحمة الله وبركاته۔ اس کے بعد وہ مرد وہاں

سے غائب ہو گیا۔

پس جناب عمار بن یاسرؓ، ابوہیثمؓ، ابوایوب انصاریؓ، عبادہ بن صامتؓ، خزیمہ بن ثابتؓ اور ہاشمؓ جو علی علیہ السلام کے شیعوں میں سے تھے اور انہوں نے اس مرد کی گفتگو کو سنا تھا' عرض کیا اے امیرالمومنینؑ! یہ مرد کون تھا؟

آپؑ نے فرمایا: یہ حضرت شمعون علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وصی تھے جو مجھے دشمنوں کے مقابلے میں جنگ کرنے پر صبر کی تلقین کرنے کے لیے آئے تھے۔

پس ان حضرات نے عرض کیا: ہمارے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں اللہ کی قسم! ہم آپؑ کی مدد و نصرت اسی طرح کریں گے جس طرح ہم رسولؐ خدا کی مدد کرتے تھے اور مہاجرین اور انصار میں سے آپ کی کوئی مخالفت نہیں کرے گا سوائے اس شخص کے جو شقی ہو گا۔ پس امیرالمومنین علیہ السلام نے ان کے لیے دعائے خیر کی۔

صدیق اکبر علی علیہ السلام ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو احمد العباس بن الفضل بن جعفر الأزدی المکی بمصر ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سعید بن بشیر الرازی قال محمد بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن تمام بن سابق ﴿قال حدثنا﴾ عامر بن سار عن ابی الصباح عن ابی همام عن کعب الخیر قال جاء عبدالله بن سلام الی رسول الله (ص) فقال یارسول الله (ص) ما اسم علی فیکم فقال له النبی (ص) عندنا الصدیق الأکبر فقال عبد اشهد ان لا إله الا الله وان محمداً رسول الله انا نجد فی التوریة محمد نبی الرحمة وعلی مقیم الحجة۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

کعب الخیر نے روایت ذکر کی ہے کہ عبداللہ بن سلام حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ لوگوں کے نزدیک علیؑ کا اسم گرامی کیا ہے؟ پس رسولؐ خدا نے فرمایا:

ہمارے نزدیک اس کا نام صدیق اکبر ہے پس (یہ جواب سنتے ہی) عبداللہ بن سلام نے کلمہ شہادت زبان پر جاری کیا: "اشھد ان لا الہ الا اللہ وان محمداً رسول اللہ۔ میں نے اپنی کتاب تورات میں پایا ہے کہ محمدؐ نبی رحمت ہیں اور علیؑ حجۃ ودلیل کو قائم کرنے والا ہے۔

رؤبہ بن عجاج اور ذوالرمۃ کے درمیان مناظرہ

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن مالك النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضیل ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ محمد بن احمد بن ابراهیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ یموت بن المزرع ﴿قال حدثنا﴾ عیسٰی بن اسماعیل ﴿قال حدثنا﴾ الأصمعی ﴿قال حدثنا﴾ عیسٰی بن عمر قال کان ذو الرمة الشاعر یذهب الی النفی فی الافعال وکان رؤبة بن العجاج یذهب الی الاثبات فیها فاجتمعا فی یوم من ایامها عند بلال بن ابی بردة وهو والی البصرة وبلال یعرف ما بینهما من الخلاف فحضهما علی المناظرة فقال رؤبة واللہ لا ینحص طایر فحوصا ولایقرمص سبع قرموصا الا کان ذلك بقضاء اللہ وقدره فقال له ذوالرمة ما اذن اللہ للذیب ان یأخذ حلوبة عالة عیایل صرایل فقال له رؤبة افبمشیته اخذها ام بمشیة اللہ فقال ذوالرمة بل بمشیة اللہ وارادته فقال رؤبة هذا واللہ الکذب علی الذیب فقال ذوالرمة واللہ والکذب علی الذیب اهون من الکذب علی رب الذیب فقال وانشدنی

ابوالحسن علی بن مالك النحوی فی اثر هذا الحدیث لمحمود الوراق–

اعاذل لم آت الذنوب علی جهل ولا انها من فعل غیری ولا فعلی
ولا جرأة منی علی اللہ جئتها ولا ان جهلی لا یحیط به عقلی
ولکن بحسن الظن منی یعفو من تفرد بالصنع الجمیل وبالفضل
فان صدق الظن الذی قد ظننته ففی فضله ما صدق الظن من مثلی
وان تالنی منه العقاب فانما اتیت من الانصاف فی الحکم والعدل

حدیث نمبر 7:(مختلف اسناد)

عیسیٰ بن عمر نے روایت کی ہے کہ ذوالرمہ جو ایک شاعر تھا اس کا نظریہ اور عقیدہ تھا کہ وہ انسان کے افعال میں جبر کی نفی کرتا تھا جب کہ روبہ بن عجاج اس کے ثابت ہونے کا قائل تھا۔ ایک دن دونوں حاکم بصرہ بلال بن ابی بردہ کے پاس اکٹھے ہو گئے۔ چونکہ بلال ان دونوں کے درمیان اعتقادی اختلاف کو جانتا تھا اس لیے اس نے ان دونوں کے درمیان مناظرہ کروا دیا۔

پس روبہ نے کہا: اللہ کی قسم نہ کوئی پرندہ پر مار سکتا ہے اور نہ کوئی درندہ شکار کر سکتا ہے مگر اللہ کی قضاء اور اس کی قدرت کے ساتھ۔

پس ذوالرمہ نے روبہ سے کہا: کیا اللہ بھیڑیے کو اجازت دے گا کہ وہ دودھ دینے والی اونٹنی کو اپنے عائل میں سے قرار دے۔ پس روبہ نے کہا: اس کے اپنے ارادہ کی بات ہے یا خدا کی مشیت سے ہے۔ پس ذوالرمہ نے کہا: نہیں یہ اللہ تعالیٰ کے ارادہ و مشیت کے تحت ہے۔ پس روبہ نے کہا: نہیں اللہ کی قسم! یہ بھیڑیے پر جھوٹ ہے۔ پس ذوالرمہ نے کہا: بھیڑیے پر جھوٹ بولنا آسان ہے اللہ کی نسبت۔ پس اس مناسبت کے تحت ابوالحسن علی بن مالک نحوی نے اس حدیث کے تحت اشعار ذکر کیے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

اعاذل لم آت الذنوب علی جهل

ولا انها من فعل غیری ولا فعلی

''اے سرزنش کرنے والے! میں جہالت کی وجہ سے گناہ انجام نہیں دیتا' اور نہ ہی یہ میرے گناہ کسی دوسرے کی وجہ سے ہیں''۔

ولا جرأة منی علی اللّٰہ جئتہا

ولا ان جہلی لا یحیط بہ عقلی

''اور نہ ہی یہ میرے گناہ خدا کے مقابلے میں میرے جری ہونے کی وجہ سے ہیں' اور نہ اس وجہ سے میں جاہل ہوں کہ میری عقل کام نہیں کرتی''۔

ولکن بحسن الظن منی یعفو من

تفرد بالصنع الجمیل وبالفضل

''لیکن جو خدا کے بارے میں میرا حسنِ ظن ہے اور اس اچھی امید اور اس کے فضل کی امید ہے''۔

فان صدق الظن الذی قد ظننتہ

لفی فضلہ ما صدق الظن من مثلی

''پس اگر میرا گمان سچا ہو کہ میں جو اس کے بارے میں رکھتا ہوں' پس اس کا فضل میں ہوں اور مجھ جیسا سچا ظن کسی کا نہیں ہے''۔

وان نالنی منہ العقاب فانما

اتیت من الانصاف فی الحکم والعدل

''اور اگر اس کا عقاب و عذاب بھی مجھے ملے گا تو یہ اس کا انصاف اور عدل ہوگا''۔

○

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن مالك النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن الفضل باسناده الاول الی الاصمعی عن عیسٰی بن عمر قال سأل رجل ابا عمرو بن العلا حاجة فوعده ثم ان الحاجة تحذرت علی ابن عمرو فلقیه الرجل بعد ذلك فقال له أبا عمرو وعدتنی وعداً فلم تنجزه قال ابوعمرو فمن اولی بالنعم انا او انت فقال الرجل انا فقال ابوعمرو لا واللّٰه بل انا فقال له الرجل وکیف ذاك فقال لأننی وعدتك وعداً فابت بفرح الوعد وابت بهم الانجاز وبت فرحا مسروراً وبت لیلتی مفکراً مغموما ثم عاق القدر عن بلوغ الارادة فلقیتنی مذلا ولقیتك محتشماً۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

گزشتہ اسناد کے تحت یہ بھی روایت ہے عیسٰی بن عمر نے بیان کیا ہے کہ ابوعمرو بن علا حاجبہ سے ایک شخص نے سوال کیا۔ پس اس نے اس کے سوال کا وعدہ کرلیا۔ پھر اس کی حاجت کو پورا کرنا اس کے لیے مشکل ہوگیا۔ اس کے بعد پھر وہ شخص ابوعمر سے ملا اور اس نے کہا: اے ابوعمر! آپ نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا جس کو آپ نے وفا نہیں کیا۔ ابوعمر نے کہا کہ یہ بتاؤ ہم دونوں میں سے نعمت کا مستحق کون ہے؟ پس اس شخص نے کہا: میں ہوں۔ ابوعمر نے کہا: نہیں اللہ کی قسم میں ہوں۔ اس شخص نے کہا: وہ کیسے؟ اس نے کہا: اس لیے کہ میں نے آپ سے وعدہ کیا تھا پس آپ نے رات بسر کی اس خوشی سے کہ وعدہ ہوا ہے اور یہ خوشی بھی وہ وعدہ پورا بھی ہوگا۔ پس تو خوش بھی اور مسرور بھی جب کہ میں نے رات بسر کی سوچ و بچار میں اور غم زدہ ہوکر پھر میرے لیے قدر اس کو پورا کرنے میں مانع ہوگی۔ پس قدر یہ تھی کہ تو مجھے ذلیل ہوکر ملے اور میں تجھے عزت والا ہوکر ملوں۔

الائمہ ہی عروۃ الوثقیٰ ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی یوم الاثنین لخمس بقین من شعبان سنۃ ثلث وخمسین وثلثمائۃ ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن عبداللہ بن علی بن الحسین بن زید بن علی بن ابی طالب (ع) قال حدثنی ابی ﴿قال حدثنی﴾ الرضا علی بن موسیٰ عن أبیہ موسیٰ بن جعفر عن أبیہ جعفر بن محمد عن أبیہ محمد بن علی عن أبیہ علی بن الحسین عن أبیہ الحسین بن علی عن أبیہ امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال قال لی رسول اللہ (ص) یاعلی بکم یفتح ھذا الأمر وبکم یختم علیکم بالصبر فان العاقبۃ للمتقین انتم حزب اللہ واعدائکم حزب الشیطان طوبی لمن اطاعکم وویل لمن عصاکم انتم حجۃ اللہ علی خلقہ والعروۃ الوثقی من تمسک بہا اھتدی ومن ترکہا ضل اسأل اللہ لکم الجنۃ لایسبقکم احد الی طاعۃ اللہ فانتم اولی بہا۔

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؐ نے فرمایا:

یاعلیؑ! اللہ نے اس کائنات کی ابتداء ہی تم اہلِ بیتؑ سے کی ہے اور اس کا اختتام بھی آپ اہلِ بیتؑ پر ہی ہوگا۔ پس آپ لوگوں پر صبر کرنا واجب ہے۔ اور تحقیق یہ خیر انجام متقین کے لیے ہے۔ تم لوگ اللہ کی جماعت ہو اور تمہارے دشمن شیطان کی جماعت ہیں۔ طوبیٰ اور خوش بختی ہے اس شخص کے لیے جو آپؐ کی اطاعت کرے گا۔ اور ذلیل و بدبختی ہے اُس کے لیے جو آپؐ کی نافرمانی کرے گا۔ آپ اللہ کی مخلوق پر اللہ کی حجت اور دلیل ہیں اور آپ عروۃ الوثقیٰ (اللہ کی مضبوط رسّی) ہیں جو اس سے تمسک کرے گا وہ ہدایت

پا جائے گا اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے آپؑ کے لیے جنت کا سوال کیا ہے اور آپؑ سے پہلے کسی نے اس کی اطاعت نہیں کی۔ آپ لوگ ہی اس کے زیادہ حق دار ہیں۔

جب تک خود اپنے لیے واعظ نہیں بنو گے خیر و خوبی کو نہیں پا سکتے

﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن ابي حمزة الثمالي قال كان علي بن الحسين زين العابدين عليه السلام يقول ابن آدم انك لا تزال بخيرما كان لك واعظا من نفسك وما كانت المحاسبة لها من همك وما كان الخوف لك شعاراً والحزن لك دثاراً انك ميت ومبعوث وموقوف بين يدي الله عزوجل فاعد جوابا وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله وسلم تسليماً

حدیث نمبر 10: (محذوف اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

اے فرزند آدم! جب تک تو خود اپنے لیے واعظ نہیں بن جاتا اس وقت تک تو کوئی خیر و خوبی کو حاصل نہیں کر سکتا اور جب تک تو خود اپنا محاسبہ نہ کرے اور جب تک خوف تیرا شعار نہ بن جائے اور غم و حزن تیرے لیے لباس نہ بن جائیں۔ تو نے مرنا ہے اور اس کے بعد پھر مبعوث بھی ہونا ہے اور اللہ کی بارگاہ میں کھڑا بھی ہونا ہے اور تجھ سے سوال بھی کیے جانے ہیں پس ان کے لیے جواب تیار کر لو۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ وسلم وتسلیما

●●●

مجلس نمبر 13

[بروز ہفتہ ۱۹ رجب سال ۴۰۷ ہجری قمری]

تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمدالصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن مهرویه القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داؤد بن سلیمان الغازی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسٰی ﴿قال حدثنا﴾ ابی موسٰی ابن جعفر ﴿قال حدثنی﴾ ابی جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابی علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی حسین بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول الله (ص) ثلاثة اخافهن علی امتی الضلالة بعد المعرفة ومضلات الفتن وشهوة الفرج والبطن۔

حدیث نمبر 1: (حذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے آپ نے فرمایا:

میں اپنی اُمت پر تین چیزوں کا خوف رکھتا ہوں:

① ہدایت کے بعد گمراہی ② فتنوں کی گمراہی ③ شکم اور شرمگاہ کی شہوت (یعنی خواہش)

رمضان المبارک کی عظمت

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ بن سلیمان بن زیاد المروزی ﴿قال حدثنا﴾ عبیداللہ بن محمد العیسی ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابه عن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه (ص) شهر رمضان شهر مبارك افترض الله صيامه يفتح أبواب الجنان ويصفد فيه الشياطين فيه ليلة خير من الف شهر من حرمها فقد حرم يردد ذٰلك ثلاث مرات۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت ابوہریرہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا: رمضان کا مہینہ مبارک مہینہ ہے جس کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کو اس ماہ میں قید کر دیا جاتا ہے اور اس میں ایک رات ہے جو ایک ہزار مہینوں سے افضل ہے۔ جس نے اس ماہ کی عزت وحرمت کا خیال رکھا اس کی عزت وحرمت کا خیال رکھا جائے گا اور آپؐ نے اس کی تین دفعہ تکرار فرمائی۔

بُرے لوگوں کی محفل سے بچو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبد الله عن احمد بن ابی عبدالله البرقی ﴿قال حدثنی﴾ بکر بن صالح الرازی عن سلیمان بن جعفر الجعفری قال سمعت ابا الحسن علیه السلام يقول لابی مالی رأيتك عند عبدالرحمٰن بن يعقوب قال انه خالی فقال له ابو الحسن علیه السلام انه يقول فی الله قولا عظيما يصف الله ويحده والله لا

يوصف فاما جلست معنا وتركته فقال ان هو يقول ماشاء اى شيئ على منه اذا لم اقل ما يقول فقال له ابو الحسن علیه السلام اما تخاف ان ينزل به نقمة فتصيبكم جميعا اما علمت بالذی کان من اصحاب موسٰی وکان ابوه من فرعون فلما لحقت خیل فرعون موسیٰ (ع) تخلف عنه ليعظه وادركه موسٰى وابوه يراغمه حتّٰى بلغاطرف البحر فغرقا جميعاً فاتى موسٰى الخبر فقال له غرق رحمه الله ولم يكن على رأى ابيه لكن النقمة اذا نزلت لم يكن لها عمن قارب الذنب دفاع

حديث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب سلیمان بن جعفر جعفری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوالحسن امام رضا علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے میرے والد سے فرمایا: کیا بات ہے میں آج کل آپ کو عبدالرحمٰن بن یعقوب کے پاس دیکھتا ہوں۔ اس نے جواب میں عرض کیا اس لیے کہ وہ میرا خالو ہے۔ پس ابوالحسن علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا: وہ اللہ تعالیٰ کے بارے میں بہت عجیب باتیں کرتا ہے وہ اللہ کے وصف بیان کرتا ہے اور اس کی حد معین کرتا ہے' حالانکہ اللہ تعالیٰ کی وصف بیان نہیں کی جاسکتی (اس سے مراد اللہ کی تعریف وحمد کرنا نہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ مخلوق کے اوصاف اللہ کے لیے ثابت کرتا ہے۔ مترجم) پس بہرحال تم ہمارے ساتھ بیٹھو اور اس کو چھوڑ دو۔ پس میرے والد نے عرض کی: اگر وہ جو کچھ کہتا ہے اس کا میرے ساتھ کیا تعلق۔ پس تو ایسا نہیں کہتا۔

پس ابوالحسن علیہ السلام نے میرے والد سے فرمایا: مجھے خوف اور ڈر ہے ایسا نہ ہو کہ اس پر عذاب نازل ہو اور اس میں سب شامل ہو جائیں۔ کیا تم نہیں جانتے اس شخص کے بارے میں جو اصحاب موسیٰؑ میں سے تھا اور اس کا باپ فرعون کے ساتھ تھا۔ پس جب

فرعون کا گھوڑا موسیٰ سے مل گیا پس موسیٰ کا ساتھی پیچھے رہ گیا تا کہ وہ اپنے باپ کو وعظ کرے لیکن جب موسیٰ نے اس کو پایا تو اپنے باپ سے ناراض ہو کر جدا ہو چکا تھا یہاں تک کہ وہ دریا کے کنارے تک جا چکے تھے اور فرعون کے ساتھ وہ بھی غرق ہو گیا حالانکہ وہ فرعونی نہیں تھا اور جب جناب موسیٰ کو خبر ملی تو آپؑ نے فرمایا: وہ بھی غرق ہو گیا خدا اس پر رحمت نازل فرمائے حالانکہ وہ اپنے باپ کے عقیدہ پر نہیں تھا لیکن جب عذاب نازل ہوتا ہے تو جو گناہ کے قریب ہوتا ہے وہ اس سے بچ نہیں سکتا۔

اللہ چاہے یا علیؑ چاہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن ابن محبوب عن ابی جمیلة عن ابان بن تغلب عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد (ع) قال بلغ رسول اللّٰه (ص) عن قوم قریش من انهم قالوا یری محمد انه قد احکم الامر فی اهل بیته ولئن مات لنعزلنها منهم ولنجعلها فی سواهم فخرج رسول اللّٰه (ص) حتی قام فی مجمعهم ثم قال یامعشر قریش کیف بکم وقد کفرتم بعدی ثم رأیتمونی فی کتیبة من اصحابی اضرب وجوهکم ورقابکم بالسیف فنزل جبرئیل (ع) فی الحال فقال یامحمد ان ربك یقرئك بالسلام ویقول لك قل ان شاء اللّٰه او علی بن ابی طالب علیه السلام فقال رسول اللّٰه (ص) ان شاء اللّٰه او علی بن ابی طالب (ع) یتولی ذلك منکم۔

حدیث نمبر 4: (حذف اسناد)

حضرت ابو عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حضرت

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خبر ملی کہ قریش کے بعض لوگ (منافق) یہ کہتے ہیں کہ کیا دیکھ رہے ہو کہ محمدؐ کس طرح امرِ خلافت کو اپنے اہلِ بیتؑ کے لیے محکم کر رہے ہیں اور اگر یہ مر گئے تو ہم ضرور اس امر کو ان سے جدا کریں گے اور ان کے غیر کو ہم حاکم اور خلیفہ قرار دیں گے۔ پس رسولِ خداؐ اپنے گھر سے نکلے اور لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہوئے اور فرمایا:

اے گروہِ قریش! تم کو کیا ہو گیا ہے کہ تم میرے بعد دوبارہ کافر ہونا چاہتے ہو اور میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم میرے اصحاب میں ایک چھوٹا سا گروہ ہو۔ میں تمہارے چہروں اور تمہاری گردنوں کو تلوار سے ماروں گا۔ پس اسی وقت حضرت جبرائیلؑ نازل ہوئے اور عرض کی: اے محمدؐ! آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ اے رسولؐ ساتھ میں یہ بھی کہو۔ اگر اللہ یا علی ابن ابی طالب چاہے۔ پس رسولِ خداؐ نے فرمایا: اگر اللہ تعالیٰ یا علی ابن ابی طالبؑ چاہیں تو اس کو تم سے روک سکتے ہیں۔

علی علیہ السلام کی اطاعت رسولِ خداؐ کی اطاعت ہے

﴿قال أخبرني﴾ محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر احمد بن عيسى المكي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن حنبل ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن صالح ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سعد الانصاري عن عمر بن عبدالله بن يعلى بن مرة عن أبيه عن جده يعلى بن مرة قال سمعت رسول الله (ص) يقول لعلي بن ابي طالب عليه السلام ياعلي انت ولي الناس بعدي فمن اطاعك فقد اطاعني ومن عصاك فقد عصاني-

<u>حدیث نمبر 5:</u> (بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا:

یا علیؑ! میرے بعد لوگوں کے ولی وحاکم آپؑ ہیں۔ پس جس نے آپؑ کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے آپؑ کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی۔

سب روحوں سے پہلے روحِ علیؑ نے مجھے سلام کیا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبداللہ محمد بن القاسم المحاربی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن اسحاق الراشدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحارث ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد بن مسلم الاعور عن حبۃ العرنی عن ابی الهیثم بن التیهان الانصاری قال قال رسول اللہ (ص) ان اللہ عزوجل خلق الارواح قبل الاجسام بالفی عام وعلقها بالعرش وامرها بالتسلیم علی والطاعۃ لی وکان اوّل من سلم علی واطاعنی من الرجال روح علی بن ابی طالب علیہ السلام –

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

ابوہیثم بن تیہان انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے روحوں کو جسموں سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا تھا اور ان کو آسمان پر اپنے عرش کے ساتھ معلق فرمادیا اور ان سب کو مجھے سلام کرنے اور میری اطاعت کا حکم فرمایا۔ پس مردوں کی ارواح میں سے سب سے پہلے مجھے جس نے سلام کیا اور میری اطاعت کی وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی روح تھی۔

شوریٰ اور مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبداللہ الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد الثقفی ﴿قال

حدثنا﴾ یوسف بن سعید الارجی ﴿قال حدثنا﴾ عبیداللّٰہ بن موسٰی العبسی عن کامل عن حبیب بن ابی ثابت قال لما حضر القوم الدار للشوریٰ جاء المقداد بن الاسود الکندی رحمہ اللّٰہ فقال ادخلونی معکم فان اللّٰہ عندی نصحا ولی بکم خیر فابوا فقال ادخلوا راسی واسمعوا منی فابوا علیہ ذٰلک فقال اما اذا ابیتم فلا تبایعوا رجلالم یشھد بدراً ولم یبایع بیعۃ الرضوان وانہزم یوم احد ویوم التقی الجمعان فقال عثمان اما واللّٰہ لئن ولیتہا لاردنک الی ربک الاوّل فلما نزل بالمقداد الموت قال اخبروا عثمان انی قد رددت الی ربی الاوّل والآخر فلما بلغ عثمان موتہ جاء حتٰی وقف علی قبرہ فقال رحمک اللّٰہ ان کنت وان کنت یثنی علیہ خیراً فقال لہ الزبیر

لا عرفنک بعد الموت تندبنی وفی حیاتی ما زودتنی زادی

فقال یا زبیر اترانی احب ان یموت مثل ھذا من اصحاب محمد (ص) وھو علی ساخط۔

حدیث نمبر 7:(بحذف اسناد)

جناب حبیب بن ابو ثابت رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ جب قوم شوریٰ والے گھر میں جمع ہوئی۔ مقداد بن اسود کندی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے۔ اپنے ساتھ مجھے بھی داخل ہونے دیا جائے میں اللہ کی خاطر تم لوگوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں اور میرے پاس آپ لوگوں کے لیے خیر و بھلائی ہے۔ پس انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: اچھا صرف مجھے اپنا سر اندر داخل کرنے دو تا کہ وہ میری بات کو سن لیں۔ پھر بھی انہوں نے انکار کر دیا۔ پھر آپ نے فرمایا: یہ جو گھر میں موجود ہیں تم ایسے شخص کی بیعت نہ کرنا جو بدر میں نہیں تھا جس نے بیعت رضوان نہیں کی اور جو اُحد کے دن دو لشکروں کے ملنے والے دن فرار کر گیا تھا۔ پس عثمان نے کہا: آگاہ ہو جاؤ اللہ کی قسم! اگر تم میرے سپرد کر دو تو میں

تم کو ضرور بر ضرور رب کی طرف پہلے پلٹا دوں گا۔ پس جب جناب مقدادؓ کی موت کا وقت قریب آیا تو آپ نے فرمایا: اے لوگو! ان کو خبر دینا۔ کہ میں اپنے اوّل و آخر کے رب کی طرف پلٹ گیا ہوں۔ جب حضرت عثمان کو آپ کی وفات کی خبر ملی وہ آئے اور آپ کی قبر پر کھڑے ہو کر کہا: اللہ تمہارے اُوپر رحمت نازل کرے اگر تم اس کے اہل ہو اگر چہ اس کی خیر کے ساتھ تعریف کی جاتی ہے۔ پس زبیر نے حضرت عثمان سے کہا:

لا عرفنك بعد الموت تندبني

وفي حياتي ما زودتني زادي

"میں جانتا ہوں کہ تو میری موت کے بعد مجھ پر گریہ نہیں کرے گا

کیونکہ تو میری زندگی میں میرے لیے حصّہ کو زیادہ نہیں کر رہا"۔

پس حضرت عثمان نے کہا: اے زبیر! کیا تو دیکھ رہا ہے کہ میں محمدؐ کے اس صحابی کی موت مرنا پسند کرتا ہوں جو مجھ پر ناراض ہو کر گیا ہے۔

میرے اہلِ بیتؑ کی دوستی کے بغیر کوئی عمل قبول نہیں ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن هشام عن مرازم عن الصادق جعفر بن محمد (ص) قال قال رسول الله (ص) ما بال اقوام من امتي اذا ذكر عندهم ابراهيم وآل ابراهيم استبشرت قلوبهم وتهللت وجوههم واذا ذكرت واهل بيتي اشمأزت قلوبهم وكلحت وجوههم والذي بعثني بالحق نبيا لو ان رجلا لقي الله بعمل سبعين نبيا ثم لا يأت بولاية ولي الأمر من اهل البيت ما قبل الله منه صرفا ولا عدلا۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

کیا ہو گیا ہے میری اُمت کے لوگوں کو جب ان کے سامنے ابراہیمؑ اور ان کی آل کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل خوش ہوتے ہیں اور ان کے چہرے باغ باغ ہو جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے میرا اور میری اہل بیت علیہم السلام کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل جل کر کوئلہ ہو جاتے ہیں اور ان کے چہروں پر تیوری چڑھی ہوتی ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے کہ کوئی بندہ اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہو اور اس نے ۷۰ نبیوں کے برابر اعمال خیر انجام دیئے ہوں پھر اس کے پاس میرے اہل بیتؑ میں سے کسی ولی امر کی ولایت نہ ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا کوئی عمل قبول نہیں کرے گا اور کسی کا کوئی بدلہ نہیں دے گا۔

زید بن علی بن حسین علیہم السلام کی روایت

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبدالله الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرني﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن هراشة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن زیاد الأحمر عن زید بن علی بن الحسین (ع) قال قرء (واما الجدار فکان لیتیمین فی المدینة وکان تحته کنزلهما وکان ابوهما صالحا فاراد ربك ان یبلغا اشدهما ویستخرجا کنزهما) ثم قال حفظهما ربهما لصلاح ابیها فمن اولی بحسن الحفظ منا رسول الله (ص) جدنا وابنته سیدة نساء الجنة أمنا وأوّل من آمن بالله وحده وصلی ابونا۔

<u>حدیث نمبر 9: (محذوف اسناد)</u>

جناب جعفر بن زیاد الاحمر رحمۃ اللہ علیہ نے جناب زید بن علی بن حسین علیہما السلام سے روایت کی کہ آپؑ نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی:

واما الجدار فکان لیتیمین فی المدینة وکان تحته کنزلهما وکان ابوهما صالحا فاراد ربك ان یبلغا اشدهما ویستخرجا کنزهما

"بہر حال یہ دیوار اس کے نیچے دو یتیم بچوں کے لیے خزانہ ہے اور ان دونوں کا باپ صالح و نیک تھا۔ پس تیرے رب کا ارادہ ہے کہ یہ دونوں بالغ ہو جائیں اور وہ اس خزانے کو نکال لیں"۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ان کے رب نے ان دونوں کی ان کے باپ کی نیکی کی وجہ سے حفاظت فرمائی۔ پس ہم سے زیادہ بہتر محافظ کون ہو سکتا ہے جب رسولؐ خدا ہمارے نانا اور ان کی پاک طاہرہ بیٹی ہماری ماں جو تمام جنت کی عورتوں کی سردار ہیں۔ پہلا شخص جو اللہ کی توحید پر ایمان لایا اور نماز ادا کی وہ ہمارے باپ تھا۔

بادشاہوں کی حالت

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن مالك النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن الفضل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن ابراهیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ یموت بن المزارع ﴿قال حدثنا﴾ عیسی بن اسماعیل عن الاصمعی قال سمعت اعرابیاً وذکر السلطان فقال لان غروا بالظلم فی الدنیا لیذلن بالعدل فی الآخرة رضوا بقلیل من کثیر وبیسیر من خطیر وانما یلقون العدم حین لا ینفع الندم-- قال وانشدنی ابوالحسن لأبی العتاهیة-

سبحان ذی الملکوت انه لیلة　　محصت بوجه صباح یوم الموقف

ان نفساً وهمتها نفسها ما فی المعاد مصور لم یطرف

كتب الفناء علی البرية ربها والناس بين مقدم ومخلف

وصلی اللّٰه علی سيدنا محمد النبی وآله وسلم

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

جناب اصمعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں: میں نے ایک اعرابی سے سنا ہے جو بادشاہوں کا ذکر کر رہا تھا۔ میں نے کہا: تحقیق یہ بادشاہ دنیا میں اپنے ظلم کی وجہ سے عزت دار اور شریف بنے ہوئے ہیں' آخرت کے دن ان کو عدل ذلیل و رسوا کرے گا۔ یہ کثیر کے بجائے قلیل پر راضی ہو چکے ہیں (یعنی آخرت کے بجائے دنیا پر راضی ہو چکے ہیں) اور یہ بہت بڑے خطرے میں ہیں' سوائے اس کے کہ یہ اُس وقت ندامت سے ملاقات کریں گے' جب ندامت ان کو کوئی فائدہ نہیں دے سکے گی۔ اور کہا کہ میرے والد عتاہیہ کے لیے ابوالحسن نے یہ اشعار پڑھے تھے:

سبحان ذی الملکوت انه ليلة محصت بوجه صباح يوم الموقف

لو ان نفساً وهمتها نفسها ما فی المعاد مصور لم يطرف

كتب الفناء علی البرية ربها والناس بين مقدم ومخلف

① صاحب ملک وملکوت منزہ و پاک ہے تحقیق یہ رات اس کے چہرے کے نور سے قیامت کے دن چمک اٹھے گا۔

② اگر ہر نفس کی ہمت اس کا اپنا نفس ہوگا تو قیامت کے دن کوئی مصور نہیں ہوگا کہ وہ آنکھیں پھیر لے گا۔

③ اس دنیا کے رب نے اس کے لیے فنا و نابود ہونا لازم قرار دیا ہے۔ اور لوگ اس کے سامنے ہیں اور اس کے فرمان کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔

⊙⊙⊙

مجلس نمبر 14

[بروز ہفتہ ۲۶ رجب سال ۴۰۷ ہجری قمری]

واجب کے بعد دعا مستجاب ہوتی ہے

حدثنا الشیخ المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تأییدہ ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسیٰ علیہ السلام ﴿قال حدثنی﴾ ابی العبد الصالح موسیٰ بن جعفر ﴿قال حدثنی﴾ ابی الصادق جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابی الباقر محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی زین العابدین علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی الحسین ابن علی الشہید ﴿قال حدثنی﴾ ابی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللہ(ص) من أدی فریضة فلہ عند اللہ دعوة مستجابة۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''جو شخص فریضہ (واجب) کو ادا کرے گا اُس کے لیے بارگاہِ خدا میں ایک دعا ہے جو مستجاب و قبول ہوگی''۔

ایک شخص کا قنبرؓ کو گالیاں دینا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن محمد بن المظفر البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم عبدالملك بن علی الدهان ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن الحسن عن الحسن بن بشیر عن اسد بن سعید عن جابر قال سمع امیر المؤمنین علیه السلام رجلا یشتم قنبراً وقد رام قنبر ان یرد علیه فناداه امیر المؤمنین علیه السلام مهلاً یاقنبر دع شاتمك مهانا ترضی الرحمٰن وتسخط الشیطان وتعاقب عدوك فوالذی فلق الحبة وبرء النسمة ما ارضی المؤمن ربه بمثل الحلم ولا اسخط الشیطان بمثل الصمت ولا عوقب الأحمق بمثل السکوت عنه -

حدیث نمبر 2: (حذف اسناد)

جناب جابر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے: حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: ایک شخص قنبر رحمۃ اللہ علیہ کو گالیاں دے رہا تھا اور قنبرؓ بھی ارادہ کر رہے تھے کہ اس کی گالیوں کا جواب دیں۔ پس جناب امیرالمومنینؑ نے آواز دی: اے قنبرؓ! اس گالیاں دینے والے کو دفع کرو رحمٰن کو خوش کرو شیطان کو ناراحت کرو اور اپنے دشمن کو سزا دو۔ پس مجھے قسم ہے اس ذات کی جس نے دانے کو شگافتہ کیا اور ننھا سا پودا نکالا۔ حلم کی مثل کوئی چیز اللہ تعالیٰ کو راضی نہیں کر سکتی اور خاموشی سے زیادہ کوئی چیز شیطان کو ناراحت نہیں کر سکتی اور سکوت سے زیادہ کوئی چیز احمق کو سزا نہیں دے سکتی۔

جناب علی علیہ السلام کا بازار بصرہ میں وعظ کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسین البصیر المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابونصر المخزومی عن الحسن بن ابی الحسن البصری قال لما قدم علینا امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام البصرة مربی وانا

اتوضأ فقال یاغلام احسن وضوئك یحسن اللّٰہ الیك ثم جازنی فاقبلت اقفوا اثرہ فحانت منه التفاته فنظر الی فقال یاغلام ألك حاجة قلت نعم علمنی کلا ما ینفعنی اللّٰہ به فقال یا غلام من صدق اللّٰہ نجا ومن اشفق علی دینه سلم من الردی ومن زھد فی الدنیا قرت عینه بما یری من ثواب اللّٰہ عزوجل ولا ازیدك یا غلام قلت بلی یا امیرالمؤمنین قال من کنه فیه ثلاث خصال سلمت له الدنیا والآخرۃ من آمر بالمعروف وأتمر به ونھی عن المنکر وانتھی عنه وحافظ حدود اللّٰہ یاغلام ایسرك ان تلقی اللّٰہ یوم القیمة وھو عنك راض قلت نعم یا امیرالمؤمنین قال کن فی الدنیا زاھداً وفی الآخرۃ راغبا وعلیك بالصدق فی جمیع امورك فان اللّٰہ یعبدك وجمیع خلقه بالصدق ثم مشی حتی دخل سوق البصرۃ فنظر الی الناس یبیعون ویشترون فبکی علیه السلام بکاء شدیداً ثم قال یا عبید الدنیا وعمال اھلھا اذا کنتم بالنھار تحلفون وباللیل فی تنامون وفی خلال ذلك عن الآخرۃ تغفلون فمتی تحرزون الزاد وتفکرون فی المعاد ، فقال له رجل یا امیر المؤمنین انه لا بدلنا من المعاش فکیف تصنع فقال امیر المؤمنین (ع) ان طلب المعاش من حله لا یشغل عن عمل الآخرۃ فان قلت لابدلنا من الاحتکار لم تکن معذوراً فولی الرجل باکیا فقال له امیرالمؤمنین (ع) اقبل علی زادك بیانا فعاد الرجل الیه فقال له اعلم یاعبد اللّٰہ ان کل عامل فی الدنیا للاخرۃ لابد ان یوفی اجر عمله فی الآخرۃ وکل عامل دیناً للدنیا عمالته فی الآخرۃ نار جھنم ثم تلا امیرالمؤمنین (ع) قوله تعالی (فاما من طغی واثر الحیاۃ الدنیا فان الجحیم ھی المأوی)

<u>حدیث نمبر 3: (کتاب اخبار)</u>

جناب حسن بن ابوالحسن بصری نے بیان کیا ہے کہ بصرہ میں امیرالمومنین علی علیہ السلام ہماری طرف آئے اور میرے قریب سے گزرے۔ میں اس وقت وضو کر رہا تھا۔ پس آپؑ نے فرمایا: اے نوجوان! وضو کو احسن انداز میں انجام دو تا کہ اللہ تعالیٰ تیرے ساتھ احسان فرمائے۔ پھر میرے قریب سے گزر گئے۔ پس میں آپ کے پیچھے چلنے لگا۔ جب آپؑ نے میرے آنے کی آہٹ محسوس فرمائی تو آپؑ رک گئے اور میری طرف دیکھ کر فرمایا: اے نوجوان! کیا تجھے میرے ساتھ کوئی کام ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں مولاؑ! آپؑ مجھے کوئی ایسی چیز کی تعلیم دیں جس کو میرا اللہ میرے لیے فائدہ مند قرار دے۔ پس آپؑ نے فرمایا: جو سچ بولتا ہے وہ کامیاب ہے اور جو اپنے دین پر مہربان ہوگا وہ ہلاکت سے محفوظ رہے گا اور جو دنیا میں زہد کو اپنا وطیرہ بنائے گا قیامت کے دن اللہ کی طرف سے ثواب کو دیکھنے سے اس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں گی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے نوجوان اور اضافہ کروں۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! اے امیرالمومنینؑ! آپؑ نے فرمایا: جس شخص میں تین اوصاف پائے جائیں گے اس کی دنیا اور آخرت دونوں سالم و محفوظ ہوں گی:

① نیکی کا حکم دینا پس تم بھی نیکی کا حکم دیا کرو۔
② برائی سے روکنا تو بھی اس سے روکو۔
③ اللہ کی قائم کردہ حدود کی حفاظت کرنا۔

اے نوجوان! کیا تو خوش ہے کہ اللہ سے تیری ملاقات ہو اور اللہ تعالیٰ تجھ سے راضی ہو؟ میں نے عرض کیا: ہاں! امیرالمومنینؑ! میں یہ چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: دنیا میں زاہد بن جاؤ اور آخرت کی طرف رغبت کرو۔ اپنے تمام اُمور میں سچ کو اپنے لیے لازم قرار دو' کیونکہ اللہ تعالیٰ آپ کی اور تمام مخلوق کی عبادت کو سچ کے ساتھ قبول کرے گا۔ پھر آپ چلتے چلتے بصرہ کے بازار میں تشریف لے گئے۔ آپؑ نے لوگوں کو دیکھا جو خرید و فروخت میں مصروف تھے۔ آپؑ نے وہاں بہت سخت گریہ فرمایا اور اس کے بعد فرمایا: اے دنیا کے

غلامو! اور اس کے ذکر کرو! سارا دن تم قسمیں کھاتے ہو۔ ساری رات تم سو کر گزار دیتے ہو۔ اس کے دوران تم آخرت سے غافل ہو۔ تم آخرت کے لیے زادِ راہ کب حاصل کرو گے اور آخرت و قیامت کے لیے کب فکر کرو گے۔

پس ایک شخص نے آپ کی خدمت میں عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! زندگی کی معاش کے لیے اس کی ضرورت ہے۔ پھر ہم ان کے بارے میں کیا کریں (یعنی جو آپ فرما رہے ہیں اس کے بارے میں ہم کب اور کیسے عمل کریں) پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: رزق حلال کمانا ہمیں آخرت سے غافل نہیں کر سکتا۔ پس جو کچھ تو نے کہا ہے وہی میں کہتا ہوں۔ ہمارے لیے سودا مہنگا فروخت کرنا ضروری ہے تو اس پر آپ سے عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔ پس وہ بندہ روتا ہوا واپس چلا گیا۔

امیر المومنین علیہ السلام نے اس سے فرمایا: اے شخص واپس آؤ تاکہ میں تمہارے لیے آخرت کے اعمال کی تاکید کروں۔ پس وہ واپس آیا۔ آپؑ نے فرمایا: اے بندۂ خدا! مان لو ہر وہ شخص جو اس دنیا میں آخرت کے لیے کام کرنے والا ہے ضروری ہے کہ آخرت میں اس کے اس عمل کا پورا پورا اجر اس کو دیا جائے اور جو اس دنیا میں دنیا کی خاطر کام کرنے والا ہے آخرت میں اس کی سزا جہنم کی آگ ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی:

فاما من طغی واثر الحیاۃ الدنیا فان الجحیم ھی المأوی

"بہرحال جس شخص نے سرکشی کی ہوگی اور دنیاوی زندگی کو ترجیح دی ہوگی اُس کا ٹھکانا جہنم ہوگا"۔

جو علی علیہ السلام پر لعنت کرے گا وہ جہنم میں جائے گا

﴿قال اخبرنی﴾ ابوعبیداللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین الجوھری ﴿قال حدثنا﴾ ھرون بن عبیداللہ

المقری قال حدثنا عثمان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابویحیٰی التمیمی عن کبیر عن ابی مریم الخولانی عن مالک بن ضمرۃ قال سمعت علیا (ع) یقول انکم معرضون علی لعنی ودعای کذابا فمن لعننی کارھا مکرھا یعلم اللّٰہ انہ کان مکرھا وردت انا وھو علی محمد (ع) معا ومن امسک اللّٰہ لسانہ فلم یلعنی سبقنی کرمیۃ سہم اولمحۃ بالبصر ومن لعننی منشرحا صدرہ بلعنی فلا حجاب بینہ وبین اللّٰہ ولا حجۃ لہ عند محمد (ص) الا ان محمداً (ص) اخذ بیدی یوما فقال من بایع ھؤلاء الخمس ثم مات وھو یحبک لقد قضی نحبہ ومن مات وھو یبغضک مات میتۃ جاھلیۃ یحاسب بما عمل فی الاسلام وان عاش بعدک وھو یحبک۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

جناب مالک بن ضمرہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے علی علیہ السلام سے سنا' وہ فرما رہے تھے: اے لوگو! عنقریب تمہیں میرے اوپر لعنت کرنے پر اور میرے خلاف جھوٹ بولنے پر مجبور کیا جائے گا۔ پس جو بندہ حالت جبری اور مجبوری میں مجھ پر لعنت کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مجبوری کو جانتا ہوگا۔ میں اور وہ دونوں اکٹھے سیدالانبیاءؑ کے پاس ہوں گے اور جس بندے کی زبان رب روک لے گا اور وہ حالت مجبوری میں بھی مجھ پر لعنت نہیں کرے گا وہ عزت و کرامت میں ایک درجہ ہم سے آگے ہوگا' خواہ وہ ایک آنکھ جھپکنے کے برابر کیوں نہ ہو اور جو بندہ مجھ پر لعنت کرے گا اس حالت میں کہ اس کا سینہ مجھ پر لعنت کرنے سے خوش ہوگا پس اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوگا۔ سیدالانبیاءؑ کے پاس اس کے لیے کوئی حجت نہیں ہوگی۔ آگاہ ہوجاؤ تحقیق محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دن میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

''جو شخص ان پانچ کی بیعت کرے گا پھر وہ آپ سے محبت کرتے ہوئے مرجائے

گا وہ کامیابی کی موت مر رہا ہے اور جو شخص آپ کے ساتھ بغض رکھتے ہوئے مرے گا وہ جہالت کی موت مرا ہے جو کچھ اس نے اسلام میں عمل کیا ہے اس کا قیامت کے دن حساب ہوگا۔ اگر چہ وہ تیرے بعد زندہ رہے اور تجھ سے محبت کرتا رہے"۔

(یعنی اگر وہ زندگی میں آپؑ کے ساتھ محبت کرتا تھا لیکن اس کی موت آپؑ کے بغض کے ساتھ ہوئی ہو تب بھی اس کے اعمال کا حساب ہوگا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے حقیقی شیعوں کے اعمال کا حساب نہیں ہوگا وہ بغیر حساب کے جنت میں جائیں گے۔ مترجم)

حضرت عثمان کا حضرت ابوذر کو جلاوطن کرنا

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبداللّٰہ الاسدی الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن سفیان عن أبیه عن ابی جهضم الازدی عن أبیه وکان من اهل الشام قال لما سیر عثمان اباذر من المدینة الی الشام کان یقص علینا فیحمد اللّٰه فیشهد شهادة الحق ویصلی علی النبی (ص) ویقول امابعد فانا کنا فی جاهلیتنا قبل ان ینزل علینا الکتاب ویبعث فینا الرسول ونحن نوفی بالعهد ونصدق بالحدیث ونحسن الجوار ونقری الضیف ونواسی الفقیر فلما بعث اللّٰه فینا رسول اللّٰه (ص)وانزل علینا کتابه کانت تلك الاخلاق یرضاها اللّٰه ورسوله وکان احق بها اهل الاسلام واولی ان یحفظوها فلبثوا بذلك ماشاء اللّٰه ان یلبثوا ثم ان الولاة قد احدثوا اعمالا قباحا وما نعرفها من سنة تطفی وبدعة تحیی وقائل بحق مکذب واثرة لغیر تقی وامین مستأثر علیه من الصالحین اللّٰهم ان کان ما عندك خیراً لی فقبضنی الیك

غیر مبدل ولامغیر وکان یعید ھذا الکلام ویبدیہ فاتی خبیب بن سلمۃ معویۃ بن ابی سفیان فقال ان اباذر یفسد علیک الناس بقول کیت وکیت فکتب معویۃ الی عثمان بذلک فکتب عثمان اخرجہ الی فلما صار الی المدینۃ نفاہ الی الربذۃ۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

ابوجہرم ازدی نے اپنے والد سے روایت کی ہے جو اہلِ شام سے تھا وہ کہتا ہے جب حضرت عثمان نے حضرت ابوذرؓ کو مدینہ سے شام کی طرف جلاوطن کیا تو وہ ہمیں بیان کرتے ہیں پس انہوں نے اللہ کی حمد کی اور حق کی گواہی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود وسلام پڑھا اور اس کے بعد فرمایا:

جب ہم جاہلیت میں تھے ابھی ہم پر کتاب نازل نہیں ہوئی تھی ہمارے درمیان رسول مبعوث نہیں ہوئے تھے تو ہم وعدوں کو وفا کرتے تھے سچ بولتے تھے ہمسایوں سے نیک سلوک کیا کرتے تھے مہمان نوازی کیا کرتے تھے فقیروں کی دادرسی کیا کرتے تھے پس جب اللہ نے ہم میں رسول کو مبعوث فرمایا اور ہم پر کتاب کو نازل فرمایا تو یہ اخلاق جو اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کا باعث ہیں یہ اہلِ اسلام ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتے تھے اور سزاوار ہے کہ ان اخلاق کی زیادہ حفاظت کریں اور جتنا ہو سکے انہیں اپناتے تھے۔ پھر ان حاکموں نے ایسے اعمال قبیح کو ایجاد کیا ہے جن کے بارے میں ہم نہیں جانتے کہ وہ سنت میں سرکشی ہے یا بدعت کو ایجاد کر رہے ہیں اور وہ حق پر جھوٹ بول رہے ہیں اور وہ غیر متقی کی پیروی کر رہے ہیں اور اس امانت کو نیک وصالحین کے بجائے اپنے لیے مخصوص کر لیا ہے۔ اے میرے خدا! تیری بارگاہ میں میرے لیے کوئی خیر ہے تو مجھے اپنی بارگاہ میں بلالے بغیر کسی تبدیلی کے آپ اکثر اس کلام کی تکرار فرمایا کرتے تھے۔

حبیب ابن سلمہ معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آیا اور کہا کہ ابوذر لوگوں کو تیرے

خلاف بھڑکا رہا ہے وہ لوگوں کو اس اس طرح کہہ رہا ہے: معاویہ نے حضرت عثمان کی طرف سب کچھ ان کے بارے میں لکھ دیا۔ جواب میں حضرت عثمان نے لکھا کہ اس کو میری طرف روانہ کردو۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو اس نے آپ کو ربذہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

لوگ اپنے آپ کو ہدایت قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ جھوٹ وافتراء ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسی عن الحسن بن محبوب ﴿قال حدثني﴾ یحیی بن عبدالله بن الحسن قال سمعت جعفر بن محمد (ع) یقول وعنده اناس من اهل الکوفة عجبا للناس یقولون اخذوا علمهم کله عن رسول الله (ص) فعملوا به واهتدوا ویرون انا اهل البیت لم تأخذ علمه ولم نهتد به ونحن اهل وذریته فی منازلنا انزل الوحی ومن عندنا خرج الی الناس العلم افتراهم علموا واهتدوا وجهلنا وضللنا ان هذا محال-

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب یحیٰی بن عبداللہ بن حسن نے روایت بیان کی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ کے پاس اہلِ کوفہ سے ایک جماعت موجود تھی۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے تعجب ہے ان لوگوں پر جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سارا علم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لیا ہے۔ ہم اس پر عمل کرتے ہیں لہٰذا ہم ہدایت یافتہ ہیں اور ان کا عقیدہ وگمان یہ ہے کہ ہم اہلِ بیت نبی اکرمؐ سے علم حاصل نہیں کرتے اور ہم علمِ نبیؐ کے ساتھ ہدایت یافتہ نہیں ہیں؛ حالانکہ ہم آپؐ کے اہلِ بیتؑ ہیں اور آپؐ کی ذریت ہیں۔ ہمارے گھر میں قرآن نازل ہوا اور رسولِ اکرمؐ کا علم ہمارے ہی ذریعے

لوگوں تک پہنچتا ہے۔ یہ لوگ کتنا افتراء وجھوٹ بولتے ہیں جو اپنے آپ کو عمل کرنے والا اور ہدایت یافتہ قرار دیتے ہیں اور ہمیں گمراہ قرار دیتے ہیں حالانکہ یہ محال اور غیر ممکن ہے۔

○

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن مالك النحوی ﴿قال حدثنی﴾ محمد ابن الفضل الكاتب قال حدثنا عيسى بن حميد قال سمعت ابا عبدالله الربعی يقول حدثنا الاصمعی قال دخلت البصرة فبينما امشی بشارعها اذ بصرت بجارية احسن وجهاً واذا كالشن البالی فلم أزل اتبعها واحبس نفسی عنها حتى انتهت الى المقابر الى قبر فجلست عنده ثم انشأت تقول بصوت ما يكاد يبين هذا والله هو السكن لامابه نعز انفسا هذا والله هو المفرق بين الاحساب والمقرب من الحساب وبه عرفنا الرحمة من العذاب بابه فسح لك فی قبرك وتغمدك بما تغمد به نبيك اما انی لا اقول خلاف ما اعلم كان علمی بك جواداً واذا اتيت اتيت وساداً واذا اعتمدت وجدت عماداً ثم قالت:

ياليت شعری كيف غيرك البلا	أم كيف صار جمال وجهك فی الثری
لله درك ای كهل غيبوا	تحت الجنادل لاتحس ولا تری
لباً وحلما بعد حزم زانه	بأس وجود حين يطرق للقری
لما نقلت الى المقابر والبلی	دنت الهموم فغاب عن عينی الكری

وصلى الله على محمد وآله الطاهرين وسلم تسليماً

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

جناب اصمعی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں بصرہ کی ایک سڑک پر چل رہا تھا۔ اچانک میں نے ایک خوبصورت کنیز کو دیکھا۔ وہ اتنی خوبصورت تھی کہ اپنے

آپ پر قابو نہ رکھ سکا اور اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔ لیکن میں نے اپنے آپ کو اس سے دور رکھا یہاں تک وہ قبرستان سے چلی گئی اور وہاں ایک قبر کے قریب جا کر بیٹھ گئی۔ پھر اس نے اشعار پڑھنے شروع کیے اور اس نے گریہ و بکا کرنا شروع کیا کہ میں بھی اپنے نفس پر قابو نہ رکھ سکا۔ وہ اپنے قریبی اعزہ سے جدا ہو چکی تھی اور وہ حساب کے قریب تھے۔ وہ رحمت کو عذاب سے عرفان رکھتی تھی اور وہ کہہ رہی تھی: اے میرے بابا! آپ قبر میں جا چکے ہیں اور قبر میں اس طرح چھپ گئے ہیں جس طرح تیرا نبی چھپ گیا ہے لیکن میں اپنے علم کے خلاف کچھ نہیں کہوں گی کیونکہ میں جانتی ہوں کہ تو جواد و سخی ہے اور جب تو آئے گا تو سردار بن کر آئے گا اور جب تو احتذو کرے گا تو ایک ستون پائے گا۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

یالیت شعوی کیف غیرك البلا	لم کیف صار جمال وجهك فی الثری
لله درك ای کهل غیبوا	تحت الجنادل لاتحس ولا تری
لباً وحلماً بعد حزم زانه	بأس وجود حین یطرق للقری
لما نقلت الی المقابر والبلی	دنت الهموم فغاب عن عینی الکری

وصلی الله علی محمد وآله الطاهرین وسلم تسلیماً

① تیرے بعد میرے لیے مصیبت کو برداشت کرنا مشکل ہوگا اور میں کیسے قبر میں حسین چہرے کو مٹی میں دفن کروں۔

② خدا کی قسم! کتنا عجیب ہے کہ کتنے جوان ان بڑی چٹانوں میں غائب ہو گئے پس اب اُن کو نہ محسوس کیا جاتا ہے اور نہ دیکھا جاتا ہے۔

③ یہ عقل اور بردباری جو اتنی مضبوطی کے ساتھ وجود کو مزین کرتی ہیں وہ بھی عقل کو کمزور کر دیتی ہے۔

④ اور جب میں قبروں کی طرف متوجہ ہوتی ہوں تو غم میرے قریب ہو جاتے ہیں اور میری آنکھوں سے نیند اُڑ جاتی ہے۔

●●●

مجلس نمبر 15

[بروز ہفتہ ۳ شعبان سال ۴۰۷ ہجری قمری]

مجھے امیری نہیں چاہیے

حدثنا الشیخ المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد النعمان ادام اللہ تأییدہ ﴿قال حدثنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن مہرویہ القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داؤد بن سلیمان الغازی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسیٰ ﴿قال حدثنی﴾ ابی موسیٰ بن جعفر ﴿قال حدثنی﴾ ابی جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابی محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی حسین بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول اللہ (ص) اتانی ملک فقال محمد ان ربک یقرئک السلام ویقول ان شئت جعلت لک بطحاء مکۃ ذھبا قال فرفعت رأسی الی السماء وقلت یارب اشبع یوما فاحمدک واجوع یوما فاسئلک۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت بیان کی ہے آپ نے فرمایا:

ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور عرض کی کہ اے محمدؐ! آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا

ہے اور فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب! اگر آپؐ چاہیں تو میں آپؐ کے لیے تمام پتھروں کو سونے کا بنادوں۔ مولاؑ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے اپنا سر اقدس آسمان کی طرف بلند فرمایا اور عرض کی: اے میرے خدایا! میں چاہتا ہوں تو آج مجھے کھانا کھلائے اور میں تیری حمد کروں اور ہر روز میں تیری بارگاہ میں سوال کروں اور تو مجھے عطا فرمائے اور میں تیری حمد و شکر کرتا رہوں۔

نبیؐ کے چار محبوب ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال احمد بن عیسی المکی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن احمد بن حنبل ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ الحسین بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ شریك عن ابی ربیعة الایادیّ ورأیتا معسراً یسمع معه عن ابی بریدة عن أبیه قال قال رسول الله (ص) ان الله امرنی بحب اربعة من اصحابی وأخبرنی انه یحبهم قلنا من هم یارسول الله ولیس منا احداً لایحب ان یکون منهم فقال (ص) الا ان علیا منهم یقولها ثلاثا والمقداد بن الاسود وابوذر الغفاری وسلمان الفارسی۔

حدیث نمبر 2: (کشف استار)

جناب ابو بریدہ نے اپنے والد سے انھوں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے مجھے میرے اصحاب میں سے چار سے محبت کرنے کا حکم دیا ہے اور مجھے خبر دی ہے کہ وہ چار مجھ سے محبت کرتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ کون ہیں اور ہم میں سے کوئی ان میں شامل ہے؟ کیا ہم ان میں سے نہیں ہو سکتے؟

پس آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ ان میں سے ایک علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور اس کو تین دفعہ آپؐ نے فرمایا' اور دوسرا مقداد بن اسود کندیؓ' تیسرا ابوذر غفاریؓ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

حضرت عائشہ اور حضرت عثمان کا اختلاف

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنی﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن الحسین الانصاری ﴿قال حدثنا﴾ سفیان عن فضیل بن الزبیر ﴿قال حدثنی﴾ فروة بن مجاشع عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال جاء ت عائشة الی عثمان فقالت له اعطنی ما کان یعطینی ابی وعمر بن الخطاب فقال لها لم اجد له موضعا فی الکتاب ولا فی السنة وانما کان ابوک وعمر بن الخطاب یعطیانك بطیبة من انفسهما وانا لا افعل قالت له فاعطنی میراثی من رسول اللّٰہ (ص) فقال لها او لم تجیئنی انت ومالك بن اوس النصری فشهدتما ان رسول اللّٰہ (ص) لایورث حتٰی منعتما فاطمة میراثها وابطلتما حقها فکیف تطلبین الیوم میراثا من النبی (ص) فترکه وانصرفت وکان عثمان اذا خرج الی الصلوٰة اخذت قمیص رسول اللّٰہ (ص) علی قصبة فرفعته علیها ثم قالت ان عثمان قد خالف صاحب هذا القمیص وترك سنة۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: عائشہ ام المومنین حضرت عثمان کے پاس آئیں اور کہا جو حقوق اور مال مجھے میرے والد دیا کرتے تھے وہی حضرو

حقوق تم مجھے دیا کرو۔ حضرت عثمان نے کہا: اس کے بارے میں نہ قرآن میں کوئی آیت آئی ہے اور نہ ہی نبی اکرمؐ کی کوئی سنت اس پر قائم ہے کہ آپ کو اتنا ہی دیا جائے۔ باقی آپ کے والد حضرت ابوبکر اتنا دیا کرتے تھے تو وہ صرف اور صرف اپنی طبیعت اور خواہش سے اتنا دیا کرتے تھے میں ایسا نہیں کر سکتا۔

بی بی عائشہ نے کہا کہ اچھا تو یہ نہیں دے سکتے تو جو رسولؐ خدا کی میراث ہے وہ مجھے دی جائے۔ پس حضرت عثمان نے کہا: اے بی بی کون سی میراث کا آپ مطالبہ کر رہی ہیں کیا آپ اور مالک بن اوس نصری ہی نہیں آئے تھے اور آپ دونوں نے گواہی دی تھی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا: ہم رسول اپنی میراث نہیں چھوڑتے یہاں تک کہ اسی وجہ سے آپ لوگوں نے جناب فاطمہ بنت رسولؐ کو اُن کی میراث سے منع کیا' ان کے حق کو آپ نے باطل کیا' آج آپ کس طرح نبی اکرمؐ کی میراث کا مجھ سے مطالبہ کر رہی ہیں۔ پس بی بی حضرت عثمان کو چھوڑ کر چلی گئیں اور ان سے منہ موڑ لیا اور جب حضرت عثمان نماز کے لیے مسجد کی طرف جا رہے تھے تو بی بی عائشہ نے رسول اکرمؐ کی قمیص پکڑی اور اس کو بلند مقام پر لے گئی اور کہا: اے لوگو! تحقیق حضرت عثمان اس قمیص (نبی اکرمؐ) کی مخالفت کر رہے ہیں اور ان کی سنت و سیرت کو چھوڑ چکے ہیں۔

جو آلِ محمدؐ کی عداوت و بغض میں مرے گا وہ یہودی محشور ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسين محمد بن المظفر البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبدالله جعفر بن الحسني ﴿قال حدثنا﴾ ادريس بن زياد الكفربوثي ﴿قال حدثنا﴾ حنان بن سدير عن سيف المكي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن علي وما رأيت محمديا قط يعدله ﴿قال حدثني﴾ جابر بن عبدالله الانصاري قال نادى رسول الله (ص) في المهاجرين والأنصار فحظر وابا

لسلاح فصعد النبی (ص) المنبر فحمداللّٰہ واثنی علیه ثم قال یامعشر المسلمین من ابغضنا اهل البیت بعثه اللّٰہ یوم القیمة یهودیا قال جابر فقمت الیه فقلت یارسول اللّٰہ (ص) وان شهد ان لا اله الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ فقال وان شهد ان لا اله الا اللّٰہ فانما احتجز من سفك دمه او یؤدی الجزیة عن ید وهو صاغر ثم قال علیه السلام من ابغضنا اهل البیت بعثه اللّٰہ یوم القیمة یهودیا فان ادرك الدجال کان معه وان لم یدرکه بعث فی قبره فامن به ان ربی عزوجل مثل لی امتی فی الطین وعلمنی اسمائهم کما علم آدم الاسماء کلها فمربی اصحاب الرایات فاستغفرت اللّٰہ لعلی وشیعته قال حنان بن سدیر فعرضت هذا الحدیث علی ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیه السلام فقال لی انت سمعت هذا من سدیف فقلت اللیلة سبع من سمعته منه یقال ان هذا الحدیث ما ظننت انه خرج من فی ابی الی احد۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مہاجرین اور انصار کے مجمع میں بلند آواز سے فرمایا:

اپنے اسلحہ سمیت رک جاؤ۔ پس آپ منبر پر تشریف لائے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا بجا لانے کے بعد فرمایا: اے مسلمانوں کے گروہ! جو بھی میرے اہلِ بیتؑ سے بغض و عداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن یہودی محشور کرے گا۔

جابر بیان کرتے ہیں کہ میں کھڑا ہوا اور عرض کی: یارسولؐ اللہ! خواہ یہ گواہی دیتا ہو اشهد ان لا اله الا اللّٰہ واشهد ان محمداً رسول اللّٰہ۔ پس آپؐ نے فرمایا: اگر وہ گواہی دیتا ہے کہ اشهد ان لا اله الا اللّٰہ وان محمداً رسول اللّٰہ تو اس گواہی سے اس کا خون محترم ہوا ہے اور وہ جزیہ سے محفوظ ہوا ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: جو میرے

اہلِ بیتؑ سے بغض و عداوت رکھے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو یہودی محشور کرے گا۔ اس کی وجہ یہ ہے اگر وہ دجال کو پائے گا تو اس کی بیعت کرے گا اور اگر وہ مرگیا تو دجال اس کی قبر میں جائے گا۔ وہ قبر میں اس کی بیعت کرے گا۔

تحقیق میرے رب نے میری پوری اُمت کو مٹی میں مصور کر کے مجھے دکھایا ہے اور مجھے ان کے اسماء کے بارے میں بھی ایسا ہی علم عطا فرمایا ہے جیسے جناب آدمؑ کو اسماء کا علم عطا فرمایا تھا۔ پس جب میرے قریب سے اصحاب ِرایات گزرتے ہیں تو میں اللہ سے علی علیہ السلام اور اس کے شیعوں کے لیے طلب مغفرت کرتا ہوں۔

حنان بن سدیر بیان کرتا ہے کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الباقر علیہ السلام کے سامنے پیش کی۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے اس حدیث کو سدیق سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا: سات راتوں سے میں نے اس کو سدیق سے سنا ہے۔ کہا گیا ہے کہ یہ حدیث میں گمان نہیں کرتا کہ اس کو جس نے بھی مجھ سے سنا ہے اس کا کسی نے انکار نہیں کیا۔

امیر المومنینؑ کا بصرہ سے واپسی پر کوفہ میں خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبداللّٰہ محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثني﴾ محمد بن موسیٰ بن حماد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سهل ﴿قال أخبرنا﴾ هشام عن محمد بن السائب عن ابی مخنف لوط بن يحيیٰ عن الحارث بن حضيرة عن عبدالرحمٰن بن عبيد ابی الكنود قال قدم امير المؤمنين علی ابن ابی طالب عليه السلام من البصرة الی الكوفة لاثنتی عشرة ليلة خلت من رجب فاقبل حتیٰ صعد المنبر فحمداللّٰہ واثنی عليه ثم قال امابعد فالحمدللّٰہ الذی نصر وليه وخذل عدوه واعز الصادق المحق واذل

الکاذب المبطل علیکم یااهل المصر بتقوی اللّٰہ وطاعته من اطاع اللّٰہ من اهل البیت نبیکم الذین هم اولی بطاعتکم فیما اطاعوا اللّٰہ من المتنحلین المدعین القالین الذین یتنفضلون بفضلنا ویجاحدونا وینازعونا حقنا ویدفعونا عنه وقد ذاقوا وبال ما اجرموا فسوف یلقون غیا انه قد قعد عن نصری رجال منکم فانا علیکم عاتب فاهجروهم واسمعوهم ما یکرهون حتیٰ یعتبوا او نری منهم ما نرضی، قال فقام الیه مالك بن حبیب التمیمی ثم الیربوعی وکان صاحب شرطته فقال واللّٰہ انی لأری الهجر وسماع الکره لهم قلیلا واللّٰہ لئن امرتنا لنقتلنهم فقال له امیر المؤمنین یامالك جزت المدی وعدوت الحق واغرقت فی النزع فقال یاامیرالمؤمنین (ع) لبعض الغشم ابلغ فی امور ینوبك فی مهادنة الاعادی فقال امیر المؤمنین لیس هکذا قضاء اللّٰہ یاملك قال اللّٰہ تعالی النفس بالنفس فما بال الغشم وقال سبحانه (ومن قتل مظلوما فقد جعلنا لولیه سلطانا فلا یسرف فی القتل انه کان منصورا)۔ فقام الیه ابوبردة ابن عوف الازدی وکان عثمانیا تخلف عنه یوم الجمل وحضر معه یوم صفین نیة فی نصرته فقال یا امیرالمؤمنین رأیت القتلی حول عائشة وطلحة والزبیر قتلوا فقال امیرالمؤمنین علیه السلام قتلوا بما قتلوا شیعتی وعمالی وبقتلهم اخار بیعة العبدی رحمه اللّٰہ فی عصابة المسلمین قالوا لا ننکث البیعة ولا نغدر کما غدر ثم فوثبوا علیهم فقتلوهم ظلما وعدوانا فسألتهم ان یدفعو الی قتلة اخوانی منهم لنقتلهم بهم ثم کتاب اللّٰہ بینی وبینهم قالوا علی وقاتلونی وفی اعناقهم بیعتی ودماء نحو الف من شیعتی فقتلتهم بذلك افی شك انت من ذلك فقال قد کنت فی شك واما لآن فقد عرفت واستبان خطأ القوم فانك

جمل میں سب سے پہلے میدان میں اترنے والا تھا۔ پس اس نے کہا: خدا کی قسم میں ان سے ان نامناسب کو دیکھوں گا اور مکروہ سنوں گا لیکن بہت کم۔ خدا کی قسم! اگر آپ ہمیں حکم دیں تو ہم ضرور بہ ضرور ان سے جنگ کریں گے۔

پس امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مالک! تو نے چھری سے بدلہ دیا' حق سے عداوت کی اور تو نے اپنے آپ کو (حق کے ساتھ) نزع میں غرق و برباد کر دیا۔ پس مالک نے عرض کیا: یا امیر المومنینؑ! بعض پر ظلم ہوا ہے' پس آپؑ اپنے امور میں کسی کو صلح کروانے میں نائب بنا کر بھیج دیں۔ پس امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے مالک! اب اللہ تعالیٰ کا فیصلہ یہ نہیں ہے کہ صلح کی جائے۔ اے مالک! اللہ تعالیٰ نے فرمایا: النفس بالنفس ، جان کے بدلے جان ہے۔ پس اب اس ظلم کی کیا پروا۔

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی مظلوم مارا جائے پس ہم نے ان کے ولی کے لیے سلطان قرار دیا ہے (یعنی اس کو حق دیا ہے۔ پس وہ اسراف نہ کرے' پس تحقیق اس کی مدد کی جائے گی) اس دوران ابو بردہ بن عوف ازدی کھڑا ہوا جو کہ عثمانی تھا اور جنگِ جمل میں سے ان سے الگ ہوا تھا اور جنگِ صفین میں آپ کے ساتھ آپ کی مدد کی نیت سے ملا تھا۔ پس اس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! ہم نے جنگِ جمل میں حضرت عائشہ کے اردگرد مقتولوں کو دیکھا۔ طلحہ اور زبیر کو بھی دیکھا ہے کہ جن کو قتل کیا گیا ہے کیا وہ مقتول نہیں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کو جو قتل کیا گیا تھا ان کو اُن کے بدلے میں قتل کیا گیا ہے اور انھوں نے مسلمانوں کی جماعت میں بیعت کو توڑا ہے۔ ان سب نے کہا کہ ہم نے بیعت نہیں توڑی اور نہ ہم نے خیانت کی جیسا کہ تم لوگوں نے خیانت کی ہے۔ ان پر ٹوٹ پڑے اور ان کو ظلم و عداوت سے قتل کیا گیا۔ میں نے ان سے سوال کیا تھا کہ میرے بھائیوں کے قاتل کو میرے حوالے کرو تا کہ میں ان کو ان کے بدلے میں قتل کروں' میرے اور ان کے درمیان کتابِ خدا تھی۔ وہ میرے خلاف ہوئے اور میرے مقابلے میں جنگ

کے لیے آمادہ ہوگئے اور ان کی گردنوں پر میری بیعت اور میرے ایک ہزار شیعہ کا خون بھی تھا پس میں نے ان سے اس وجہ سے جنگ کی۔ کیا تمہیں اس کے بارے میں شک ہے۔ پس اس نے کہا: مجھے اس کے بارے میں شک تھا لیکن اب میں جان چکا ہوں اور میرے لیے واضح ہوگیا ہے وہ قوم غلطی پر تھی اور تحقیق بلاشبہ آپؑ حق پر تھے۔

اس کے بعد آپؑ منبر سے اُترنا چاہتے تھے کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہوگئی اور انہوں نے باتیں کرنا شروع کردیں۔ جب آپؑ نے ان کو دیکھا تو آپؑ اتر آئے وہ سب بیٹھ گئے اور انہوں نے باتیں کرنا بند کردیں۔ ابو کنود بیان کرتا ہے کہ ابو بردہ صفین میں آپؑ کے ساتھ تھا لیکن آپؑ سے منافقت کرتا تھا اور معاویہ کے لیے پوشیدہ طور پر جاسوسی کرتا تھا۔ جب معاویہ کو واضح ہوا تو معاویہ نے ظوجہ میں قطع تعلق کرلیے اور وہ اس پر کریم تھا۔

جناب سیدہ علیہا السلام کا محشر میں آنا

﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراهیم بن هاشم عن أبیه عن ابن ابی عمیر عن ابان بن عثمان عن ابی جعفر بن محمد بن علی عن ابی عبداللّٰه جعفر ابن محمد (ع) اذا کان یوم القیمة جمع اللّٰه الاوّلین والآخرین فی صعید واحد فینادی مناد غضوا ابصارکم ونکسوا رؤسکم حتی تجوز فاطمة بنت محمد (ص) الصراط قال فتغض الخلائق ابصارهم فتأتی فاطمة (ع) علی نجیب من نجب یشیعها سبعون الف ملك فتقف موقفا شریفا من مواقف القیمة ثم تنزل عنه نجیبها فتأخذ قمیص الحسین بن علی بیدها مضمخا بدمه وتقول یارب هذا قمیص ولدی وقد علمت ما صنع به فیأتیها النداء

من قبل اللّٰہ عزوجل یافاطمہ لك عندی الرضا فتقول یارب انتصرلی من قاتلہ فیأمر اللّٰہ تعالٰی عنقاً من النار فتخرج من جہنم فتلتقط قتلۃ الحسین بن علی علیہ السلام کما یلتقط الطیر الحب ثم یعود العنق بہم الی النار فیعذبون فیہا بانواع العذاب ثم ترکب فاطمۃ (ع) نجیبہا حتی تدخل الجنۃ ومعہا الملائکۃ المشیعون لہا وذریتہا بین یدیہا واولیائہم من الناس عن یمینہا وشمالہا۔

حدیث نمبر 6: (مختلف اسناد)

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب قیامت کا دن ہوگا اللہ تعالٰی تمام اوّلین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا۔ ایک منادی آواز دے گا (اے اہل محشر) اپنی اپنی آنکھوں کو بند کرو اور اپنے سر جھکالو تاکہ حضرت فاطمہ علیہا السلام بنت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پل صراط سے گزر جائیں۔ (امام فرماتے ہیں) کہ ساری مخلوق اپنی اپنی آنکھیں بند کرلے گی۔ پس جناب فاطمہ علیہا السلام جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک ناقہ پر سوار ہوکر تشریف لائیں گی۔ ان کے پیچھے ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔ وہ ناقہ قیامت کے بہترین مقاموں میں سے ایک مقام پر کھڑا ہوگا۔ پھر بی بی پاک اس ناقہ سے نیچے تشریف فرما ہوں گی اور آپ حسینؑ بن علیؑ کی قمیص جو آپؑ کے پاک خون سے غلطاں ہوگی کو ہاتھ میں لے کر بارگاہ خدا میں آواز دیں گیں۔ اے میرے پروردگار! یہ میرے بیٹے کی قمیص ہے اور تو جانتا ہے کہ میرے بیٹے کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تھا۔ پس خداوند کریم کی طرف سے آواز آئے گی: اے فاطمہؑ! آج میں آپ کو خوش کروں گا۔ پس بی بی پاک فرمائیں گیں: اے میرے رب! میرے بیٹے کے قاتلوں سے آج میرے لیے بدلہ لے۔ اللہ تعالٰی آگ کی ایک لمبی گردن والے جانور کو حکم دے گا اور وہ جہنم سے باہر آئے گا۔ پس وہ امام حسین علیہ السلام کے قاتلوں کو محشر سے اس طرح چن لے گا جیسے

پرندہ دانہ چن لیتا ہے۔ پھر وہ جانور ان سب کو ساتھ لے کر جہنم میں چلا جائے گا۔ پس وہاں ان کو مختلف قسم کے عذاب میں سے ان کو عذاب دیا جائے گا۔ پھر بی بی پاک دوبارہ اپنی ناقہ پر سوار ہو کر جنت میں جائیں گی اور ان کے ساتھ فرشتے ہوں گے اور آپ کی ذریت پاک آپ کے سامنے ہوگی اور لوگوں میں سے آپ کے شیعہ آپ کے دائیں بائیں ہوں گے۔

اے شیعو! تم درختوں کی مانند ہو

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلي الحسين بن محمد الكندي ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن محمد بن الحارث عن أبيه محمد بن الحارث ﴿قال حدثني﴾ .... بن الحضيرة عن أبيه قال قال امير المؤمنين علی بن ابی طالب لشيعته كونوا فی الناس كالنحلة فی الطير ليس شيئ من الطير الا وهو يستضعفها ولا تعلمون ما فواجوافهما من البركة لم تفعلوا ذٰلك بها خالطوا الناس بالسنتكم واجسادكم وزايلوهم بقلوبكم واعمالكم لكل امرء ما اكتسب وهو يوم القيمة مع من احب-

حدیث نمبر 7: (مختلف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے شیعوں سے فرمایا: تم لوگ اس کھجور کے درخت کی مانند ہو کہ وہ فضا میں بلند ہوتا ہے اور اس پر پرندے نہیں آتے مگر یہ کہ اس کو وہ کمزور سمجھتے ہیں لیکن جو اس کے اندر برکت ہے وہ اس کو نہیں جانتے اور وہ اس برکت کو حاصل کرنے کے لیے اقدام بھی نہیں کرتے۔ تم لوگوں کے درمیان زبان اور جسموں سے مل کر رہو اور اپنے دل اور اعمال کو ان سے جدا رکھو کیونکہ ہر بندہ جو کسب کرے گا وہ اس کے ساتھ محشور ہوگا اور جس سے محبت کرے گا وہ اس کے ساتھ رہے گا۔

مالک بن دینار کے اشعار

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن ابراهیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن علی الاسکافی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن احمد الترمذی ﴿قال حدثنا﴾ عبیداللّٰه بن عمر القواریری ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن سلیمان الضبعی قال سمعت مالك بن دینار یقول اتیت الجبانة فوقفت علیها قلت-

أتیت القبور فنادیتها   فاین المعظم والمحتقر

واین المدل اذاما دعا   واین العزیز اذاما افتخر

واین المدل بسلطانه   واین القوی اذا ما قدر

قال فاجابنی صوت من ناحیة المقابر ولا اری صورة:

تفانوا جمیعا فما مخبر   فما توا جمیعا ومات الخبر

تروح وتغدو بنات الثری   فتمحو محاسن تلك الصور

فیاسائلی عن اناس مضوا   أمالك فیما تری معتبر

وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد وآله الطاهرین وسلم تسلیماً-

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

جناب جعفر بن سلیمان ضبعی نے بیان کیا ہے کہ میں نے مالک بن دینار سے سنا وہ بیان کرتا ہے میں قبرستان میں آیا اور قبرستان میں کھڑے ہو کر میں نے کہا:

أتیت القبور فنادیتها   فاین المعظم والمحتقر

''وہ اپنے آپ میں بڑا جاننے والے اور دوسروں کو حقیر جاننے والے کہاں ہیں''۔

واین الملی اذاما دعا   واین العزیز اذاما افتخر

"وہ عقل مندی کا دعویٰ کرنے والے کہاں ہیں اور مقام فخر میں اپنے آپ کو عزیز جاننے والے کہاں ہیں"۔

واین العدل بسلطانہ   واین القوی اذا ما قدر

"اپنی حکومت پر غرور کرنے والے کہاں ہیں اور اپنی طاقت پر فخر کرنے والے قوی کہاں ہیں۔ پس قبر میں سے آواز آئی جبکہ آواز دینے والا مجھے نظر نہ آیا"۔

تفانوا جمیعا فما مختبر   فما توا جمیعا ومات الخبر

"سب فنا ہو گئے ہیں۔ کوئی بتانے والا نہیں سب مر گئے ہیں اور ان کی خبریں بھی ختم ہو گئی ہیں"۔

تروح وتغدو بنات الثری   فتمحو محاسن تلک الصور

"وہ مٹی کے نیچے صبح و شام بسر کر رہے ہیں اور مٹی نے ان کی حسین صورتوں کو ختم کر دیا ہے"۔

فیاسائلی عن اناس مضوا   أمالك فیما تری معتبر

"پس اے ہم سے سوال کرنے والے! لوگوں سے پوشیدہ رہو کیا جو کچھ تو نے دیکھا ہے وہ تیرے لیے قابل عبرت نہیں ہے۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطاھرین وسلم تسلیماً

●●●

مجلس نمبر 16

[بروز ہفتہ ۱۰ شعبان سال ۴۰۷ ہجری قمری]

دنیا میں پرہیز کرنے والوں کے لیے طوبیٰ ہے

حدثنا الشیخ المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد النعمان ادام اللہ عزہ ﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن محمد الرزازی ﴿قال حدثنی﴾ ابوعبداللہ جعفر بن عبداللہ العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن ھاشم الغسانی عن ابی عاصم النبیل عن سفیان عن ابی اسحاق عن علقمة بن قیس عن نوف البکالی قال بت لیلة عند امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام فرأیته یکثر الاختلاف من منزله وینظر الی السماء قال فدخل کبعض ما کان یدخل قال انائم انت ام رامق فقلت بل رامق یا امیرالمؤمنین مازلت ارمقك منذ اللیلة بعینی وانظر ما تصنع قال یانوف طوبی للزاھدین فی الدنیا الراغبین فی الآخرة قوم یتخذون ارض اللہ بساطا وترابه وساداً وکتابه شعاراً ودعاءہ دثاراً ومائه طیبا یقرضون الدنیا قرضا علی منهاج المسیح (ع) وان اللہ تعالی اوحی الی عیسی (ع) یاعیسی علیك بالمنهاج الأول یلحق ملاحق المرسلین قل لقومك یا اخا المنذرین أن لا تدخلوا بیتاً من بیوتی الا بقلوب طاھرة واید نقیة وابصار خاشعة فانی لا اسمع من داع دعانی ولأحد من عبادی عنده

مظلمة ولا استجيب له دعوة ولى قبله حق لم يرده الى فان استطعت ان لا تكون عريفا ولا شاعراً ولا صاحب كربة ولا صاحب عرطبة فافعل فان داود (ع) رسول رب العالمين خرج ليلة من الليالى فنظر فى نواحى السماء ثم قال والله رب داود ان الساعة لساعة ما يوافقها عبد مسلم يسأل فيها خيراً الا اعطاه اياه الا ان يكون عريفاً او شاعراً او صاحب كربة او صاحب عرطبة۔

<u>حدیث نمبر 1:(بحذف اسناد)</u>

جناب نوف البکالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات امیرالمومنین علی علیہ السلام کے پاس تھا پس میں نے آپؑ کو دیکھا کہ آپؑ بار بار اپنی جگہ پر کروٹیں لے رہے ہیں اور آسمان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ پھر آپؑ کے دل میں کچھ خیال آیا اور آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو سوگیا ہے یا جاگتا ہے؟ پس میں نے عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! میں ابھی جاگ رہا ہوں کیا بات ہے آپؑ ابھی تک جاگ رہے ہیں اور میں جو کچھ آپ کر رہے ہیں دیکھ رہا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے نوف! جو لوگ دنیا میں پرہیزگاری کرتے ہیں اور آخرت کی طرف رغبت رکھتے ہیں ان کے لیے طوبیٰ ہے۔ وہ قوم جو اللہ کی زمین کو اپنے لیے بچھونا قرار دیتے ہیں اور مٹی کو اپنا تکیہ اور کتاب کو اپنا شعار اور دعا کو اپنا اوڑھنا اور پانی کو اپنے لیے حیات اور جناب عیسٰی علیہ السلام کے راستے پر چل کر اس دنیا کو قرض دیتے ہیں یعنی اس کی خدمت کرتے ہیں تحقیق اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسٰی علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی:

''اے عیسٰیؑ! آپؑ کے لیے پہلے لوگوں کا رستہ ہے اور آپؑ کے ساتھ دوسرے مرسلین کو ملحق کیا جائے گا۔ پس اپنی قوم سے کہہ دیں: اے ڈرنے والوں کے بھائیو! میرے گھر میں کوئی بندہ داخل نہیں ہوسکتا مگر وہ جس کا دل پاک ہو اور اس کے ہاتھ محفوظ

ہیں اور اس کی آنکھیں ڈرنے والی ہیں۔ پس میں ہر پکارنے والے جو مجھے پکارے میں اس کی دعا نہیں سنتا اور میں اپنے بندوں میں سے کسی ظالم کی دعا نہیں سنتا' اور میں اس کی دعوت کو مستجاب نہیں کرتا' حالانکہ میں نے دعا کو قبول کرنا اپنے لیے لازم قرار دیا ہے' اس کو رد نہیں کرتا۔ اگر تیرے لیے ممکن ہو تو عریف نہ ہو (یعنی رئیس نہ ہو) شاعر نہ ہونا' صاحب غم نہ ہو' صاحب غیبت نہ ہو تو پھر جو کچھ دل چاہے کرو۔ پس حضرت داؤد علیہ السلام رسول تھے (یعنی خدا کی طرف سے مبعوث تھے) وہ ایک رات گھر سے باہر نکلے۔ انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا۔ پھر فرمایا: مجھے قسم ہے اس اللہ کی جو داؤدؑ کو پالنے والا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جب بندہ مسلمان کو یہ وقت نصیب ہو جائے گا اور وہ اس وقت میں جو سوال کرے گا اس کو عطا کیا جائے گا' مگر یہ وہ عریف نہ ہو' شاعر نہ ہو' صاحب غم و مصیبت نہ ہو اور صاحب غیبت نہ ہو۔

امیرالمومنینؑ نے حلوہ کھانے سے انکار فرمایا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علي بن بلال المهلبي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله ابن راشد الاصفهاني ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال أخبرنا﴾ احمد بن شمر ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن ميمون المكي مولى بني مخزوم عن جعفر الصادق عليه السلام بن محمد الباقر عليه السلام عن أبيه ان اميرالمؤمنين (ع) اتي بخبيص فابي ان ياكله فقالوا له اتحرمه قال لا ولكني اخشى ان تتوق اليه نفسي فاطلبه ثم تلاهذه الاية اذهبتم طيباتكم في حيوتكم الدنيا واستمتعتم بها۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ

السلام سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ امیرالمومنین علی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں کھجور اور گھی سے تیار شدہ حلوہ پیش کیا گیا۔ پس آپؑ نے اس کے کھانے سے انکار کر دیا۔ لوگوں نے عرض کی: یاامیرالمومنینؑ! کیا آپؑ اس کو اپنے لیے حرام قرار دیتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ حرام نہیں ہے لیکن میں اس کو نہیں کھاؤں گا۔ مجھے خوف ہے کہ کہیں میرا نفس اس کے کھانے کا شائق' خواہش مند نہ ہو جائے۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت کی:

اذھبتم طیباتکم فی حیوتکم الدنیا واستمتعتم بھا
''تم نے سارے کے سارے مزے دنیا میں ہی لے لیے ہیں اور آرام کر لیا ہے''۔

نبی اکرمؐ کا آخری خطبہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنی﴾ أبوعمرو وحفص بن عمر الفرا ﴿قال حدثنا﴾ زید بن الحسن الانماطی عن معروف بن خربوذ قال سمعت ابا عبداللّٰہ مولی العباس یحدث ابا جعفر محمدبن علی علیہ السلام قال سمعت أبا سعید الخدری یقول آخر خطبة خطبنا بھا رسول اللّٰہ (ص) لخطبة خطبنا فی مرضہ الذی توفی فیہ خرج متوکاء علی علی بن ابی طالب علیہ السلام ومیمونة مولاتہ فجلس علی المنبر ثم قال ایھا الناس انی تارك فیکم الثقلین وسکت فقام رجل فقال یارسول اللّٰہ ما ھذان الثقلان فغضب حتی احمر وجھہ ثم سکن وقال ما ذکرتھما الا وانا ارید ان اخبرکم بھما ولکن ربوت فلم استطع سبب طرفہ بیداللّٰہ وطرف بایدیکم تعملون فیہ کذا الا وھو القرآن والثقل

الأصغر- اهل بيتی ثم قال و ایم الله انی لاقول لکم هذا ورجال فی اصلاب اهل الشرك ارجیٰ عندی من کثیر منکم ثم قال والله لا یحبهم عبداً الا اعطاه الله نوراً یوم القیمة حتی برد علی الحوض ولا یبغضهم عبدا الا احتجب الله عنه یوم القیمة فقال ابوجعفر علیه السلام ان ابا عبدالله یاتینا بما یعرف-

حدیث نمبر 3: (کشف اسناد)

جناب ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری خطبہ ہمارے سامنے فرمایا اور وہ خطبہ تھا جو آپؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا تھا۔ آپ علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور اپنے غلام میمونہ کے کندھوں کا سہارا لے کر باہر تشریف لائے۔ پس آپؐ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور آپؐ نے یوں فرمایا:

اے لوگو! میں تمہارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں۔ پھر آپؐ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوا۔ عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ دو گراں قدر چیزیں کون سی ہیں؟ پس آپ غضب ناک ہو گئے اور آپ کا چہرۂ انور سرخ ہو گیا۔ پھر آپؐ خیر گئے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: (میں جو کچھ ذکر کیا ہے وہ نہیں ہے مگر یہ کہ میں تم لوگوں کو یہ خبر دینا چاہتا ہوں لیکن میں نے غور وفکر کیا کہ میں اس کی استطاعت نہیں رکھتا' اس کے بعد فرمایا) ایک سبب وہ ہے کہ جس کا ایک سرا اللہ کے ہاتھ میں ہے اور دوسرا سرا تمہارے ہاتھوں میں ہے۔ تم اس پر عمل بھی کرتے ہو وہ قرآن کریم ہے' جو اللہ کی کتاب ہے۔ جو ثقل اکبر ہے اور دوسری ثقل اصغر ہے وہ میرے اہل بیتؑ ہیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا: مجھے خدا کی قسم! یہ جو میں نے آپ سے کہا ہے یہ خود آپ لوگوں کے لیے اور دوسرے تمام کے لیے ہے خواہ وہ مشرکوں کے صلبوں میں ہی کیوں نہ ہوں اور تم میں سے اکثر اس سے منکر ہو جائیں گے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے اہلِ بیتؑ سے کوئی بندہ محبت نہیں کرے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ایک نور عطا فرمائے گا اور وہ میرے پاس حوضِ کوثر پر آئے گا اور جو شخص ان کے ساتھ بغض و عداوت رکھے گا قیامت کے دن وہ خدا کے سامنے نہیں آ سکے گا۔ یعنی وہ اس کی رحمت میں داخل نہیں ہوگا۔ پس ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق ابوعبداللہ علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور ہمیں اس کی معرفت عطا فرمائی۔

حضرت سلمان فارسیؓ اور کوفہ کا ایک نوجوان

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن عبدالله بن جعفر الحميری عن أبيه عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن بن ابی عمير عن عمر بن يزيد عن ابی عبدالله عليه السلام قال مر سلمان رضی الله عنه علی الحدادين بالكوفة فرأی شابا قد صعق والناس قد اجتمعوا حوله فقالوا يا ابا عبدالله هذا شاب قد صرع فلو قرأت فی اذنه قال فدنامنه سلمان فلما رآه الشاب افاق وقال يا ابا عبدالله ليس بی ما يقول هؤلاء القوم ولكنی مررت بهؤلاء الحدادين وهم يضربون المرزبات فذكرت قوله تعالیٰ ولهم مقامع من حديد فذهب عقلی خوفا من عقاب الله تعالیٰ فاتخذه سلمان اخا ودخل قلبه حلاوة محبته فی الله تعالیٰ فلم يزل معه حتی مرض الشاب فجائه سلمان فجلس عند رأسه وهو يجود بنفسه فقال ياملك الموت ارفق باخی فقال ملك الموت ياابا عبد الله بكل مؤمن رفيق —

<u>حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)</u>

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جناب سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوفہ کے لوہاروں کے قریب سے گزرے۔ آپ نے وہاں ایک نوجوان کو دیکھا جو زور زور

سے چیخ رہا تھا اور لوگ اس کے اردگرد جمع تھے۔ لوگوں نے جناب سلمانؓ سے کہا: اے ابوعبداللہ! اس نوجوان کو مرگی ہوگئی ہے، اگر آپ اس کے کان میں کوئی دم پڑھیں تو یہ تندرست ہوسکتا ہے۔ راوی بیان کرتا ہے: جناب سلمانؓ اس نوجوان کے قریب ہوئے۔ جب اس نوجوان نے آپ کو دیکھا اور اس کو افاقہ ہوا تو اس نے کہا: اے ابوعبداللہ! جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں مجھے وہ کچھ نہیں ہے، لیکن میں ان لوہاروں کے قریب سے گزر رہا ہوں جو اپنے لوہے کی سلاخوں کو کوٹ رہے تھے۔ پس مجھے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان یاد آ گیا جس میں اس نے ارشاد فرمایا: ''ان کے لیے لوہے کے گرز ہوں گے'' پس خدا کے عذاب کے خوف سے میری عقل معطل و مفلوج ہوگئی تھی۔ پس جناب سلمانؓ نے اس نوجوان کو اپنا بھائی بنالیا۔ اس کے دل میں اللہ کی محبت کی حلاوت کو پیدا کیا۔ وہ آپ سے جدا نہ ہوا یہاں تک کہ وہ بیمار ہوا اور پھر مرگیا۔ پس آپ اس کے سر کی طرف اس کے قریب بیٹھے اور اس سے پیار کرنے لگے اور آپ نے ملک الموت سے فرمایا: میرے بھائی سے نرمی کرنا' پس ملک الموت نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! میں ہر مومن کے ساتھ نرمی کرنے والا ہوں۔

نماز کے حقوق کی رعایت کے فوائد

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن سعيد بن عقدة ان احمد بن يحيى بن زكريا حدثهم ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن على ﴿قال حدثنا﴾ ابوبدر عن عمرو عن يزيد ابن مرة عن سويد بن غفلة عن على بن ابى طالب عليه السلام قال قال رسول الله (ص) ما من عبد اهتم بمواقيت الصلوٰة مواضع الشمس الا ضمنت له الروح عند الموت وانقطاع الهموم والأحزان والنجاة من النار كنا مرة رعاة الابل فصرنا اليوم رعاة الشمس –

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا: جو شخص نماز کے اوقات اور سورج کے مواضع کا اہتمام کرے گا میں اس کی موت کے وقت اس کی آسانی کا ضامن ہوں اور اس کے غم وحزن کے دُور کرنے اور جہنم سے نجات کا ضامن ہوں۔ ہم اُونٹ رعایت کرتے ہیں تا کہ ہم سورج کی رعایت کر سکیں۔

رنگین مزاج بندہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن احمد بن ابراهیم الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن همام الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰه بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنی﴾ احمد بن ابی عبداللّٰه البرقی ﴿قال حدثنی﴾ القاسم بن یحیی عن جده الحسن بن راشد عن محمد بن مسلم عن ابی عبداللّٰه علیه السلام قال اعلموا ان اللّٰه تعالی یبغض من خلقه المتلون فلا تزولوا عن الحق واهله فان من استبد بالباطل واهله هلك وفاته الدنیا وخرج منها۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! جان لو تحقیق اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے اس بندے کو پسند نہیں کرتا جو رنگین مزاج ہو۔ وہ حق سے الگ ہو جائے گا۔ پس جو شخص باطل اور باطل پرستوں کے نزدیک رہے گا وہ ہلاک ہو جائے گا۔ اس کو دنیا برباد کر دے گی اور وہ اس سے نکل جائے گا۔

احمق سے نیکی کرنے کے بارے میں

﴿قال أخبرني﴾ ابوحفص عمر بن محمد الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾

ابوالحسن احمد بن الحسن الصوفی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن مطیع ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن عبداللہ عن ابی لیلی عن عطیة عن کعب الأخبار قال مکتوب فی التوراة من صنع معروفا الی احمق فهی خطیة تکتب علیه ۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیماً

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

کعب الاحبار سے روایت ہے کہ توارت میں یہ لکھا ہوا ہے: ''جو کسی احمق سے نیکی کرے گا اس نے خطا کی ہے''۔

وصلی اللہ علی محمد وآلہ الطیبین الطاہرین وسلم تسلیماً ۔

●●●

مجلس نمبر 17

[بروز ہفتہ ۱۷ شعبان سال ۴۰۷ ہجری قمری]

خوف اور اُمید کا ایک دل میں جمع ہونا

سمعه ابو الفوارس وحده وسمعته و ابو محمد عبدالرحمن بن علی النیشابوری بقرآة سیدنا الجلیل المفید ادام اللّٰہ تأییده حدثنا الشیخ الجلیل المفید محمد بن محمد بن النعمان اید اللّٰہ عزه قال أخبرنی المفید ابوعبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال أخبرنی ابوعبداللّٰہ محمد بن احمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق الصاغانی ﴿قال أخبرنی﴾ سلیمان بن ایوب ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن سلیمان عن ثابت عن انس قال مرض رجل من الانصار فأتاه النبی (ص) یعوده فوافقه وهو فی الموت فقال کیف تجدك قال اجدنی ارجو رحمة ربی وأتخوف من ذنوبی فقال النبی (ص) ما اجتمعتا فی قلب عبد فی مثل هذا الموطن الا اعطاه اللّٰہ رجائه و آمنه مایخافه۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

جناب ثابت رضی اللہ عنہ نے جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی بیان کرتے ہیں: انصار میں سے ایک شخص مرض الموت میں مبتلا تھا۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے پاس تشریف لائے تا کہ اس کی عیادت فرمائیں۔ وہ موت کی کش مکش میں

تھا۔ آپؑ نے اس سے پوچھا: آپ اپنے کو کیسا پا رہے ہیں؟ اس نے عرض کیا: میں اپنے آپ کو ایسا محسوس کر رہا ہوں کہ مجھے اپنے رب کی رحمت کی اُمید بھی ہے اور اپنے گناہوں کے عذاب کا خوف بھی ہے۔

پس رسولؐ خدا نے فرمایا: جس مومن بندے کے دل میں یہ دونوں چیزیں برابر ہوں گی اللہ اس کو امید عطا کرتا ہے اور اس کو خوف سے امن عطا فرماتا ہے۔

مولا علی علیہ السلام رسولؐ کے اسرار کے عالم تھے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد بن حبیش الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ یحیی بن سالم الصیدی ﴿قال حدثنا﴾ میسرة عن المنهال بن عمر عن زر بن حبیش قال مر علی بن ابی طالب علیه السلام علی بغلة رسول الله (ص) وسلمان فی ملاء فقال سلمان رحمه الله الا تقومون تأخذون بحجزته تسألونه فوالله الذی فلق الحبة وبرء النسمة لایخبرکم سر نبیکم احمد غیره وانه لعالم الأرض وزرها والیه تسکن ولو قد فقد تموه لفقدتم العلم وانکرتم الناس۔

<u>حدیث نمبر 2: (حذف اسناد)</u>

جناب زر بن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے: جناب امیر المومنین علی علیہ السلام رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خچر پر تشریف فرما تھے اور راستے سے گزر رہے تھے۔ جناب سلمان فارسیؓ آپؑ کے پیچھے تھے۔ پس انہوں نے فرمایا: اے لوگو! آگاہ ہوجاؤ! اٹھو اور اس شخص کے دامن کو پکڑو اور اس سے سوال کرو۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جو دانہ کو شگافتہ کر کے ننھا سا پودا باہر نکالتا ہے۔ اس شخص کے علاوہ تم کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے اسرار و رموز کے بارے میں کوئی دوسرا خبر نہیں دے سکتا۔ اور یہ زمین اور اس .... کا بھی عالم ہے اور وہ اس کی وجہ سے ہی سکون پذیر ہے۔ اور اگر تم نے اسے کھو دیا تو گویا علم کو تو نے کھو دیا ہے اور تم لوگ اس کا اکثر انکار کرتے ہو۔

لوگوں نے ولایت کو ترک کر دیا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ اسماعیل بن صبیح ﴿قال حدثنا﴾ سالم بن ابی سالم البصیر عن ابی ھرون العبدی قال کنت اری رأی الخوارج لا رأی لی غیرہ حتی جلست الی ابی سعید الخدری رحمہ اللہ فسمعتہ یقول امر الناس بخمس فعملوا باربع وترکوا واحدۃ فقال لہ رجل یا اباسعید ما ھذہ الأربع التی عملوا بہا قال الصلوۃ والزکوۃ والحج وصوم شھر رمضان قال فما الواحدۃ التی ترکوھا قال ولایۃ علی بن ابی طالب علیہ السلام قال الرجل وانہا لمفترضۃ قال ابوسعید نعم ورب الکعبۃ قال الرجل فقد کفر الناس اذن قال ابوسعید فما ذنبی۔

حدیث نمبر 3: (حذف اسناد)

جناب ابوہارون عبدی نے بیان کیا ہے کہ مجھے خوارج کے عقائد کا علم ہوا میری رائے بھی وہی تھی۔ پس میں ابوسعید خدری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے ان سے سنا کہ وہ فرماتے ہیں: لوگوں کو پانچ چیزوں پر عمل کرنے کا حکم دیا گیا تھا اور لوگوں نے چار پر عمل کیا ہے اور ایک کو انھوں نے پوشیدہ چھوڑ دیا ہے۔ پس اس مرد نے ابوسعید سے کہا: وہ چار کون سی ہیں جن پر عمل ہوا ہے اور ایک کون سی ہے جس کو لوگوں نے چھوڑ دیا

ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ چار جن پر لوگ عمل کرتے ہیں وہ نماز زکوۃ حج اور ماہ رمضان کے روزے ہیں۔ اس شخص نے کہا کہ وہ کون سی چیز ہے جس کو چھوڑ دیا ہے؟ فرمایا: وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت ہے۔ اس شخص نے عرض کیا: کیا یہ بھی واجب ہے؟ ابوسعید نے کہا: ہاں! رب کعبہ کی قسم یہ بھی واجب ہے۔ اس مرد نے پھر کہا: یہ لوگ تو اس کا اب انکار کرتے ہیں؟ ابوسعید نے کہا: اس میں میرا تو کوئی گناہ نہیں ہے۔

بندے کے نیک اعمال ہماری محبت کے بغیر فائدہ مند نہیں ہوں گے

﴿قال اخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ الحسین بن محمد البزاز ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ جعفر بن عبداللہ العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن ہاشم الغسانی عن المعمر ابن سلیمان عن لیث ابن ابی سلیم عن عطا بن ابی رباح عن ابن العباس، قال قال رسول اللہ (ص) ایھا الناس الزموا مودتنا اھل البیت فانہ من لقی اللہ بودنا دخل الجنۃ بشفاعتنا فوالذی نفس محمد لا ینفع عبدا عملہ الا بمعرفتنا وولایتنا۔

<u>حدیث نمبر 4</u>: (بحذف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

اے لوگو! ہم اہل بیتؑ کی محبت وولایت کو اپنے لیے لازم قرار دو کیونکہ جو شخص اللہ کی بارگاہ میں ہماری مودت ومحبت کے ساتھ حاضر ہوگا وہ ہماری شفاعت کے ساتھ جنت میں داخل ہوگا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے کسی بندے کو اس کے نیک اعمال کوئی فائدہ نہیں دیں گے مگر جب اس کے دل میں

ہماری محبت و ولایت اور معرفت ہوگی۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن محمد بن سنان عن اسحق بن عمار قال سمعت ابا عبدالله علیه السلام یقول وهو قائم عند قبر الرسول الله (ص) اسأل الذی انتجبك واصطفاك وهدی بك ان یصلی علیك ان الله وملائكته یصلون علی النبی یاأیها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیما۔

حدیث نمبر 5: (مختلف اسناد)

جناب اسحاق بن عمار سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے خود حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے وہ قبر نبی اکرمؐ کے پاس کھڑے ہوکر فرمارہے تھے:

میں سوال کرتا ہوں اس ذات سے جس نے آپ کو منتخب فرمایا اور آپ کو چن لیا اور آپؐ کے ذریعے ہدایت فرمائی کہ وہ آپؐ پر درود و سلام نازل فرمائے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اور اُس کے ملائکہ نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی آپؐ پر درود و سلام بھیجو اس طرح کہ جس طرح سلام پڑھنے کا حق ہے۔

ایک مردِ حق اہل بیتؑ سے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسی عن موسٰی بن طلحة عن ابی محمد یونس بن یعقوب عن اخیه یونس قال كنت بالمدینة فاستقبلنی جعفر بن محمد (ع) فی بعض ازقتها فقال اذهب یا یونس فان بالباب رجلا منا اهل

البیت قال فجئت الی الباب فاذا عیسی بن عبداللّٰہ جالس فقلت لہ من انت
قال رجل من اھل قم قال فلم یکن باسرع من ان اقبل ابوعبداللّٰہ (ع) علی
حمار فدخل علی الحمار الدار ثم التفت الینا فقال ادخلا ثم قال یا یونس
احسب انک انکرت قولی لک ان عیسیٰ بن عبداللّٰہ رجل منا اھلا لبیت قال
ای واللّٰہ جعلت فداک لأن عیسیٰ بن عبداللّٰہ من اھل قم فکیف یکون منکم
اھل البیت قال یا یونس ان عیسیٰ بن عبداللّٰہ رجل منا حی وھو منامیت

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب یونس نے بیان کیا ہے کہ میں مدینہ منورہ میں تھا۔ میں بعض اوقات جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوتا تھا۔ ایک دن میں آپؑ کے پاس موجود تھا کہ آپؑ نے فرمایا: اے یونس! جاؤ اور دروازے پر ہمارے اہل بیتؑ میں سے ایک شخص ہے اس کو اپنے ساتھ اندر لے آؤ۔ میں گیا' میں نے دیکھا کہ عیسیٰ بن عبداللہ دروازے پر بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ پس اس نے جواب دیا: میں اہل قم میں سے ہوں۔ وہ بیان کرتا ہے: تھوڑی دیر ہی کے بعد حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام اپنی سواری پر جلدی سے آئے اور گھر میں داخل ہو گئے اور ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تم دونوں اندر آ جاؤ۔ پھر فرمایا: اے یونس! میں گمان کرتا ہوں کہ تو نے میرے قول کے بارے میں شک کیا ہے کہ یہ عیسیٰ بن عبداللہ جو اہل قم میں سے ہے ہماری اہل بیتؑ میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں ایسے ہی ہے۔ یہ عیسیٰ بن عبداللہ جو قم کا رہنے والا ہے وہ آپ کی اہل بیتؑ سے کیسے ہو سکتا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اے یونس! یہ عیسیٰ بن عبداللہ وہ شخص جو ہمارے ساتھ زندہ ہے اور ہمارے ساتھ رہے گا (یعنی اس کا مرنا اور جینا ہمارے لیے ہے' ہماری اطاعت میں ہے)۔

فقراء امیروں سے ۴۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن حسن بن محبوب عن العلا بن رزین عن عبداللّٰه بن ابی یعفور عن ابی جعفر (ع) قال ان فقراء المؤمنین ینقلون فی ریاض الجنة قبل اغنیائهم باربعین خریفا ثم قال سأضرب لك مثال ذلك انما مثل ذلك مثل سفینتین مربهما علی عاشر فنظر فی احدهما فلم یجد شیئا فقال اسروا بها ونظر فی الاخری فاذا هی موقرة فقال احبسوها –

حدیث نمبر 7:(مختلف اسناد)

جناب عبداللہ بن ابو یعفور نے حضرت ابوجعفر امام باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے آپؑ نے فرمایا:

مومنین میں سے جو فقراء ہیں وہ امیروں سے جنت کے باغ میں چالیس بہاریں پہلے داخل ہوں گے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: آپ کے لیے میں ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اس کی مثال دو کشتیوں کی ہے جو دونوں ایک پولیس چوکی سے گزریں اور ان میں سے ایک خالی ہے اور اس میں کوئی چیز پولیس والوں کو نہیں ملتی تو وہ اس کو جانے دیں اور دوسری وہ ہے کہ جس میں دیکھتے ہیں کہ خلافِ قانون سامان موجود ہے پس وہ اس کو روک لیں گے۔

مومنین کے عیب تلاش کرنے والا رسوا ہوگا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه اللّٰه عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن محمد بن سنان عن اسحاق بن عمار عن ابی عبداللّٰه علیه السلام قال قال رسول اللّٰه (ص) یامعشر من آمن

بلسانه ولم يسأل الايمان الى قلبه لا تتبعوا عورات المؤمنين ولا تذموا المسلمين فانه من تتبع عورات المؤمنين تتبع اللّٰه عوراته ومن تتبع اللّٰه عوراته فضحه في جوف بيته ۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! جو شخص (تمہارے سامنے) زبان سے ایمان کا اقرار کرے اُس کے دل کے ایمان کے بارے میں سوال نہ کرو اور مومنین کے عیب تلاش نہ کرو اور مسلمانوں کی مذمت نہ کرو کیونکہ جو شخص مومنین کے عیب تلاش کرنا شروع کرے گا اللہ اس کے عیبوں کو ظاہر کرے گا اور جس کے عیب اللہ ظاہر کردے گا وہ اپنے گھر کے اندر بھی رسوا ہو جائے گا۔

تمام انبیاءؑ بھی ہماری ولایت کے ساتھ مبعوث ہوئے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر بن محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثني﴾ ابو العباس محمد بن محمد بن سعد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علي بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن عن محمد بن سنان عن عبد اللّٰه القضباني عن ابي بصير قال سمعت اباعبداللّٰه جعفر بن محمد عليه السلام يقول ان ولايتنا ولاية اللّٰه عزوجل التي لم يبعث نبي قط الا بها ان اللّٰه عز اسمه عرض ولايتنا على السموات والأرض والجبال والأمصار فلم يقبلها قبول اهل الكوفة وان الى جانبهم لقبرا مالقاه مكروب الا نفس اللّٰه كربته واجاب دعوته وقلبه الى اهله مسروراً۔

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

جناب ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے وہ فرماتے ہیں: ہماری ولایت اللہ تعالیٰ کی ولایت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو مبعوث نہیں کیا مگر ہماری ولایت کے اقرار کے ساتھ پھر اللہ تعالیٰ نے ہماری ولایت کو آسمانوں، زمین، پہاڑوں اور شہروں سب پر پیش کیا۔ کوفہ کی مثل کسی نے بھی اس کو قبول نہیں کیا اور اس کی ایک جانب ہماری قبور ہیں اور جو غم زدہ بھی اس جگہ آئے گا اللہ اس کے کرب و غم کو دور کرے گا اور اس کی دعا کو قبول کرے گا اور اس کا دل اپنے اہل کے لیے مسرور ہوگا۔

عبدالملک بن مروان کے اشعار

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبیداللہ محمد بن عمر المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ حنظلة ابوغسان ﴿قال حدثنا﴾ ابوالمنذر هشام بن محمد بن السائب عن محرز عن جعفر مولی ابی هریرة قال دخل ارطاة بن سمیة علی عبدالملك بن مروان وقد اتت علیه مائة وثلاثون سنة فقال له عبدالملك بن مروان ما بقی من شعرك یا ارطاة قال واللّٰه یا امیرالمؤمنین ما اطرب ولا اغضب ولا اشرب ولا یجیئنی الشعر الاعلی هذا غیر انی الذی اقول:

رأیت المرء یأکله اللیالی	کأکل الأرض ساقطة الحدید
وما تبقی المنیة حین تأتی	علی نفس ابن آدم من مزید
واعلم انها ستکر حتی	توفی نذرها بأبی الولید

قال فارتاع عبدالملك وکان یکنی ابا الولید فقال ارطاة انما عنیت نفسی یاامیرالمؤمنین وکان یکنی ارطاة بأبی الولید فقال عبدالملك وانا واللّٰه سیمر بی الذی یمربك وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد النبی الامی وآله

الطاهرین وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 10: (بحذف اسناد)

ابوہریرہ کے غلام جعفر نے بیان کیا ہے: عبدالملک بن مروان کے پاس ارطاۃ بن سمیہ آیا۔ اُس کی عمر ایک سو تیس سال تھی۔ پس عبدالملک بن مروان نے اس سے کہا: اے ارطاۃ! تیرے تو بال ہی ختم ہو گئے ہیں۔ اس نے کہا: اے امیر! میں اتنی عمر کا ہو چکا ہوں' میں نے کبھی کوئی سُرمہ نہیں لگایا نہ ہی میں نے کبھی غصہ کیا ہے اور نہ ہی میں نے شراب نوشی کی ہے اور نہ ہی میں نے کبھی کوئی شعر پڑھے ہیں سوائے ان اشعار کے۔

رأیت المرء یأکله اللیالی   کأکل الأرض ساقطة الحدید

''میں نے ایک شخص کو دیکھا جس کو زمانے کی راتیں اس طرح کھا رہی ہیں جس طرح زمین پر گرے ہوئے لوہے کو کھا رہی ہے''۔

وما تبقی المنیة حین تأتی   علی نفس ابن أدم من مزید

''اور جب انسان موت کے شکنجے میں پھنس جاتا ہے تو موت پھر اس کو مزید مہلت نہیں دیتی''۔

واعلم انها ستکر حتی   توفی نذرها بابی الولید

''اور تو جان لے کہ مجھے موت عنقریب گھیر لے گی' یہاں تک کہ اس کا لشکر ابن الولید کو بھی فنا کر دے گا''۔

راوی بیان کرتا ہے: عبدالملک بن مروان ڈر گیا اور وہ مجھے ابوالولید کی کنیت سے پکارتا تھا۔ پس ارطاۃ نے کہا: اے امیر! آپ نے میرا ارادہ کیا ہے (یعنی مجھے آواز دی ہے) اور میری کنیت ارطاۃ ابوالولید ہے۔ پس عبدالملک بن مروان نے کہا: اللہ کی قسم! میرے ساتھ بھی وہی گزر رہا ہے جو تیرے ساتھ گزر رہا ہے۔

●●●

مجلس نمبر 18

[بروز ہفتہ ۲۳ شعبان سال ۴۰۷ ہجری قمری]

خوفِ خدا میں رونے والی آنکھ

مما سمعه ابو الفوارس وحده وسمعته و ابو عبدالرحمٰن اخی وسمع الحسين ابن النيشابوری من لفظ الشيخ الجليل ﴿حدثنا﴾ المفيد محمد بن محمد ابن النعمان ادام اللّٰه تأييده ﴿قال أخبرنی﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد ابن قولويه رحمه اللّٰه عن أبيه عن سعد بن عبداللّٰه عن احمد بن محمد بن عيسٰی الأشعری عن الحسن بن محبوب عن هشام بن سالم عن محمد بن مروان عن ابی جعفر الباقر عليه السلام قال سمعته يقول ما اغر ورقت عين بمائها من خشية اللّٰه عزوجل الأحرم جسدها علی النار ولافاضت دمعة علی خد صاحبها فرهق وجهه قتر ولاذلة يوم القيمة وما من شيئ من اعمال الخير الاوله وزن واجر الا الدمعة من خشية اللّٰه فان اللّٰه يطفی بالقطرة منها بحاراً من نار يوم القيمة وان الباكی ليبكی من خشية اللّٰه فی امة فيرحم اللّٰه تلك الامة ببكاء ذلك المؤمن فيها۔

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

محمد بن مروان نے حضرت ابوجعفر الباقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے آپؑ سے سنا کہ آپؑ فرما رہے تھے: ایسی کوئی آنکھ نہیں جو اللہ

تعالیٰ کے خوف سے آنسو بہائے اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم پر جہنم کو حرام قرار دے۔ اور وہ آنسو جو آنکھوں سے بہتا ہے اور وہ اپنے صاحب کے رخساروں پر جاری ہوگا' پس اللہ تعالیٰ اس چہرے کو قیامت کے دن ذلیل و رسوا نہیں کرے گا۔ اور کوئی نیک عمل ایسا نہیں ہوگا مگر اس کے لیے اجر و وزن ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ' اللہ کے خوف سے ایک آنسو جو جاری ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس آنسو کے ایک قطرہ سے قیامت کے دن کی آگ کے ایک سمندر کو خاموش کر دے گا اور تحقیق ایک رونے والا جو اللہ کے خوف سے کسی قوم کے حال پر گریہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس ایک مومن کے گریہ کی وجہ سے پوری قوم پر رحم فرما دے گا۔

علامات امامِ زمانہ کے ظہور کی

﴿قال أخبرني﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابي رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن موسى الحضرمي ﴿قال حدثنا﴾ مالك بن عبيدالله بن يوسف ﴿قال حدثنا﴾ علي بن معبد ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن يحيى الكعبي عن سفيان الثوري عن منصور الربعي عن حراش عن حذيفة بن اليمان قال سمعت رسول الله (ص) يقول يميز الله اوليائه واصفيائه حتى تطهر الأرض من المنافقين والضالين وابناء الضالين وحتى تلتقي بالرجل خمسون امرأة هذه تقول ياعبدالله اشترني وهذه تقول ياعبدالله آوني –

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب حذیفہ یمانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء اور دوستوں کو زمین پر ایک سے جدا کرے گا اور زمین کو منافقین و گمراہ اور تمام گمراہ ہونے والوں کی اولادوں سے پاک کرے گا۔ یہاں تک کہ

اس وقت ایک مرد کو پچاس عورتیں ملیں گی۔ ہر عورت یہ کہے گی: اے عبد خدا! مجھے خرید لو اور دوسری آواز دے گی: مجھے خرید لو۔

علی علیہ السلام کے بارے میں شک کرنے والے کا حشر

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبدالله الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبدالله العلوی المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحیٰی بن هاشم السمسار الغسانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالصباح عن عبدالغفور الواسطی عن عبدالله بن محمد القرشی عن ابی علی الحسن بن علی الراسی عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس رحمه الله قال قال رسول الله (ص) الشاك فی فضل علی بن ابی طالب علیه السلام یحشر یوم القیمة من قبره وفی عنقه طوق من نار فیه ثلاثمائة شعبة علی کل شعبةٍ شیطان یکلح فی وجهه ویتفل فیه۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

جو شخص علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں شک کرے گا اُس کو قیامت کے دن اُس کی قبر سے اس طرح محشور کیا جائے گا کہ اس کی گردن میں آگ کا ایک طوق ہوگا، جس کے تین سو کانٹے ہوں گے اور ہر کانٹا شیطان ہوگا جو اس کو منہ چڑھائے گا اور اس کے منہ پر تھوکے گا۔

میں سردار ہوں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾

الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنی﴾ ابراھیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ فضل بن الزبیر عن عمران بن میثم عن عبایۃ الأسدی قال سمعت علیا علیہ السلام یقول انا سید الشیب وفی سنۃ من أیوب و واللہ لیجمعن اللہ لی اھلی کما جمعوا لیعقوب ۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: میں شیب کا سردار ہوں اور ایوب علیہ السلام کے ہم سن ہوں۔ اللہ تعالیٰ میرے خاندان کو میرے لیے اس طرح جمع فرمائے گا جس طرح یعقوب علیہ السلام کے لیے اس نے جمع کیا تھا۔

وَيَتْلُوهُ شَاهِدٌ مِّنْهُ سے مراد میں ہوں

﴿قال أخبرنی﴾ علی بن بلال المہلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبداللہ بن راشد الاصفہانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراھیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ الصباح بن یحییٰ المزنی عن الأعمش عن المنہال بن عمر عن عباد بن عبداللہ قال قدم رجل الی امیرالمؤمنین علیہ السلام فقال یا امیرالمؤمنین اخبرنی عن قول اللہ افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ قال قال رسول اللہ (ص) الذی کان علی بینۃ من ربہ وانا الشاھد لہ ومنہ والذی نفسی بیدہ ما احد جرت علیہ المواسی من قریش الا وقد نزل اللہ فیہ من کتابہ طائفۃ والذی نفسی بیدہ لأن یکونوا یعلمون ما قضی اللہ لنا أھل البیت علی لسان النبی (ص) الأمی احب الی من ان یکون لی ملء ھذہ الرحبۃ ذھبا واللہ ما مثلنا فی ھذہ الامۃ الا کمثل سفینۃ نوح او کباب حطۃ فی بنی اسرائیل ۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت عباد بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں فرمائیں: اَفَمَنْ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنْ رَّبِّہٖ وَیَتْلُوْہُ شَاھِدٌ مِّنْہُ

آپؑ نے فرمایا: عَلٰی بَیِّنَۃٍ سے مراد حضرت رسولؐ خدا ہیں اور شاھد منہ سے مراد میں ہوں۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں علیؑ کی جان ہے جس کسی نے بھی قریش (یعنی بنو ہاشم) میں سے کسی ایک کے ساتھ بھی کوئی نیکی کی ہے اس کے حق میں کتابِ خدا میں کوئی نہ کوئی آیت ضرور نازل ہوئی ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی اگر تم لوگ جان جاتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہم اہلِ بیتؑ کے بارے میں اپنے رسولؐ کی زبان پر جو کچھ جاری فرمایا ہے وہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میرے لیے یہ کشادہ میدان سونے سے پُر ہو جائے۔ خدا کی قسم! ہماری اس اُمت میں مثال کشتی نوح علیہ السلام جیسی ہے اور ہماری اس میں مثال اس باب حطہ جیسی ہے جو بنی اسرائیل میں ہوتا تھا۔ (بنی اسرائیل میں ایک دروازہ تھا جس کا نام حطۃ تھا "یعنی مغفرت"۔ بنو اسرائیل والے جب کوئی گناہ کرتے تھے تو وہ اس دروازے سے حِطَّۃٌ حِطَّۃٌ کہہ کر گزر جاتے تھے تو اللہ تعالیٰ ان کو معاف کر دیتا تھا۔ ایسے ہی اگر اس امت کے گناہگار اپنے دل میں آلِ محمدؐ کی محبت لے کر جائیں گے تو اللہ ان کو بھی معاف کر دے گا۔ مترجم)

امیرالمومنینؑ کا اپنے اصحاب کو خطبہ دینا

﴿قال أخبرني﴾ أبوالحسن علي بن محمد بن حبيش الكاتب قال حدثنا الحسن بن علي الزعفراني قال حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفي قال

حدثنا محمد بن اسماعیل عن زید بن المعدل عن یحیی بن صالح عن الحرث بن حصیرة عن ابی صادق عن جندب بن عبداللّٰہ الازدی قال سمعت امیرالمؤمنین علیه السلام یقول لأصحابه وقد استنفرهم ایاما الی الجهاد فلم ینفروا ایها الناس انی ویدعوکم قد استنفرتکم فلم تنفروا ونصحت لکم فلم تقبلوا فانتهم شهود کاغیاب وصم وذووا اسماع اتلوا علیکم الحکمة واعظکم بالموعظة الحسنة واحثکم علی جهاد عدوکم الباغین فما اتی علی آخر منطقی حتی اراکم متفرقین ایادی سبا فاذا انا کففت عنکم عدتم الی مجالسکم حلقا عزین تضربون الأمثال وتتناشدون الأشعار وتسألون عن الأخبار وقد نسیتم الاستعداد للحرب وشغلتم قلوبکم بالاباطیل تربت ایدیکم اغزوکم القوم قبل ان یغزوکم فواللّٰہ ما غزی قوم قط فی عقر دیارهم الا ذلوا وایم اللّٰہ ما اراکم تفعلون حتی یفعلوا ولو ددت انی لقیتهم علی نیتی وبصیرتی فاسترحت من مقاساتکم فما انتم الا کابل جمة ضل راعیها فکلما ضمت من جانب انتشرت من جانب آخر واللّٰہ لکانی بکم لو حمی الوغی وحمی الباس قد انفرجتم عن علی بن ابی طالب انفراج المرأة عن قبلها فقام الیه الأشعث بن قیس الکندی فقال له یا امیرالمؤمنین فهلا فعلت کما فعل ابن عفان فقال له (ع) (یاعرف النار) ویلك ان فعل ابن عفان لمخزاة علی من لادین له ولا حجة معه فکیف وانا علی بینة من ربی الحق فی یدی واللّٰہ ان امره یمکن عدوه من نفسه یخدع لحمه ویهشم عظمه ویفری جلده ویسفك دمه لضعیف ما ضمت علیه جوارح صدره انت فکن کذلك ان احببت اما انافدون اذ اعطی ذلك ضربا بالمشرفی یطیر منه فراش الهام وتطیح منه الأکف والمعاصم ویفعل

اللہ بعد مایشاء۔

فقام ابو ایوب الأنصاری خالد بن زید صاحب منزل رسول اللہ (ص)

فقال أیها الناس ان امیرالمؤمنین من کانت له اذن واعیة وقلب حفیظ ان اللہ قد اکرمکم بکر امة لم تقبلوها حق قبولها انه ترك بین اظهرکم ابن عم نبیکم وسیدالمسلمین من بعده یفقهکم فی الدین ای جهاد الملحدین فکانکم صم لا تسمعون او علی قلوبکم غلف مطبوع علیها فانتم تعقلون أفلا تستحون عباد اللہ الیس انما عهدکم بالجور والعدوان امس قد شمل البلاء وشاع فی البلاد فذو حق محروم وملطوم وجهه وموطوء بطنه وملقی بالعراء یسفی علیه الاعاصیر الایکنه من الحر والقر وصهر الشمس والضح الا الاثواب الهامدة وبیوت الشعر البالیة حتی جائکم اللہ بامیرالمؤمنین علیه السلام فصدع بالحق ونشر العدل وعمل بما فی الکتاب یاقوم فاشکروا نعمة اللہ علیکم ولا تولوا مدبرین ولا تکونوا کالذین سمعنا وهم لا یسمعون اشحذوا السیوف واستعد والجهاد عدوکم واذا دعیتم فأجیبوا واذا امرتم فاسمعوا واطیعوا وما قلتم فلیکن وما امرتم فکونوا بذلك من الصادقین۔

<u>حدیث نمبر 6</u>: (بحذف اسناد)

جناب جندب بن عبداللہ ازدی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے سنا ہے کہ امیرالمؤمنین علی علیہ السلام اپنے اصحاب سے فرما رہے تھے:

اے لوگو! میں تم کو پکارتا ہوں، دعوت دیتا ہوں اور جہاد کے لیے بلاتا ہوں اور تم جہاد کی طرف کوچ نہیں کرتے۔ میں تم کو نصیحت کرتا ہوں تم قبول نہیں کرتے۔ تم موجود ہونے کے باوجود غائب ہو۔ کان رکھنے کے باوجود بہرے ہو۔ میں تمھارے لیے حکمت کو

بیان کرتا ہوں۔ میں تم کو موعظہ حسنہ کے ساتھ وعظ کرتا ہوں۔ میں تم کو تمھارے دشمنوں جو باغی ہیں ان کے مقابلے میں جہاد کے لیے آمادہ کر رہا ہوں اور میں اپنی گفتگو کے آخر تک نہیں پہنچتا کہ تم تتر بتر ہو جاتے ہو اور جب میں تم کو وعظ ختم کرتا ہوں تو تم پھر حلقے بنا کر بیٹھ جاتے ہو مثالیں بیان کرتے ہو اشعار کہتے ہو اور ایک دوسرے سے نئی و پرانی خبروں کے بارے میں سوال کرتے ہو۔ جنگ کی استعداد تم میں ختم ہو رہی ہے۔ تمھارے دل باطل میں مشغول ہو رہے ہیں اور تمھارے ہاتھ خشک ہو رہے ہیں۔ اُٹھو اس قوم کے خلاف جنگ کرو قبل اس کے وہ تمھارے خلاف جنگ کرنے کے لیے آ جائیں۔ خدا کی قسم! جو قوم اپنے گھروں کے درمیان جنگ کرتی ہے وہ ذلیل ہو جاتی ہے۔ خدا کی قسم! میں تم کو دیکھ رہا ہوں کہ تم غافل ہو چکے ہو۔ اسی وجہ سے ایسا کر رہے ہو اور میں چاہتا ہوں کہ تم اپنی نیت اور بصیرت کے ساتھ ان سے ملاقات کرو پس تمھاری ان قیاس آرائیوں سے میں راحت پا سکوں۔ تمہاری مثال ان اُونٹوں کے گروہ کی مانند ہے کہ جب بھی اُونٹ چرانے والا ایک طرف سے ان کو اکٹھا کرتا ہے تو وہ دوسری طرف منتشر ہو جاتے ہیں۔ خدا کی قسم! میں تمھارے لیے فضول دعوت دینے والا شور کرنے والا اور تم جاؤ علی ابن ابی طالب سے دُور ہو جاؤ جس طرح بیوی اپنے شوہر سے دُور ہوتی ہے۔

پس آپ کے سامنے اشعث بن قیس کندی کھڑا ہوا اور کہا: اے امیرالمومنینؑ! کیا آپ بھی ہمارے ساتھ ایسے ہی کرنا چاہتے ہیں جو ابن عفان نے کیا تھا۔ پس آپؑ نے فرمایا: اے جہنم کے ایندھن! تیرے لیے ویل ہے۔ اگر عثمان ابن عفان نے ایسا کیا تھا تو اس کے لیے دین نہیں تھا۔ اس کے پاس کوئی دلیل نہیں تھی بھلا میں کیسے ایسا کر سکتا ہوں جبکہ میں اپنے رب کی طرف سے واضح نشانی کے ساتھ ہوں اور حق میرے ہاتھ میں ہے اور خدا کی قسم! انسان کے لیے ممکن ہے کہ اپنے نفس کا دشمن ہو جائے اور اپنے گوشت کو دھوکا دے اور اپنی ہڈی کو توڑ دے اور اپنی جلد کو زخمی کرے اور اپنا خون بہا دے۔ اس کی

کمزوری کی وجہ سے وہ اپنے جوارح صدر پر ضامن نہیں ہے۔ پس تو ایسا کرسکتا ہے اگر تو چاہتا ہے۔

پس جناب ابوایوب انصاری خالد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کے گھر میں رسول اکرمؐ نے قیام فرمایا تھا وہ کھڑے ہوئے اور فرمایا: اے لوگو! یہ امیر المومنینؑ وہ ہیں جن کے لیے سننے والے کان اور حفیظ دل اللہ نے قرار دیا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ لوگوں کو ایسی کرامت سے نوازا ہے اور تم اس کو قبول نہیں کر رہے، جس طرح اس کو قبول کرنے کا حق ہے۔ تمھارے نبی کے چچا کا بیٹا ہے جو تمھارے درمیان وہ چھوڑ کر گئے ہیں جو تمام مسلمانوں کے سردار ہیں اور تم سب سے زیادہ دین میں سمجھ رکھتا ہے۔ وہ تم کو منکرین کے ساتھ جہاد کرنے پر آمادہ کر رہا ہے اور تم ایسے بہرے ہو کہ سنتے ہی نہیں یا تمہارے دل پر مہریں لگ چکی ہیں اور اس پر پردے پڑ چکے ہیں۔ پس تم کیسے عقل مند ہو کہ تم اللہ کے بندوں کی حیا ہی نہیں کرتے۔ کیا اللہ نے تم سے ظلم و عداوت کا عہد لیا ہے۔ کل تک تمہاری حالت یہ تھی کہ فتنے میں گھر کر چکے تھے اور تمام آبادیوں میں پھیل چکے تھے۔ پس ان میں ہر صاحب حق محروم تھا۔ ہر شخص پر ظلم ہو رہا تھا۔ اس کے بطن کو پھاڑا جا رہا تھا اور تمھاری عزتوں کو پامال کیا جا رہا تھا اور تمھاری عزتیں خاک میں ملائی جا رہی تھیں۔ کوئی گرمی اور سردی، دھوپ اور سورج کی گرمی سے پناہ نہیں تھی سوائے ان بوسیدہ کپڑوں کے اور یہ بالوں کے بوسیدہ کپڑے کے بنے ہوئے خیموں سے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے تمھاری طرف اپنا امیر المومنین بھیجا، جس نے حق کو بلند کیا ہے اور عدل کو عام کیا ہے اور کتاب خدا پر عمل کروایا ہے۔

اے قوم! اللہ تعالیٰ نے جو نعمتیں تم کو عطا کی ہیں ان کا شکریہ ادا کرو۔ کفرانِ نعمت کرنے والے نہ بن جاؤ۔ ان لوگوں کی مانند نہ ہو جاؤ جو یہ کہتے ہیں کہ ہم نے سن لیا ہے جب کہ وہ سنتے نہیں ہیں۔ تم اپنی تلواروں کو تیز کرو اور اپنے دشمن کے خلاف جہاد کرنے کے

لیے آمادہ ہو جاؤ اور جب تم لوگوں کو پکارا جائے تو اس پر لبیک کہو۔ اور جب تمہیں حکم دیا جائے تو اس وقت اس کی اطاعت کرو اور جو کچھ تم سے کہا جائے اُس پر حکم کی پیروی کرنے والے ہو جاؤ' تاکہ تم اس طرح صادقین میں سے ہو جاؤ۔

پرہیزگاری اور زُہد جنت کا باعث ہے

﴿قال أخبرنا﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسىٰ عن الحسن بن محبوب عن ابراهيم الكوفى قال سمعت جعفر بن محمد ابا عبدالله (ع) يقول لا يجمع الله لمؤمن الورع والزهد فى الدنيا الا رجوت الجنة ثم قال وانى احب للرجل المؤمن منكم اذا قام فى صلوته فى ان يقبل بقلبه الى الله تعالى ولا يشغله بامر الدنيا فليس من مؤمن يقبل بقلبه فى صلوته الى الله والا اقبل الله اليه بوجهه واقبل بقلوب المؤمنين اليه بالمحبة له بعد حب الله اياه

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی مومن میں ورع اور زہد کو جمع نہیں کرتا مگر اس کی جزا و اجر جنت ہوتا ہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: میں تم میں سے اس مردِ مومن سے محبت کرتا ہوں جو نماز کے لیے کھڑا ہو' اس کا دل اللہ کی طرف ہو اور کسی امرِ دنیا نے اس کے دل کو اپنے میں مشغول نہ کر لیا ہو۔ پس کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ جس کا دل نماز میں اللہ تعالیٰ کی طرف ہو مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ بھی اپنا رخِ انور (یعنی رحمت کا رخ) اس کی طرف کر دے گا اور مومنین کے دلوں کو اس کی طرف محبت کے ساتھ متوجہ کر دے گا جبکہ وہ خود بھی اس سے محبت کرتا ہوگا۔

تمام مومنین بھائی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر الصیرفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن همام الکاتب الاسکافی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰه بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عیسٰی الأشعری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابراهیم ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن زید عن جعفر بن محمد عن أبیه قال قال رسول اللّٰه (ص) المؤمنون أخوة یقضی بعضهم بعضهم حوائج بعض فبقضاء بعضهم حوائج بعضهم یقضی اللّٰه حوائجهم القیمة وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: تمام مومنین آپس میں ایک دوسرے کے بھائی بھائی ہیں اور ایک دوسرے کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ پس بعض کا بعض کی ضروریات کو پورا کرنے سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات کو پورا کرے گا۔

صلی اللّٰه علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم

●●●

مجلس نمبر 19

[بروز ہفتہ یکم رمضان المبارک سال ۴۰۷ ہجری قمری]

ایمان کا مضبوط ترین ستون

وحضره الاخ ابقاه الله حدثنی الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تاييده قال ابوالحسن احمد بن محمد بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن سعيد الاعرج عن ابی عبدالله جعفر بن محمد الصادق (ع) ان من اوثق عرى الايمان ان تحب فی الله وتبغض فی الله وتعطى فی الله وتمنع فی الله -

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: ایمان کا مضبوط ترین گوشہ یا ستون یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کے لیے ہی کسی سے دشمنی رکھو۔ اگر کسی کو کچھ عطا کرو وہ بھی اللہ کی محبت میں اور اگر کسی کو کسی چیز سے روکو وہ بھی اللہ کی محبت کی خاطر۔

جو جس سے محبت کرے گا وہ اُس کے ساتھ ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقری ﴿قال حدثنا﴾

ابوعبدالله الحسین بن محمد الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللّٰہ جعفر بن عبداللّٰہ المحمدی ﴿قال حدثنا﴾ یحییٰ بن ہاشم الغسانی قال ابوالمقوم یحییٰ ثعلبة الأنصاری عن عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن عبداللّٰہ بن مسعود قال کنا مع النبی (ص) فی اسفارہ اذ ھتف بنا اعرابی بصوت جہوری فقال یامحمد فقال له النبی ما تشاء فقال المرء یحب القوم ولا یعمل باعمالہم فقال النبی (ص) مع من احب فقال یامحمد اعرض علی الاسلام فقال اشہد ان لا اله الا اللّٰہ وانی رسول اللّٰہ وتقیم الصلوٰۃ وتوتی الزکوٰۃ وتصوم شہر رمضان وتحج البیت فقال یامحمد تأخذ علی ھذا اجراً فقال لا الا المودۃ فی القربیٰ قال قرباي او قرباك فقال بل قرباي قال ھلم یدك حتی ابایعك لاخیر فیمن یودك ولا یود قرباك

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ہم رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر پر جا رہے تھے۔ ایک اعرابی نے بلند آواز سے پکارا: اے محمدؐ! پس نبی اکرمؐ نے فرمایا: (اے عبدِ خدا) تو کیا چاہتا ہے؟ اس نے عرض کیا: ایک بندہ ہے وہ ایک قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان کے اعمال پر عمل نہیں کرتا اس کے بارے میں کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: وہ جن کے ساتھ محبت کرتا ہے ان کے ساتھ ہوگا۔ اس نے عرض کیا: آپ اسلام کو میرے سامنے بیان کریں۔

آپؐ نے فرمایا: اسلام یہ ہے اشہد ان لا الہ الا اللہ وانی محمد رسول اللہ کی گواہی دینا' نماز قائم کرنا' زکوٰۃ ادا کرنا' رمضان کے روزے رکھنا' بیت اللہ کا حج کرنا۔ پس اس اعرابی نے کہا: اے محمدؐ! کیا اس کے ساتھ اجر وثواب ملے گا۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں۔ مگر جب تک قربیٰ سے مودّت نہ کی جائے۔ اس نے عرض کیا: کیا یہ قربیٰ سے

مراد میرے قریبی ہیں یا آپؐ کے۔ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد میرے قریبی ہیں۔ پس اس مرد نے کہا: یارسولؐ اللہ! آپ اپنا ہاتھ میرے قریب کریں تاکہ میں آپ کی بیعت کروں جو آپؐ سے محبت کرے اور آپؐ کے قربیٰ کے ساتھ محبت نہ کرے اس کے لیے کوئی خیر نہیں ہے۔

میں قرآن کی ہر آیت کے بارے میں جانتا ہوں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبداللّٰہ بن اسد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ القتاد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن هاشم عن أبیه عن سعید بن المسیب قال سمعت یحیی بن ام الطویل یقول سمعت امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیه السلام یقول ما بین لوحی المصحف من آیة الا وقد علمت فیمن نزلت واین نزلت فی سهل او جبل وان بین جوانحی لعلما جما قال سلونی قبل ان تفقدونی فانکم ان فقدتمونی لم تجدوا من یحدثکم مثل حدثنی

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب یحییٰ بن ام طویل بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: قرآن کریم کی کوئی آیت نہیں ہے مگر میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے' کس مقام پر نازل ہوئی ہے' میدان میں یا پہاڑ پر۔ میرے اس سینے میں تمام کا تمام قرآن جمع ہے۔ آپؑ نے فرمایا: مجھ سے سوال کرو قبل اس کے کہ تم مجھے اپنے اندر نہ پاؤ۔ میری مثل تمہیں کوئی نہیں ملے گا جو میری طرح تم سے حدیث بیان کرے۔

میسر رحمۃ اللہ علیہ کا امام صادق علیہ السلام سے سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن سعد ابن عبدالله احمد بن محمد بن سنان عن عبدالكريم بن عمرو او ابراهيم بن راحة جميعا ﴿قال حدثنا﴾ ميسر قال قال لي ابوعبدالله جعفر بن محمد عليه السلام ما تقول فيمن لا يعصى الله في امره ونهيه الا انه يبرء منك ومن اصحابك على ذلك الامر قال قلت وما عسيت ان اقول وانا بحضرتك قال قل فاني انا الذي امرك ان تقول قال هو في النار ياميسر ما تقول فيمن يدين الله بماتدينه به وفيه من الذنوب ما في الناس الا انه مجتنب الكباير قال قلت وما عسيت ان اقول وانا بحضرتك قال قل فاني امرك ان تقول قال قلت في الجنة قال فلعلك ان تحرج ان تقول هو بالجنة قال قلت لاقال لا تحرج فانه في الجنة ان الله يقول ان تجتنبوا كبائر ما تنهون عنه نكفر عنكم سيأتكم وندخلكم مدخلا كريما -

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

جناب میسر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا: ایک بندہ جو خدا کی کسی امر اور نہی میں نافرمانی نہیں کرتا صرف اور صرف وہ آپؑ سے اور آپؑ کے اصحاب سے اس امر امامت میں برأت کرتا ہے (یعنی آپؑ کو امامت کا مستحق قرار نہیں دیتا) اس کے بارے میں آپؑ کی رائے اور نظریہ کیا ہے؟

آپؑ نے کہا کہ وہ جہنم میں جائے گا۔ اے میسر! تو اس شخص کے بارے میں کیا کہتا ہے جو اللہ کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرتا ہے جو تو نے اس کے ساتھ کیا ہے اور اس میں تمام وہ گناہ ہیں جو دوسرے لوگوں میں نہیں پائے جاتے مگر یہ کہ وہ گناہان کبیرہ سے اجتناب کرتا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ میں نے کہا اگرچہ میں آپ کے سامنے کچھ بھی کہہ

سکنے کی صلاحیت نہیں رکھتا پھر بھی میں کہتا ہوں کہ ▬ جنت میں جائے گا۔ آپؑ نے فرمایا: مجھے امید تھی کہ آپ یہ کہہ دیں گے شاید ▬ جنت میں ہوگا۔ پس آپؑ نے کہا کہ میں کہتا ہوں کہ اس کو جنت سے باہر نہیں ہونا چاہیے کیونکہ اللہ خود ارشاد فرماتا ہے:

''اگر تم تمام گناہانِ کبیرہ سے اجتناب کرو کہ جن سے ہم نے تمھیں روکا ہے' ہم تمھارے تمام گناہوں کو بخش دیں گے اور ہم تمھیں مقامِ کریم (یعنی جنت میں) داخل کریں گے''۔

امیرالمومنین علیہ السلام کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن على بن محمد الكاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن ابن على الزعفراني ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال حدثني﴾ المسعودي ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن حماد عن أبيه ﴿قال حدثني﴾ رزين بياع الانماط قال سمعت زيد بن على بن الحسين (ع) يقول حدثني ابي عن أبيه قال سمعت اميرالمؤمنين على بن ابى طالب (ع) يخطب الناس قال في خطبته واللّٰه لقد بايع الناس ابابكر وانا أولى الناس بهم منى بقميصى هذا فكظمت غيظى وانتظرت امر ربى والصقت كلكلى بالارض ثم ان ابابكر هلك واستخلف عمر وقد علم واللّٰه انى اولى الناس بهم منى بقميصى هذا فكظمت غيظى وانتظرت امر ربى ثم ان عمر هلك وقد جعلها شورىٰ فجعلنى سادس ستة كسهم الجدة وقال اقتلوا الأقل وما اراد غير فكظمت غيظى وانتظرت امر ربى والصقت كلكلى بالارض ثم كان من امر القوم بعد بيعتهم لى ما كان ثم لم اجد الا قتالهم او الكفر باللّٰه۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت زید بن علی بن حسین علیہما السلام نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے لوگوں کے درمیان خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

خدا کی قسم! لوگوں نے حضرت ابوبکر کی بیعت کرلی' حالانکہ میں ان تمام لوگوں میں سے زیادہ اس خلافت کے لیے سزاوار تھا۔ پس میں نے اپنے غصے پر کنٹرول کیا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا اور زمین نشین رہا۔ پھر جب حضرت ابوبکر مرنے لگے تو انھوں نے اپنے بعد حضرت عمر کو خلیفہ مقرر کیا حالانکہ ▪ جانتے تھے کہ تمام لوگوں میں سے میں اس امر خلافت کا سب سے زیادہ سزاوار ہوں۔ پھر میں نے اپنا غصہ پی لیا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا پھر جب حضرت عمر مرنے لگے تو انھوں نے اس امر خلافت کو شوریٰ کے سپرد کردیا اور اس شوریٰ میں سے چھٹا مجھے بھی قرار دیا۔ ایک معمولی چانس دیتے ہوئے اور ساتھ ہی یہ کہہ دیا کہ اکثریت کا فیصلہ قبول کیا جائے اور اقلیت کو قتل کردیا جائے اور یہ صرف میرے قتل کا منصوبہ تھا۔ میں نے پھر بھی اپنے غصے پر قابو رکھا اور حکم خدا کا انتظار کرتا رہا اور گوشہ نشین رہا۔ پھر اس کے بعد قوم کا معاملہ میرے پاس آیا (یعنی لوگوں نے میری بیعت کرلی) ان کی بیعتوں کے بعد میں ان سے یا جنگ کو پایا ہے یا ان کو اپنے رب سے کفر کرتے ہوئے پایا ہے۔

جنگِ جمل سے پہلے آپؑ کا لوگوں سے خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن سعد بن عبدالله عن احمد بن علوية عن ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال

أخبرنا﴾ محمد بن عمر الرازی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن المبارك ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن سلمة قال لما بلغ امیرالمؤمنین صلوات اللّٰه علیه مسیر طلحة والزبیر وعایشة من مكة الى البصرة نادى الصلوة جامعة فلما اجتمع الناس حمداللّٰه واثنى علیه ثم قال اما بعد فان اللّٰه تبارك وتعالى لما قبض نبیه (ص) قلنا نحن اهل بیته وعصبته و ورثته و اولیائه احق خلائق اللّٰه به لا ننازع حقه وسلطانه فبینما نحن على ذلك اذ نفر المنافقون فانتزعوا سلطان نبینا منا و ولوه غیرنا فبكت واللّٰه لذلك العیون والقلوب منا جمیعا وخشنت واللّٰه الصدور وایم اللّٰه لولا مخافة الفرقة من المسلمین ان یعودوا الى الكفر ویعود الدین لكنا قد غیرنا ذلك من استطعنا وقد ولى ذلك ولاة ومضوا لسبیلهم ورد اللّٰه الامر الى وقد بایعانى وقد نهضا الى البصرة لیفرقا جماعتكم ویلقیا باسكم بینكم اللّٰهم فخذهما لغشهما هذه الامة وسوء نظرهما للعامة فقام ابوالهیثم بن التیهان رحمه اللّٰه وقال یا امیرالمؤمنین ان حسد قریش ایاك على وجهین اما خیارهم فحسدوك منافسة فی الفضل وارتفاعا فی الدرجة واما اشرارهم فحسدوك حسداً حبط اللّٰه به اعمالهم واثقل بهم اوزارهم وما رضوا ان یساووك حتى ارادوا ان یتقدموك فبعدت علیهم الغایة واسقطهم المضمار وكنت احق قریش بقریش نصرت نبیهم حیا وقضیت عنه الحقوق میتا واللّٰه ما بغیهم الاعلى انفسهم ونحن انصارك واعوانك فمرنا بامرك ثم انشأ یقول:

ان قوما بغوا علیك وكادوك	وعابوك بالامور القباح
لیس من عیبها جناح بعوض	فیك حقا ولا كعشر جناح
ابصروا نعمة علیك من اللّٰه	وقرما یدق قرن النطاح

واماما تأوی الامور الیه — ولجاما یلین غرب الجماح

کل ما تجمع الاماۃ فیه — هاشمیا له عراض البطاح

حسداً لذی اتاك من الله — وعادوا الی قلوب قراح[1]

ونفوس هناك اوعیة البغض — علی الخیر للشفاء شحاح

من مسر یکنه حجب الغیب — ومن مظهر العداوة لاح

یاوصی النبی نحن من الحق — علی مثل بهجة الاصباح

فخذ الاوس والقبیل من الخز — رج بالطعن فی الوغی والکفاح

لیس منا من یکن لك فی الله — ولیا علی الهدی والفلاح

فجزاه امیرالمؤمنین علیه السلام خیراً ثم قال الناس بعده کل واحد بمثل مقاله —

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب حسن بن سلمہ سے روایت بیان کی ہے کہ جب طلحہ زبیر اور حضرت عائشہ کا مکہ سے بصرہ کی طرف جانے کی خبر امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام تک پہنچی تو آپؑ نے لوگوں میں نماز باجماعت کا اعلان کروایا (یعنی یہ اعلان کروایا کہ کوئی بندہ بھی آج جماعت سے غیر حاضر نہ ہو) پس جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو آپؑ نے پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی اور بعد میں فرمایا:

اما بعد! تحقیق خدا تعالیٰ نے جب اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلایا' ہم نے لوگوں سے کہا: اے لوگو! ہم نبیؐ کے اہل بیتؑ ہیں' ان کے وارث ہیں اور ان کے قریبی رشتہ دار ہیں اور ان کے دوست ہیں' محبوب ہیں اور اللہ کی تمام مخلوق میں سے ان کے ساتھ زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ان کے حق اور سلطنت میں جو ہمارے لیے وہ قرار

۱- فی الأبیات الآتیة سقط واختلال فی جمیع النسخ

دے گئے ہیں اس میں ہمارے ساتھ جھگڑا اور نزاع نہ کرو جبکہ چند منافقین نے حکمِ نبیؐ کی مخالفت کی اور انہوں نے نبیؐ کی خلافت و سلطنت جو ہمارے لیے تھی اس میں ہماری مخالفت کی اور ہمارے غیر کو اپنا ولی اور خلیفہ بنالیا۔ خدا کی قسم! ان کے اس فعل پر ہماری آنکھیں اور دل روئے۔ اور خدا کی قسم! ہمارے سینے تنگ و غم زدہ ہو گئے۔ خدا کی قسم! اگر مسلمانوں کی ایک جماعت کے دوبارہ کافر ہونے کا خطرہ نہ ہوتا اور دین سے پھر جانے کا خوف نہ ہوتا تو ہم اس کو (یعنی معاملۂ خلافت کو) تبدیل کر سکتے تھے اور ہم میں اس کی استطاعت موجود تھی۔ پھر ان والیوں نے امرِ خلافت کو اپنے پاس رکھا' ان کا وقت گزر گیا۔ پھر اللہ نے اس امر (خلافت) کو ہماری طرف واپس کر دیا۔ اور تحقیق ان دونوں (طلحہ اور زبیر) نے میری بیعت کی۔ اب وہ دونوں بصرہ کی طرف جا رہے ہیں تاکہ تم مسلمانوں کے اجتماع میں تفرقہ پیدا کریں اور تمہارے درمیان عداوت اور دشمنی کا بیج بوئیں۔ اے میرے اللہ! ان دونوں کو اُٹھا لے تاکہ یہ اُمت ان کے دھوکے سے محفوظ رہے۔

پس ابو الہیثم بن التیہان رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہوئے اور عرض کی: اے امیر المومنینؑ! ان قریش والوں کا آپ سے حسد دو طرح کا ہے: نیک لوگوں کا آپؑ سے حسد اس وجہ سے ہے کہ وہ آپؑ کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور آپؑ سے بلند درجہ کی توقع رکھتے ہیں اور قریش کے بُرے لوگ وہ آپؑ سے اس لیے حسد کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس حسد کی وجہ سے ان کے اعمال کو غارت کرے اور ان پر گناہوں کا بوجھ زیادہ سخت کر دے۔ وہ راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کے برابر رہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو آپؑ سے مقدم کرنا چاہتے ہیں۔ پس ان کی غایتِ قصد کبھی پورا نہیں ہوگا اور ضمیر ان کو گرا دے گا اور آپؑ قریش میں سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ آپؑ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں ان کی مدد و نصرت کی ہے اور ان کے اس دنیا سے جانے کے بعد ان کے وعدے پورے فرمائے ہیں۔ خدا کی قسم! ان لوگوں نے کسی کو دھوکا نہیں دیا بلکہ یہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہے ہیں۔ ہم

آپ کے معاون و مددگار ہیں اور ہم آپ کے امر کی اطاعت کریں گے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

ان قوما بغوا علیك وکادوك

وعابوك بالامور القباح

"تحقیق ایک قوم نے آپ کے خلاف بغاوت کی ہے اور آپ کے ساتھ مکروفریب کیا ہے اور بُری باتوں کے ساتھ آپ کو معیوب کیا ہے"۔

لیس من عیبها جناح بعوض

فیك حقا ولا کعشر جناح

"جب ان عیبوں میں سے مچھر کے برابر اور اس کا عشر عشیر بھی آپ کے اندر نہیں ہے"۔

ابصروا نعمة علیك من اللّٰه

وقوما یدق قرن النطاح

"اور جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر نعمت نازل ہوئی ہے' اس کو بیل کے سینگ بھی چھیل نہیں سکتے"۔

واماما تأوی الامور الیه

ولجاما یلین غرب الجماح

"یہ وہ امام ہے کہ تمام اُمور اس کی طرف پلٹتے ہیں اور منہ زور گھوڑے کی لجام بھی اس کے لیے آسان ہے"۔

کل لما تجمع الامة فیه

هاشمیا له عراض البطاح

"اگر تمام اُمت جمع ہو جائے تو ان میں ہاشمی سب کے سردار ہیں"۔

حسداً لذی اتاك من اللہ

وعادوا الی قلوب قراح

''اور جو خدا نے آپ کو عطا کیا ہے حسد کرنے والے اپنے حسد سے اپنے بیمار دلوں کا مداوا کرنا چاہتے ہیں''۔

ونفوس ھناك اوعیة البغض

علی الخیر للشفاء شحاح

''نفوس یہاں پر بغض کے سپرد ہیں اور وہ خیر سے شفاء پر حریص ہیں''۔

من مسر یکنه حجب الغیب

ومن مظهر العداوة لاح

''جو پوشیدہ ہے وہ غیب کے پردے میں ہے اور جو عداوت کو ظاہر کرے وہ ظاہر ہے''۔

یاوصی النبی نحن من الحق

علی مثل بهجة الاصباح

''اے نبی اکرمؐ کے وصیؑ ہم حق کے روشن راستہ پر ہیں''۔

فخذ الاوس والقبیل من الخز

رج بالطعن فی الوغی والكفاح

''پس آپ اوس اور قبیلہ خزرج کو لڑائی اور دشمن کے آمنے سامنے نیزوں کے ساتھ پائیں گے''۔

لیس منا من یكن لك فی اللہ

ولیا علی الهدی والفلاح

''ہم میں سے کوئی ایک ایسا نہیں ہے جو ہدایت اور فلاح میں تیرے سے منہ موڑ جائے گا''۔

امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خدا آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اس کے بعد دوسرے لوگ بھی باری باری کھڑے ہوئے اور یوں ہی عرض کیا۔

ابلیس کا جنابِ موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی خدمت میں آنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه ﴿قال حدثني﴾ محمد بن يعقوب الكليني عن علي بن ابراهيم عن محمد بن عيسى اليقطيني عن يونس بن عبدالرحمٰن عن سعدان بن مسلم عن ابي عبدالله جعفر ابن محمد عليه السلام قال رسول الله (ص) بينما موسى بن عمران جالس اذ اقبل عليه ابليس وعليه برنس ذولون فلما دنا من موسى خلع البرنس واقبل عليه فسلم عليه فقال موسى من انت قال انا ابليس قال موسى فلا قرب الله دارك فيم جئت قال انما جئت لاسلم عليك لمكانك من الله عزوجل فقال له موسى فما هذا البرنس قال اختطف به قلوب بني آدم قال له موسى أخبرني بالذنب الذي اذا اذنبه ابن آدم استحوذت عليه فقال اذا اعجبته نفسه واستكثر عمله وصغر في عينه ذنبه ثم قال له اوصيك بثلاث خصال ياموسى لاتخل بامرأة ولا تخلوا بك فانه لا يخلو رجل بامرأة ولاتخلوا به الا كنت صاحبه دون اصحابي وأياك ان تعاهد الله عهداً فانه ما عاهد الله احداً الا كنت صاحبه من دون اصحابي حتٰى احول بينه وبين الوفاء به واذا هممت بصدقة فامضها فانه اذاهم العبد بصدقة كنت صاحبه دون اصحابي احول بينه وبينها ثم ولى ابليس ويقول ياويله وياحوله علمت موسى مالا يعلمه بني آدم۔

حدیث نمبر 7: (بحذفِ اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ایک دن جناب موسیٰ بن عمران علیہ السلام تشریف فرما تھے کہ اچانک ابلیس ملعون (جس کے سر پر رنگین لمبی ٹوپی تھی) آپؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ پس جب وہ جناب موسیٰؑ کے قریب ہوا تو اس نے وہ ٹوپی اُتار لی اور آپؑ کے سامنے آیا اور سلام عرض کیا۔ پس جناب موسیٰؑ نے فرمایا: تو کون ہے؟ اس نے کہا: میں ابلیس ہوں۔ جناب موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: خدا تجھے غارت کرے کیوں آیا ہے؟ اس نے عرض کی: آپ کا اللہ کی بارگاہ میں جو مقام ہے اس کی وجہ سے آپ کو سلام کرنے آیا ہوں۔ جناب موسیٰؑ نے فرمایا: یہ ٹوپی کیا ہے؟ اس نے عرض کی: یہ ٹوپی وہ ہے جس کے ذریعے میں لوگوں کے دلوں میں گھس جاتا ہوں اور وسوسے ڈالتا ہوں۔ جناب موسیٰؑ نے فرمایا: مجھے بتاؤ وہ کون سا گناہ ہے جب ابنِ آدم سے سرزد ہو جائے تو تو ان پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے؟ اس نے عرض کی: جب وہ اپنے نفس میں تعجب کرتا ہے (یعنی تکبر کرتا ہے) اور اپنے اعمال کو زیادہ قرار دیتا ہے اور گناہوں کو کم شمار کرتا ہے۔ پھر اس نے جناب موسیٰؑ سے عرض کیا: میں آپ کو تین چیزوں کی نصیحت کرتا ہوں:

① کسی نامحرم عورت کے ساتھ تنہائی نہ کرو اور وہ بھی آپ کے ساتھ خلوت نہ کرے کیونکہ جب بھی ایک مرد اور ایک عورت تنہائی میں اکٹھے ہوتے ہیں تو میں وہاں پر ان کا ساتھی ہوتا ہوں۔ اپنے اصحاب کے بغیر (یعنی میں خود وہاں ہوتا ہوں)۔

② پھر اس سے کہ آپ کسی سے اللہ کا وعدہ کریں کیونکہ جب بھی کوئی اللہ کا وعدہ کسی سے کرتا ہے (یعنی خدا کی خوشنودی کے لیے) پس اپنے ساتھیوں کے علاوہ خود میں اس کے وعدے اور وفا کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔

③ جب آپ صدقہ کا ارادہ کر لیں تو جلدی ادا کریں کیونکہ جب کوئی صدقے کا ارادہ کرتا ہے خود اس کے اور اس کے صدقے کے ارادے کے درمیان حائل ہو جاتا ہوں۔ پھر ابلیس وہاں سے چلا گیا اور یہ کہہ رہا تھا: اس کے لیے ویل ہے اور تعجب ہے کہ میں نے

موسیٰ کو اس کی تعلیم دے دی ہے جس کو ابن آدم نہیں جانتا تھا۔

نیک اعمال کو زیادہ قرار نہ دو

﴿قال أخبرنی﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ عن أبیہ عن علی بن ابراہیم عن محمد بن عیسیٰ بن عبید عثمان بن عیسیٰ عن سماعۃ بن مہران عن ابی الحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام قال سمعتہ یقول لا تستکثروا کثیر الخیر ولا تستقلوا قلیل الذنوب فان قلیل الذنوب تجتمع حتی تکون کثیراً وخافوا اللہ عزوجل فی السر حتیٰ تعطوا من انفسکم النصف وسارعوا الی طاعۃ اللہ واصدقوا الحدیث وادوا الأمانۃ فانما ذلک لکم ولا تدخلوا فیما لایحل فانما ذلک علیکم۔

حدیث نمبر 8: (مخذوف اسناد)

حضرت ابوالحسن موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے فرمایا: نیک اعمال کو کبھی بھی زیادہ قرار نہ دو اور قلیل گناہوں کو بھی قلیل قرار نہ دو کیونکہ قلیل گناہ بھی جمع ہو کر کثیر بن جاتے ہیں اور پوشیدہ طور پر بھی اللہ سے ڈرو اور اپنے نفسوں کے ساتھ انصاف کرو۔ اللہ کی اطاعت کی طرف جلدی کرو۔ بات کے سچے ہو جاؤ اور امانت کو ادا کرو۔ یہ سب کچھ تمھارے ہی فائدے کے لیے ہے اور جو کام تیرے لیے جائز نہیں ہے اس کو انجام مت دو۔ یہ تمھارے نقصان میں ہوگا۔

اللہ جب احسان کرتا ہے تو علمِ دین عطا کرتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ عن ابی جعفر محمد ابن یعقوب الکلینی رحمہ اللہ عن الحسین بن محمد عن معلی بن محمد عن الحسن بن علی الوشا عن حماد بن عثمان عن ابی عبداللہ جعفر

بن محمد علیہ السلام عن آبائہ قال قال رسول اللّٰہ (ص) اذا اراد اللّٰہ بعبد خیراً فقہہ فی الدین وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم۔

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے ساتھ نیکی و احسان کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو دین میں فقہ (یعنی سوجھ بوجھ) عطا کرتا ہے (یعنی علم دین اور فقہ عطا کرتا ہے)۔

صلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم۔

●●●

مجلس نمبر 20

[بروز ہفتہ ۸ رمضان المبارک سال ۴۰۷ ہجری قمری]

اللہ کی حدود سے تجاوز نہ کرو

﴿قال أخبرني﴾ سمعه ابوالفوارس مساع أخي ابى محمد ابقاه الله والحسين بن على النيشابوري من اهل المجلس الذي قبل هذا حدثنا الشيخ الجليل ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان ايدالله عزه ﴿قال أخبرني﴾ عبدالله بن محمد بن اعين البزاز ﴿قال أخبرني﴾ زكريا بن صبيح ﴿قال حدثنا﴾ خلف بن خليفة عن سعيد بن عبيد الطائي عن على بن ربيعة الوالي عن اميرالمؤمنين على بن ابى طالب (ع) قال قال رسول الله (ص) ان الله تعالى حد لكم حدوداً فلا تعتدوها وفرض عليكم فرائض فلا تضيعوها وسن لكم سنناً فاتبعوها وحرم عليكم حرمات فلا تهتكوها وعفا عن اشياء رحمة منه لكم من غير نسيان فلا تتكلفوها۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

تحقیق اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے حدود معین فرمائی ہیں پس ان سے تجاوز نہ کرو اور تمہارے لیے فرائض قرار دیے ہیں ان فرائض کو ضائع مت کرو اور تمہارے لیے سنت

قائم کی ہے اس کی اتباع کرو اور تمھارے لیے جو باتیں بھی قرار دی ہیں پس ان کی حرمت کرو۔ چنک نہ کرو اور کافی اشیاء سے اپنی رحمت کے ذریعے تم کو معاف کیا ہے۔ وہ ان میں بھولا نہیں ہے پس ان کو ایسے کلفت و زحمت نہ بناؤ۔

اس دنیا میں زہد اختیار کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبیداللّٰه محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال أخبرني﴾ احمد بن محمد المکی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العینا عن محمد بن الحکم عن لوط بن یحیی عن الحرث بن کعب عن مجاهد قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام ازهدوافی هذه الدنیا التی لم یتمتع بها احد کان قبلکم ولا تبقی لأحد من بعدکم سبیلکم فیها الماضین قد تصرمت وآذنت بانقضاء وینکر معروفها فهی تخبر اهلها بالفناء وسکانها بالموت وقد امر منها ما کان حلواً وکدراً منها صفواً فلم تبق منها الا سملة کسملة الأداوة وجرعة کجرعة الاناء لو تمززها العطشان لم ینقع بها فارتعوا بالرحیل من هذه الدار المقدور علی اهلها بالزوال الممنوع اهلها من الحیوة المذللة فیها انفسهم بالموت فلا حی یطمع فی البقاء ولا نفس الا مذعنة بالمنون ولا یعلکم الأمل ولا یطول علیکم الأمد ولا تغتروا منها بالآمال ولا حننتم حنین الوله العجال ودعوتم مثل حنین الحمام وجارتم جار متبتل الرهبان وخرجتم الی اللّٰه تعالی من الأموال والأولاد للتماس القربة الیه فی ارتفاع الدرجة عنده او غفران سیئة احصتها کتبته وحفظتها ملائکته لکان قلیلا فیما ارجو لکم من ثوابه واتخوف علیکم من عقابه جعلنا وایاکم من التائبین العابدین۔

حدیث نمبر 2: (محذوف اسناد)

جناب مجاہد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! اس دنیا میں پرہیزگاری اختیار کرو۔ یہ وہ دنیا ہے جس سے تم سے پہلے لوگوں میں سے بھی کسی نے زیادہ بڑا فائدہ نہیں اٹھایا اور نہ یہ تیرے بعد والوں کے لیے باقی رہے گی۔ تمہارا راستہ اس دنیا میں گزرنے والوں جیسا ہے۔ یہ دنیا ختم ہونے والی ہے اور اپنے ختم و منقطع ہونے سے اذیت دیتی ہے۔ اس کی تنگی کا انکار کرو پس یہ اپنے اہل کو فنا کی خبر دیتی ہے اور اپنے اندر رہنے والے کو موت کی خبر دیتی ہے۔ اور جو کڑوا ہوتا ہے وہ اس کا میٹھا ہوتا ہے اور گندا ہے وہ جو اس کا مخلص دوست ہے اور اس میں سے کچھ نہیں بچے گا مگر جو بچے گا وہ تھوڑا سا پانی ہے جو دوا کی مانند ہے اور اس کا ایک گھونٹ انتظار کا گھونٹ ہے۔ یہ گھونٹ اگر پیاسا پی لے تو اس کے لیے بھی فائدہ مند نہیں ہے۔ پس اس کے گھر سے کوچ کرنے والوں کے ساتھ کوچ کرو کیونکہ اس کے گھر والوں کے لیے زوال مقدر ہے اور اس کے رہنے والوں کے لیے کوئی زندگی نہیں ہے۔ اس میں موت کے ذریعے نفسوں کو ذلیل کیا جاتا ہے۔ پس اس میں کوئی زندگی کہ جس کی بقا کا لالچ کیا جائے اور کوئی نفس نہیں مگر نون کی طرح مڑا ہوا ہے۔ اس دنیا کو لمبی آرزو کی وجہ سے مضبوط نہ کرو اور تم اس کی مدت کو طویل نہ قرار دو اور اس کی لمبی آرزوؤں کی وجہ سے دھوکا نہ کھاؤ اور اگر تم سے [illegible] کی ہے تو اس کی مہربانی جلدی ختم ہونے والی ہے اور تم [illegible] رنجے کی طرح پکارتے ہو اور خوف و ڈرنے والے کی طرح تم بلند آواز سے پکارتے ہو۔ تم اللہ کی طرف نکلو اپنے مالوں سے اولاد سے خدا کی قربت کو حاصل کرنے کے لیے اور اس کی بارگاہ میں بلند درجے کی خاطر اور گناہوں کی بخشش کے لیے جن کو اس کے لکھنے والوں نے لکھا ہے۔ اور اس کے ملائکہ نے ان کو محفوظ کیا ہے۔ اور جو تم ثواب کی امید رکھتے ہو وہ بہت کم

ہے اور اس میں تمھارے اوپر ہونے والے عتاب سے ڈرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو توبہ کرنے والے عبادت گزاروں میں سے قرار دے۔

سعید حقیقی کون ہے؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن عبدالله بن اسد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ یحیٰی بن الحسین المجلی عن ابی هرون العبدی عن زاذان عن سلمان الفارسی رحمه الله قال خرج رسول الله (ص) یوم عرفة فقال ایها الناس ان الله باهی بکم فی هذا الیوم لیغفرلکم عامة ویغفر لعلی علیه السلام خاصة ثم قال ادن منی یاعلی فاخذ بیده ثم قال ان السعید کل السعید حق السعید من اطاعك وتولاك من بعدی وان الشقی کل الشقی حق الشقی من عصاك ونصب لك عداوة من بعدی۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ہے: رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفہ کے دن باہر تشریف لائے اور فرمایا:

اے لوگو! آج اللہ تعالیٰ تمھارے اوپر فخر ومباہات کر رہا ہے اور تم سب کو عمومی طور پر اس نے بخش دیا ہے اور علی علیہ السلام کے لیے خصوصی طور پر بخشش کو قرار دیا ہے۔ پھر آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا:

یاعلیؑ! میرے قریب آؤ۔ پس آپؐ نے علی علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا پھر فرمایا: نیک بخت مکمل نیک بخت اور نیک بخت ہونے کا حق اس بندے کو ہے جو آپؑ کی اطاعت کرے گا اور میرے بعد آپؑ کی ولایت کو قبول کرے گا اور شقی اور شقی ترین اور حقیقی شقی وہ

شخص ہے جو آپ کی نافرمانی کرے اور میرے بعد آپ سے عداوت و بغض رکھے گا۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جلاوطنی کے دوران تبلیغ

﴿قال أخبرني﴾ على بن بلال المهلبي ﴿قال أخبرني﴾ على بن عبدالله الاصفهاني ﴿قال حدثني﴾ ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفي ﴿قال حدثني﴾ محمد بن على ﴿قال حدثني﴾ الحسين بن سفيان عن أبيه عن ابي جهضم الازدي عن أبيه قال لما اخرج عثمان اباذر الغفاري رحمه الله من المدينه الى الشام كان يقوم في كل يوم فيعظ الناس ويأمرهم بالتمسك بطاعة الله ويحذرهم من ارتكاب معاصيه ويروى عن رسول الله (ص) ما سمعه في فضائل اهل بيته (ع) ويحضهم على التمسك بعترته كتب الى عثمان امابعد فان اباذر يصبح اذا اصبح ويمسى اذا امسى وجماعة من الناس كثيرة عنده فيقول كيت وكيت فان كان لك حاجة في الناس قبلي فاقدم اباذر اليك فاني اخاف ان يفسد الناس عليك والسلام فكتب عثمان اليه امابعد فاشخص الى اباذر حين تنظر في كتابي هذا والسلام- فبعث معوية الى ابي ذر ودعاه واقرأه كتاب عثمان فقال النجا الساعة فخرج ابوذر الى راحلته فشدها بكورها وانساعها فاجتمع اليه الناس فقالوا له يا اباذر رحمك الله اين تريد قال اخرجوني اليكم غضبا على واخرجوني منكم اليهم الآن عبثا بي ولا يزال هذا الأمر فيما ارى شأنهم فيما بيني وبينهم حتى يستريح برأ ويستراح من فاجر ومضى- وتسمع الناس بخروجه حتى خرج من دمشق فساروا معه حتى انتهى الى (دير المران) فنزل ونزل معه الناس فاستقدم فصلى بهم، ثم قال ايها الناس انى

موصيكم بما ينفعكم وتارك الخطب والتشقيق احمدوا الله عزوجل قالوا الحمدلله قال اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبده ورسوله فاجابوه بمثل ما قال فقال اشهد ان البعث حق وان الجنة حق وان النار حق واقر بماجاء من عندالله واشهدوا على بذلك قالوا نحن على ذلك من الشاهدين قال لبشر من مات منكم على هذه الخصال برحمة الله وكرامته ما لم يكن المجرمين ظهيراً ولا لأعمال الظلمة مصلحا ولا لهم معينا ايها الناس اجمعوا مع صلاتكم وصومكم غضبا لله عزوجل اذا عصى فى الأرض ولا ترضوا أئمتكم بسخط الله واذا احدثوا مالا تعرفون فجانبوهم وازروا عليهم وان عذبتم وحرمتم ويسر ثم حتى يرضى الله عزوجل فان الله اعلا واجل لاينبغى ان يسخط برضا المخلوقين غفرالله لى ولكم استودعكم الله واقرء عليكم السلام ، فناداه الناس ان سلم الله عليك ورحمك يا اباذر ياصاحب رسول الله (ص) انا لا نردك ان كان هؤلاء القوم اخرجوك ولا نمنعك فقال لهم ارجعوا رحمكم الله فانى اصبر منكم على البلوى واياكم والفرقة والاختلاف فمضى حتى قدم على عثمان فلما دخل عليه قال له لاقرب الله بعمر وعينا فقال ابوذروا الله ماسمانى ابو اى عمرو ولكن لاقرب الله من عصاه وخالف امره وارتكب هواه فقام اليه كعب الأحبار فقال الا تتقى الله ياشيخ وتجيب اميرالمؤمنين بهذا الكلام فرفع ابوذر عصى كانت فى يده فضرب بها رأس كعب ثم قال له يا ابن اليهوديين ما كلامك مع المسلمين فوالله ما خرجت اليهودية من قلبك بعد فقال عثمان والله لاجمعتنى واياك دار قد خرفت وذهب عقلك اخرجوه من بين يدى حتى تركبوه قتب ناقته بغير وطاء ثم انخسوا به الناقة وتعتعوه حتى

توصلوه الربذة فنزلوه بها من غير انيس حتیٰ یقضی اللّٰہ فیه ما هو قاض فاخرجوه متعتعا موهونا بالعصا وتقدم ان لایشیعه احد من الناس فبلغ ذلك امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام فبکی حتیٰ بل لحیته بدموعه ثم قال أهکذا یصنع بصاحب رسول اللّٰہ (ص) انا لله وانا الیه راجعون ثم نهض ومعه الحسن والحسین (ع) وعبداللّٰہ بن العباس والفضل وقثم وعبیداللّٰہ حتیٰ لحقوا اباذر فشیعوه فلما ابصربهم ابوذر رحمه اللّٰہ حن الیهم وبکی علیهم وقال بابی وجوه اذا رأیتها ذکرت رسول اللّٰہ (ص) وشملتنی البرکة برؤیتها ثم رفع یدیه الی السماء وقال احبهم ولو قطعت اربا اربا فی محبتهم ما زلت عنها ابتغاء وجهك والدار الآخرة فارجعوا رحمکم اللّٰہ واللّٰہ اسأل ان یخلفنی فیکم احسن الخلافة فودعه القوم فرجعوا وهم یبکون علی فراقه۔

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

جناب ابوجھضم ازدی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں: جب حضرت عثمان نے جناب ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ کو مدینہ سے شام کی طرف جلا وطن کیا تو آپؓ ہر روز لوگوں کے درمیان کھڑے ہوجاتے اور ان کو وعظ فرماتے اور ان کو اللہ تعالی سے تمسک کرنے کی ہدایت دیتے اور جو کچھ آپؓ نے رسولؐ خدا سے جو روایات و احادیث اہلِ بیت علیہم السلام کی شان میں سنی تھیں وہ سب لوگوں کے سامنے بیان فرماتے تھے اور ان کو اہلِ بیتؑ سے تمسک کے بارے میں آمادہ فرماتے تھے۔ پس حاکمِ شام نے حضرت عثمان کی طرف خط تحریر کیا۔

امابعد! ہر روز صبح و شام ابوذر کے اردگرد لوگ جمع ہوجاتے ہیں اور وہ ان کے سامنے ایسی ایسی گفتگو کرتا ہے۔ اگر آپ کو ان لوگوں کی ضرورت ہے تو ان کو اپنی طرف

بلانے کے اقدامات کریں کیونکہ مجھے خوف ہے کہ وہ لوگوں کو آپ کے خلاف بھڑکا نہ دیں۔ پس حضرت عثمان نے اس کی طرف تحریر کیا۔ امابعد! جیسے ہی میرا خط تمھارے پاس آ جائے اسی وقت اس کو میری طرف واپس پلٹا دو۔ والسلام

پس معاویہ نے ایک بندے کو جناب ابوذرؓ کی خدمت میں روانہ کیا' اُن کو بلا کر لایا اور اس نے حضرت عثمان کا خط ان کے سامنے پیش کردیا اور کہا کہ یہ حضرت عثمان کا خط ہے اس کو پڑھیں۔ پس جناب ابوذر غفاریؓ نے فرمایا: میں اسی وقت تجھے نجات دیتا ہوں۔ پس آپؓ اس وقت اپنی سواری کی طرف جو راستے میں بندھی ہوئی تھی اس کی طرف روانہ ہو گئے۔

لوگ جناب ابوذرؓ کے ارد گرد جمع ہو گئے اور عرض کیا: اے ابوذرؓ! (خدا آپؓ پر رحم کرے) کہاں کا ارادہ ہے؟ آپؓ نے فرمایا: ان لوگوں نے غضب ناک ہو کر مجھے تمھاری طرف روانہ کیا تھا اور ان لوگوں نے مجھے تم سے نکال کر ان کی طرف روانہ کر دیا ہے۔ اب یہ میرے لیے کوئی پریشان کن نہیں ہے۔ ان کے اور میرے درمیان اللہ کا فیصلہ ہوگا۔ یہ عنقریب ایک نیک سے محروم ہوں گے اور میں ایک فاجر و فاسق سے راحت پالوں گا۔ جب لوگوں نے آپؓ کے دمشق سے نکلنے کے بارے میں سنا تو بہت زیادہ لوگ آپؓ کے ساتھ آپ کو "دیرالمران" رخصت کرنے کے لیے آپؓ کے ساتھ روانہ ہوئے اور امران راہب کے دیر تک آپؓ کے ساتھ آئے۔ پس جب آپؓ اپنی سواری سے اُترے تو لوگ بھی سب کے سب اپنی اپنی سواریوں سے اُترے۔ پس آپؓ نے لوگوں کو نماز باجماعت کی امامت کروائی۔ پھر آپؓ نے فرمایا: اے لوگو! میں آپ کو ایسی چیز کی وصیت کرتا ہوں جو تمھارے لیے فائدہ مند ہے اس کو اپناؤ اور آپس میں شک و عداوت کو چھوڑ دو۔ پس اللہ تعالیٰ کی حمد کرو۔ سب لوگوں نے الحمدللہ کہا۔ پھر آپؓ نے فرمایا: اشهد ان لا الٰه الا اللّٰه وان محمداً عبده ورسوله۔ پس لوگوں نے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے جواب دیا۔

پھر آپؓ نے فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ مرنے کے بعد دوبارہ مبعوث ہونا حق

ہے، جنت حق ہے، جہنم حق ہے اور جو کچھ خدا کی طرف سے نازل ہوا ہے اس کا اقرار کرتا ہوں اور تم لوگ بھی اس کی شہادت دو۔ پس لوگوں نے کہا: ہم بھی ان چیزوں کی گواہی دیتے ہیں۔ تم میں سے جو کوئی بھی ان خصال کی گواہی دے اس کو اللہ کی رحمت اور اس کے اکرام کی بشارت ہو۔ جب تک وہ مجرمین کا پشت پناہ ہو اور نہ ہی وہ ظالموں کے کاموں کی اصلاح کرے اور نہ ہی ان کے لیے معاون و مددگار ہو۔

اے لوگو! اپنی نمازوں اور روزوں کے ساتھ اجتماع کرو۔ جب زمین پر نافرمانی کرو گے تو خدا تعالیٰ کے غضب کا موجب ہو گے۔ پس خداوند متعال کی ناراضگی سے اپنے حاکموں کو خوش نہ کرو اور اگر وہ کوئی ایسی بدعت ایجاد کریں جو تم نہیں جانتے پس ان سے ایک جانب ہو جاؤ، ان کا گناہ ان کے سر پر ہوگا اور اگر ان پر عذاب ہو تو تم اس سے بچ جاؤ گے۔ کوشش کرو یہاں تک کہ خدا تم سے راضی ہو جائے۔ کیونکہ اللہ اعلیٰ و ارفع ہے سزاوار نہیں ہے کہ مخلوق کی خوشی کی خاطر اس کو ناراض کیا جائے۔ خدا مجھے اور آپ سب کو بخش دے۔ میں تم کو اللہ کے سپرد کرتا ہوں اور میری طرف سے تم سب کو سلام ہو۔

پس لوگوں نے بھی آواز دی ہماری طرف سے آپ کو سلام ہو۔ اے ابوذرؓ! اے صحابیٔ رسولؐ! اللہ تعالیٰ آپؓ پر رحم نازل فرمائے۔ ہم آپؓ کو واپس نہیں کرتے۔ اگر یہ قوم آپؓ کو نکال دے تو ہم آپؓ کو پناہ دینے کو تیار ہیں۔ پس آپؓ نے فرمایا: آپ لوگ واپس چلے جائیں خدا آپ سب پر رحم فرمائے۔ میں تم سب کو مصیبتوں میں صبر کی تلقین کرتا ہوں۔ تفرقہ اور اختلاف سے بچو۔ اس کے بعد آپؓ جب مدینہ میں تشریف لائے پس آپؓ حضرت عثمان کے دربار میں داخل ہوئے تو حضرت عثمان نے کہا: خدا مجھے تیرے قریب نہ کرے۔ پس جناب ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

خدا مجھے ایسے شخص کے قریب نہ کرے جو اس کی نافرمانی کرے اور اس کے حکم کی مخالفت کرے اور اپنی خواہشات کی پیروی کرے۔ پس وہاں پر کعب الاحبار یہودی کھڑا

ہو گیا اور اس نے کہا: اے بوڑھے کیا تجھے خوف خدا نہیں تم امیر کو کیسے جواب دے رہے ہو؟ جناب ابوذرؓ نے اپنے ہاتھ میں جو عصا پکڑا ہوا تھا اس کو اٹھایا اور اس کے سر پہ مارا اور فرمایا: اے یہودیہ کے بیٹے! تم مسلمانوں کے ساتھ کس طرح بات کر رہے ہو تمہاری اتنی جرأت...... خدا کی قسم! تیرے دل سے یہودیت کو نکال دوں گا۔ اس کے بعد حضرت عثمان نے کہا: اے ابوذرؓ! تیری آخرت خراب ہو چکی ہے اور تیری عقل ختم ہو چکی ہے۔ اس کو میری آنکھوں سے دُور کر دو اور اس کو بغیر پالان کے اُونٹ پر سوار کرو اور اس کو روانہ کر دو یہاں تک اس کو ربذہ پہنچا دو اور اس کو بے سہارا و مددگار وہاں چھوڑ آؤ یہاں تک کہ یہ وہاں مر جائے۔ پس اس کو خارج کرو اور اس کے اردگرد گھیرا رکھو کہ کوئی اس کو ملنے نہ پائے۔

پس جب حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو اس کی خبر ملی آپؑ نے جناب ابوذرؓ کی حالتِ زار پر اتنا گریہ فرمایا کہ آپؑ کی داڑھی اقدس تر ہو گئی۔ پھر فرمایا: کیا صحابیٔ رسولؐ کے ساتھ اس طرح کا سلوک کیا جا رہا ہے۔ فرمایا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ پھر آپؑ کھڑے ہوئے اور آپؑ کے ساتھ امام حسن و امام حسین علیہما السلام، جناب عبداللہ بن عباسؓ، جناب فضلؓ، جناب قثمؓ، جناب عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی تھے۔ آپ جناب ابوذرؓ کے پاس گئے تاکہ آپؑ کو وداع کریں۔ جب جناب ابوذرؓ نے آپؑ کی طرف دیکھا اور بلند آواز سے ان پر گریہ کیا اور فرمایا: میرے ماں باپ اُن چہروں پر قربان ہو جائیں، جب میں ان کو دیکھتا ہوں تو مجھے رسول اکرمؐ یاد آ جاتے ہیں اور ان کو دیکھنے سے برکتِ خدا میرے شاملِ حال ہو جاتی ہے۔

پھر آپؓ نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور عرض کی: اے خدایا! میں ان سے محبت کرتا ہوں اور اگر مجھے ان کی محبت میں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے تب بھی میں ان سے منحرف نہیں ہوں گا۔ اے میرے اللہ! تو اپنا رخِ رحمت قیامت تک ان کی طرف فرما۔ پس اللہ تم سب پر رحمت نازل فرمائے تم سب واپس چلے جاؤ۔ خدا کی قسم! میں نے اللہ سے

سوال کیا ہے۔ خدا آپ کو اچھی خلافت عطا فرمائے۔ پس آپ لوگوں نے آپؑ کو وداع فرمایا اور واپس آئے اس حالت میں کہ آپ سب رو رہے تھے۔

احسان کے بدلے میں برائی کرنا

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن عمر بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعيل الهاشمي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالمؤمن عن محمد بن علي بن الحسين (ع) عن جابر بن عبدالله الانصاري قال قال رسول الله (ص) اسرع الأشياء عقوبة رجل تحسن اليه ويكافيك على احسانك باسائة ورجل عاهدته ومن شانك الوفاء به ومن شأنه ان يكذبك ورجل لاتبغي عليه وهو دائما يبغي عليك ورجل تصل قرابته وهو يقطعك۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سب گناہوں میں سے جس گناہ پر بہت جلدی عذاب ہوتا ہے وہ یہ کہ ایک شخص کے ساتھ تو احسان کرے اور وہ تیرے احسان کے بدلے میں تیرے ساتھ برائی کرے۔ اور جس شخص کے ساتھ تو وعدہ کرے اور اس کو وفا کرنا ضروری قرار دے اور وہ تیرے ساتھ جھوٹ بولے اور تو اس شخص پر کبھی بغاوت نہ کرے اور وہ ہمیشہ تیرے خلاف بغاوت کرے اور وہ شخص جس کے ساتھ تو تعلقات کو قائم کرے اور وہ ان کو ختم کرے۔ یہ جلدی عذاب کا مستحق ہوگا۔

مولا امیر المومنین علی علیہ السلام کی دعا

﴿حدثنا﴾ ابوعلي احمد بن محمدالصولي بمسجد براثا سنة اثنتين وخمسين وثلثمائة ﴿قال حدثنا﴾ عبدالعزيز بن يحيى الجلودي ﴿قال

حدثنا﴾ محمد بن زکریا الغلابی ﴿قال حدثنا﴾ قیس بن حفص الدورقی ﴿قال حدثنا﴾ حسین الأشقر عن عمر بن الغفار عن اسحاق بن الفضل الهاشمی قال کان من دعاء امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب اللهم انی اعوذبك ان اعادی لك ولیا او او الی لك عدواً او ارضی لك سخطا ابداً اللّٰهم من صلیت علیه فصلواتنا علیه ومن لعنته فلعنتنا علیه اللّٰهم من کان فی موته فرح لنا ولجمیع المسلمین فارحنا منه وابدل لنا من هو خیر لنا منه حتی ترینا من علم الاجابة ما نعرفه فی ادیاننا ومعایشنا یا ارحم الراحمین - وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم-

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب اسحاق بن فضل بیان کرتے ہیں کہ جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اکثر یہ دعا ہوا کرتی تھی:

اے میرے اللہ! میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیرے کسی دوست وولی کے ساتھ دشمنی کروں یا میں تیرے دشمن کے ساتھ دوستی کروں اور میں تیری نافرمانی پر راضی ہوجاؤں۔ اے میرے اللہ! جس کے لیے تو نے اپنا درود وسلام خاص قرار دیا ہے اس کے لیے میرا درود وسلام ہو۔ اور جس پر تو لعنت کرتا ہے میں بھی اس پر لعنت کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! جس شخص کی موت سے ہمارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے باعث خوشی ہو اس کی موت سے ہم کو راضی وخوش فرما اور اس کے بدلے جو ہمارے لیے بہتر وخیر ہے اس کو قرار فرما یہاں تک کہ تو اپنے علم سے اجازت قرار فرما۔ اور جو ہمارے دین اور زندگی میں ہمارے لیے لیے تو بہتر جانتا ہے اس کو ہمارے لیے قرار فرما۔ اے سب سے بہتر رحم کرنے والے۔ صلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم-

⊛⊛⊛

مجلس نمبر 21

[بروز ہفتہ ■ رمضان المبارک سال ۴۰۷ ہجری قمری]

ایمان کا وزنی ہونا

سمعه ابوالفوارس ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تاييده ﴿قال أخبرنى﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد ﴿قال حدثنى﴾ ابى عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب عن ابى ايوب الخزاز عن ابى حمزة الثمالى رحمه الله عن ابى جعفر الباقر محمد بن على (ع) قال سمعته يقول اربع من كن فيه كمل اسلامه واعين على ايمانه ومحصت عنه ذنوبه والقى ربه وهو عنه ارض ولو كان فيما بين قرنه الى قدميه ذنوب حطها الله عنه وهى الوفاء بما يجعل الله على نفسه وصدق اللسان مع الناس والحياء مما يقبح عندالله وعند الناس وحسن الخلق مع الأهل والناس واربع من كن فيه من المؤمنين اسكنه الله فى اعلا عليين وغرف فوق غرف فى محل الشرف كل الشرف من آوى اليتيم ونظر له وكان له ابا ومن رحم الضعيف واعانه وكفاه ومن انفق على والديه ورفق بهما وبرهما ولم يحزنهما ومن لم يخرق بمملوكه واعانه على ما يكلفه ولم يستسعه فيما لا يطيق

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

جناب ابوحمزہ ثمالی رحمتہ اللہ علیہ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے آپؑ نے فرمایا:

جس شخص میں چار چیزیں ہوں گی اس کا اسلام کامل ہے اور اس کا ایمان وزنی ہوگا اور اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اور وہ اللہ تعالیٰ سے اُس حالت میں ملاقات کرے گا کہ خدا اس سے راضی ہوگا اور اگر سر سے پاؤں تک اس کا جسم گناہوں سے پُر ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ان سب کو گرا دے گا اور وہ چار یہ ہیں:

① جو اللہ نے تیرے لیے قرار دیا ہے اس سے وفا کرنا۔

② لوگوں کے ساتھ سچ بولنا۔

③ اور جو چیز قبیح ہے کے بارے میں اللہ اور لوگوں سے حیا کرنا۔

④ اپنے اہل اور لوگوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرنا۔

چار چیزیں مومنین میں سے جس میں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے گا اور اس گھر میں جگہ دے گا جس گھر سے زیادہ شرافت و کرامت میں کوئی دوسرا گھر نہیں ہوگا:

① جو یتیم پروری کرے اور اس کے ساتھ نظر کرم کرے اور اس کے لیے باپ ہو۔

② جو کمزور پر رحم کرے اور اس کی مدد کرے اور اس کی کفالت کرے۔

③ جو اپنے والدین پر خرچ کرے' ان کے ساتھ نرمی کرے اور احسان کرے اور ان کو غمگین نہ کرے۔

④ جو اپنے غلام پر سختی نہ کرے' اس کو خوف زدہ نہ کرے اور جو اس کو حکم دیا ہے یا کام اس کے سپرد کیا ہے اس میں اس کی مدد کرے اور جس کی وہ طاقت نہیں رکھتا۔ اس کام کا اس پر بوجھ نہ ڈالے۔

فحش کا حساب ہوگا

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبداللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق ﴿قال أخبرنا﴾ یحیی بن معین ﴿قال حدثنا﴾ معمر عن ثابت عن انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ (ص) ما کان الفحش فی شیئ قط الاشانه ولا کان الحیاء فی شیئ الازانه۔

حدیث نمبر 2: (ضعیف سند)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہر فحش وگالی جو کسی کو دی جائے گی اس کا ضرور حساب ہوگا اور جو کسی سے حیا کرے گا اس کا اس کو وزن دیا جائے گا یعنی اجر دیا جائے گا۔

نبی اکرمؐ سے ان کے وصی کے بارے میں سوال

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسن المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابو عبداللہ الحسین بن علی الرازی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الحنفی ﴿قال حدثني﴾ یحیی بن هاشم السمسار ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر ﴿قال حدثنا﴾ جابر عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللہ ابن حزام الأنصاری قال اتیت رسول اللّٰہ (ص) فقلت یارسول اللّٰہ من وصیک قال فامسک عنی عشرا [illegible] ثم قال یاجابر الا اخبرک عما سألتنی فقلت بابی انت وامی [illegible] ظننت انک وجدت علی فقال ما وجدت علیک [illegible] یاجابر [illegible] ما یأتینی من السماء فاتانی جبرئیل (ع) فقال [illegible] ان ربک یقرئک [illegible] علی بن ابی طالب وصیک [illegible]

اهلك وامتك والذائد عن حوضك وهو صاحب لوائك يقدمك الى الجنة فقلت يانبي الله من لا يؤمن بهذا اقتله قال نعم ياجابر ما وضع هذا الموضع الا ليتابع عليه فمن تابعه كان معي غداً ومن خالفه لم يرد علی الحوض ابداً

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ ابن حزام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپؐ کے بعد آپؐ کا وصی اور جانشین کون ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: پس مخالفت نے اس کو روکا ہوا ہے ورنہ وہ ضرور مجھے بتا دیتا۔ پھر فرمایا: اے جابرؓ! جو تو نے مجھ سے سوال کیا تھا اس کے جواب کے بارے میں تجھے خبر شہ دوں؟ پس میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں کیوں نہیں۔ خدا کی قسم آپؐ جو میرے سوال کے بارے میں خاموش رہے کہ اس سے میرے دل میں گمان پیدا ہوا کہ آپؐ مجھ سے کوئی چیز پوشیدہ رکھ رہے ہیں۔

پس آپؐ نے فرمایا: اے جابرؓ! میں آپ سے کسی چیز کو پوشیدہ نہیں رکھ رہا لیکن اس چیز کا انتظار کر رہا تھا جو آسمان سے میرے اوپر نازل ہوتی ہے (یعنی وحی کا)۔ پس جبرائیلؑ میرے پاس آئے اور انھوں نے کہا ہے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کا رب آپ کو سلام کہہ رہا ہے اور آپؐ کے لیے اس نے یہ فرمایا ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپ کا وصی ہے اور آپؐ کے خاندان اور آپ کی اُمت پر آپؐ کا خلیفہ ہے اور آپؐ کے حوض سے لوگوں کو دور کرنے والا ہے اور وہ آپؐ کے پرچم کو اٹھانے والا ہے اور جنت میں پرچم سمیت آپؐ کے آگے ہوگا۔ پس میں نے عرض کیا: اے نبی خدا! جو اس کو تسلیم نہ کرے میں اس کو قتل کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں اے جابرؓ اور جس جگہ پر بھی یہ رکھا جائے گا وہ اس کی اطاعت و اتباع کرے گا۔ پس جو بھی اس کی اتباع کرے گا وہ قیامت کے

دن میرے ساتھ ہوگا اور جو اس کی مخالفت کرے گا وہ میرے حوض پر وارد نہیں ہوگا۔

جو دشمنِ آلِ محمدؐ ہے وہ گدھا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال أخبرنی﴾ عمر بن اسلم ﴿قال حدثنا﴾ سعید بن یوسف البصری عن عبدالرحمن المداینی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابی ذر الغفاری رضی اللّٰہ عنہ قال رأیت رسول (ص) وقد ضرب کتف علی بن ابی طالب علیہ السلام بیدہ وقال یاعلی من احبنا فھو العربی ومن ابغضنا فھو العلج شیعتنا اھل البیوتات والمعادن والشرف ومن کان مولدہ صحیحا وما علی ملۃ ابراھیم علیہ السلام الا نحن وشیعتنا وسایر الناس منھا برآء وان للّٰہ ملائکۃ یھدمون سیئات شیعتنا کما یھدم القدوم البنیان۔

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے اپنا ہاتھ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کندھے پر رکھا اور فرمایا: یاعلیؑ! جو ہمارے ساتھ محبت کریگا وہی فصاحت کے ساتھ بولنے والا ہوگا اور جو ہمارے ساتھ بغض وعداوت رکھے گا وہ گدھا ہوگا۔ ہمارے شیعہ ہی گھروں والے مشرف ومعادن کے مالک ہوں گے اور ہمارے شیعہ ہی ہیں جن کی ولادت صحیح ہوگی (یعنی حلال زادے) اور ملتِ ابراہیم علیہ السلام پر سوائے ہمارے اور ہمارے شیعوں کے کوئی نہیں ہوگا۔ باقی تمام لوگ اس ملت سے بے زار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتوں کا ایک خاص گروہ ہے جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کردیں گے جس طرح کلہاڑے درختوں کی جڑوں کو کاٹ کر ختم کردیتے ہیں۔

جناب مقداد رضی اللہ عنہ اور عبدالرحمٰن کے درمیان مکالمہ

﴿قال أخبرنا﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی عن ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن علی ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن سفیان عن أبیه ﴿قال حدثنا﴾ لوط بن یحییٰ ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمٰن بن جندب عن أبیه قال لما بایع عثمان سمعت المقداد بن الأسود الکندی رحمه الله یقول لعبد الرحمٰن بن عوف والله یاعبد الرحمٰن ما رأیت مثل ما اتی الی اهل هذا البیت بعد نبیهم (ص) فقال له عبدالرحمٰن وما انت وذاك یامقداد قال انی والله احبهم لحب رسول الله لهم ویحترینی والله وجد لأبثة لتشرف قریش علی الناس بشرفهم واجتماعهم علیٰ نزع سلطان رسول الله (ص) من ایدیهم فقال له عبدالرحمٰن ویحك والله لقد اجتهدت نفسی لکم فقال له المقداد اما والله لقد ترکت رجلا من الذین یأمرون بالحق وبه یعدلون اما والله لو ان لی علی قریش اعواناً لقاتلتهم قتالی ایاهم یوم بدر واحد فقال له عبدالرحمٰن ثکلتك اما لا یسمعن هذا الکلام منك الناس اما والله لخائف ان تکون صاحب فرقة وفتنة قال جندب فاتیته بعد ما انصرف من مقامه وقلت له یامقداد انا من اعوانك فقال رحمك الله ان الذی نرید لا یکفی فیه الرجلان والثلاثة فخرجت من عنده فدخلت علی علی بن ابی طالب علیه السلام فذکرت له ما قال وقلت قال فدعا لنا بالخیر۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

جناب عبدالرحمٰن ابن جندب نے اپنے والد سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ

حضرت عثمان کی بیعت کر لی گئی تو میں نے مقداد بن اسود کندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

فرماتے ہوئے سنا آپ نے عبدالرحمٰن بن عوف سے فرمایا:

خدا کی قسم! اے عبدالرحمٰن! نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانے کے بعد جو اس اہل بیت علیہم السلام کے ساتھ لوگوں نے سلوک کیا ہے اس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔ عبدالرحمٰن نے کہا: آپ کو ان سے کیا واسطہ اور تعلق ہے؟ جناب مقداد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں ان سے محبت کرتا ہوں جیسے رسولِ خدا ان سے محبت کرتے تھے اور یہ ہی مجھے آخرت میں بچانے والے ہیں۔ خدا کی قسم! ان کو ایک عظمت کا مقام حاصل ہے۔ قریش والوں نے لوگوں پر اپنے آپ کو شرافت منداں کی وجہ سے قرار دیا ہے اور پھر ان سے حکومت و خلافت کو چھیننے پر جمع ہو گئے ہیں۔ پس عبدالرحمٰن نے آپ سے کہا کہ ہائے افسوس تیرے لئے خدا کی قسم! میں اپنے نفس کے ساتھ تمہارے خلاف جہاد کروں گا۔ جناب مقدادؓ نے اس کے مقابلے میں فرمایا: خدا کی قسم! اس مرد کو چھوڑ دیا ہے جو ان میں سے ہے جو حق کا حکم دینے والے ہیں اور حق کے ساتھ عدل و فیصلہ کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! اگر مجھے طاقت مل جائے اور میرے مددگار جمع ہو جائیں تو میں تم لوگوں کے خلاف اس طرح جہاد کروں جس طرح میں نے بدر اور احد میں تمہارے خلاف جہاد کیا ہے۔

پس عبدالرحمٰن نے آپ سے کہا: تیری ماں تیرے غم میں روئے لوگ تیری اس گفتگو کو نہ سنیں۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم! مجھے لگتا ہے کہ تو ضرور کوئی فتنہ و فساد برپا کرے گا۔ جناب جندب نے ان لوگوں کے جدا جدا ہونے کے بعد مقدادؓ سے کہا: اے مقدادؓ! میں تمہارا مددگار و معاون ہوں۔ پس آپ نے فرمایا: خدا آپ پر رحم کرے جو کچھ میں چاہتا ہوں اس کے لیے دو یا تین مرد کافی نہیں ہیں۔ پس میں وہاں سے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور جو مقداد اور عبدالرحمٰن کے درمیان گفتگو ہوئی تھی وہ میں نے ساری بیان کر دی۔ آپ نے ان کے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

معاویہ اور جاریہ بن قدامہ سعدی کے درمیان نوک جھوک

﴿قال أخبرني﴾ أبوعبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن أحمد الحكيمي ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن اسحاق القاضي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سعيد ﴿قال حدثنا﴾ عبدالملك بن عمير اللخمي قال قدم جارية بن قدامة السعدي على معاوية ومع معاوية على السرير الأحنف بن قيس والحباب المجاشعي فقال له معاوية من انت فقال انا جارية بن قدامة قال وكان قليلا ما عسيت أن يكون هل انت الا نحلة فقال لا تقل يا معاوية قد شبهتني بالنحلة وهي والله حامية اللسعة حلوة البصاق و والله ما معاوية الا كلبة تعاوي الكلاب وما أمية الا تصغير لأمة فقال معاوية لا تفعل قال انك فعلت فقمت قال له فادن اجلس معي على السرير فقال لا افعل قال ولم قال لأني رأيت هذين قد اماطاك عن مجلسك فلم اكن لاشاركهما قال له معاوية ادن اشاركك فدنا منه فقال له ياجارية اني اشتريت من هذين دينهما قال ومني فاشتر يامعاوية قال له لا تجهر"

__حدیث نمبر 6: (محذوف الاسناد)__

عبدالملک بن عمیر لخمی نے بیان کیا ہے۔ جاریہ بن قدامہ سعدی معاویہ کے پاس دربار میں آیا۔ معاویہ کے ساتھ تخت پر احنف بن قیس اور حباب مجاشعی بھی موجود تھے۔ تب معاویہ نے اس سے پوچھا کہ تم کون ہو؟ [illegible] جواب دیا: میں جاریہ بن قدامہ سعدی ہوں۔ معاویہ [illegible]

[illegible]

ہے (امیہ کا معنی ہوا چھوٹی کنیز)۔ پس معاویہ نے کہا: نہیں یار ایسے نہ کر۔ اس نے کہا: اگر تو ایسا کہے گا تو میں تجھے ایسا ہی کہوں گا۔ پس معاویہ نے اس سے کہا: آؤ میرے قریب آؤ اور میرے ساتھ تخت پر تشریف رکھو۔ پس جاریہ نے کہا: نہیں میں ایسا نہیں کروں گا۔ معاویہ نے کہا: کیوں؟ جاریہ نے کہا: اس لیے کہ یہ دو بندے تیرے پاس موجود ہیں پس تیری مجلس میں نہیں بیٹھوں گا۔ میں ان کے ساتھ شریکِ محفل نہیں ہو سکتا۔ پس معاویہ نے جاریہ سے کہا کہ میرے قریب آؤ۔ میں تجھے ان کا شریک قرار دینا چاہتا ہوں۔ پس وہ اس کے قریب ہوا اور معاویہ نے کہا کہ میں نے ان دونوں کے ایمان کو خرید لیا ہے۔ جاریہ نے کہا: اچھا تو پھر میرے ایمان کو بھی خرید لو اے معاویہ! معاویہ نے کہا: آہستہ بولو۔

غیبت کا کفارہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوعبیداللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق ﴿قال أخبرنا﴾ داود بن المخبر ﴿قال حدثنا﴾ عنبسة بن عبدالرحمن القرشی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن یزید الیمانی عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ (ص) کفارة الاغتیاب ان تستغفر لمن اغتبته وصلی اللہ علی سیدنا۔

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرو۔ صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم

●●

مجلس نمبر 22

[بروز ہفتہ ۲۲ رمضان المبارک سال ۴۰۷ ہجری قمری]

رزق حلال طریقہ سے حاصل کرو

سمعه ابوالفوارس حدثنا الشيخ المفيد محمد بن محمد بن النعمان ادام الله تأييده ﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر بن سلم البراء المعروف بابن الجعابي رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد المعروف بابن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ يحيىٰ بن زكريا بن شيبان ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن مروان الذهلي عن عمرو بن سيف الازدي قال لي ابوعبدالله جعفر بن محمد (ع) لاتدع طلب الرزق من حله فانه عون لك على دنياك واعقل راحلتك وتوكل -

<u>حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)</u>

عمرو بن سیف ازدی نے بیان کیا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: رزق حلال طلب کرو کیونکہ یہ تیری دنیا میں تیرا مددگار ہے اور اپنے کوچ میں عقل مندی کرو اور اس پر توکل کرو۔

تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

﴿قال حدثنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو

العباس احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبدالله بن غالب ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن علی بن رباح عن سیف بن عمیرۃ ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مروان ﴿قال حدثنی﴾ عبدالله بن ابی یعفور عن ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال ثلاثة لایقبل الله لهم صلوة عبد آبق عن موالیه حتی یرجع الیهم فیضع یدہ فی ایدیهم ورجل ام قوما وهم له کارهون وامرأة تبیت وزوجها علیها ساخط۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب ابوعبداللہ بن ابویعفور رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الامام الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

تین لوگوں کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرے گا:

① وہ بندہ اور غلام جو اپنے آقا سے بھاگ گیا ہو جب تک وہ واپس اپنے مولا و آقا کے پاس نہ آ جائے۔ پس وہ اپنا ہاتھ ان کے ہاتھوں میں رکھتا ہے۔

② وہ مرد جو ایک قوم کو امامت نماز کروائے اور وہ اس کو پسند نہ کرتے ہوں۔

③ وہ عورت جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر ناراض ہو۔

معراج کی رات محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آواز دی گئی

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسی عن بکر بن صالح عن الحسن بن علی عن عبدالله بن ابراهیم ﴿قال حدثنی﴾ الحسین بن زید عن جعفر بن محمد عن ابیه عن جده علیه السلام قال قال رسول الله (ص) لما اسری بی الی السماء انتهیت الی

سدرة المنتھی نودیت یامحمد استوص بعلی خیرا فانہ سید الوصیین

وامام المتقین وقائد الغر المحجلین الی یوم القیمۃ۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت حسین بن زید نے حضرت امام جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور آپ نے اپنے والد سے اور آپ نے اپنے جد علیہم السلام سے اور آپ نے حضرت رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے' آپؐ نے فرمایا:

جب معراج کی رات مجھے آسمان کی طرف لے جایا گیا تو جب میں سدرۃ المنتھیٰ تک پہنچ گیا تو مجھے آواز دی گئی: اے محمدؐ! میں آپ کو علی علیہ السلام کے ساتھ خیر اور نیکی کی وصیت کرتا ہوں' کیونکہ وہ تمام اوصیاء کا سردار اور متقین کا امام اور قیامت تک کے لیے تمام روشن پیشانی والوں کے قائد ہیں۔

اے علیؑ! آپؑ دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال أخبرنا﴾ ابراھیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنی﴾ عثمان بن ابی شیبۃ عن عمرو بن میمون عن جعفر بن محمد عن أبیہ عن جدہ علیہ السلام قال قال امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام علی منبر الکوفۃ ایھا الناس انہ کان لی من رسول اللہ (ص) عشر خصال ھن احب الی مما طلعت علیہ الشمس قال لی رسول اللہ (ص) یاعلی انت اخی فی الدنیا والآخرۃ وانت اقرب الخلائق الی یوم القیمۃ فی الموقف بین یدی الجبار ومنزلك فی الجنۃ مواجہ منزلی کما یتواجہ منزل الاخوان فی اللہ وانت الوارث عنی وانت الوصی من بعدی فی عداتی

وامری وانت الحافظ لی فی اهلی عند غیبتی وانت الامام لامتی القائم بالقسط فی رعیتی وانت ولیی وولیی ولی الله وعدوك عدوی وعدوی عدو الله ـ

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ کے منبر پر فرمایا:

اے لوگو! مجھے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ دس نسبتیں ہیں جو مجھے تمام دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ان سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ رسولِ خدا نے میرے لیے فرمایا:

① اے علیؑ! آپؑ میرے دنیا و آخرت میں بھائی ہیں۔

② قیامت کے دن خدائے جبار کے سامنے تمام دنیا سے آپؑ میرے زیادہ قریب ہوں گے۔

③ جنت میں آپؑ کا مکان میرے مکان کے سامنے ہوگا جیسے دو بھائیوں کے مکان ایک دوسرے کے سامنے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے خدا کے لیے ایک دوسرے سے برادری قائم کر رکھی ہو۔

④ اے علیؑ! آپ میرے وارث ہیں۔

⑤ آپؑ میرے بعد میری عدالت میں میرے وصی ہیں۔

⑥ میری غیبت کے دوران میرے خاندان میں میرے محافظ ہیں۔

⑦ آپؑ میری اُمت میں عدل و انصاف کرنے والے امام ہیں۔

⑧ آپؑ میرے دوست ہیں۔

⑨ اور میرا دوست دولی اللہ کا ولی و دوست ہوتا ہے۔

⑩ آپؑ کا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

آلِ محمدؐ کے غم میں رونے کا ثواب

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبد الحمید بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عمرو بن عتبه عن حسین الاشقر عن محمد بن ابی عمارة الکوفی قال سمعت جعفر بن محمد علیه السلام یقول من دمعت عینه فینا دمعة لدم سفك منا او حق لنا نقصناه او عرض انتهك لنا او لاحد من شیعتنا بواه تعالی بها فی الجنة حقبا۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

جناب محمد بن عمارہ کوفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے فرمایا:

جس شخص کی آنکھ ہمارے اس خون کی خاطر جو زمین پر بہہ گیا ہے یا ہمارے اس حق کی خاطر جس سے ہمیں محروم رکھا گیا ہے یا ہماری عزت کی خاطر جس کو پامال کیا گیا ہے یا ہمارے شیعوں میں سے کسی ایک کی خاطر ایک آنسو بہائے گی اس کی جزا اللہ تعالی جنت قرار دے گا۔

لوگوں کا معاویہ کی طرف فرار کر کے جانا

﴿قال حدثنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن عبداللہ بن راشد الاصفهانی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد الثقفی قال حدثنی محمد بن عبداللہ بن عثمان ﴿قال حدثنی﴾ علی بن سیف عن علی بن ابی حباب عن ربیعة وعمارة وغیرهما ان طائفة من اصحاب امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام مشوا الیه عند تفرق الناس

عنه وفرار كثير منهم الى معاوية طلبا لما في يديه من الدنيا فقالوا له يا امير المؤمنين اعط هذه الأموال وفضل هؤلاء الأشراف من العرب وقريش على الموالي والعجم ومن يخاف خلافه عليك من الناس وفراره الى معاوية فقال لهم اميرالمؤمنين عليه السلام أتامروني ان اطلب النصر بالجور لا والله لا افعل ما طلعت شمس ولاح في السماء نجم والله لو كانت اموالهم لي لواسيت بينهم فكيف وانما هي اموالهم قال ثم ارم اميرالمؤمنين عليه السلام طويلا ساكتا ثم قال من كان له مال فاياه والفساد فان اعطاء المال في غير حقه تبذير واسراف وهو وان كان ذكراً لصاحبه في الدنيا فهو يضعه عند الله عزوجل ولم يضع رجل ماله في غير حقه وعند غير اهل الا حرمه الله تعالى شكره وكان لغيرهم وده فان بقي معه ويظهر له الشكر فانما هو ملق وكذب يريد التقرب به اليه لينال منه مثل الذى كان يأتي اليه من قبل فان ذلت بصاحبه النعل واحتاج الى معونته او مكافئته فشر خليل والأم خدين ومن صنع المعروف فيما اتاه فليصل به القرابة وليحسن به الضيافة وليفك به العاني وليعن به الغارم وابن السبيل والفقراء والمجاهدين في سبيل الله وليصبر نفسه على النوائب والخطوب فان الفوز بهذه الخصال اشرف مكارم الدنيا ودرك فضائل الآخرة—

حدیث نمبر 6: (مختلف اسناد)

جناب ربیعہ اور عمارہ وغیرہ بیان کرتے ہیں: جناب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے اصحاب کا ایک گروہ امیرالمومنینؑ کی خدمت میں آیا جب کہ لوگوں کی ایک جماعت آپؑ سے اختلاف کرتے ہوئے فرار اختیار کر کے معاویہ کے پاس چلی گئی تا کہ اس سے دنیا کو حاصل کر سکیں۔ پس اس گروہ نے جناب امیرالمومنینؑ کی خدمت میں عرض

کیا: اے امیر المومنین ؟ عرب کے ان شرفا کو مال اور عزت عطا کرو اور قریش والوں کو ان غلام اور غیر عربوں پر فضیلت عطا کرو۔ جو بھی اس معاملہ میں آپؑ سے خائف ہوتا ہے وہ معاویہ کی طرف فرار کر جاتا ہے۔

پس جناب امیر المومنین علی علیہ السلام اپنے مقام پر کھڑے ہوئے اور ان سے فرمایا: کیا تم لوگ مجھے مشورہ دیتے ہو کہ میں لوگوں کی مدد کو حرام اور جور کے ذریعے حاصل کروں۔ خدا کی قسم! جب تک سورج طلوع کرتا ہے اور آسمان پر ایک ستارہ بھی چمکتا رہے گا میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم! اگر ان کا اپنا مال میرے پاس آئے گا تو میں بھی ان پر برابر تقسیم کروں گا اور میں ایسے کیسے کر سکتا ہوں۔ یہ مال تمام لوگوں کا مال ہے۔ پھر آپؑ نے ایک لمبا سکوت کیا' پھر فرمایا: جس کے پاس مال ہو اس کو اس کے فساد سے بچنا چاہیے کیونکہ اگر یہ مال غیر مستحق کو دیا گیا تو فضول خرچی اور اسراف ہے۔ یہ مال اگر دنیا میں اپنے مالک کو یاد رکھتا ہے تو آخرت میں اس کو ضائع کر دیتا ہے اور کوئی فرد اپنا مال غیر مستحق کو دے گا اور غیر اہل کے پاس رکھے گا تو اللہ تعالیٰ اپنے لشکر کو اس بندے کے لیے حرام قرار دیتا ہے۔ اور وہ ان کے غیر کے لیے محبوب ہو جائے گا۔ پس اگر وہ مال ان کے پاس پہنچ گیا ہے تو وہ اس کا شکریہ ادا کریں گے اور وہ جھوٹ بولیں گے تاکہ وہ اس کا قرب حاصل کریں' کہ اس سے کچھ مال حاصل کر سکیں۔ جب کہ ان کے پاس پہلے بھی ہے۔ اور اگر وہ مال ضائع ہو جائے تو اس کے مالک کے لیے جو اُس کا کفیل ہے اور وہ اپنی ضروریات زندگی میں بھی محتاج ہوگا۔ پھر دوست بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ پس جس شخص کو یہ مال حاصل ہو جائے اس کو چاہیے کہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ اس کے ساتھ اچھی مہمان نوازی کرے' اپنے اہل کو بھی اس سے خوش کرے۔ اس مال سے مقروض و مسافر و فقراء اور راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کی مدد کرو اور اپنے نفس پر مصیبتوں میں صبر کریں اور ناپسند معاملے پر صبر کریں۔ پس جو شخص ان چیزوں پر کامیاب ہو گیا اس نے دنیا کی

بزرگی کو اور آخرت کے فضائل کو پالیا ہے۔

مومن کی تذلیل کرنے سے بچو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابی العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ العباس بن عامر عن احمد بن رزق عن اسحاق بن عمار قال قال لی ابوعبداللّٰہ (ع) یااسحاق کیف تصنع بزکوۃ مالك اذا حضرت قلت یأتونی الی المنزل فاعطیهم فقال لی ما اراك یا اسحاق الا وقد اذللت المؤمن فایاك ایاك ان اللّٰہ تعالی یقول من اذل لی ولیا فقد ارصد لی بالمحاربة –

حدیث نمبر 7: (مختلف اسناد)

جناب اسحاق بن عمار نے بیان کیا ہے کہ مجھے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: اے اسحاق! آپ نے مالک کی زکوۃ کے ساتھ کیا کیا جب وہ لائی گئی؟ میں نے عرض کیا: جب وہ لائی گئی تو میں نے کہا: میرے گھر آجاؤ۔ پس میں نے لوگوں میں وہ تقسیم کردی۔ پس آپؑ نے فرمایا: اے اسحاق! تجھے کیا ہوگیا ہے۔ آگاہ ہوجاؤ کہ تو نے مومن کو ذلیل کیا ہے اور مومن کو ذلیل کرنے سے بچو کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میرے کسی دوست کو ذلیل کرے گا پس وہ جنگ میں میری کمین گاہ میں ہے یعنی وہ جنگ میں میرے مقابلہ میں ہے۔

مومن کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام وعزت

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه اللّٰہ ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن ابن محبوب عن حنان بن سدیر عن أبیه قال کنت عند ابی عبداللّٰہ

علیہ السلام فذکر عندہ المؤمن وما یجب من حقہ فالتفت الی ابوعبداللہ علیہ السلام فقال یا ابا الفضل الا احدثک بحال المؤمن عند اللہ قلت بلی فحدثنی جعلت فداک فقال اذا قبض اللہ روح المؤمن صعد ملکاہ الی السماء فقالا یارب عبدک ونعم العبد کان سریعا الی طاعتک بطیئا عن معصیتک وقد قبضتہ الیک فما تأمرنا من بعدہ فیقول الجلیل الجبار اھبطا الی الدنیا فکونا عند قبر عبدی ومجدانی وسبحانی وھللانی وکبرانی واکتبا ذلک لعبدی حتی ابعثہ من قبرہ ثم قال لی الا ازیدک قلت بلی زدنی قال اذا بعث اللہ المؤمن من قبرہ خرج معہ مثال یقدمہ امامہ فکلما رأی المؤمن ھولا من اھوال القیمۃ قال لہ المثال لا تجزع ولا تحزن وابشر بالسرور والکرامۃ من اللہ عزوجل قال فما یزال یبشرہ بالسرور والکرامۃ من اللہ عزوجل حتی یقف بین یدی اللہ سبحانہ ویحاسب حسابا یسیرا ویأمر بہ الی الجنۃ والمثال امامہ فیقول المؤمن رحمک اللہ نعم الخارج خرجت معی من قبری ما زلت تبشرنی بالسرور والکرامۃ من اللہ عزوجل حتی کان ذلک "فمن انت فیقول المثال انا السرور الذی ادخلتہ علی اخیک المؤمن فی الدنیا خلقنی اللہ لا بشرک"۔

<u>حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)</u>

جناب حنان بن سدیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا کہ آپ کے سامنے مومن اور جو اس کے حقوق ہیں ان کا ذکر کیا گیا۔ پس جناب ابوعبداللہ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابوالفضل! کیا ایک مومن کا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مقام ہے میں تجھے اس کے بارے میں خبر نہ دوں؟

پس میں نے عرض کیا: کیوں نہیں میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ میرے لیے بیان فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا: جب مومن کی روح کو اللہ تعالیٰ قبض کرواتا ہے تو دو فرشتے اس کی روح لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں پس وہ دونوں عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب! یہ تیرا بندہ ہے اور بہت اچھا بندہ ہے جو آپ کی اطاعت میں جلدی کرتا تھا اور تیری نافرمانی میں سستی کرتا تھا اور ہم اس کو لے کر آپ کے دربار میں حاضر ہوں۔ اس کے بعد اب اس کے لیے کیا حکم ہے؟ پس اللہ تعالیٰ ان دونوں فرشتوں کو حکم دے گا:

اے میرے فرشتو! زمین پر اتر جاؤ۔ میرے اس بندے کی قبر کے نزدیک و قریب رہو جب تک میرا یہ بندہ قبر سے محشور نہیں کیا جاتا اس کی قبر پر میری تمجید کرو، میری تسبیح کرو، میری تحلیل کرو، میری کبریائی بیان کرو اور اس کے نامۂ اعمال میں تم دونوں اس سب کو لکھو۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اگر تو چاہے تو میں اس میں اضافہ کروں۔ میں نے عرض کیا: اور فرمائیں۔ آپؑ نے فرمایا: جب مومن اپنی قبر سے محشور ہوگا اس کی قبر سے ایک مثال نورانی اس کے ساتھ خارج ہوگی جو اس کے آگے آگے ہوگی۔ جب وہ مومن قیامت کی ہولنا کیوں کو دیکھے گا تو وہ مثال اسے کہے گی نہ ڈرو اور نہ غم کرو۔ میں آپ کو سرور و کرامت کی اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت دیتی ہوں۔ پس وہ جب تک اللہ کی بارگاہ میں کھڑا رہے گا وہ سرور و کرامت خدا کی طرف سے اس کو شامل حال رہے گی اور پھر اس کا تھوڑا سا حساب ہوگا اور پھر اس کو جنت میں جانے کا حکم سنایا جائے گا اور وہ مثال پھر اس کے آگے آگے ہوگی۔ پس مومن اس سے کہے گا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت کرے میری قبر سے میرے ساتھ بہت اچھی نکلی ہے۔ تو نے ہمیشہ مجھے اللہ کے سرور و کرامت کی خوشخبری دی ہے یہاں تک کہ میں جنت میں داخل ہو گیا ہوں۔ پس یہ بتاؤ تم کون ہو؟ پس وہ مثال جواب دے گی: پس میں وہ خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں اپنے مومن بھائی کے دل میں ایجاد کی تھی تو اللہ نے مجھے خلق فرمایا تا کہ میں تجھے بشارت دوں۔

نمازِ فجر کے بعد کی دعائے امام علیہ السلام

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله عن أبیه سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسین بن سعید عن محمد بن ابی عمیر عن محمد الجعفی عن أبیه قال کنت کثیراً ما اشتکی عینی فشکوت ذلك الی ابی عبدالله علیه السلام فقال الا اعلمك دعاء لدنیاك وآخرتك وتکفی به وجع عینك قلت بلی قال تقول فی دبر الفجر ودبر المغرب اللّٰهم انی اسئلك بحق محمد وآل محمد علیك ان تصلی علی محمد وآل محمد وان تجعل النور فی بصری والبصیرا فی دینی والیقین فی قلبی والاخلاص فی عملی والسلامة فی نفسی والسعة فی رزقی والشکر لك ابداً بقیتنی وصلی الله علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر ۵: (بحذف اسناد)

جناب محمد جعفی نے اپنے والد سے نقل کیا وہ بیان کرتے ہیں کہ میری آنکھ اکثر خراب رہتی تھی۔ پس میں نے اس کا شکوہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں کیا۔ پس آپؑ نے فرمایا: کیا میں تیری دنیا اور آخرت کی خیر کے لیے تجھے دعا کی تعلیم نہ دوں۔ وہ تیری آنکھ کی بیماری کے لیے بھی کافی ہو؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں مولا۔ آپؑ نے فرمایا: نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّی اَسئَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اَن تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّآلِ مُحَمَّدٍ وَّاَن تَجعَلَ النُّورَ فِی بَصرِی وَالبَصِیرَةَ فِی دِینِی وَالیَقِینَ فِی قَلبِی وَالاِخلَاصَ فِی عَمَلِی وَالسَّلَامَةَ فِی نَفسِی وَالسَّعَةَ فِی رِزقِی وَالشُّکرَ لَكَ اَبَداً بَقِیتَنِی۔

"اے میرے اللہ! میں تجھ سے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق کے ذریعے سوال کرتا ہوں۔ آپ محمدؐ اور آلِ محمدؐ پر اپنی درود (یعنی رحمت) نازل فرما اور میری آنکھ میں ایک نور قرار فرما اور میرے دین میں ایک بصیرت عطا فرما اور میرے دل میں یقین قرار فرما۔ میرے عمل میں اخلاص قرار فرما اور میرے نفس میں سلامتی اور میرے رزق میں وسعت اور مجھے ہمیشہ اپنے لیے شکر کرنے والا قرار فرما۔

صلی اللہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ وسلم تسلیماً

●●●

مجلس نمبر 23

طالب علم سے گفتگو

﴿قال حدثنی﴾ احمد بن محمد عن أبیه محمد بن الحسن بن الولید القمی رحمه اللّٰه عن محمد بن الصفار عن العباس بن معروف عن علی بن مہزیار عن الحسین بن سعید الاھوازی عن النضر بن سوید وابن ابی نجران جمیعا عن عاصم عن ابی بصیر عن ابی جعفر محمد الباقر علیه السلام انه قال ان اباذر رحمه اللّٰه کان یقول یامبتغی العلم کان شیئا من الدنیا لم یکن شیئا الا عملا ینفع خیره ویضر شره الامن رحم اللّٰه یامبتغی العلم لایشغلك اهل ولامال عن نفسك انت یوم تفارقهم کضیف بت فیهم ثم غدوت من عندهم الی غیرهم والدنیا والآخرة کمنزل انزلته ثم عدلت عنه الی غیره وما بین الموت والبعث الا کنومة نمتها ثم استیقظت منها یامبتغی العلم قدم لمقامك بین یدی اللّٰه فانك مرتهن بعملك وکما تدین تدان یامبتغی العلم قدم لمقامك بین یدی اللّٰه فانك مرتهن بعملك وکما تدین تدان یامبتغی العلم صل قبل ان لا تقدر علی لیل ولانهار تصلی فیه انما مثل الصلوة لصاحبها باذن اللّٰه کمثل رجل دخل علی سلطان فانصت له حتی فرغ من حاجته کذلك المرء المسلم مادام فی صلوته لم یزل اللّٰه ینظر الیه حتی یفرغ من صلوته یامبتغی العلم تصدق قبل ان لا تقدر ان تعطی

شيئا ولا تمتع منه انما مثل الصدقة لصاحبها كمثل رجل طلبه القوم بدم فقال لاتقتلوني واضربوا لي اجلا لاسعى في مرضاتكم كذلك المرء المسلم باذن الله كلما تصدق بصدقة حل عقدة من رقبته حتى يتوفى الله اقواما وقد رضى عنهم ومن رضى الله عنه فقد عتق من النار ياميتغى العلم ان قلبا ليس فيه من الحق شيئ كالبيت الخراب الذي لاعامر له يامبتغى العلم ان هذا اللسان مفتاح خير ومفتاح شر فاختم على قلبك كما تختم على ذهبك و ورقك يامبتغى العلم ان هذه الأمثال ضربها الله للناس وما يعقلها الا العالمون۔

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

حضرت ابو بصیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابو جعفر محمد باقر علیہ السلام سے نقل فرمایا آپؑ نے فرمایا:

جناب ابوذر رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: اے طالب علم! اس دنیا میں جو کچھ ہے وہ عمل ہے جو اس کے لیے نفع مند ہے یا نقصان دہ ہے مگر جس پر اللہ رحم فرما دے۔ اے طالب علم! مال اور تیرے اہل تیرا نفس تجھے غافل نہ کر دیں۔ آج تو ان کے درمیان اس طرح رہو جس طرح ایک مہمان ان کے درمیان رہتا ہے جو دوسری صبح کو ان سے کسی دوسرے کے پاس چلا جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت تیرے لیے ایسے ہیں جو تیرے پاس نازل ہوتے ہیں پھر آپ سے رخ موڑ کر کسی دوسرے کی طرف چلے جاتے ہیں اور موت اور دوبارہ حشر کے درمیان کا فاصلہ تیری نیند کی مانند ہے جس میں تو سویا ہوا ہے اور دوبارہ بیدار ہو جائے گا۔

اے طالب علم! خدا کی بارگاہ میں اپنے مقام کے لیے کچھ آگے بھی بھیجو کیونکہ تو اپنے عمل کا مرہون منت ہے اور جیسا تو یہاں افعال انجام دے گا ویسے ہی وہاں پر تجھے

جزا دی جائے گی۔

اے طالب علم! نماز پر عمل اس کہ تم نماز پڑھنے کی قدرت نہ رکھو۔ دن رات تیرے اوپر آ جائیں۔ یہ نماز اپنے نمازی کے لیے اللہ کے حکم سے ایسے ہوگی جیسے ایک مرد ایک بادشاہ کے دربار میں اور وہ اس کے لیے خاموش رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنی حاجت بیان کرے۔ ایسے ہی جب کوئی مسلمان نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے جب تک وہ نماز میں رہتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت اس کی طرف رہتی ہے' یہاں تک کہ وہ نماز سے فارغ ہو جائے۔

اے طالب علم! صدقہ دو قبل اس کے تو کوئی چیز دینے پر قادر نہ رہے اور نہ ہی کسی چیز کو اپنے سے روکنے پر قادر رہے۔ یہ صدقہ اپنے صاحب کے لیے ایسے ہے جیسے ایک مرد کو اس کی قوم اس کو خون کے لیے طلب کرتی ہے اور وہ مرد کہتا ہے کہ مجھے قتل نہ کرو اور ایک مدت تک مہلت دو تا کہ میں تمہاری خوشنودی کے لیے کوشش کرتا رہوں۔ ایسے ہی ہے جب کوئی مسلمان مرد صدقہ دیتا ہے' اللہ کے حکم سے وہ صدقہ اس کی مشکلات کو حل کرتا ہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کی روزی کو مکمل کر دیتا ہے (یعنی اس کی موت کا وقت آ جاتا ہے) اور اللہ ان سے راضی ہوتا ہے اور جس سے اللہ راضی ہو جائے پس اس کو جہنم سے نجات عطا کر دیتا ہے۔

اے طالب علم! جس دل میں حق نہ ہو وہ اس گھر کی مانند ہے جو خراب ہے اور اس میں کوئی رہنے والا نہیں ہے۔

اے طالب علم! یہ تیری زبان خیر اور شر دونوں کی چابی ہے۔ اپنے دل کی حفاظت کرو جس طرح تم اپنے سونے اور چاندی کی حفاظت کرتے ہو۔

اے طالب علم! تحقیق یہ وہ مثالیں ہیں جن کو اللہ لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے اور ان مثالوں سے کوئی بھی عبرت و عقل حاصل نہیں کرتا سوائے علماء کے۔

جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن ابن ابی عمیر عن النضر بن سوید عن ابن سنان عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد الصادق (ع) قال قال رسول اللہ (ص) فی خطبتہ الا اخبرکم بخیر خلائق الدنیا والآخرۃ العفو عمن ظلمک وان تصل من قطعک والاحسان الی من اساء الیک واعطاء من حرمک وفی التباغض الحالقۃ لا اعنی حالقۃ الشعر ولکن حالقہ الدین۔

حدیث نمبر 2:(مختلف اسناد)

حضرت امام ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا ہے: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک خطبہ کے دوران فرمایا: میں تم کو دنیا اور آخرت کے اخلاق میں سے سب سے بہتر کے بارے میں خبر دیتا ہوں' جو آپ پر ظلم کرے اس کو معاف کرنا اور جو آپ کو محروم رکھے اس کو عطا کرنا اور جو آپ کے ساتھ برا سلوک کرے اس کے ساتھ احسان کرنا اور جو آپ سے قطع تعلقات کرے اس سے تعلقات قائم کرنا اور دشمنی اور اختلاف میں بلند ہو جاؤ (اس سے مراد شعر میں بلندی نہیں بلند دین میں حالقہ مراد ہے یعنی بلندی مراد ہے)۔

نیکی کم ہو اس کو کم شمار نہ کرو

وبالاسناد الاول عن علی بن مہزیار عن فضالۃ بن ایوب عن عبداللہ ابن زید عن ابن ابی یعفور قال قال لی ابو عبداللہ جعفر بن محمد صلوات اللہ علیہما لایغرنک الناس عن نفسک فان الامر یصل الیک دونہم وتقطع عنک النہار بکذا وکذا فان معک من یحفظ ولا تستقل قلیل الخیر فانک تراہ حیث یسرک ولا تستقل قلیل الشر فانک تراہ غداً بحیث یسوئک

واحسن فانی لم ار شیئا اشد طلبا ولا اسرع درکا من حسنة لذنب قدیم ان اللہ جل اسمہ یقول ان الحسنات یذھبن السیئات ذٰلک ذکریٰ للذاکرین۔

حدیث نمبر 3: (مخذوف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد صلوات اللہ علیہ نے فرمایا: لوگوں کو اپنے نفس کو دھوکا نہ دو کیونکہ معاملہ تیرے ساتھ ہے ان لوگوں کے ساتھ نہیں ہے اور ان کے ساتھ دن کو یوں یوں کر کے ضائع مت کرو کیونکہ آپ کے ساتھ وہ (فرشتے) موجود ہیں جو تیری ہر چیز محفوظ کرتے ہیں اور اپنے قلیل عمل خیر کو بھی قلیل شمار نہ کرو کیونکہ جب آپ اس کو قیامت کے دن دیکھیں گے تو آپ خوش ہو جائیں گے اور اپنے قلیل عمل شر کو بھی قلیل قرار نہ دو کیونکہ ممکن ہے وہ قلیل عمل بھی قیامت کے دن دیکھے تو وہ تجھے رسوا کر دے۔ اور نیکی کیا کرو کیونکہ میں نے نہیں دیکھا کسی چیز کو جس کی طلب بہت سخت ہوتی ہے سوائے نیکی کے۔ اور بہت جلدی جس کو آپ درک کریں گے وہ نیکی ہے تیرے گناہوں کو ختم کر دے گی کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں۔ یہ یاد رکھنے والوں کے لیے یاد دہانی ہے۔

لوگوں سے انصاف کرو

وبالاسناد الاول عن علی بن فضالہ عن عجلان ابی صالح قال قال لی ابوعبداللہ جعفر بن محمد السلام انصف الناس من نفسک و واسھم فی مالک وارض لھم بما ترضی لنفسک واذکر اللہ کثیراً وایاک والکسل والضجر فان ابی بذلک کان یوصینی وبذلک کان یوصیہ ابوہ وکذلک فی صلوۃ اللیل انک اذا تکاسلت لم تؤد الی اللہ حقہ وان ضجرت لم تؤد حقا وعلیک بالصدق والورع واداء الامانۃ واذا وعدت فلاتخلف۔

حدیث نمبر 4:(حذف اسناد)

جناب ابوصالح نے بیان کیا کہ حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام نے فرمایا: لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف کرو اور اپنے مال میں ان کا حصہ قرار دو۔ اور جس چیز کو تم اپنے لیے پسند کرتے ہو اس کو ان کے لیے پسند کرو اور اللہ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرو۔ سستی اور تنگ دلی سے بچو۔ پس میرے والد نے مجھے اس کی وصیت کی تھی اور ان کے والد نے ان کو اس کی وصیت فرمائی تھی اور ایسے ہی نماز شب کے بارے میں وصیت فرمائی کیونکہ جب تو سستی کرے گا تو اللہ کے حقوق کو پورا نہیں کر سکے گا اور دل تنگی کرے گا تو لوگوں کے حقوق پورے نہیں کر پائے گا۔ اپنے اوپر سچ کو پرہیزگاری کو امانت کی ادائیگی کو لازم و واجب قرار دو اور جب وعدہ کرو تو اس کی مخالفت نہ کرو۔

ابونعمان کو نصیحت

بالاسناد الأول عنعلی بن مهزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان عن اسحاق بن عمار عن ابی النعمان العجلی قال قال ابوجعفر محمد ابن علی علیه السلام یا ابا النعمان لا تحقق علینا کذبا فتسلب الحنیفیة یا ابا النعمان لاترأس فتکون ذنبا یا ابا النعمان انك موقوف ومسؤل لا محالة فان صدقت صدقناك وان كذبت كذبناك يا ابا النعمان لا يغرنك الناس عن نفسك فان الأمر يصل اليك دونهم ولا تقطعن نهارك بكذا وكذا فان معك من يحفظ عليك واحسن فلم ار شيئا اسرع دركا ولا اشد طلبا من حسنة لذنب قديم ـ

حدیث نمبر 5:(حذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: اے ابونعمان! ہمارے

اُوپر جھوٹ کو محقق نہ کرو (یعنی ہمارے اُوپر جھوٹ نہ بولو) ایسا کرنے سے تیری حنیفیت ختم ہو جائے گی۔ اے ابونعمان! اپنے آپ کو رئیس قرار نہ دو تا کہ تم گناہ گار بن سکو۔ اے ابونعمان! تم کو کھڑا کیا جائے گا اور تجھ سے سوال کیا جائے گا (یعنی قیامت کے دن) اگر تو نے ہمارے اُوپر سچ بولا تو ہم تیری تصدیق کریں گے اور اگر تو نے ہمارے خلاف جھوٹ بولا تو ہم تیری تکذیب کریں گے؟ اے ابونعمان! لوگوں کو اپنی طرف سے دھوکا مت دو پس معاملہ تیرے سپرد ہے ان کے نہیں ہے۔ ان کے ساتھ اپنا دن فضول نہ گزارو کیونکہ تیرے ساتھ تیرے کاموں کو محفوظ رکھنے والے ہیں (یعنی فرشتے) پس نیکی کرو کیونکہ وہ چیز جس کی سب سے سخت طلب ہوگی اور جو بہت جلد درک ہوگی وہ نیکی ہے جو گناہ کو ختم کرنے والی ہے۔

مغبون کون ہے؟

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان رفعہ قال کان علی بن الحسین علیہ السلام یقول ربح من غلبت واحدتہ عشیرتہ وکان ابوعبداللّٰہ علیہ السلام یقول المغبون من غبن عمرہ ساعۃ بعد ساعۃ وکان علی بن الحسین (ع) یقول اظہر الیاس من الناس فان ذٰلک من الغنی واقل طلب الحوائج الیہم فان ذٰلک فقر حاضر وایاک وما یتعذر منہ وصل صلوۃ مودع وان استطعت ان تکون الیوم خیراً منک امس وغداً خیراً منک الیوم فافعل۔

حدیث نمبر 6: (محذوف اسناد)

حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام فرماتے ہیں: فائدہ مند وہ ہے جس کی وحدت اپنے خاندان پر غالب آجائے۔ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام فرماتے ہیں:

مغبون (جس کو دھوکا دیا گیا ہو) وہ ہے جو اپنی زندگی میں ہر گھڑی دھوکے میں رہے۔ امام علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو کیونکہ یہ غنی ہونے کی علامت ہے اور لوگوں سے اپنی ضروریات و حاجات زیادہ طلب نہ کرو کیونکہ یہ فقر کی علامت ہے۔ بچو اس سے کہ تم کو معذرت کرنا پڑے (یعنی ایسا کام نہ کرو کہ جس کے انجام کے بعد معذرت کرنی پڑے) اور نماز کو آخری نماز سمجھ کر پڑھو۔ اگر آپ کے پاس استطاعت و طاقت ہو تو اپنے آج کو گذشتہ کل سے اور آنے والے کل کو آج سے بہتر قرار دینے کی ایسا ضرور کرو۔

ویل ہے اس قوم کے لیے

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار علی بن النعمان عن ابن مسکان عن داود بن فرقد عن ابی سعیدالزهری عن احدهما (ع) انه قال ویل لقوم لا یدینون الله بالأمر بالمعروف والنهی عن المنکر وقال من قال لا اله الا الله فلن یلج ملکوت السماء حتی یتم قوله بعمل صالح ولا دین لمن دان الله بطاعة الظالم ثم قال وکل القوم الهاهم التکاثر حتی زاروا المقابر۔

حدیث نمبر 7: (کشف اسناد)

ابوسعید زہری نے امام ابوعبداللہ یا امام علی بن حسین علیہم السلام سے روایت نقل کی کہ آپؑ نے فرمایا:

اس قوم کے لیے جو اللہ کی خدمت نیکی کے حکم اور برائی سے روکنے کے ذریعے نہیں کرتے اور آپؑ نے فرمایا: جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہتا ہے وہ ملکوتِ السماء میں ہرگز داخل نہیں ہو سکے گا یہاں تک کہ وہ اپنے اس قول کو نیک عمل کے ساتھ مکمل و تمام نہ کرے۔ اور جو اللہ کے دین کا بدلہ ظالم کی مدد و اطاعت کر کے دینا چاہتا ہے اس کا کوئی دین نہیں ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: ہر قوم غفلت میں ہے اور یہ اس غفلت سے بیدار نہیں ہوں گے یہاں تک کہ وہ قبروں کی زیارت کریں گے۔

خدا کی نافرمانی سے بچو

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن النظر عن ابراهیم بن عبدالحمید عن زید الشحام قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد الصادق علیه السلام یقول احذروا سطوات الله باللیل والنهار فقلت وما سطوات الله فقال اخذه بالمعاصی ۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

جناب زید شحام نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے' آپؑ نے فرمایا: صبح و شام اللہ کی سطوات سے بچو۔ پس میں نے عرض کیا کہ یہ سطوات کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس کی نافرمانی کرنا۔

جو واجبات پورا کرے وہی لوگوں سے بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن الحسن بن محبوب عن ابی حمزه الثمالی قال سمعته علیه السلام یقول من عمل بما افترض الله علیه فهو من خیر الناس ومن اجتنب ما حرم الله علیه فهو من اعبد الناس ومن اورع الناس ومن قنع بما قسم الله له فهو اغنی الناس ۔

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے فرمایا: جو اللہ کے واجب کردہ اعمال کو انجام دے وہ سب لوگوں سے بہتر ہے اور جو اللہ کی حرام کردہ سے اجتناب کرے وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار ہے اور وہ سب سے زیادہ پرہیز

کرنے والا ہے اور جو شخص خدا کی تقسیم پر قناعت کرے گا پس وہ سب سے زیادہ غنی ہے۔

منافق کے ساتھ زبانی تعلق رکھو

وبالاسناد الأول عن علی مهزیار عن الحسن بن محبوب عن محمد بن سنان عن الحسین بن مصعب عن سعید بن طریف عن ابی جعفر محمد ابن علی (ع) انه قال صانع المنافق بلسانك واخلص ودك للمؤمن وان جالسك یهودی فاحسن مجالسته۔

تحقیق نمبر 10: (مختلف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: منافق کے ساتھ اپنی زبان سے معاملہ رکھو اور مومن کے لیے اپنی محبت کو خالص قرار دو۔ اگر کسی یہودی کے ساتھ محفل کرو تو احسن انداز سے کرو۔

جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہ کرے گا وہ عاجز ہو جائے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن فضالة عن ابان بن عبدالرحمٰن ابن سیابه عن النعمان عن ابی جعفر (ع) انه قال من تفقد تفقد ومن لایعد الصبر لنوائب الدهر یعجز وان قرضت الناس قرضوك وان ترکتهم لم یترکوك قال فکیف اصنع قال اقر منهم من عرضك لیوم فاقتك وفقرك۔

تحقیق نمبر 11: (مختلف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو تجھے گم کر دے اس کو تم بھی گم کر دو اور جو زمانے کی مصیبت پر صبر نہیں کرے گا وہ عاجز ہے۔ اور اگر تم لوگوں کو قرض دو گے تو وہ آپ کو قرض دیں گے اور اگر آپ ان کو ترک کر دیں گے تو وہ آپ کو ترک نہیں

کریں گے۔ راوی نے عرض کیا: مولا پھر مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپؑ نے فرمایا: اپنے افاقہ اور فقر کے دن کے لیے ان سے اقرار لو۔

نماز مسجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن علی بن حدید عن مرازم قال قال ابوعبدالله علیه السلام علیکم بالصلوات فی المساجد وحسن الجوار للناس واقامة الشهادة وحضور الجنایز انه لابد لکم من الناس ان احداً لا یستغنی عن الناس بجنازته فاما نحن نأتی جنائزهم وانما ینبغی لکم ان تصنعوا مثل ما صنع القوم من تأتمون به والناس لابد لبعضهم من بعض ماداموا علی هذه الحال حتی یکون ذلك ثم ینقطع کل قوم الی اهل اهوائهم ثم قال علیکم بحسن الصلوة واعملوا لاخرتکم لانفسکم فان الرجل قد یکون کیسا فی امر الدنیا فیقال ما اکیس فلانا انما الکیس کیس الآخرة۔

حدیث نمبر 12: (مختلف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: نمازوں کو مساجد میں ادا کرنا اپنے لیے لازم قرار دو۔ لوگوں کے لیے اچھے ہمسائے بنو۔ شہادت کو قائم کرو۔ لوگوں کے جنازوں پر حاضری کو اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ کوئی شخص بھی جنازے کے وقت لوگوں سے بے نیاز نہیں ہو سکتا۔ پس کیا ہم آپ لوگوں کے جنازوں پر حاضر نہیں ہوتے اور تمہارے لیے سزاوار یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کرو جیسا کہ قوم اس بندے کے ساتھ کرتی ہے جس کے لوگوں کے لیے بعض کا بعض کے لیے ہونا ضروری ہے۔ وہ اسی طرح رہیں گے جب تک ان کے لیے ایسا رہنا ضروری ہو۔ پھر یہ قوم اپنے ہم خیال لوگوں کی صحبت میں ہو جائیں گے۔ آپؑ نے فرمایا: تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم نماز کو احسن انداز میں

ادا کرو اور اپنی آخرت کے لیے نیک اعمال انجام دو کیونکہ کبھی کبھار کوئی شخص دنیا کے لیے بڑا عقل مند ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ فلاں بہت زیادہ عقل مند ہے۔ عقل مندی وہ ہے جو آخرت کے لیے ہو۔

تین چیزوں میں خیانت نہ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن محمد بن اسماعیل عن منصور ابن یونس عن ابی خالد القماط عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام انہ قال خطب رسول اللہ (ص) یوم منی فقال نصراللہ عبداً سمع مقالتی فوعاھا وبلغھا من لم یسمعھافکم حامل فقہ غیر فقیہ وکم حامل فقہ الی من ھو افقہ منہ ، ثلاث لا یغل علیھا قلب عبد مسلم اخلاص العمل للہ والنصیحۃ لأئمۃ المسلمین واللزوم لجماعتھم فان دعوتھم محیطۃ من ورائھم المؤمنون اخوۃ تتکافی دمائھم وھم ید علی سواھم یسعی بذمتھم ادناھم۔

حدیث نمبر 13: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منیٰ کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا:

”خدا اس بندے کی مدد کرے جو میری باتوں کو سنے اور ان کو اپنے پاس محفوظ رکھے اور پھر جن لوگوں نے میری گفتگو نہیں سنی ان تک میری باتوں کو پہنچائے۔ کافی حامل فقہ ایسے ہیں جو فقیہ نہیں ہیں اور بعض حامل فقہ ایسے ہیں جو اپنی فقہ کو اپنے سے زیادہ فقیہ کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تین چیزیں ایسی ہیں جس میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کے لیے عمل خالص کرنے میں؛ تمام مسلمانوں کو نصیحت کرنے میں اور مسلمانوں کی جماعت کو وہ لازم قرار دیتا ہے اور ان کی دعوت رائیگاں جائے گی۔ تمام

مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ وہ اپنے غیر پر فوقیت رکھتے ہیں اور جوان سے ادنیٰ ہے وہ کوشش کرتے ہیں ان کے ذمہ کی۔

افضل ترین ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن منصور بن ابی یحییٰ قال سمعت ابا عبداللہ علیہ السلام یقول صعد رسول اللہ (ص) المنبر فتغیر وجنتاہ والتمع لونہ ثم اقبل بوجہہ فقال یامعشر المسلمین انی انما بعثت انا والساعۃ کہاتین قال ثم ضم السبابتین ثم قال یامعشر المسلمین ان افضل الھدیٰ ھدیٰ محمد (ص) وخیر الحدیث کتاب اللہ وشر الامور محدثاتھا الاوکل بدعۃ ضلالہ الاوکل ضلالۃ ففی النار من ترک مالا لاھلہ ولورثتہ ومن ترک کلاً اوضیاعا فعلی والی۔

حدیث نمبر 14: (مختلف اسناد)

جناب منصور بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا:

سیدالمرسلین والانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف لے گئے جب آپؑ کے دونوں رخسار کا رنگ تبدیل ہو چکا تھا پھر آپؑ نے اپنا رخ انور لوگوں کی طرف کیا اور فرمایا: اے لوگو! افضل ترین ہدایت محمدؐ کی ہے اور سب سے بہتر کتاب کلام اللہ کی ہے اور تمام امور سے بدتر اور شدید ترین بدعات ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمام بدعتیں ضلالت و گمراہی ہیں اور ہر گمراہی کا نتیجہ جہنم ہے۔ پس جو مال کو اپنے ترکہ میں چھوڑ کر جائے گا وہ اس کے وارثوں کے لیے ہے اور جو ترکہ کلاء اور ضیاع چھوڑ کر جائے گا ■ پس میرے ذمہ یا میرے لیے ہیں۔

تورات میں چار چیزیں

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن رفاعة عن ابی عبدالله جعفر ابن محمد عليه السلام قال اربع فی التورية واربع الی جنبهن من اصبح علی الدنيا حزينا اصبح ساخطا علی ربه ومن اصبح يشكو مصيبة نزلت به فانما يشكو ربه ومن اتی غنيا فتضعضع له ليصيب من دنياه ذهب ثلثا دينه ومن دخل النار من هذه الامة ممن قرء القرآن فانما هو ممن كان اتخذ آيات الله هزواً والأربع الاخر من ملك استأثر ومن يستشير لايندم وكما تدين تدان والفقر الموت الاكبر۔

<u>حدیث نمبر 15</u>: (مختلف اسناد)

حضرت امام ابو عبداللہ جعفر بن محمد علیہ السلام فرماتے ہیں: تورات میں چار چیزیں ہیں اور ان کے پہلو میں ہیں:

① جو دنیا میں اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا پر غمگین ہے پس وہ اپنے رب سے ناراض ہے۔

② اور جو شخص اپنے اوپر آنے والی مصیبت کا شکوہ کرتے ہیں اس نے اپنے رب کی شکایت کی ہے۔

③ جو شخص کسی امیر کے لیے انکساری کرتا ہے تاکہ اس سے دنیا کو حاصل کرے پس اس کا تیسرا حصہ ایمان ضائع ہو چکا ہے۔

④ اور اس اُمت سے جو شخص جہنم میں جائے گا وہ ان میں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کی آیات اور نشانیوں کا مذاق اُڑاتے ہوں گے۔ اور وہ چار جو دوسری ہیں وہ یہ ہیں:

① جو مالک ہوگا وہ دوسروں پر فوقیت طلب کرتا ہے ② جو مشورہ کرے وہ پشیمان نہیں ہوتا ③ اور جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے ④ اور فقر بہت بڑی مصیبت ہے۔

پانچ وقت کی نمازوں کی مثل نہر کی ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن اسماعیل بن عباد عن الحسن ابن محمد عن سلیمان عن سایق عن احمد بن محمد عن عبداللّٰہ بن لہیعۃ عن ابی الزبیر عن جابر بن عبداللّٰہ الأنصاری قال خطبنا رسول اللّٰہ (ص) فحمداللّٰہ واثنی علیہ ثم قال ایھا الناس بعد کلام تکلم بہ علیکم بالصلوۃ فانھا عمود دینکم کابدوا اللیل بالصلوۃ واذکروا اللّٰہ کثیراً یکفر عنکم سیئاتکم انما مثل ھذہ الصلوات الخمس مثل نہر جاریبین یدی باب احدکم یغتسل منہ فی الیوم خمس اغتسالات فکما یتقی بدنہ من الدرن بتواتر الغسل فکذا یتقی من الذنوب مع مداومۃ الصلوۃ فلا یبقی من ذنوبہ شیئ ایھا الناس ما من عبد الا وھو یضرب علیہ بخاتم معقودۃ فاذا ذھب ثلثا اللیل وبقی ثلثہ اتاہ ملک فقال لہ قم فاذکر اللّٰہ فقد دنا الصبح قال فان ھو تحرک وذکر اللّٰہ انحلت عنہ عقدۃ وان ھو قام فتوضأ ودخل فی الصلوۃ انحلت عنہ العقد کلھن فیصبح حین یصبح قریر العین۔

حدیث نمبر 16 : (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیا: خدا کی حمد وثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا: اے لوگو! نماز کو اپنے اوپر لازم قرار دو کیونکہ یہ دین کا ستون ہے اور نماز شب کی زحمت کو برداشت کرو۔ اور اللہ تعالیٰ کا ذکر بہت زیادہ کیا کرو اور اپنے گناہوں کی بخشش کو زیادہ طلب کرو۔ ان پانچ نمازوں کی مثال نہر کی سی ہے۔ جو تمھارے گھر کے سامنے بہہ رہی ہے۔ اور تم اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرتے ہو تو جیسے تواتر سے غسل کرنے کی وجہ سے تمہارا بدن میل وکچیل سے پاک ہوتا ہے ایسے ہی نماز کی پابندی کرنے سے تم گناہوں سے پاک ہوجاتے ہو اور

تمہارے گناہوں میں سے کوئی چیز باقی نہیں رہتی۔

اے لوگو! تم میں سے ہر ایک کو گرہوں سے پابند کیا گیا ہے پس جب رات دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی رہ جائے پس ایک فرشتہ آتا ہے اور وہ آ کر کہتا ہے: اُٹھو اور اللہ کو یاد کرو۔ صبح ہونے والی ہے پس اگر وہ حرکت کرے اور اللہ تعالیٰ کو یاد کرے تو اس کی ایک گرہ کھول دی جاتی ہے اور اگر وہ اُٹھے اور وضو کرے اور نماز ادا کرے تو اس کی ساری گرہیں کھول دی جاتی ہیں اور وہ صبح اس حالت میں کرتا ہے کہ اُس کی آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں۔

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین چیزیں پسند تھیں

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن علی عن یونس ابن یعقوب عن شعیب العقرقوفی قال قلت لابی عبداللہ جعفر بن محمد (ع) سمعت من یروی عن ابی ذر انہ کان یقول ثلثة یبغضھا الناس وانا احبھا احب الموت واحب الفقر واحب البلاء فقال (ع) ان ھذا لیس علی ما یذھب انما عنی احب الموت ای الموت فی طاعة اللہ احب الی من الحیوة فی معصیة اللہ والبلاء فی طاعة اللہ احب الی من الصحة فی معصیة اللہ والفقر فی طاعة اللہ احب الی من الغنی فی معصیتہ۔

حدیث نمبر 17: (مختلف اسناد)

جناب شعیب العقرقوفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کی: اے مولاؑ! ابوذر رضی اللہ عنہ کے بارے میں روایت بیان کی جاتی ہے کہ وہ فرماتے تھے: تین چیزیں ایسی ہیں جن سے لوگ نفرت کرتے ہیں اور میں ان کو پسند کرتا ہوں: ① میں موت کو پسند کرتا ہوں ② میں فقر کو پسند کرتا ہوں ③ میں بلاء و مصیبت کو پسند کرتا ہوں۔

پس امام علیہ السلام نے فرمایا: بات ایسے نہیں ہے جیسے لوگ سمجھ رہے ہیں بلکہ اس سے ان کی مراد یہ تھی: وہ فرماتے تھے کہ میں موت کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ وہ موت جو اطاعتِ خدا میں آئے وہ مجھے محبوب ہے اس زندگی سے جو خدا کی نافرمانی میں گزرے۔ وہ فرماتے تھے میں بلا کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ بلا اور بیماری جو اطاعتِ خدا میں آئے وہ مجھے زیادہ محبوب و پسند ہے اس صحت سے جو خدا کی نافرمانی سے ملے۔ اور وہ فرماتے تھے کہ میں فقر کو پسند کرتا ہوں اس سے مراد یہ ہے کہ وہ فقر و ناداری جو خدا کی اطاعت میں ہو مجھے زیادہ محبوب ہے اس دولت و امیری سے جو خدا کی نافرمانی میں ملے۔

فسق و جھوٹ گھروں کو اہل سمیت جلا دیتا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن ابن افضال عن یونس بن یعقوب عن ابی مریم عن ابی عبدالله او عن ابی جعفر (ع) عن جابر ابن عبدالله قال قال لنا رسول الله (ص) خمروا آنیتکم واوکوا اسقیتکم واجیفوا ابوابکم واحبسوا مواشیکم واهالیکم من حدیث تجب الناس الی أن یذهب فحمة العشاء ان الشیطان لا یکشف غطاء ولا یحل وکاء وان الشیطان ترسل من حیث تجب الشمس واطفؤ اسرجکم فان الفویسقة تضرم البیت علی اهله –

حدیث نمبر 18: (مختلف اسناد)

حضرت جابر ابن عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اپنے ظروف کو پوشیدہ رکھو اور تکیہ گاہوں پر ٹیک لگا کر رکھو اور اپنے دروازے بند کرو اور جانوروں اور اہل کو بند کر کے رکھو۔ اس طرح کہ لوگ واجب قرار دیں کہ یہ رات

کی تاریکی ختم ہو جائے کیونکہ شیطان پردے نہیں اٹھاتا اور وہ سربند چیزوں کو نہیں کھولتا۔ تحقیق شیطان نرمی کرتا یہاں تک کہ سورج غروب ہو جائے اور جھوٹ بولنا بند کرو کیونکہ جھوٹ گھر اہل خانہ کے سمیت جلا کر راکھ کر دیتا ہے۔

نیک سنت قائم کرنے والے کو عامل کے برابر اجر ملے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن احمد بن محمد عن حماد بن عثمان قال قال اسماعیل الجعفی سمعت اباجعفر محمد بن علی (ع) یقول من سنة عدل فاتبع کان له مثل اجر من عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئ ومن سن سنة جور فاتبع کان علیه وزر من عمل بها من غیر ان ینقص من وزرهم شیئ ۔

حدیث نمبر 19: (مختلف اسناد)

حضرت امام ابو جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص کوئی نیک عدل والی سنت قائم کرے اور اس کے لیے اس کا اجر اس شخص کے برابر ہوگا جو اس پر عمل کرتا ہے اور عمل کرنے والے کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو کوئی بری روش قائم کرے گا اس کا گناہ اس کے برابر ہوگا جو اس پر عمل کرے گا اور عمل کرنے والے کے گناہ میں بھی کوئی تبدیلی نہیں کرے گا۔

مکاشفہ سے والدین کی خدمت بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن بکر بن صالح قال کتب صهر لی الی ابی جعفر الثانی علیه السلام ان ابی ناصب خبیث الرأی وقد لقیت منه شدة وجهداً فرأیك جعلت فداك فی الدعاء لی وما تری جعلت فداك افتری ان اکاشفه ام اداریه فکتب قد فهمت کتابك وما

ذکرت من امر ابیك ولست ادع الدعاء لك انشاء اللّٰہ والمداراة خیر لك من المکاشفة ومع العسر یسر ان العاقبة للمتقین ثبتك اللّٰہ علی ولایة من تولیت نحن وانتم فی ودیعة اللّٰہ التی لا تضیع وداعه قال بکر فعطف اللّٰہ بقلب ابیه حتیٰ صار لایخالفه فی شیئ –

حدیث نمبر 20: (بحذف اسناد)

جناب بکر بن صالح بیان کرتے ہیں کہ میرے سسر نے حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام کی خدمت میں تحریر کیا کہ میرا والد ناصبی اور برے عقیدے کا مالک ہے اور مجھ پر سختی کرتا ہے اور پوری کوشش کرتا ہے۔ پس میں آپؑ پر قربان ہوجاؤں اس کے بارے میں آپؑ کی رائے کیا ہے۔ آپؑ کا حکم کیا ہے کیا میں مکاشفہ کروں (یعنی ایک طرف ہوکر عبادت خدا میں مصروف ہوجانا) یا ان کی خدمت و مداری کروں۔ پس آپؑ نے جواب تحریر فرمایا: میں آپ کی تحریر کو سمجھ چکا ہوں اور جو آپ نے اپنے باپ کے بارے میں تحریر کیا ہے پس تیرے لیے دعا کو ترک نہیں کروں گا ان شاء اللہ۔ اور مدارئی اور خدمت تیرے مکاشفہ سے بہتر ہے اور ہر مشکل کے ساتھ ایک آسانی ہے اور آخرت کا خیر انجام متقین کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس شخص کی ولایت ومحبت پر ثابت رکھے جس سے تو محبت و ولایت رکھتا ہے۔ ہم اور آپ سب ہم اللہ کی امانتیں ہیں اور اللہ اپنی امانت کو ضائع نہیں کرتا۔ بکر بیان کرتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے میرے والد کے دل کو نرم کردیا وہ اس طرح ہوگیا کہ وہ کسی چیز میں میری مخالفت نہیں کرتا تھا۔

شراب نوشی اور بت پرستی سے اللہ نے روکا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مھزیار عن جعفر بن محمد الهاشمی عن ابی حفص العطار قال سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد الصادق علیه

السلام يحدث عن أبيه عن جده عليه السلام قال قال رسول الله (ص) جائنی جبرئيل فی ساعة ويوم لم يكن يأتيني فيه فقلت له جبرئيل لقد جئتنی فی ساعة ويوم لم تكن تأتيني فيهما لقد ارعبتنی قال وما يروعك يامحمد وقد غفرلك الله ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال بماذا بعثك به ربك قال ينهاك ربك عن عبادة الاوثان وشرب الخمور وملاحاة الرجال واخری هی للاخرة والاولی يقول لك ربك يامحمد ما ابغضت وعاء قط كبغضی بطنا ملانا—

__حدیث نمبر 21:__ (بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک دن جبرائیلؑ اس وقت آئے کہ جس وقت وہ نہیں آیا کرتے تھے۔ میں نے کہا: اے جبرائیلؑ! آپ آج اور اس وقت کیوں آئے ہیں جبکہ اس وقت آپ نہیں آیا کرتے تھے۔ آپ نے مجھے حیران و پریشان کر دیا ہے۔ جبرائیلؑ نے کہا: اے محمدؐ! میں آپ کو خوشخبری دینا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے اور پچھلے سارے الزامات ختم کر دیے ہیں اور کہا وہ چیز جس کی وجہ سے خدا نے آپ کو مبعوث فرمایا ہے وہ ہے کہ آپؐ کے رب نے آپ کو بت پرستی اور شراب نوشی اور لوگوں کی غیبت سے منع کیا ہے اور اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں کسی بُرے برتن کو برا نہیں قرار دیتا مثل اس پیٹ کے جو بھرا ہو (شکم پُری سب سے زیادہ مغضوب ہے)

انبیائے کرام مکارمِ اخلاق کے ساتھ خاص ہیں

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن اسماعيل بن عباد عن بكير عن أبی عبدالله جعفر بن محمد عليه السلام انه قال احب من شيعتنا من كان عاقلا فهما فقيها حليما مداريا صبوراً صدوقا وفيا ثم قال ان الله

تبارك وتعالى خص الانبياء بمكارم الأخلاق فمن فيه فليحمدالله على ذلك ومن لم تكن فيه فليتضرع الى الله وليسأله قال قلت جعلت فداك وما هي قال الورع والقنوع والصبر والشكر والحلم والحياء والسخاء والشجاعة والغيرة واداء الأمانة-

حديث نمبر 22: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام فرماتے ہیں: اپنے شیعوں میں سے سب سے زیادہ مجھے وہ محبوب ہے جو عاقل' صاحب فہم فقہی بردبار مداری کرنے والا صبر کرنے والا سچا اور وعدہ وفا کرنے والا ہو۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیوں کو مکار (یعنی عمدہ واچھے) اخلاق کے ساتھ خاص قرار دیا ہے۔ پس جس شخص میں یہ مکارم اخلاق پائے جاتے ہیں ان کو چاہیے کہ وہ اس پر خدا کی حمد بجالائیں اور جس شخص میں یہ نہیں پائے جاتے اس کو چاہیے کہ وہ خدا کی بارگاہ میں گریہ وزاری کرے اور اس سے مکارم اخلاق کو طلب کرے۔ راوی عرض کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا: مولا! وہ مکارم اخلاق کیا ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: وہ پرہیزگاری' قناعت' صبر' شکر' حلم' حیا' سخاوت' شجاعت و غیرت اور امانت ادا کرنا ہے۔

تین سخت ترین اعمال ہیں

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن علی بن عقبة عن جارود بن المنذر قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) يقول اشد الاعمال ثلثة انصافك الناس من نفسك حتى لا ترضى لها بشيئ منهم الارضيت لهم منها مثله ومواساتك الاخ فی المال وذكر الله على كل حال وليس سبحان والحمدلله ولا اله الا الله والله اكبر ولكن اذا ورد عليك شيئ نهى الله عنه تركته -

حدیث نمبر 23: (محذوف اسناد)

جناب جارود بن منذر بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت ابوعبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: تین اعمال سخت ترین ہیں:

① لوگوں سے انصاف کرنا ② لوگوں کے لیے اپنے نفس سے وہ چیز پسند کرے جو چیز ان سے اپنے نفس کے لیے پسند کرتا ہے اور بھائی کے ساتھ برابری مال میں ③ اللہ کا ہر حال میں ذکر کرنا اس سے سبحان اللہ والحمدللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر مراد نہیں ہے اگرچہ یہ بھی ذکر ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ جب تیرے سامنے خدا کی حرام کردہ چیزیں آئیں تو اس وقت اللہ کو یاد رکھو (یعنی ان سے پرہیز کرو)۔

تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محمد بن سنان عن الفضیل بن عثمان عن ابی عبیدة عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر صلوات اللہ علیہما قال کان امیرالمؤمنین علیہ السلام یقول لا یقل عمل مع التقوی وکیف یقل ما یتقبل –

حدیث نمبر 24: (محذوف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ تقویٰ کے ساتھ جو عمل کیا جائے وہ کم نہیں ہے کیونکہ جو قبول ہو جائے وہ کم کیسے ہو سکتا ہے۔

سب سے زیادہ مصائب رسولؐ خدا پر وارد ہوئے ہیں

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن عقبة عن ابی کہمس عن عمر بن سعید بن هلال قال قلت لابی عبداللہ علیہ السلام اوصینی قال اوصیك بتقوی اللہ والورع والاجتهاد واعلم انه لا ینفع

اجتهاد ولا ورع وانظر الی ما هو دونك ولا تنظر الی من هو فوقك فلكثيرا ما قال الله تعالی لرسوله ولا تعجبك اموالهم ولا اولادهم وقال ولا تمدن عينيك الی ما متعنا به ازواجا منهم زهرة الحياة الدنيا وان نازعتك نفسك الی شيئ من ذلك فاعلم ان رسول الله (ص) كان قوته الشعير وحلواه التمر اذا وجد ووقوده السعف واذا اصبت بمصيبة فاذكر مصابك برسول الله (ص) فان الناس لن يصابوا بمثله ابدا۔

حدیث نمبر 25: (مختلف اسناد)

جناب عمر بن سعید بن ہلال نے بیان کیا ہے' وہ کہتا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے عرض کیا: آپؑ مجھے نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: میں آپ کو خدا سے تقویٰ اختیار کرنے' پرہیزگاری اور راہِ حق میں کوشش کرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ جان لو راہِ خدا میں کوشش اور پرہیز مفید نہیں ہے۔ تم اپنے سے اعلیٰ اور اُوپر والے کی طرف نہ دیکھو بلکہ اپنے سے نیچے والے کی طرف دیکھو۔ پس اکثر دفعہ اللہ نے اپنے نبیؐ سے فرمایا ہے: اے میرے نبیؐ! یہ ان لوگوں کا مال اور اولاد کی کثرت اور یہ دنیا کی رنگینیاں آپ کی آنکھوں کو چکاچوند نہ کردیں اور اپنے نفس کو ان میں سے کسی کی طرف مائل نہ کرو۔ پھر فرمایا: جان لو کہ رسولِ خدا کی خوراک جَو' حلوہ اور کھجور ہوتی تھی' اور جب وہ اس کو پالیتے اس کی سخاوت کردیتے تھے۔ اور جب کوئی مصیبت تیرے اُوپر آجائے تو رسولِ خدا کے مصائب کو یاد کیا کرو کیونکہ ان کی مثل کسی پر مصائب نازل نہیں ہوئے۔

نیک عمل جنت میں بستر لگائے گا

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن علی بن النعمان عن داود بن فرقد قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) يقول ان العمل الصالح

ليذهب الى الجنة فيمهد لصاحبه كما يبعث الرجل غلامه فيفرش له ثم قرء
واما الذين آمنوا وعملوا الصالحات فلانفسهم يمهدون —

حدیث نمبر 26: (محذوف اسناد)

جناب داؤد بن فرقد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے فرمایا:

عمل صالح جنت لے جاتا ہے پس وہ اپنے صاحب (یعنی کرنے والے) کے لیے بستر لگائے گا جیسا کہ ایک مرد اپنے غلام کو بھیجتا ہے کہ وہ جا کر میرے لیے بستر لگائے۔ پھر آپؑ نے قرآن کی اس آیت کی تلاوت کی جس میں خالق ارشاد فرماتا ہے: "بہر حال وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک عمل کرتے ہیں پس انھوں نے اپنے لیے بستر لگا لیے ہیں"۔

مومن خائف اور امیدوار دونوں ہو

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن محمد بن سنان عن الحسن بن ابی سارة قال سمعت ابا عبدالله (ع) يقول لا يكون مؤمنا حتى يكون خائفا راجيا ولا يكون خائفا راجيا حتى يكون عاملا لما يخاف ويرجوا۔

حدیث نمبر 27: (محذوف اسناد)

جناب حسن بن ابی سارہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا' آپؑ نے فرمایا: کوئی بندہ مومن نہیں بن سکتا جب تک وہ خائف اور امیدوار نہ ہو اور یہ اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک وہ ایسے اعمال انجام نہ دے جو خوف اور امید کا موجب ہو۔

فرمانِ خدا کی تفسیر

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن القاسم بن محمد بن علی

قال سئلت ابا عبدالله (ع) عن قول الله عزوجل والذين يؤتون ما اتوا وقلوبهم وجلة قال من شفقتهم ورجائهم يخافون ان ترد اليهم اعمالهم اذا لم يطيعوا وهم يرجون ان يتقبل منهم۔

حدیث نمبر 28: (بحذف اسناد)

جناب قاسم بن محمد بن علی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: والذین یؤتون ما اتوا وقلوبھم وجلة اس سے ان کی شفقت اور امید مراد ہے۔ وہ اپنے اعمال کے کرنے کے بعد ان کے سامنے ہونے سے خوف کھاتے ہیں اور جب وہ اطاعت نہیں کرتے پھر بھی ان اعمال کے قبول ہونے کی امید رکھتے ہیں۔

رسولؐ خدا کو پریشان نہ کرو

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزيار عن الحسن عن عثمان بن عيسى عن سماعة قال سمعته يقول ما لكم تسوؤن رسول الله (ص) فقال رجل جعلت فداك وكيف نسوئه قال اما تعلمون ان اعمالكم تعرض عليه فاذا رأى فيها معصية الله سائه ذلك فلا تسوؤا رسول اللّٰه وسروه۔

حدیث نمبر 29: (بحذف اسناد)

جناب سماعہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے آپؑ (یعنی امام) سے سنا ہے آپؑ نے فرمایا: تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم رسولؐ خدا کو پریشان کرتے ہو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں رسولؐ خدا کو کیسے ہم پریشان کرتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: کیا تم جانتے نہیں ہو کہ تمہارے اعمال رسولؐ خدا کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں۔ پس جب آپؐ اس میں برائیوں کو دیکھتے ہیں (یعنی اللہ کی نافرمانی کو دیکھتے ہیں پس وہ نافرمانی آپؐ کو

پریشان کر دیتی ہے) پس تم رسولؐ خدا کو پریشان نہ کرو بلکہ ان کو خوش کرو۔

اصحابِ رسولؐ خدا کی حالت

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن ابی سنان عن ابی معاذ السدی عن اراکة قال صلیت خلف امیرالمؤمنین علی بن طالب علیه السلام الفجر فی مسجدکم هذا فانفتل علی یمینه وکان علیه کآبة ومکث حتی طلعت الشمس علی حائط مسجدکم هذا قید رمح ولیس هو علی ما هو الیوم ثم اقبل علی الناس فقال اما واللّٰه لقد کان اصحاب رسول اللّٰه (ص) وهم یکابدون هذا اللیل یراوحون بین جباههم ورکبهم کان زفیر النار فی اذانهم فاذا اصبحوا صبوا غبراً صفراً بین اعینهم شبه رکب المعزی فاذا ذکر اللّٰه تعالی ما دوا کما یمید الشجر فی یوم الریح وانهملت اعینهم حتی تبتل ثیابهم قال ثم نهض وهو یقول واللّٰه لکانما بات القوم غافلین ثم لم یر مفتراً حتی کان من أمر ابن ملجم لعنه اللّٰه ما کان۔

حدیث نمبر 30: (بحذف اسناد)

جناب اراکہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے نماز فجر امیرالمومنین علی علیہ السلام کی اقتداء میں اس مسجد میں ادا کی۔ پس وہ دائیں کروٹ لیٹ گئے اور آپؑ پر مشقت کے آثار واضح تھے۔ وہ مسجد میں رکے رہے یہاں تک کہ سورج طلوع ہوا اور اس کی دھوپ مسجد کی دیواروں پر پڑی اور ان کے پاس نیزے کا غلاف تھا لیکن خود نیزہ آج آپ کے پاس موجود نہیں تھا۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا:

خدا کی قسم! اصحابِ رسولؐ اس رات کو بہت زحمت و مشقت کیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھٹنوں اور پیشانی کو بار بار زمین پر رکھتے (یعنی سجدے زیادہ کرتے) تھے گویا جہنم کی

آگ کا شور وہ اپنے کانوں سے سنتے تھے۔ جب وہ صبح کرتے تھے تو ان کی حالت یہ ہوتی کہ بچوں کی طرح روتے' مصیبت زدہ ہوتے اور ان کے رنگ زرد ہو چکے ہوتے تھے جیسے ان پر کوئی مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا ہو۔ پس جب ان کے سامنے ذکرِ خدا کیا جاتا تھا تو وہ کانپتے تھے جیسے تیز ہوا میں درخت ہلتے ہیں اور ان کی آنکھوں سے اس طرح آنسو بہتے یہاں تک کہ ان کے کپڑے تر ہو جاتے۔ پھر آپؑ کھڑے ہوئے اور یہ فرما رہے تھے کہ خدا کی قسم! یہ لوگ غفلت کی نیند سو رہے ہیں۔ پھر آپؑ کو عام نہیں دیکھا گیا یہاں تک کہ ابن ملجم لعنۃ اللہ علیہ کا واقعہ آپؑ کے ساتھ رونما ہو گیا۔

کوفے کے تاجروں کو مولاؑ کی وعظ

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن عمرو ابن ابی المقدام عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام قال کان امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام عندکم بالکوفة یغتدی فی کل یوم من القصر فیطوف فی اسواق الکوفة سوقا سوقا ومعه الدرة علی عاتقه وکان لها طرفان وکان تسمی السبیبة قال فیقف علی کل اهل السوق فینادی فیهم یامعشر التجار قدموا لاستخارة وتبرکوا بالسهولة واقتربوا من المبتاعین وتزینوا بالحلم وتناهوا عن الیمین وجانبوا الکذب وتجافوا عن الظلم وانصفوا المظلومین ولا تقربوا الربوا واوفوا الکیل والمیزان ولا تبخسوا الناس اشیائهم ولاتعثوا فی الارض مفسدین قال فیطوف فی جمیع اسواق الکوفة ثم یرجع ویقعد للناس قال وکان اذا نظروا الیه قد اقبل الیهم وقال یامعشر الناس امسکوا ایدیهم واصغوا الیه بآذانهم ورمقوه بأعینهم حتی یفرغ من کلامه فاذا فرغ قالوا السمع والطاعة یاامیرالمؤمنین۔

حدیث نمبر 31: (مختلف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کوفہ میں موجود تھے۔ وہ ہر روز صبح کے وقت کوفہ کے بازاروں میں ہر ایک بازار میں چکر لگاتے تھے اور آپؑ کے پاس کندھے پر درا ہوتا تھا' جس کے دو سرے ہوتے تھے اس کا نام سبیہ تھا اور آپ بازار کے لوگوں کے پاس کھڑے ہو جاتے اور فرماتے: اے تاجروں کے گروہ! خیر اور نیکی کو طلب کرو اور آسانی اور سہولت کے ساتھ برکت حاصل کرو۔ خریدنے والوں کے قرب کو حاصل کرو' اپنے آپ کو حلم اور بردباری سے مزین کرو اور قسموں سے پرہیز کرو اور جھوٹ سے اجتناب کرو اور ظلم سے پرہیز کرو اور مظلوم کے ساتھ انصاف کرو اور سود سے پرہیز کرو' وزن کو پورا کرو۔ لوگوں کو اشیاء میں کم نہ دو اور زمین میں فساد برپا نہ کرو۔ راوی بیان کرتا ہے کہ آپؑ کوفہ کے سارے بازاروں میں چکر لگاتے' پھر آپؑ واپس آتے اور لوگوں کے پاس بیٹھ جاتے اور فرماتے: اے لوگو! اپنے ہاتھوں کو روکو اور غور سے میری باتوں کو سنو۔ لوگ آپؑ کو غور سے دیکھتے اور سنتے۔ جب آپؑ اپنی گفتگو سے فارغ ہو جاتے تو لوگ عرض کرتے: اے امیرالمومنینؑ! ہم نے سن لیا ہے اور آپؑ کی اطاعت بھی کریں گے۔

امیرالمومنینؑ کا کوفہ والوں کو وعظ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن عمرو ابن ابی المقدام عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام قال کان امیر المؤمنین علیہ السلام بالکوفہ اذا صلی العشاء الاخیرة ینادی الناس ثلاث مرات حتی یسمع اہل المسجد ایہا الناس تجہزوا رحمکم اللّٰہ فقد نودی فیکم بالرحیل فما التعرج علی الدنیا بعد النداء فیہا بالرحیل تجہزوا رحمکم اللّٰہ وانتقلوا بافضل ما بحضرتکم من الزاد وہو التقویٰ واعلموا ان

طریقکم فی المعاد وممرکم علی الصراط والھول الاعظم امامکم وعلی طریقکم عقبۃ کؤدۃ ومنازل مھولۃ مخوفۃ لابدلکم من الممر علیھا والوقوف عندھا فما رحمۃ اللّٰہ جل جلالہ فنجاۃ من ھولھا وعظم خطرھا وفظاعۃ منظرھا وشدۃ مختبرھا واما مھلکۃ لیس بعدھا انجبار۔

حدیث نمبر 32: (بحذف اسناد)

جناب جابر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر امام باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنینؑ نے کوفے میں نماز عشاء کے ادا کرنے کے بعد تین دفعہ آواز دی یہاں تک کہ تمام اہل مسجد نے آپؑ کی آواز کو سنا۔ اے لوگو! خدا تم پر رحم کرے، اپنے زادِراہ کو تیار کرو کیونکہ تمہیں کوچ کی آواز ملنے والی ہے۔ اس دنیا میں کوچ کی آواز کے بعد کسی نے ٹھہرنا نہیں ہے۔ خدا تم پر رحم کرے۔ اپنے زادِراہ کو تیار کرو اور اس کو منتقل کرو اور تمہارے سامنے بہترین زادِراہ وہ تقویٰ ہے اور جان لو کہ تمہارا راستہ قیامت کی طرف جاتا ہے اور تمہارا گزر پل صراط سے ہوتا ہے اور بہت بڑی ہولناکی آپ کے سامنے ہے۔ اور تمہارے راستے میں دشوار گزار گھاٹیاں اور خوفناک منازل بھی ہیں اور اس راستے سے گزرنا بھی تمہارے لیے ضروری ہے اور ان منزلوں پر رکنا بھی ضروری ہے۔ پس آگاہ ہو جاؤ! اللہ کی رحمت سے ہی اس ہولناکی سے اور عظیم خطرے اور دہشت زدہ مناظر سے اور اس کے شدید سخت امتحان سے نجات حاصل ہو سکتی ہے اور یہ ایسی ہلاکت ہوگی کہ جس کا بعد میں جبران نہیں ہو سکے گا۔

علی بن حسینؑ کی وعظ پہ مشتمل تقریر

وبالاسناد الاول عن علی بن مھزیار عن الحسن بن محبوب عن مالک ابن عطیۃ عن ابی حمزۃ الثمالی قال ما سمعت باحد قط کان ازھد من

علی ابن الحسین علیہ السلام اذا تکلم فی الزھد ووعظ ابکی من بحضرتہ قال ابوحمزۃ فقرأت صحیفۃ فیہا کلام زھد من کلام علی بن الحسین علیہ السلام وکتبت ما فیہا واتیت بہ فعرضتہ علیہ فعرفہ وصححہ وکان فیہا:

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

کفانا اللّٰہ وایاکم کید الظالمین وبغی الحاسدین وبطش الجبارین ایہا المؤمنون مصیبتکم الطواغیت من اہل الرغبۃ فی الدنیا المائلون الیہا المفتونون بہا المقبلون علیہا وعلی حطامہا وھشیمہا البائد غداً فاحذروا ما حذرکم اللّٰہ منہا وازھدوا فیما زھدکم اللّٰہ فیہ منہا ولا ترکنوا الی ما فی ھذہ الدنیا رکون من اتخذھا دار قرار ومنزل استیطان وباللّٰہ ان لکم مما فیہا علیہا دلیلا من زینتہا وتصرف ایامہا وتغیر انقلابہا ومثلاتہا وتلاعبہا باھلہا انہا لترفع الجمیل وتضع الشریف وتورد النار اقواما غداً ففی ھذا معتبر ومختبر وزاجر للتنبیہ ان الامور الواردۃ علیکم فی کل یوم ولیلۃ من مضلات الفتن وحوادث البدع وسنن الجور وبوائق الزمان وھیبۃ السلطان ووسوسۃ الشیطان لیذر القلوب عن تنبیہہا وتذھلہا من وجود الھدی ومعرفۃ اھل الحق الا قلیلا ممن عصمہ اللّٰہ ولیس یعرف بصرف آیاتہا وتقلب حالاتہا وعاقبۃ ضرر فتنتہا الا من عصمہ اللّٰہ ونہج سبیل الرشد وسلک سبیل القصد ممن استعان علی ذلک بالزھد فکرر الفکر واتعظ بالعبر وازدجر فزھد فی عاجل بہجۃ الدنیا وتجافی عن لذاتہا ورغب فی دائم نعم الآخرۃ واسعی لہا سعیہا وراقب الموت وشنئ الحیاۃ مع القوم الظالمین فعند ذلک نظر الی ما فی الدنیا بعین نیرۃ حدیدۃ النظر وابصر

حوادث الفتن وضلال البدع وجور الملوك الظلمة فقد لعمرى استدبرتم من الامور الماضية فى الايام الخالية من الفتن المتراكة والانهماك فيها ما تستدلون به على تجنب الغواة واهل البدع والبغى والفساد فى الارض بغير الحق فاستعينوا بالله وارجعوا الى طاعته وطاعة من هو اولى بالطاعة من طاعة من اتبع واطيع فالحذر الحذر من قبل الندامة والحسرة والقدوم على الله والوقوف بين يديه وبالله ما صدر عن معصية الله الا الى عذابه وما اثر قوم قط الدنيا على الأخرة الاساء منقلبهم وساء مصيرهم وما العز بالله والعمل بطاعته الا الفان مؤتلفان فمن عرف الله خافه فحثه الخوف على العمل بطاعة الله وان ارباب العلم واتباعهم الذين عرفوا الله فعملوا له ورغبوا اليه وقد قال الله انما يخشى الله من عباده العلماء فلا تلتمسوه شيئا مما فى هذه الدنيا بمعصية الله واشتغلوا فى هذه الدنيا بطاعة الله واغتنموا ايامها واوسعوا لما فيه نجاتكم غداً من عذاب الله فان ذلك اقل للتبعة وادنى من العذر وارجى للنجاة فقدموا امر الله وطاعته وطاعة من او جب الله طاعته بين يدى الامور كلها ولا تقدموا الامور الواردة عليكم من طاعة الطواغيت وفتنة زهرة الدنيا بين يدى امرالله وطاعته وطاعة اولى الامر منكم واعلموا انكم عبيدالله ونحن معكم يحكم علينا وعليكم سيدحاكم غداً وهو موقفكم وسائلكم فاعدوا الجواب قبل الوقوف والمسألة والعرض على رب العالمين يومئذ لاتكلم نفس الا باذنه واعلموا ان الله لايصدق كاذبا ولا يكذب صادقا ولا يرد عذر مستحق ولا يعذر غير معذور بل الله الحجة على خلقه بالرسل والاوصياء بعد الرسل فاتقوا الله عباد الله واستقبلوا من اصلاح انفسكم وطاعة الله وطاعة من تولونه

دنیا کی طرف اور اس کے ساز وسامان کی طرف ہے جو کل فنا ہونے والی چیزیں ہیں۔

اے لوگو! بچو' ڈرو ان چیزوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو ڈرایا ہے۔ اور پرہیزگاری کرو دنیا کی ان چیزوں سے جن سے اللہ تعالیٰ نے پرہیزگاری کرنے کا حکم دیا ہے۔ اس دنیا پر بھروسہ اور اعتماد نہ کرو۔ اس شخص کے بھروسہ واعتماد کی مانند جس نے اس دنیا کو اپنے لیے قرار والا گھر اور ہمیشہ رہنے کی منزل قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم! اس دنیا میں سے تمھارے لیے فقط وہ چیز ہے جس کے بارے میں تمھارے پاس دلیل ہو کہ اس کے لیے زینت ہے۔ اس کے ایام گزر رہے ہیں اور اس میں انقلاب پایا جاتا ہے اور اس کا انقلاب مختلف ہوتا رہتا ہے۔ یہ دنیا اپنے اہل کے ساتھ کھیل کھیلتی ہے۔ یہ دنیا کمینے و پست کو بلند کر دیتی ہے اور کسی شریف کو نیچے گرا دیتی ہے۔ اور یہ کل بہت اقوام کو جہنم کی آگ میں جلا دے گی۔ پس اس میں عبرت ہے' امتحان ہے اور متقی ہونے والوں کے لیے اس میں زجر اور تنبیہ ہے۔ تحقیق اس دنیا میں جو کچھ آپ لوگوں پر دن رات وارد ہوتا ہے وہ فتنوں کی گمراہی' بدعتوں کے حوادث' ظالم و جابر کی روش اور زمانے کی بے رخی اور بادشاہوں کی ہیبت اور شیطان کے وسواس یہ سب کے سب وہ امور ہیں جن کی طرف توجہ کرنے سے ہی دل مجروح اور زخمی ہو جاتے ہیں۔ ہادی کے وجود اور اہل حق کی معرفت سے غافل ہو جاتا ہے۔ سوائے چند لوگوں کے جن پر ان کا اثر نہیں ہوتا ہے۔ وہ ان میں سے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے محفوظ و معصوم بنا رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ کی مختلف آیات اور حالات کی تبدیلی اور ضرر دینے والے انجام سے کوئی معرفت حاصل نہیں کرتا سوائے چند لوگوں کے جن کو اللہ نے محفوظ رکھا ہے اور ان کو ہدایت و رشد کے راستے پر چلایا ہے وہ مقصود راستے کے راہی ہیں۔ یہ ان میں سے ہیں جو ان پر زہد کے لیے مدد طلب کرتے ہیں اور ان کی فکر مضبوط ہوتی ہے اور عبرت حاصل کرتے ہیں' پس وہ اس دنیا کی جلدی ختم ہونے والی چمک دمک سے پرہیز کرتے ہیں اور اس کی لذت سے دُور و الگ رہتے ہیں اور

وہ ہمیشہ باقی رہنے والی آخرت کی نعمات کی طرف رغبت رکھتے ہیں اور وہ ان کے لیے کوشش کرتے ہیں، موت کے انتظار میں رہتے ہیں اور ان ظالم اقوام کے ساتھ زندگی گزارنے پر اکتا چکے ہیں۔ وہ اس کے باوجود بھی اس دنیا کو عبرت انگیز آنکھ سے دیکھتے ہیں اور وہ پرفتن حوادث، بدعات کی گمراہی اور ظالم بادشاہوں کے ظلم و جور کی طرف اُن کی نظر رہتی ہے۔ مجھے قسم ہے اپنی زندگی کی کہ تم اپنے ماضی کے امور جو فانی ایام میں گزر چکے ہیں ان میں غور وفکر کرو۔ وہ امور جو فتنوں کے ڈھیر ہیں اور ان فتنوں میں مشغول ہیں، تاکہ ان باغیوں اور بدعتی اور زمین پر ناحق فساد کرنے والوں سے نجات حاصل کرنے کے راستے دریافت کرتے رہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرتے ہیں اور وہ اس کی اطاعت کی طرف جو ان سب سے زیادہ اولیٰ وسزاوار ہے جن کی اطاعت اور اتباع کی جاتی ہے، ندامت اور حسرت سے پہلے ہی اپنے آپ کو محفوظ رکھو اور ڈرو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑے ہونے سے اور بارگاہِ خدا میں جانے سے پہلے ڈرو۔

خدا کی قسم! خدا کی نافرمانی میں جو بھی عمل انجام دیا جائے گا اُس پر عذاب ہوگا اور جو قوم اپنی دنیا کو آخرت پر ترجیح دے گی تو اُس نے بہت برا کیا، ان کا آخرت سے دنیا کی طرف راغب ہونا اور یہ راہ اپنانا دونوں بہت بُرے ہیں۔ خدا کی عزت اور خدا کی اطاعت کرنا، یہ دونوں آپس میں مالوف ہیں یعنی ان دونوں میں باہمی اُلفت ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر لیتا ہے وہ اس سے ڈرتا ہے اور اس کا خوف ہی اُس کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں عمل کرنے پر آمادہ کرتا ہے۔

تحقیق صاحبانِ علم اور وہ جو اللہ تعالیٰ کی معرفت رکھتے ہیں وہ تو فقط اُس کے لیے عمل بجا لاتے ہیں اور اُس کی طرف رغبت رکھتے ہیں۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''اُس سے اُس کے عالم بندے ہی ڈرتے ہیں اور وہ دنیا میں سے جو خدا کی نافرمانی کے امور و چیزیں ہیں وہ ان کو مس بھی نہیں کرتے۔ اور وہ اللہ کی اطاعت کی خاطر اس دنیا سے رخ

موڑ لیتے ہیں اور اس دنیا کے ایام کو غنیمت قرار دیتے ہیں۔ اور یہ ان ایام کو ان چیزوں میں بسر کرتے ہیں جو تم کو کل قیامت کے دن کے عذاب سے نجات دلا سکیں۔ پس یہ پیروی ان میں کم اور عذر سے اولیٰ اور نجات کی امید والے ہوتے ہیں۔ پس حکم و امر خدا اور اس کی اطاعت کی طرف اور جن لوگوں کی اطاعت اللہ نے واجب قرار دی ہے ان کی اطاعت کی طرف جلدی کرتے ہیں جو امور ان کے سامنے آتے ہیں۔ ان تمام میں وہ ان کی اطاعت کرتے ہیں اور جو امور ان پر وارد ہوتے ہیں ان میں وہ دنیا کے سرکشوں اور دنیا کی رنگینیوں کی اطاعت کو اللہ اور اولی الامر کی اطاعت پر مقدم نہیں کرتے"۔

اے لوگو! جان لو کہ تم سب کے سب اللہ کے بندے ہو اور ہم بھی تمہارے ساتھ اللہ کے بندے ہیں۔ ہم اور آپ سب پر اُس کا حکم ہوا ہے اور قیامت کے دن پھر حکم ہوگا۔ اور وہ یہ ہے کہ تم سب کے سب اُس کی بارگاہ میں کھڑے کیے جاؤ گے اور تم سب سے سوالات ہوں گے۔ پس اُس کے سامنے کھڑے ہوئے اور اُس کی بارگاہ میں پیش ہونے سے پہلے ان کے جوابات تیار کرو۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن کوئی نفس بھی اُس کی اجازت کے بغیر نہیں بولے گا۔

جان لو! اللہ تعالیٰ جھوٹ کی تصدیق نہیں کرے گا اور سچے کی تکذیب نہیں کرے گا۔ مستحق کا عذر رد نہیں کرے گا۔ غیر معذور کے عذر کو قبول نہیں کرے گا' بلکہ اللہ تعالیٰ کے لیے اپنی مخلوق پر اس کے رسول اور رسولوں کے بعد اُن کے اوصیاء سب حجت و دلیل قائم کریں گے۔

اے خدا کے بندو! خدا سے ڈرو اور اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ اللہ کی اطاعت اور وہ جن کی اطاعت کو اُس نے واجب قرار دیا ہے اُن کی اطاعت کرو' تا کہ تم کو ندامت اور پشیمانی نہ ہو اور خدا کے پاس گذشتہ کل کی تفریط پر ندامت یہ اللہ کے حق کو ضائع کرنے پر ہوگا اور تم اللہ تعالیٰ سے استغفار کرو اور اُس سے توبہ کرو (یعنی اُس کی طرف رجوع کرو)

کیونکہ وہ توبہ قبول کرنے والا ہے اور تمھاری بدیوں اور نافرمانیوں کو معاف کرنے والا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو وہ سب کچھ جانتا ہے۔ تم غاصب لوگوں کی بیٹھک سے بچو، ظالموں کی مدد کرنے سے پرہیز کرو اور فاسقوں کا ساتھ دینے سے اجتناب کرو۔ ان کے فتنوں سے بچو اور حرام کی کمائی سے دُوری اختیار کرو۔

جان لو! جو شخص اللہ کے اولیاء کی مخالفت کرے گا اور اللہ کے بتائے ہوئے دین کو چھوڑ کر دوسرا طریقہ زندگی اپنائے گا اور وہ اللہ کے ولی کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کے حکم پر عمل کرے گا وہ جہنم کا ایندھن بنے گا اور جہنم کی آگ اُس پر غالب آئے گی۔ اے صاحبانِ عقل اور صاحبانِ بصیرت! اس سے عبرت حاصل کرو اور اللہ نے جو تمہاری ہدایت کی ہے اس پر اُس کی حمد کرو اور جان لو کہ تم اُس کی قدرت و حکومت سے نکل کر کسی دوسرے کی حکومت میں داخل نہیں ہو سکتے اور وہ تمہارے عمل کو دیکھ رہا ہے۔ پھر تم کو اُس کی طرف محشور کیا جائے گا۔ پس اُس کی عظمت سے فائدے حاصل کرو اور نیک لوگوں کے آداب سے اپنے آپ کو مؤدب کرو۔

میں ابن زبیر کے فتنے سے خوفزدہ ہوں

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن الحسن بن علی بن الحکم عن ابی حفص الاعمش ومحمد بن سنان عن رجل من بنی اسد جمیعا عن ابی حمزة الثمالی عن علی بن الحسین (ع) قال خرجت حتی انتهیت الی هذا الحائط فاتکأت علیه فاذا رجل علیه ثوبان أبیضان فنظر فی تجاه وجهی ثم قال یاعلی بن الحسین مالی اراك کئیبا حزینا اعلی الدنیا فرزق الله حاضر للبر والفاجر قال قلت یاعلی هذا احزن وانه لکما یقول قال فقال علی الآخرة فهو وعد صادق یحکم فیه ملك قاهر قلت یاعلی هذا حزن وانه لکما تقول قال فما حزنك قلت مما تتخوف من فتنة ابن الزبیر قال

فضحك ثم قال یاعلی بن الحسین هل رأیت احداً توکل علی اللّٰہ فلم یکفه قال قلت لا ثم تطرق فاذا لیس قدامی احد۔

حدیث نمبر 34: (مختلف اسناد)

جناب ابوحمزہ ثمالی نے حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں گھر سے نکلا یہاں تک کہ میں اس دیوار تک آ گیا۔ میں نے اُس سے ٹیک لگائی۔ اچانک ایک مرد ظاہر ہوا اس نے دو سفید رنگ کے کپڑے زیب تن کیے ہوئے تھے پس وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے زین العابدینؑ! کیا وجہ ہے کہ میں آپؑ کو آج اس دنیا پر پریشان اور غمزدہ دیکھ رہا ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ کا رزق ہر نیک و بد کے لیے حاضر ہے۔ امام علیہ السلام نے فرمایا: میرا غم و حزن اس وجہ سے نہیں ہے۔ پھر اس دوسرے شخص نے کہا: یہ وہ سچا وعدہ ہے جس پر مالک قاہر نے حکم لگایا ہے۔ پھر میں نے عرض کیا: اے مولا! پھر یہ حزن کس پر ہے؟ آپؑ نے فرمایا: میں ابن زبیر کے فتنے کے بارے میں خوفزدہ ہوں۔ وہ شخص مسکرایا اور اُس نے عرض کیا: اے علی بن حسینؑ! کیا آپؑ نے دیکھا ہے کہ کوئی اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی کفایت نہ کرے؟ میں نے کہا: پھر میں نے آنکھ جھپکی تو میرے سامنے کوئی بھی نہیں تھا۔

قولِ خدا کی تفسیر

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن القاسم بن عروة عن رجل عن احدهما (ع) فی معنی قوله جل وعز کذلك یریهم اللّٰه اعمالهم حسرات علیهم قال الرجل یکسب مالا فیحرم ان یعمل فیه خیراً فیموت فیرثه غیره فیعمل فیه عملا صالحا فیری الرجل ما کسب حسنات فی میزان غیره۔

حدیث نمبر 35: (مختلف اسناد)

جناب قاسم بن عروہ نے بیان کیا ہے کہ امام علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ خدا کے اس فرمان کی تفسیر کیا ہے:

كذلك يريهم الله اعمالهم حسرات عليهم

''ایسے ہی اللہ ان کو ان کے اعمال دکھائے گا جن میں حسرت کے ساتھ دیکھیں گے''۔

آپؑ نے فرمایا: ایک مرد مال کماتا ہے اور وہ اُس سے کوئی نیک کام نہیں کرتا' واجبات ادا نہیں کرتا اور وہ مر جاتا ہے اور دوسرے لوگ اس سے ارث لیتے ہیں اور وہ اس مال سے اعمالِ خیر انجام دیتے ہیں۔ پس وہ مرد اس کے مال سے کمائی ہوئی نیکیاں دوسروں کے نامۂ اعمال میں دیکھے گا تو اس وقت اس پر حسرت کرے گا۔

ایک نیکی بھی ہمیشہ کے عذاب سے محفوظ کر دیتی ہے

وبالاسناد الأول عن علي بن مهزيار عن ابن ابي عمير عن هشام بن سالم عن ابي عبدالله (ع) قال اذا همت بخير فان الله تبارك وتعالى ربما اطلع على عبده وهو على الشيئ من طاعته فيقول وعزتي وجلالي لا اعذبك بعدها واذا همت بمعصية فلا تفعلها فان الله تبارك وتعالى ربما اطلع على العبد وهو على شيئ من معاصيه فيقول وعزتي وجلالي لا اغفر لك ابدا –

حدیث نمبر 36: (بحذف اسناد)

جناب ہشام بن سالم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم نیکی و خیر کا ارادہ رکھتے ہو تو بعض اوقات اللہ تعالیٰ اپنے بندے پر مطلع ہوتا کہ جو اس کی اطاعت میں سے کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی اس کے بعد میں تجھے ہرگز عذاب نہیں کروں گا اور جب تم کسی ایسے کام کا ارادہ کرتے ہو جو اس کی نافرمانی ہے اس کو انجام نہ دو کیونکہ اللہ تعالیٰ بعض اوقات اپنے کسی بندے کے بارے میں مطلع ہوتا ہے کہ جو ایسا کام کرنا چاہتا ہے جو اس کی نافرمانی شمار ہوتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی کہ اے میرے بندے! میں تجھے کبھی بھی معاف نہیں کروں گا۔

کوئی ایک روزہ بھی ہمیشہ کے لیے عذاب سے محفوظ کر دیتا ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن علی بن حدید عن علی بن النعمان عن حمزۃ بن حمران قال سمعت ابا عبداللہ (ع) یقول اذاھم احدکم بخیر فان العبد ربما صلی الصلوۃ وصام الیوم فقال لہ ما شئت بعدھا فقد غفرلک ۔

حدیث نمبر 37: (بحذف اسناد)

حمزہ بن حمران رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی کسی نیکی کا ارادہ کرتا ہے جب کوئی بندہ نماز ادا کرتا ہے یا ایک دن کا روزہ رکھتا ہے تو اس شخص کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو کچھ تو خدا سے چاہتا ہے وہ تجھے معاف کر دے گا۔

یقین بہتر ہے

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار قال أخبرنی ابن اسحاق الخراسانی صاحب کان لنا قال امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام یقول لاتر تابوا فتشکوا فتکفر وا ولا ترخصوا الا نفسکم فتدھنوا ولا تداھنوا فی الحق فتخسروا وان الحزم ان تتفقوا ومن الفقہ ان لا تغتروا

وان انصحکم لنفسه اطوعکم لربه وان اغشکم لنفسه اعصاکم لربه من یطع اللّٰه یأمن ویرشد ومن یعصه یخب ویندم اسألوا اللّٰه الیقین وارغبوا الیه فی العافیة وخیر ما دار فی القلب الیقین ایها الناس ایاکم والکذب فان کل راج طالب وکل خائف هارب -

حدیث نمبر 38: (مختلف اسناد)

جناب ابن اسحاق خراسانی نے ہمارے لیے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا:

اے لوگو! شک نہ کرو اگر شک کرو گے تو شکوہ کرو گے اور شکوہ کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے۔ اپنے نفسوں کو آزاد نہ چھوڑو ورنہ ختم ہو جاؤ گے۔ حق کے بارے میں فریب اور دھوکا نہ کھاؤ ورنہ خسارہ پانے والوں میں سے ہو جاؤ گے۔ جزم ویقین ہے کہ تم فقہ کا علم حاصل کرو اور فقہ میں یہ ہے کہ تم کسی کو دھوکا نہ دو تم اپنے آپ کو نصیحت کرو تا کہ تم اپنے رب کی زیادہ اطاعت کرنے والے بن جاؤ اور اگر تم نے اپنے نفس کو دھوکا دیا تو یہ اپنے رب کی سب سے زیادہ نافرمانی کرنے والا ہو جائے گا اور جو اپنے رب کی اطاعت کرے گا وہ امن میں رہے گا اور ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اپنے رب کی نافرمانی کرے گا وہ بے کار اور پشیمانی اٹھانے والا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے یقین کا سوال کرو اور عافیت میں اُس کی طرف رجوع کرو اور دل میں وارد ہونے والی سب سے بہترین چیز کا نام یقین ہے۔

اے لوگو! جھوٹ سے بچو بیں جو امید رکھتا ہے وہ طالب ہوتا ہے اور جو خائف ہوتا ہے وہ فرار کرنے والا ہوتا ہے۔

موت کو قریب سمجھو

وبالاسناد الاول عن علی بن مہزیار رفعه قال کان امیر المؤمنین صلوات اللّٰه علیه یقول قربوا علی انفسکم البعید وهونوا علیها الشدید

واعلموا ان عبداً وان ضعفت حیلته ووهنت مکیدته انه لن ینقص ما قدر اللّٰہ له وان قوی عبد فی شدة الحیلة وقوة المکیدة انه لن یزداد علی ما قدر اللّٰہ له

حدیث نمبر 39: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: تم اپنے نفسوں کے بعید کو قریب کرو (یعنی موت جو دور ہے اس کو اپنے قریب سمجھو) اور جو تمہارے نفس پر سخت ہے (یعنی موت) اس کو اپنے اوپر آسان قرار دو۔ جان لو! اے لوگو! ایک بندہ اگر اس کام کرنے کی ہمت وقدرت سے کمزور ہو اور اس کا مکر سست ہو تب بھی کوئی چیز اس سے کم نہیں کی جائے گی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقرر فرمائی ہے اور کوئی بندہ کام کرنے کی ہمت وطاقت میں قوی ہو اور اس کا مکر قوی ہو تب بھی جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے مقدر کیا ہے اس میں زیادتی نہیں کر سکتا۔

اصلاحِ نفس

وبالاسناد الأول عن علی بن مهزیار عن ابن ابی عمیر عن هشام رفعه الی ابی عبداللّٰہ (ع) کان امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام یقول للناس بالکوفة اترونی لااعلم ما یصلحکم بلی ولکنی اکره ان اصلحکم بفساد نفسی ۔

حدیث نمبر 40: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے کوفہ میں لوگوں سے فرمایا: تم یہ گمان کرتے ہو کہ میں تمہاری اصلاح کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ کیوں نہیں میں اس کے بارے میں جانتا ہوں لیکن میں نہیں چاہتا کہ اپنے نفس کے فساد کے ساتھ ساتھ

تمہاری اصلاح نہیں کرنا چاہتا۔

میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن عاصم عن فضیل الرسان عن یحیٰی بن عقیل قال قال علی علیہ السلام انما اخاف علیکم اثنتین اتباع الهوی وطول الأمل فاما اتباع الهوی فیصد عن الحق واما طول الأمل فینسی الآخرة ارتحلت الآخرة مقبلة وارتحلت الدنیا مدبرة ولکل بنون فکونوا من بنی الآخرة ولا تکونوا من ابناء الدنیا الیوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل

حدیث نمبر 41: (بحذف اسناد)

جناب یحیٰی بن عقیل رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جناب علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے فرمایا: اے لوگو! میں تم سے دو چیزوں کے بارے میں ڈرتا ہوں:

① خواہشات کی پیروی کرنے کے بارے میں،

② لمبی آرزو کرنے کے بارے میں؛ کیونکہ خواہش کی پیروی حق سے روک دیتی ہے اور لمبی آرزو آخرت کو بھلا دیتی ہے۔

اے لوگو! آخرت تمہارے سامنے اور آگے ہے اور دنیا تمہارے پیچھے ہے اور ہر ایک کے فرزند ہیں پس دنیا کے فرزند بن کر نہ رہو۔ آج عمل کا دن ہے، حساب نہیں ہوگا اور کل حساب کا دن ہوگا۔ اس دن عمل نہیں ہوگا۔

دل کو شریف بناؤ

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن فضالة عن اسماعیل عن ابی عبداللہ علیہ السلام قال کان امیرالمؤمنین علیہ السلام یقول نبه بالفکر

فيما لعل نادما وقد ندم على ما قد فرط بالامس فى جنب الله وضيع من حق الله واستغفروا الله وتوبوا اليه فانه يقبل التوبة ويعفو عن السيئات ويعلم ما تفعلون واياكم وصحبة العاصين ومعونة الظالمين ومجاورة الفاسقين احذروا فتنتهم وتباعدوا من ساحتهم واعلموا انه من خالف اولياء الله ودان بغير دين الله واستبد بامره دون امر ولى الله فى نار تلتهب تاكل ابدانا غلبت شقوتها فاعتبروا يااولى الابصار واحمدوا الله على ماهداكم واعلموا انكم لا تخرجون من قدرة الله الى غير قدرته وسيرى الله عملكم ثم اليه تحشرون فانتفعوا بالعظة وتأدبوا باداب الصالحين۔

حدیث نمبر 33: (کشف اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے کسی ایک کے بارے میں نہیں سنا جو علی بن حسین علیہ السلام سے زیادہ زاہد و پرہیزگار ہو۔ جب آپؑ زہد کے بارے میں گفتگو کرتے جو جو آپؑ کے سامنے ہوتا وہ رونا شروع کر دیتا تھا۔ ابوحمزہ ثمالیؒ فرماتے ہیں: میں نے ایک صحیفہ پڑھا جس میں آپؑ کے زہد کے بارے میں تحریر تھا اور جو کچھ اس میں تحریر تھا میں نے اسے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا۔ آپؑ نے اس کو دیکھا اور اس کی صحت کی تصدیق کی اور جو کچھ اس میں تھا اس سب کی تصدیق کی اور تحریر یوں تھی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! خداوند کریم ہمیں اور آپ لوگوں کو ظالموں کے مکر سے محفوظ رکھے حاسدوں کی بغاوت و سرکشی سے اور ظالم و جابر لوگوں کے ظلم سے اور حملے سے محفوظ رکھے۔

اے مومنو! آپ کی مصیبت ان لوگوں کی سرکشی ہے جو دنیا میں رغبت رکھنے والوں سے ہیں اور اس کی طرف مائل ہیں اور اس دنیا کے فتنے سے مفتون ہیں اور ان کی توجہ اس

قلبك وجاف عن النوم جنبك واتق اللہ ربك -

حدیث نمبر 42: (بحذف اسناد)

حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام فرماتے ہیں: اپنے دل کو فکر وسوچ کے ساتھ شریف بناؤ اور اپنے پہلو (یعنی دل کو نیند سے بیدار کرو اور اپنے رب سے ڈرتے رہو)۔

عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے اصحاب کو وعظ کرنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن رجل عن واصل بن سلیمان عن ابن سنان قال سمعت ابا عبداللہ (ع) یقول کان المسیح (ع) یقول لاصحابہ ان کنتم احبائی واخوانی فوطنوا انفسکم علی العداوۃ والبغضاء من الناس فان لم تفعلوا فلستم باخوانی انما اعلمکم لتعلموا ولا اعلمکم لتعجبوا انکم لن تنالوا ما تریدون الابترك ما تشتہون وبصبرکم علی ما تکرھون وایاکم والنظرۃ فانہا تزرع فی قلب صاحبہا الشہوۃ وکفی بہا لصاحبہا فتنۃ یاطوبی لمن یری بعینہ الشہوات ولم یعمل بقلبہ المعاصی ما ابعد ما قدفات ما ادنی ما ھو آت ویل للمغترین لوقد اریہم ما یکرھون وفارقہم ما یحبون وجاۓہم ما یوعدون وفی خلق ھذا اللیل والنہار معتبر ویل لمن کانت الدنیا ھمہ والخطایا عملہ کیف یفتضح عند ربہ ولا تکثروا الکلام فی غیر ذکراللہ فان الذین یکثرون الکلام فی غیر ذکر اللہ قاسیۃ قلوبہم ولکن لا یعلمون لا تنظروا الی عیوب الناس کانکم ربابا ولکن انظروا فی خلاص انفسکم فانما انتم عبید مملوکون الی کم یسیل الماء الی الجبل لایلین الی کم تدرسون الحکمۃ لاتلین علیہما قلوبکم عبیدالسوء لاعبید الاتقیاء ولااحرار کرام انما مثلکم کمثل الدفلی یعجب بزھرھا من یراھا ویقتل طعمہا والسلام -

حدیث نمبر 43: (مختلف اسناد)

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: عیسٰی علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم میرے بھائی اور میرے دوست ہو تم اپنے آپ کو لوگوں کی عداوت پر آمادہ رکھو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو میرے دوست نہیں ہو۔ میں تم کو اس لیے بتا رہا ہوں تا کہ تم اس کو مان لو۔ میں اس لیے نہیں بتا رہا کہ تم اس پر تعجب کرو۔ ہرگز جو کچھ تم چاہتے ہو اُس کو نہیں پاسکتے' جب تک تم اس چیز کو نہیں چھوڑتے جس کا تمہیں بہت اشتیاق ہے۔ اور جس کو تم نہیں چاہتے اُس پر صبر کرو۔ اپنے آپ کو نظر سے بچاؤ کیونکہ یہ دیکھنے والے کے دل میں شہوت و خواہش پیدا کر دیتی ہے اور اس دیکھنے والے کے لیے خود اس کا فتنہ ہی کافی ہے۔ طوبٰی اور خوش بختی ہے اُس شخص کے لیے جو شہوت و خواہش رکھنے کے باوجود بھی خدا کی نافرمانی نہیں کرتا۔ جو بعید ہے وہ فوت ہو چکی ہے اور جو قریب ہے وہ آنے والی ہے۔ دھوکے بازوں اور فریب کاروں کے لیے ہلاکت ہے۔ جس کو تم پسند نہیں کرتے۔ تم اس سے ضرور ملاقات کرو گے اور جو تم کو محبوب ہے اس سے ضرور تم جدا ہو کے رہو گے۔ اس دنیا کے شب و روز میں تمہارے لیے عبرت ہے۔ ہلاکت ہے اُس شخص کے لیے جس کے لیے پوری حکمت یہ دنیا ہو اور اس کا عمل خطا و نافرمانی ہو۔ وہ اپنے رب کے سامنے کیسے رسوا ہو گا؟ اللہ کے ذکر کے علاوہ اپنے کلام کو زیادہ نہ کرو کیونکہ ذکرِ خدا کے علاوہ اگر تمہارا کلام زیادہ ہو گا تو اس سے تمہارے دل سخت ہو جائیں گے لیکن تم کو اس کا علم نہیں ہو گا۔ لوگوں کے عیبوں کی طرف فکر نہ کرو کیونکہ تم سب رعایا ہو تم اپنے اخلاص کی طرف توجہ دو۔ کیونکہ تم سب بندے و غلام ہو۔ کافی دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ سیلاب پہاڑ سے آتا ہے لیکن وہ گرم نہیں ہوتا۔ ایسے ہی حکمت بیان کی جاتی ہے لیکن اس سے تمہارے دل نرم نہیں ہوتے کیونکہ تمہارے دل برے غلام کے دل کی مانند ہیں۔ نیک اور آزاد لوگوں کے دلوں کی مانند نہیں ہیں۔ تمہاری مثال دفلی کی مانند ہے جس چمک دیکھنے والے کو تعجب میں ڈال دیتی

ہے اور اس کا طمع غنیمت ہے۔

شہرت سے بچو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن ابی نجران عن الحسن بن بحر عن فرات بن احنف عن رجل من اصحاب امیرالمؤمنین علیہ السلام قال سمعتہ یقول تبذل ولا تشتہر واخف شخصک لئلا تذکرو تعلم واکتم واصمت تسلم واومی بیدہ الی صدرہ تسر الأبرار وتغیظ الکفار واومی بیدہ الی العامۃ–

حدیث نمبر 44: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خرچ کرو لیکن اس کی شہرت نہ کرو اور اپنے آپ کو خفیف شمار کرو تا کہ تمہیں یاد رکھا جائے۔ جانو اور پوشیدہ رکھو۔ خاموش رہو تا کہ سالم رہ سکو اور پھر آپؑ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہ نیک لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور کفار پر غضب ناک ہوتا ہے اور پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے عوام کی طرف اشارہ فرمایا۔

دو گروہوں کا ملنا

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن الحسن عن علی بن فضال قال سمعت ابا الحسن (ع) ما التقت فئتان قط الی نصر اللّٰہ اعظمہا عفواً–

حدیث نمبر 45: (بحذف اسناد)

جناب علی بن فضال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: جب دو گروہ آپس میں ملتے ہیں تو اُن میں سے اللہ کی مدد کا زیادہ حق دار وہ ہے جو ان میں سب سے زیادہ معاف کرنے والا ہے۔

موسیٰ بن عمران علیہ السلام کی مناجات

وبالاسناد الاول عن علی بن مہزیار عن الحسن بن محبوب عن هشام ابن سالم عن حبیب السجستانی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) قال ان فی التوریة مکتوبا فیما ناجی الله تعالی به موسٰی (ع) ان قال له یاموسٰی خفنی فی سر امرك احفظك من وراء عورتك واذکرنی فی خلوتك وعند سرور لذتك اذکرك عند غفلاتك واملك غضبك عمن ملکت علیه اکف عنك غضبی واکتم مکنون سری فی سریرتك واظهر فی علانیتك المداراة عنی لعدوی وعدوك من خلقی ولاتسب لی عندهم باظهار مکنون سری فتشرك عدوی وعدوك فی سبی ۔

حدیث نمبر 46: (کشف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: تورات میں مناجات موسیٰ علیہ السلام میں تحریر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ جو مناجات فرمائی ہیں ان میں ذکر فرمایا ہے: اے موسیٰ! تم اپنے پوشیدہ امور میں مجھے یاد رکھو۔ میں تیری پشت میں تیری عورت (یعنی شرمگاہ) کی حفاظت کروں گا۔ مجھے اپنی تنہائی میں اور اپنی خوشی کے مواقع پر یاد رکھو۔ میں تیری غفلت کے وقت تجھے یاد رکھوں گا۔ جن پر تو حق حکومت و برتری رکھتا ہے اُن پر اپنے غضب کو روک کر رکھو تا کہ میں اپنے غضب کو تیرے سے روک کر رکھوں اور میرے راز کو اپنے رازوں میں پوشیدہ رکھوں اور میری مخلوق میں سے جو میرے اور تیرے دشمن ہیں اُن کے ساتھ میری طرف سے مدارت (یعنی نرمی کے ساتھ پیش آنا) کا اعلانیہ اظہار کرو اور میرے پوشیدہ راز کا اُن کے سامنے اظہار کر کے مجھے گالیاں نہ دلواؤ۔ اگر تم نے اس طرح کیا تو تو میرے اور اپنے دشمن کے ساتھ مل کر مجھے گالیاں دینے میں شریک ہو جاؤ گے۔

امعہ نہ بنو

وبالاسناد الأول عن علی بن مہزیار عن ابن محبوب عن الفضل بن یونس عن ابی الحسن الأول (ع) انه قال ابلغ خیرا وقل خیرا ولا تکونن امعة قلت وما الامعة قال لاتقل انا مع الناس وانا کواحد من الناس ان رسول اللّٰه (ص) قال ایها الناس هما نجدان نجد خیر ونجد شر فما نجد الشر احب الیکم من نجد الخیر والحمدللّٰه رب العالمین وصلی اللّٰه علی سیدنا محمد وعترته الطاهرین۔

حدیث نمبر 47: (بحذف اسناد)

حضرت امام علی علیہ السلام نے فرمایا: خیر و نیکی کی تبلیغ کرو اور خیر کہو اور امعہ نہ بن جاؤ۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے عرض کیا: مولا! یہ امعہ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یوں نہ کہو کہ میں بھی لوگوں کے ساتھ ہوں اور میں بھی لوگوں میں سے ایک کی مانند ہوں کیونکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے لوگو! ہم ان دونوں کو پانے والے ہیں۔ ہم خیر کو پاتے ہیں اور شر کو بھی پاتے ہیں اور کبھی خیر کی نسبت شر کو پسند نہ کرنا۔

●●●

مجلس نمبر 24

[بروز بدھ ۲۲ رمضان المبارک سال ۱۴۰۸ ہجری قمری]

سب سے افضل کلام اللہ کی کتاب ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوغالب أحمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثنی﴾ ابن طاهر محمد بن سليمان الرازی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين بن ابی الخطاب عن محمد بن يحيیٰ الخزاز عن غياث بن ابراهيم عن ابی عبدالله الصادق جعفر بن محمد (ع) عن أبيه عن جده (ع) قال كان رسول الله (ص) اذا خطب حمدالله واثنی عليه ثم قال امابعد فان اصل الحديث كتاب وافضل الهدی هدی محمد وشر الأمور محدثاتها وكل بدعة ضلالة ويرفع صوته وتحمر وجنتاه ويذكر الساعة وقيامها حتی كأنه منذر جيش يقول صحبتكم الساعة مستكم الساعة ثم يقول بعث انا والساعة كهاتين ويجمع بين سبابتيه من ترك مالاً فلاهله ومن ترك دينا فعلی والی۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امام صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے اپنے ایک خطبے میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا:

امابعد! اصل کلام وحدیث کتاب خدا ہے اور افضل ترین ہدایت محمدؐ کی ہدایت ہے

اور سب سے شریر ترین بدعات ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ پھر آپؐ نے اپنی آواز بلند کی اور لوگوں کو اکٹھا کیا۔ پھر آپؐ نے قیامت اور اُس کے قائم ہونے کا ذکر یہاں تک فرمایا کہ گویا آپؐ ایک لشکر کو ڈرانے والے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! تم قیامت کے قریب ہو اور قیامت کی طرف تم جا رہے ہو۔ پھر آپؐ نے فرمایا: مجھے مبعوث کیا گیا اور قیامت یہ دونوں یوں آپس میں ملے ہوئے ہیں اور آپؐ نے اپنی دونوں بڑی انگلیوں کو جمع کیا (یعنی میری نبوت قیامت تک چلے گی اور میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا) تم میں سے جو اپنے ترکہ میں سے مال چھوڑ کر جائے گا وہ اُس کے اپنے خاندان والوں کے لیے ہوگا اور جو قرض چھوڑ کر جائے گا وہ میرے ذمہ یا میری طرف لوٹے گا۔

تم میرے بعد کمزور ہو جاؤ گے

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرى ﴿قال حدثنا﴾ عبد الكريم بن محمد البجلي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن على ﴿قال حدثنا﴾ زيد ابن المعدل عن ابان بن عثمان الأجلح عن زيد بن على بن الحسين (ع) قال وضع رسول الله (ص) في مرضه الذى توفى فيه رأسه فى حجر أم الفضل واغمى عليه فقطرت قطرة من دموعها على خده ففتح عينيه وقال لها مالك يا أم الفضل قال نعيت الينا نفسك واخبرتنا انك ميت فان يكن الأمر فينا فبشرنا وان يكن فى غيرنا فاوص بنا قال فقال لها النبى (ص) انتم المقهورون والمستضعفون من بعدى-

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب زید بن علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سرِ اقدس حضرت اُم الفضل رضی اللہ عنہا کی گود میں تھا۔ آپ کا وہ آخری وقت

تھا اور آپؑ بیماری اور بے ہوشی کی حالت میں تھے۔ آپؑ کے رخسارِ اقدس پر اُم الفضل کی آنکھوں سے آنسوؤں کا ایک قطرہ ٹپکا۔ آپؑ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور فرمایا: اے اُم الفضل! آپ کو کیا ہوگیا ہے؟ بی بی نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کی حالت سے ہمیں معلوم ہو رہا ہے کہ آپؐ اس دنیا سے جارہے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: اگر میری رحلت کے بعد امر (یعنی امرِ خلافت) ہمارے درمیان رہا تو اس میں ہماری خوشی ہے اور اگر یہ ہمارے غیروں کے پاس چلا گیا تو لوگوں کو میری طرف سے وصیت کرنا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپؐ نے اُم الفضل سے فرمایا: تم میرے بعد سب سے مجبور کردی جاؤ گی اور میرے بعد تم سب کو ضعیف و کمزور کردیا جائے گا۔

ایک فرقہ نجات حاصل کرنے والا ہے

﴿حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوطالب محمد بن احمد بن البهلول ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن الحسن الضریر ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن یحیٰی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنی﴾ یونس بن ارقم ﴿قال حدثنی﴾ ابوهرون العبدی عن ابی عقیل قال کنا عند امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام فقال لتفرقن هذه الامة علی ثلاثة وسبعین فرقة والذی نفسی بیده ان الفرق کلها ضالة الا من اتبعنی وکان من شیعتی۔

حدیث نمبر 3: (بحذفِ اسناد)

جناب ابوعقیل رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ ہم امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ اُمت ضرور تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری

جان ہے۔ سارے فرقے گمراہ ہوں گے سوائے اُس فرقہ یا لوگوں کے جو میری اتباع کریں گے اور وہ میرے شیعوں میں سے ہوں گے۔

اگر آپؑ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت نہ ہوتی

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن یحیٰی العطار ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسٰی عن علی بن الحکم عن هشام بن سالم عن سلیمان بن خالد عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد الصادق علیه السلام عن اباته علیهم السلام قال قال رسول اللہ (ص) لعلی (ع) یاعلی انت منی وانا منك ولیك ولی وولی ولی اللہ وعدوی عدوك وعدوی عدو اللہ یاعلی انا حرب ان حاربك وسلم لمن سالمك یاعلی لك كنز فی الجنة ذو قرینها یاعلی انت قسیم الجنة والنار لایدخل الجنة الامن عرفك وعرفته ولا یدخل النار الامن انكرته وانكرك یاعلی انت والأئمة من بعدك علی الاعراف یوم القیمة تعرف المجرمین بسیماهم والمؤمنین بعلاماتهم یاعلی لولاك لم یعرف المؤمنین بعدی۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلیؑ! آپؑ مجھ سے ہیں اور میں آپؑ سے ہوں۔ آپؑ کا دوست میرا دوست اور میرا دوست اللہ کا دوست ہے۔ آپؑ کا دشمن میرا دشمن اور میرا دشمن اللہ کا دشمن ہے۔

اے علیؑ! میری اس سے جنگ ہے جس نے آپؑ سے جنگ کی۔ اس سے دوستی و سلامتی ہے جس نے آپؑ سے دوستی وسلامتی رکھی۔

اے علیؑ! آپؑ کے لیے جنت میں خزانہ ہے اور آپؑ جنت میں ذوالقرنین ہیں۔

اے علیؑ! آپؑ جنت وجہنم کو تقسیم کرنے والے ہیں۔

اے علیؑ! جنت میں کوئی بھی داخل نہیں ہوسکے گا مگر وہ شخص جو آپؑ کی معرفت رکھتا ہوگا اور آپؑ اس کو اپنا قرار دیں گے اور جہنم میں کوئی داخل نہیں ہوگا مگر وہ جس کا آپؑ انکار کریں گے اور وہ آپؑ کا انکار کرتا ہوگا

اے علیؑ! آپؑ اور آپؑ کے بعد والے آئمہ قیامت کے دن اس مقام اعراف پر ہوں گے کہ یہاں سے مجرموں کو ان کے چہروں سے اور مومنین کو ان کی نشانیوں سے پہچان لیں گے۔

اے علیؑ! اگر آپؑ نہ ہوتے تو میرے بعد مومنین کی شناخت نہ ہوسکتی۔

وہ مجنون ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله عن أبیه ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحیٰی واحمد بن ادریس جمیعا عن علی بن محمد بن علی بن سعید الأشعری عن الحسین بن النصر بن المزاحم العطار عن أبیه عن عمرو بن شمر عن جابر بن یزید الجعفی عن ابی جعفر الباقر (ع) قال سمعت جابر بن عبدالله بن حزام الأنصاری یقول لو نشی سلمان وابوذر رحمهما الله لهؤلاء الذین ینتحلون مودتکم اهل البیت لقالوا لهؤلاء الکذابون ولو رأی هؤلاء اولئك لقالوا مجانین –

حدیث نمبر 5:(محذوف اسناد)

جناب حضرت جابر بن عبداللہ بن حزام انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اگر حضرت سلمان اور حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان لوگوں کے بارے جو اپنے آپ کو

اہل بیتؑ کی مودّت کا قائل قرار دیتے ہیں مطلع ہوجائیں تو وہ دونوں ان لوگوں کو اپنے دعویٰ میں جھوٹے قرار دیں گے اور اگر یہ لوگ ان دونوں کے عقیدہ کے بارے میں مطلع ہوجائیں تو ان دونوں کو وہ مجنون شمار کریں گے۔

جس کا اندرون قوی ہوگا تو ظاہر خود بخود قوی ہوجائے گا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن یونس بن عبدالرحمٰن عن محمد بن یاسین قال سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیه السلام یقول ما ینفع العبد یظهر حسنا ویسر سیئا الیس اذا رجع الی نفسه علم انه لیس کذلك واللّٰہ تعالی یقول ان الانسان علی نفسه بصیرۃ ان السریرۃ اذا صلحت قویت العلانیة وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد الامی وآله الطاهرین وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب محمد بن یاسین رحمتہ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بندے کے لیے فائدہ مند نہیں ہے کہ وہ نیکی کو ظاہر کرے یعنی ظاہر اس کا اچھا ہو اور اس کا باطن بُرا ہو کیا ایسا نہیں ہے جب انسان اپنے آپ کی طرف توجہ کرتا ہے تو اس کو معلوم ہوجاتا ہے کہ وہ ایسا نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: تحقیق انسان اپنے اندرون کے بارے میں خود باخبر ہے۔ جب اُس کا اندرون نیک ہوجائے گا تو اس کا ظاہر خود بخود قوی و اچھا ہوجائے گا۔

●●●

مجلس نمبر 25

[سال ۳۶۷ ہجری قمری]

حضرت ابوذر غفاری کا لوگوں کو وعظ کرنا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن محمد بن الولید ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن النصر الخزاز عن عمرو بن شمر عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین علیه السلام قال قام أبوذر الغفاری رحمه الله وصعد الکعبة ونادی انا جندب بن سکر فاکتنفه الناس فقال معاشر الناس لو ان احدکم اراد السفر لاعد ما یصلحه افما تریدون السفر یوم ما یصلحکم فقام الیه رجل وقال له ارشدنا رحمك الله فقال أبوذر رحمه الله صوم یوم شدید الحر للنشور وحج البیت الحرام لله تعالی لعظائم الامور وصلوة رکعتین فی سواد اللیل لوحشة القبور اجعلوا الکلام کلمتین کلمة خیر تقولونها وکلمة شر تسکتون عنها وصدقة منك علی مسکین لعلك تنجوبها یامسکین من یوم عسیر اجعل الدنیا درهمین أکتسبتهما درهما تنفقه علی عیالك ودرهما تقدمه لآخرتك والثالث یضر ولا ینفع فلاترده اجعل الدنیا کلمة فی طلب الحلال وکلمة للاخرة والثالثة ولا تنفع فلا تردها ثم قال قبلی

هم یوم لا ادرکہ۔

<u>**حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)**</u>

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام فرماتے ہیں: ایک دفعہ حضرت ابوذر غفاریؓ کھڑے ہوئے اور کعبہ کی چھت پر چلے گئے اور انہوں نے لوگوں کو بلند آواز سے پکارا: اے لوگو! میں جندب بن سکر ہوں۔ لوگ آپ کے اردگرد جمع ہو گئے۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! اگر تم میں سے کوئی سفر کا ارادہ کرے تو وہ اپنے سفر کے لیے زادِ راہ کو آمادہ کرتا ہے۔ تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم اُس سفر پر جانے والے ہو کہ اُس دن کے لیے تم کسی چیز کو آمادہ نہیں کر رہے۔ ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: خدا آپ پر رحم فرمائے آپ ہمیں وعظ و ہدایت فرمائیں کہ ہمیں آخرت کے سفر کے لیے کیا کچھ کرنا چاہیے۔ جناب ابوذر غفاریؓ نے فرمایا: دوبارہ زندہ ہونے والے دن کے لیے گرمی کے دن کا روزہ رکھو اور اپنے اُمور کی تنظیم کے لیے بیت الحرام کا حج کرو اور قبر کی وحشت و تنہائی کے لیے رات کی تاریکی میں دو رکعت نماز ادا کرو اور اپنی کلام کو دو باتیں قرار دو۔ ایک وہ بات جو خیر ہے وہ لوگوں سے کرو اور دوسری بات جو شر ہے اس سے اپنے آپ کو محفوظ اور دور رکھو اور مسکینوں کو صدقہ دو ممکن ہے کہ وہ صدقہ تم لوگوں کو کامیاب کر دے۔ پھر آپؓ نے فرمایا: اے مسکین! آج تو تنگ دست ہے تو اپنی دنیا کو دو درہم قرار دے۔ ایک وہ درہم جو تو نے اپنے اور اپنے اہل و عیال کے لیے خرچ کیا ہے اور دوسرے وہ درہم ہے جو تو نے اپنی آخرت کے لیے آگے روانہ کیا ہے اور تیسرا درہم وہ ہے جس میں نہ تیرا کوئی فائدہ ہے اور نہ ہی نقصان ہے پس اس سے محبت نہ کرو اور دنیا کو ایک کلمہ حلال اور دوسرا کلمہ آخرت کو قرار دے اور تیسرا کلمہ وہ ہے جو تیرے لیے کوئی فائدہ مند نہیں ہے۔ پس اس کو رد نہ کرو (یعنی اس کو نہ بولو) پھر فرمایا: ان باتوں کو میری طرف سے قبول کر اُس دن کے لیے جس دن مجھے نہ پاؤ گے۔

ہمارے نبیؐ مصطفیٰ ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ عبد الکریم بن محمد البجلی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن ابی شیبة ﴿قال حدثنا﴾ مصعب القرقستانی ﴿قال حدثنا﴾ الأوزاعی ﴿قال حدثنا﴾ شداد ابوعمار عن واثلة بن الأسقع قال قال رسول اللہ (ص) ان اللہ اصطفی من ولد ابراهیم من قریش بنی هاشم واصطفانی من بنی هاشم –

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب واثلہ بن الاسقع رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے تمام اولاد ابراہیم علیہ السلام میں سے قریش کو مصطفیٰ یعنی چنا ہوا بنایا اور پھر قریش میں سے بنوہاشم کو مصطفیٰ بنایا اور پھر بنوہاشم میں سے مجھے مصطفیٰ قرار دیا ہے۔

مومن کے قتل پر راضی ہونے والے جہنمی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن سلیمان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن النهاوندی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالخزرج الأسدی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الفضل ﴿قال حدثنا﴾ ابان بن ابی عیاش قال جعفر بن ایاس عن ابی سعیدالخدری قال وجد قتیل علی عهد رسول اللہ (ص) فخرج مغضبا حتی رقی المنبر فحمداللہ واثنی علیه ثم قال یقتل رجل من المسلمین لا یدری من قتله والذی نفسی بیده لو ان اهل السموات والارض اجتمعوا علی قتل مؤمن اورضوا به لأدخلهم اللہ النار والذی نفسی بیده لایجلد احداً احدا الاجلد غداً فی نار جهنم مثله والذی نفسی بیده لایبغضنا اهل البیت احداً الا أکبه اللہ علی وجهه فی

نار جهنم –

حدیث نمبر 3:(بخلاف اسناد)

جناب ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں ایک مقتول پایا گیا۔ پس رسولؐ خدا غضبناک ہوکر منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خدا کی حمد وثنا کے بعد آپؐ نے ارشاد فرمایا:

مسلمانوں میں سے ایک مرد قتل ہوگیا ہے اور یہ نہیں معلوم ہو رہا کہ اس کو قتل کرنے والا کون ہے۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر ایک مومن کے قتل پر تمام اہل آسمان اور تمام اہل زمین راضی ہوں یا اس مومن کو قتل کرنے میں شریک ہوجائیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو جہنم میں داخل کرے گا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر کوئی کسی کو ایک کوڑا مارے گا تو قیامت کے دن وہی کوڑا اس کو آگ کا مارا جائے گا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ہم اہل بیتؑ میں سے جو بھی ہم سے بغض رکھے گا خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

ہم ارکانِ دین اور اسلام کے ستون ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبداللّٰہ عن محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن محمد بن سنان عن مفضل بن عمر الجعفی عن جابر بن یزید عن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن أبیه عن جده (ع) قال قال رسول اللّٰه (ص) لعلی بن ابی طالب علیه السلام یاعلی انا وانت وابناك الحسن والحسین وتسعة من ولد الحسین ارکان الدین ودعائم الاسلام من تبعنا نجا ومن تخلف عنا فی النار –

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا: حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! میں اور آپؑ اور آپؑ کے دو فرزند حسن و حسین اور اولادِ حسین علیہم السلام میں سے نو فرزند امام ہوں گے جو دین کے ارکان اور اسلام کے ستون ہیں پس جو ہماری اتباع کرے گا وہ کامیاب ہوگا اور جو ہماری نافرمانی کرے گا وہ جہنم میں جائے گا۔

حق کو باطل کے ساتھ نہ ملاؤ

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن داود الحتمی اجازة ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر عبدالله بن سلیمان بن الاشعث ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عبدان ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم الحربی ﴿قال حدثنا﴾ سعید بن داود بن الزبیر ﴿قال حدثنا﴾ مالك بن انس عن عمه ابی سهل بن مالك عن أبیه قال انی لواقف مع المغیرة بن شعبة عند نهوض علی بن ابی طالب علیه السلام من المدینة الی البصرة اذ اقبل عمار بن یاسر رضی الله عنه فقال له هل لك فی الله عزوجل یامغیرة فقال واین هولی یاعمار قال تدخل فی هذه الدعوة فتلحق بمن سبقك وتسود من خلفك فقال له المغیرة او خیر من ذلك یا ابا الیقظان قال عمار وما هو قال تدخل بیوتنا ونغلق علینا ابوابنا حتی یضیئ لنا الآمر فنخرج ونحن مصرون ولا تکون کالقاطع السلسلة اراد الضحك فوقع فی الغم فقال له عمار هیهات هیهات اجهل بعد علم وعمی بعد استبصار ولکن اسمع لقولی فوالله ان ترانی الا فی الرعیل الاول فطلع علیهما امیرالمؤمنین علیه السلام فقال یا ابا الیقظان ما یقول لك الأعور فانه والله دائما یلبس الحق بالباطل ویموه فیه وان یتعلق من الدین

الا بما يوافق الدنيا ويحك يامغيرة أنها دعوة تسوق من يدخل فيها فقال له المغيرة صدقت ياامير المؤمنين ان لم اكن معك فلن اكون عليك –

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

مالک بن انس نے اپنے چچا ابو سہل بن مالک سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ جس دن علی بن ابی طالب علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کی طرف روانہ ہو رہے تھے تو میں اور مغیرہ بن شعبہ دونوں اکٹھے کھڑے تھے۔ اس وقت جناب عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے مغیرہ! کیا راہِ خدا میں جہاد کے لیے جانے پر تو آمادہ ہے؟ مغیرہ نے کہا: اے عمارؓ! کہاں کا ارادہ ہے (یعنی کہاں خوف پھیلانا ہے)۔ آپ نے فرمایا: اس دعوت میں شریک ہو جاؤ جو تجھ سے آگے جا چکے ہیں اُن کے ساتھ مل جاؤ' اور جو پیچھے رہ جائے گا وہ گمراہ ہوگا۔ پس مغیرہ نے کہا: اے ابوالیقظان! اس سے بہتر بھی ہو سکتا ہے۔ عمارؓ نے کہا: وہ کیا ہے؟ اُس نے کہا: وہ یوں ہے کہ ہم اپنے گھروں میں داخل ہو جائیں گے اور اپنے گھروں کے دروازے بند کر لیں گے یہاں تک یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔ پس ہم گھروں سے نکل آئیں گے اور پھر اپنے مقام پر جمع رہیں گے اور ہم سلسلے کو کاٹنے والے بھی نہیں ہوں گے (یعنی نسل برباد کرنے والے) پس وہ چننے کا ارادہ کر ہی رہا تھا کہ وہ غم زدہ ہو گیا۔ پس جناب عمارؓ نے اُس سے فرمایا: دُور ہو جاؤ' دُور ہو جاؤ۔ کیا علم کے بعد جاہل ہو جائیں اور بصیرت کے بعد اندھے ہو جائیں؟ لیکن میں نے تیری گفتگو کو سن لیا ہے۔ خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ تو سب سے آگے جانے والے گروہ میں سے ہے۔ پس اچانک ان دونوں کے سامنے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ظاہر ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابوالیقظان! یہ أعور (بھینگا) آپ سے کیا کہہ رہا تھا؟ خدا کی قسم! یہ ہمیشہ سے حق اور باطل کو ملانے کی کوشش کرتا ہے اور اس میں بھی محور رہتا ہے اور یہ دین میں سے اس کو مانتا ہے جو اس کی دنیا

کے موافق ہو۔ افسوس ہے تجھ پر اے مغیرہ! تجھے اس کی طرف دعوت دی جارہی ہے اگر تو اس میں چلے تو کامیاب رہے گا۔ پس مغیرہ نے کہا: اے امیرالمومنینؑ! آپؑ سچ فرما رہے ہیں لیکن اگر میں آپ کی حمایت میں نہ نکل کرسکا تو یقین رکھیں آپؑ کے خلاف بھی نہیں نکلوں گا۔

اہلِ دوزخ بھی محمدؐ وآلِ محمدؐ کا واسطہ دے کر نجات حاصل کرلیں گے

﴿حدثنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن یحیی العطار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن احمد بن یحیی عن الحسن بن علی الکوفی عن العباس بن عامر القصبانی عن احمد بن رزق اللّٰہ عن یحیی ابن ابی العلا عن جابر بن ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین عن أبیه عن جده (ع) قال قال رسول اللّٰہ (ص) انه اذا کان یوم القیمة وسکن اهل الجنة الجنة واهل النار النار مکث عبد فی النار سبعین خریفا والخریف سبعون سنة ثم انه یسأل اللّٰہ عزوجل ویناديه فیقول یارب اسألك بحق محمد واهل بیته لما رحمتنی فیوحی اللّٰہ جل جلاله الی جبرئیل (ع) ان اهبط الی عبدی فاخرجه فیقول جبرئیل وکیف لی بالهبوط فی النار فیقول اللّٰہ تبارك تعالی انه قد امرتها ان تکون علیك برداً وسلاما قال فیقول یارب فما علمی بموضعه فیقول انه فی جب من سجین فیهبط جبرئیل (ع) الی النار فیجده معقولا علی وجهه فیخرجه فیقف بین یدی اللّٰہ عزوجل فیقول اللّٰہ تعالی یاعبدی کم لبثت فی النار تناشدنی فیقول یارب ما احصیه فیقول اللّٰہ عزوجل اما وعزتی لولا ما سألتنی بحقهم عندی لاطلت هو انك فی النار ولکنه حتم علی نفسی ان لا یسألنی عبد بحق محمد واهل بیته الاغفرت له ما کان بینی وبینه وقد غفرت لك الیوم ثم

یومر به الی الجنۃ۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو جنت والے جنت میں اور جہنم والے جہنم میں چلے جائیں گے اور ایک بندہ جہنم میں ستر خریف رہے گا جبکہ ایک خریف ستر سال کی ہوگی۔ پھر وہ بارگاہِ خداوندی میں سوال کرے گا اور پکارے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! میں تیری بارگاہ میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ مجھ پر رحم فرما۔ پھر اللہ تعالیٰ جبرائیل علیہ السلام کی طرف وحی فرمائے گا کہ جاؤ میرے اس بندے کی طرف اور اس کو وہاں سے باہر نکال کر لے آؤ۔ پس جبرائیلؑ بارگاہِ خداوندی میں عرض کریں گے کہ اے میرے خدا! میں آگ میں کیسے جاؤں گا؟ پس آوازِ قدرت آئے گی: میں نے اس آگ کو حکم دے دیا ہے کہ آپؑ پر ٹھنڈی و سلامتی والی رہے۔ جبرائیلؑ عرض کریں گے: اے میرے خدا! میں اُس کے ٹھکانے اور مقام کو نہیں جانتا تو آوازِ قدرت آئے گی: وہ سجین کے کنویں میں ہے۔ پھر جبرائیلؑ جہنم میں داخل ہوں گے اور اُس بندے تک پہنچ جائیں گے اور اُس بندے کو منہ کے بل کنویں میں گرا ہوا پائیں گے اور پھر اس کو وہاں سے نکال کر باہر لے آئیں گے۔ اس کے بعد وہ بندہ بارگاہِ خدا میں کھڑا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس سے فرمائیں گے کہ اے میرے بندے! کتنی دیر جہنم میں رہنے کے بعد تو نے مجھے پکارا ہے؟ وہ جواب دے گا: اے میرے خدا! میں اُس مدت کو نہیں جانتا۔ پھر خداوند متعال فرمائیں گے: اے میرے بندے! مجھے قسم ہے اپنی عزت و بزرگی کی! تو نے مجھے جن لوگوں کا واسطہ دیا ہے میں جانتا تھا کہ تو جہنم میں ہے اور ہمیشہ رہنے والا ہے لیکن میں نے اپنے اُوپر لازم قرار دیا کہ جو بندہ مجھے محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق کا واسطہ دے کر سوال کرے گا تو میرے اور اس کے درمیان جو بھی گناہ ہوں گے میں اُن سب کو معاف کر دوں گا۔ پس میں نے آج تجھے معاف کر دیا ہے اور اس

کے بعد اُس کو جنت میں جانے کا حکم دیا جائے گا۔

ایک مسخرہ اور امام علی بن حسین علیہ السلام

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن علی ما جیلویه ﴿قال حدثنا﴾ علی بن ابراهیم عن أبیه عن محمد بن ابی عمیر عن معاویة بن عمار عن ابی عبدالله (ع) قال کان بالمدینة رجل بطال یضحك اهل المدینة من کلامه فقال یوما لهم قد اعیانی هذا الرجل یعنی علی بن الحسین (ع) فما یضحکه منی شیئ ولا بد من احتال فی ان اضحکه قال فمر علی بن الحسین (ع) ذات یوم ومعه مولیان له فجاء ذلك البطال حتی انتزع ردائه من ظهره واتبعه المولیان فاسترجعا الرداء منه والقیاه علیه وهو محتب لا یرفع طرفه من الأرض ثم قال لمولییه ما هذا فقالا له رجل بطال یضحك اهل المدینة ویستطعم منهم بذلك قال فقولا له یاویحك ان الله یوما یخسر فیه البطالون وصلی الله علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

جناب معاویہ بن عمار نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

مدینہ میں ایک مرد تھا جو مسخرہ تھا اور لوگ اس کی باتوں سے ہنسا کرتے تھے۔ ایک دن لوگوں کے سامنے اُس نے کہا کہ یہ مرد (یعنی علی بن حسین علیہ السلام) میرے سامنے آیا اور میں نے اُسے ہنسانے کی کوشش کی لیکن یہ شخص نہیں ہنسا۔ اب میرے لیے اس کو ہنسانا ضروری ہوگیا۔ کہتا ہے کہ ایک دن علی بن حسین علیہ السلام اور آپ کے چند موالی جو

آپؑ کے ساتھ تھے گزر رہے تھے کہ وہ مسخرہ آیا اور اس نے آپؑ کی عبا مبارک پیچھے سے پکڑ لی اور آپؑ کے کندھے سے گرا دی۔ آپؑ کے موالیوں نے اُس مسخرے سے آپؑ کی عبا لے لی اور دوبارہ آپؑ کے کندھے پر ڈال دی۔ اس حالت میں بھی آپؑ نے زمین سے نظر نہیں اٹھائی۔ پھر آپؑ نے اپنے موالیوں سے پوچھا کہ یہ کون تھا؟ اُنھوں نے عرض کیا کہ یہ مسخرہ تھا جس کی باتوں پر اہلِ مدینہ خوش ہوتے ہیں اور لطف اندوز ہوتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اس سے کہہ دو افسوس ہے تیرے لیے۔ ایک دن آئے گا جس دن یہ مسخرہ کرنے والے خسارے میں ہوں گے۔

●●●

مجلس نمبر 26

[بروز پیر ۲ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی آخری وصیّت

ابوالفوارس وحده ﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه حدثنى ابوحفص عمر بن محمد الصيرفى المعروف بابن الزيارت ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلى محمد بن همام الاسكافى ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مالك ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن سلامة الغنوى ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين العامرى ﴿قال حدثنا﴾ ابومعمر عن ابى بكر بن عياش عن الفجيع العقيلى ﴿قال حدثنى﴾ الحسن ابن على بن ابى طالب عليه السلام قال لما حضرت ابى الوفاة اقبل يوصى "وصية اميرالمؤمنين" (ع) للحسن (ع)

﴿فقال﴾ هذا ما اوصى به على بن ابى طالب عليه السلام اخو محمد رسول الله وابن عمه وصاحبه واوّل وصيتى انى اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً رسوله وخيرته اختاره بعلمه وارتضاه لخيرته وان الله باعث من فى القبور وسائل الناس عن اعمالهم وعالم ما فى الصدور ثم انى اوصيك ياحسن وكفى بك وصيا بما اوصانى به رسول الله (ص) فاذا كان ذلك يابنى فالزم بيتك وابك على خطيئتك ولا تكن الدنيا اكبر همك

واوصيك يابنى بالصلوٰة عند وقتها والزكوٰة فى اهلها عند محلها والصمت عند الشبهة والاقتصاد فى العمل والعدل فى الرضا والغضب وحسن الجوار واكرام الضيف ورحمة المجهود واصحاب البلاء وصلة الرحم وحب المساكين ومجالستهم والتواضع فانه من افضل العبادة وقصر الأمل وذكر الموت وازهد فى الدنيا فانك رهن موت وغرض بلاء وطريح سقم واوصيك بخشية الله فى سر امرك وعلانيته وانهاك عن التسرع بالقول والفعل واذا عرض شيئ من امر الآخرة فابدء به واذا عرض شيئ من امر الدنيا فتأن حتٰى تصيب رشدك فيه واياك ومواطن التهمة والمجلس المظنون به السوء فان قرين السوء يغير جليسه وكن لله يابنى عاملا وعن الخنا زجوراً وبالمعروف آمراً وعن المنكر ناهيا وواخ الاخوان فى الله واحب الصالح لصلاحه ودار الفاسق عن دينك والغضبة بقلبك وزايله باعمالك لئلا تكون مثله واياك والجلوس فى الطرقات ودع الممارات ومجازات من لاعقل له ولا علم واقتصد يابنى فى معيشتك واقتصد فى عبادتك وعليك فيها بالأمر الدائم الذى تطيقه والزم الصمت تسلم وقد لنفسك تغنم وتعلم الخير وكن الله ذاكراً على كل حال وارحم من اهلك الصغير ووقر منهم الكبير لاتاكلن طعاما حتٰى تصدق منه قبل اكل وعليك بالصوم فانه زكوٰة البدن وجنة لاهله وجاهد نفسك واحذر جليسك واجتنب عدوك وعليك بمجالسة الذكر واكثر من الدعاء فانى يابنى لم آلك نصحا وهذا فرق بينى وبينك واوصيك باخيك محمد خيراً شقيقك وابن ابيك وقد تعلم حبى له واما اخوك الحسين فهو ابن امك ولا اريد الوصاة بذلك والله الخليفة عليكم واياه اسأل ان يصلحكم وان يكف الطغاة البغاة

عنکم والصبر الصبر حتی یتولی اللہ الأمر ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

حدیث نمبر 4: (بحذفِ اسناد)

حضرت امام حسن علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جب میرے والدِ مکرم حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے وصیت فرمائی اور وہ وصیت یوں تھی: امام فرماتے ہیں کہ یہ وہ چیز ہے کہ جس کی علیؑ ابن ابی طالبؑ جو محمد رسولؐ اللہ کے بھائی اور اُن کے چچا کے بیٹے اور اُن کے ساتھی ہیں۔ میری پہلی وصیت یہ ہے کہ اشھد ان لا الہ الا اللہ واشھد ان محمداً رسولہ، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبودِ حقیقی نہیں ہے اور محمدؐ اس کے رسول ہیں جو تمام مخلوق سے بہتر ہیں۔ جن کو اس نے اپنے علم سے نوازا ہے اور اُن کو اپنی خیرت (یعنی نبوت) کے لیے چن لیا ہے اور تحقیق اللہ تعالیٰ مُردوں کو قبروں سے محشور کرنے والا ہے اور لوگوں سے اُن کے اعمال کے بارے میں پوچھا جائے گا اور وہ اُن کے دلوں کے رازوں کو جاننے والا ہے۔ پھر اس کے بعد فرمایا: اے میرے فرزند حسنؑ! تیرے لیے وہی وصیت کافی ہے جو رسولؐ خدا نے مجھے فرمائی تھی (یعنی اُن حالات میں جو میرے بعد تیرے لیے ہوں گے) آپؑ اپنے گھر کو لازم قرار دینا (یعنی میری طرح گوشہ نشینی اختیار کرنا) اور اپنی خطاؤں پر گریہ کرنا (یہ ہم لوگوں کو سمجھانا مقصود ہے ورنہ معصوم سے خطاء ممکن نہیں ہے) اور دنیا میں اپنا مقصود و مطلوب قرار نہ دینا۔ اے میرے بیٹے! میں آپؑ کو بروقت نماز کی وصیت کرتا ہوں اور زکوٰۃ کے اہل اور اس کے محل کی وصیت کرتا ہوں اور مقامِ شبہ (یعنی جس کے بارے میں معلوم نہ ہو کہ یہ حلال ہے یا حرام) میں اپنے آپ کو روکے رکھنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اپنے عمل میں میانہ روی رکھنا اور رضایت و غضب میں عدل اختیار کرنا (یعنی دونوں صورتوں میں اعتدال میں رہنا) اچھی ہمسائیگی، مہمان نوازی اور مہمان کا احترام کرنا اور کمزور و لاغر پر اور مصیبت زدہ پر رحم کرنا، صلہ رحمی کرنا (یعنی اپنے عزیزوں سے تعلقات قائم رکھنا) مساکین اور غرباء سے محبت

کرنا اور اُن کے ساتھ بیٹھنا اور اُن کی تواضع اور انکساری کرنا کیونکہ یہ افضل ترین عبادتوں میں سے ہے۔ آرزو اور خواہش کو کم رکھنا' موت کو یاد رکھنا' دنیا میں زُہد و پرہیزگاری اختیار کرنا' کیونکہ تم اپنی موت کے مرہون ہو۔ بلا اور مصیبت کا نشانہ ہو گے اور بیماریوں سے دُور رہنا۔ میں تمہیں پوشیدہ اور ظاہری امور میں خوفِ خدا کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمہیں جلد بازی سے منع کرتا ہوں جب تمہارے سامنے آخرت کے امور میں سے کوئی آئے تو اُس کو انجام دو اور جب دنیا کے امور میں سے کوئی امر آپ کے سامنے آئے تو اگر وہ آپ کے لیے باعثِ ہدایت و رشد ہو تو اُس کو انجام دیں۔ تہمت کے مقامات سے بچیں اور مشکوک اور برے گمان والی مجلس سے بچیں کیونکہ برا دوست اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو برا اثر دیتا ہے۔

اے میرے فرزند! خدا کے لیے عمل کرنے والے ہو جاؤ اور تکبر و جور سے دُور رہو اور نیکی کا حکم دینے والے ہو جاؤ اور برائی سے روکنے والے ہو جاؤ۔ خدا کی خاطر بھائیوں کا بھائی بن جاؤ اور نیک لوگوں سے ان کی نیکی کی وجہ سے محبت کرنا اور فاسق لوگوں کو اپنے دین سے دُور رکھو۔ دل کی نفرت اور اپنے اعمال کو زائل کرنے سے دُور رہو (یعنی ایسے کام جن سے یہ چیزیں رونما ہوں ان سے بچو) تاکہ تم اس کی مثل نہ ہو جاؤ۔ راستے میں بیٹھنے سے بچو' کھینچا تانی کو چھوڑ دو۔ جن کے پاس عقل اور علم نہ ہو اُن سے دُوری اختیار کرو۔ اے میرے فرزند! اپنی معیشت میں میانہ روی اختیار کرو۔ اپنی عبادت میں بھی میانہ روی اختیار کرو اور ان میں ہمیشگی اختیار کرو جن پر آپ قدرت اور طاقت رکھتے ہیں' زبان پر کنٹرول رکھو تاکہ سالم رہو' اپنے آپ کی قدر کرو تاکہ فائدہ مند بن سکو' نیکی و خیر کا علم حاصل کرو' ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے بن جاؤ' اپنے خاندان کے چھوٹے پر رحم کرو اور بڑے کی عزت اور احترام کرو۔ کھانا کھانے سے قبل اُس کھانے کا صدقہ دو' روزہ اپنے اُوپر لازم قرار دو کیونکہ یہ بدن کی زکوٰۃ ہے اور اپنے روزہ دار کے لیے یہ ڈھال ہے' اپنے

نفس کے خلاف جہاد کرو، ہم نشینی سے بچو، اپنے دشمن سے اجتناب کرو، اہلِ ذکر کی مجالس کو لازم قرار دو اور دعا زیادہ کرو۔

اے میرے فرزند! اس کے بعد مجھے تمہیں کوئی نصیحت نہیں کرنی ہے کیونکہ اس کے بعد میرے اور آپ کے درمیان جدائی اور فراق ہے۔ میں آپ کو آپ کے بھائی محمد (حنفیہ) کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ آپ کا بھائی ہے۔ اور تیرے باپ کا فرزند ہے اور آپ اُس کے ساتھ میری محبت کو جانتے ہیں۔ بہرحال آپ کا بھائی حسینؑ ہے وہ تیری ماں کا بیٹا ہے۔ اس لیے اُس کے بارے میں اِس قسم کی وصیت نہیں کروں گا اور اللہ تمہارا اور اُس کا محافظ ہے اور میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تمہارے معاملے کی اصلاح کرے اور باغیوں کی بغاوت وسرکشی کو تم سے دُور رکھے، صبر کرو یہاں تک کہ اللہ اس امر کا ولی ہے ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

نبی اکرمؐ نے آخری حج کے بعد فرمایا مَن کُنتُ مَولَاہُ فَعَلِیٌّ مَولَاہُ

﴿أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ الحسن ابن علی الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحق ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن کثیر عن یحی بن حماد القطان ﴿قال حدثنا﴾ ابومحمد الحضرمی عن ابی علی الهمدانی ان عبد الرحمن بن ابی لیلی قام الی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب فقال یاامیر المؤمنین انی سائلك لآخذ عنك وقد انتظرنا ان تقول من امرك شیئا فلم تقله الا تحدثنا عن امرك هذا کان بعهد رسول الله (ص) او شیء رأیته فانا قد اکثرنا فیك الاقاویل واوثقه عندنا ما قبلناه عنك وسمعناه من فیك انا کنا نقول لو رجعت الیکم بعد رسول الله (ص) لم ینازعکم فیها احد والله ما ادری اذا سئلت ما اقول ازعم ان القوم کانوا اولی بما کانوا فیه منك فان

قلت فعلی م نصبك رسول اللّٰه (ص) بعد حجة الوداع فقال ايها الناس من كنت مولاه فعلی مولاه وان تلك اولی منهم بما كانوا فيه فعلی م تتولاهم فقال امیرالمؤمنین (ع) یا عبدالرحمٰن ان اللّٰه تعالی قبض نبيه وانا يوم قبضه اولی بالناس منی بقمیصی هذا وقد كان من نبی اللّٰه الی عهد لوخزمتمونی بانفی لا قررت سمعا وطاعة وان اول ما انتقصناه بعده ابطال حقنا فی الخمس فلما رق امرنا طمعت رعیان البهم من قریش فینا وقد كان لی علی الناس لو ردوه الی عفوا قبلته وقمت به وكان الی اجل معلوم وكنت كرجل له علی الناس حق علی اجل فان عجلوا له ماله اخذه وحمدهم علیه وان اخروه اخذه غیر محمودین وكنت كرجل یاخذ السهولة هو عند الناس محزون وانما یعرف الهدی بقلة من یاخذه من الناس فاذا سكت فاعفونی فانه لوجاء امر تحتاجون فيه الی الجواب اجبتكم فكفوا عنی ما كففت عنكم فقال عبدالرحمٰن یا امیرالمؤمنین فانت لعمرك كما قال الاوّل-

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب ابو علی ہمدانی رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابی لیلی امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! میں آپ سے سوال کرنا چاہتا ہوں تا کہ میں اس کا جواب جان سکوں کیونکہ ہم آپؑ کے امر حکومت کا انتظار کر رہے ہیں۔ پس ہم وہی کچھ بیان کرتے ہیں جو آپؑ ہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ آپؑ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہیں اور یا وہ چیز جو آپؑ نے دیکھی ہے اس کو بیان کرتے ہیں جو آپ ہم سے بیان کرتے ہیں کیونکہ آپ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد میں ہیں اور یا ■ چیز جو آپؑ نے دیکھی ہے اس کو بیان کرتے ہیں کیونکہ ہم میں بہت زیادہ قیل وقال ہوتا ہے لیکن ہمارے نزدیک زیادہ قابل وثوق اور

اختلاف وہی ہے جو آپؑ سے سنا جائے' کیونکہ ہم لوگوں سے کہتے ہیں کہ اگر رسولؐ خدا کے بعد کسی بھی تنازعہ میں آپؑ کی طرف رجوع کرلیا جاتا تو تم میں سے کوئی بھی اُس میں اختلاف و تنازع نہ کرتا۔ خدا کی قسم! میں نہیں جانتا اگر مجھ سے سوال کیا جائے تو میں کیا کہوں گا؟ اور میں گمان کرتا ہوں کہ وہ قوم جن میں آپ ہیں وہ زیادہ اولویت رکھتی ہے۔ اگر آپؑ کہتے: اے علیؑ! حجۃ الوداع کے بعد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کیوں نصب فرمایا تھا اور فرمایا تھا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ: "اے لوگو! جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے"۔ اور اگر آپؑ ان میں سے اولیٰ ہیں اس چیز میں علیؑ آپؑ ان سے محبت کیوں کرتے ہیں؟

پس امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی کو اس دنیا سے اُٹھا لیا اور نبی کی وفات کے دن اس امر کے لیے میں سب سے زیادہ اولویت رکھتا تھا اور یہ امر (خلافت) میری اس قمیص کی مانند میرے لیے تھا اور یہ نبیؐ خدا کی طرف سے میرے لیے عہد تھا۔ اگر تم لوگ مجھے عاجز نہ کرتے تو میں سکون و قرار حاصل کرتا اور میری بات سننے اور اطاعت کرنے میں تو میں زیادہ حق دار تھا' لیکن رسولؐ خدا کے بعد سب سے پہلا ہمارا نقصان یہ کیا گیا کہ ہمارے حق خمس کو باطل قرار دیا گیا اور پھر جب ہمارا معاملہ اور نرم ہوا تو بڑے بڑے لوگ قریش میں سے اس معاملہ میں ہمارے ساتھ اُلجھ گئے جب کہ میرا ان لوگوں پر حق تھا۔ اگر وہ اس حق کو عافیت کے ساتھ میری طرف پلٹا دیتے اور میں اس کو قبول کرتا اور اس پر قائم ہو جاتا اور یہ ایک وقت مقررہ تک تھا۔ اور میں اس مرد کی مانند ہوں کہ جس کا لوگوں پر حق ہے' ایک خاص وقت تک' پس اگر وہ لوگ اس کے حق کو اس وقت تک ادا کرتے ہیں وہ ان کی تعریف بھی کرتا ہے اور اپنا حق بھی حاصل کرتا ہے اور اگر وہ حق ادا کرنے میں تاخیر کرتے ہیں تو وہ لوگ اُس کے نزدیک قابلِ تعریف نہیں رہتے۔ اور میں اس مرد کی مانند ہوں جو سہولت کو حاصل کرتا ہے' جب کہ وہ لوگوں کے

نزدیک محزون و مغموم ہے۔ (یعنی اِن کی طرف سے غم وحزن اٹھاتا ہے)۔ ہدایت حاصل کرنے والے ہمیشہ لوگوں میں سے کم ہوتے ہیں۔ پس اگر خاموش رہوں تو مجھے عافیت میں قرار دیتے ہیں۔ تحقیق اگر کوئی امر آ جائے جس میں یہ جواب کے محتاج ہوں تو میں تم کو جواب دوں گا۔ جس چیز کو میں تم سے روک کر رکھتا ہوں اُس کو تم بھی مجھ سے روک کر رکھو۔ عبدالرحمٰن نے کہا: اے امیرالمومنینؑ! آپؑ ہمیشہ صحیح و سالم رہیں جیسا کہ پہلے اُس نے کہا تھا۔

لوگ منافقت کرتے ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابو الطيب الحسين بن محمد النحوی ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن الحسين ﴿قال حدثنا﴾ ابوحاتم عن ابی عبيدة قال كان نابغة الجعدی ممن يتأله فی الجاهلية وانكر الخمر والسكرا وهجر الاوثان والأزلام وقال فی الجاهلية كلمته التی قال فيها—

الحمد لله لا شريك له　　　من لم يقلها لنفسه ظلما

وكان يذكر دين ابراهيم والحنيفة ويصوم ويستغفر ويتوقی اشياء لغواً فيها ووفد علی رسول اللّٰه (ص) فقال

اتيت رسول اللّٰه اذجاء بالهدی　　　ويتلوا كتابا كالمجرة نشرا

وجاهدت حتی ما احس ومن معی　　　سهيلا اذا مالاح ثم تعورا

وصرت الی التقوی ولم اخش كافراً　　　وكنت من النار المخوفة زجرا

وقال وكان النابغة علوی رأی وخرج بعد رسول اللّٰه (ص) مع امير المؤمنين علی بن ابی طالب عليه السلام الی صفين فنزل ليلة ضاق به وهو يقول:

لقد علم المصران والعراق ان عليا فحلها العتاق

ابيض حجاج له رواق وامه غالا بها الصداق

اكرم من شد به نطاق ان الاولى جاروك لا افاقوا

لكم سباق ولهم سباق قد علمت ذلكم الرفاق

سقتم الى نهج الهدى وساقوا الى التى ليس لها عراق

فى ملة عادتها النفاق

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

ابوحاتم نے ابوعبیدہ سے بیان کیا کہ نابغہ جعدی اُن افراد میں سے تھا جو زمانۂ جاہلیت میں اولویت کا قائل تھا۔ وہ شراب اور نشہ آور چیزوں سے پرہیز کرتا تھا اور بت پرستی اور قماربازی سے اجتناب کرتا تھا اور وہ زمانۂ جاہلیت میں بھی یہ کلمات ادا کیا کرتا تھا۔

الحمد لله لا شريك له

من لم يقلها لنفسه ظلما

"تمام حمد ہے اللہ کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے اور جو
اس کلمہ کا اقرار نہیں کرتا اُس نے اپنے آپ پر ظلم کیا ہے"۔

وہ دینِ ابراہیمؑ اور دینِ حنیفہ کو یاد کیا کرتا تھا' روزہ رکھتا تھا' استغفار کرتا اور لغو و بے ہودہ چیزوں سے اجتناب کرتا تھا اور وہ رسولِ خداؐ کی خدمت میں قاصد بن کر آیا اور اُس نے عرض کیا:

اتيت رسول الله اذجاء بالهدى

ويتلوا كتابا [illegible] نشرا

"میں رسولِ خداؐ کے پاس آیا ہوں کیونکہ وہ ہدایت لائے ہیں اور
اس کتاب کی تلاوت کرتے ہیں اور اس کو بیان کرتے ہیں"۔

وجاهدت حتی ما احس ومن معی

سہیلا اذا مالاح ثم تعورا

''اور میں جہاد کرتا ہوں یہاں تک کہ میں اور جو میرے ساتھ ہے وہ اس کو آسان نہیں جانتا جب وہ ظاہر ہوتی ہے پھر سخت ہوتی ہے''۔

وصرت الی التقوی ولم اخش کافراً

وکنت من النار المخوفة زجرا

''میں تقویٰ کی طرف منتقل ہوتا اور میں کسی کافر سے نہیں ڈرتا اور میں جہنم سے بہت ڈرتا ہوں''۔

راوی بیان کرتا ہے کہ نابغہ جعدی علوی عقیدہ رکھتا تھا (یعنی شیعۂ علیؑ تھا) اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد امیر المومنین علی علیہ السلام کے ساتھ تھا۔ وہ جنگِ صفین میں آپؑ کے ساتھ تھا۔ رات کو آپؑ کے پاس آیا تھا اور اس نے دل تنگ ہو کر یوں کہا:

لقد علم المصران والعراق

ان علیا فحلها العتاق

''تحقیق یہ دونوں شہر اور سارا عراق جانتا ہے کہ علیؑ ایک کریم بہادر مرد ہے''۔

ابیض جحاج له رواق

وامه غالا بها الصداق

وہ چمکتے ہوئے چہرے والا ہے اور آپؑ کی مادر اس کا مرتبہ بھی بلند ہے''۔

اکرم من شد به نطاق

ان الاولی جاروك لا افاقوا

اور ہر بولنے والے سے زیادہ وہ کریم ہے تیرے لیے اس کا قرب
سزاوار ہے نا کہ تم کا اس سے جدا ہونا"۔

لکم سباق ولهم سباق
قد علمت ذلكم الرفاق

"تمہارے لیے سبقت ہے اور اُن کے لیے سبقت اور میں جان چکا
ہوں اس میں تمہارے لیے نرمی ہے"۔

سقتم الى نهج الهدى وساقوا
الى التى ليس لها عراق

"تم ہدایت کے راستہ پر چل رہے ہو اور تم چلو اُس کی طرف کہ جس
کا کوئی کنارہ نہیں ہے"۔

فى ملة عادتها النفاق

"لوگوں کی عادت ہے کہ وہ منافقت کرتے ہیں"۔

مکارمِ اخلاق دس ہیں

﴿قال أخبرنى﴾ ابو القاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ على بن الحسين بن موسى بن بابويه ﴿قال حدثنا﴾ على بن ابراهيم بن هاشم عن احمد بن محمد بن عيسى عن الهيثم بن ابى مسروق النهدى عن يزيد بن اسحق عن الحسن بن عطية عن ابى عبدالله جعفر ابن محمد (ع) قال المكارم عشر فان استطعت ان تكون فيك فلتكن فانها تكون فى الرجل ولا تكون فى ولده وتكون فى ابنه ولا تكون فى ابيه فى العبد ولا تكون فى الحرقيل وما هى يارسول الله قال صدق اللسان وصدق الباس واداء الامانة وصلة الرحم واقراء الضيف واطعام السائل والمكافاة

علی الصنایع والتذمم للجار والتذمم للصاحب ورأسہن الحیاء۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: مکارمِ اخلاق دس چیزیں ہیں: اگر تو استطاعت اور قدرت رکھتا ہے تو ان کو اپنے اندر پیدا کرو کیونکہ یہ وہ اخلاق ہیں جو اگر ایک مرد میں پائے جاتے ہیں تو اس کے بیٹے میں نہیں ہوتے اور اگر یہ بیٹے میں پائے جاتے ہیں تو ضروری نہیں کہ باپ میں بھی موجود ہوں اور اگر غلام میں پائے جاتے ہیں تو ضروری نہیں ہیں کہ آزاد میں بھی پائے جاتے ہوں (یعنی یہ موروثی نہیں ہیں بلکہ ان کو حاصل کرنا پڑتا ہے) عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ: وہ کیا ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: وہ یہ ہیں:

① زبان کا سچا ہونا ② لباس کا صاف ہونا ③ امانت ادا کرنا ④ صلہ رحمی کرنا ⑤ مہمان کی عزت واحترام کرنا ⑥ سائل کو کھانا کھلانا ⑦ اپنے ماتحت لوگوں کو پورا پورا بدلہ دینا (یعنی جن سے کام کروایا جائے) ⑧ ہمسائے کی حفاظت کرنا ⑨ اپنے ساتھی کی حفاظت کرنا ⑩ اور ان سب کا رئیس حیا ہے۔

چھ میں سے کوئی ایک بھی انسان میں ہو وہ اس کا دفاع کرے گی

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ القاسم ابن محمد بن حماد ﴿قال حدثنی﴾ عبید بن یعیش ﴿قال حدثنا﴾ یونس ابن بکیر قال أخبرنا یحیی بن ابی حبه ابو الحیات الکلبی عن ابی العالیة قال سمعت ابا امامة یقول قال رسول اللّٰہ (ص) من عمل بواحدة منہن جادلت عنه یوم القیمة حتی تدخله الجنة تقول أی رب قد کان یعمل بی فی الدنیا الصلوٰة والزکوٰة والحج والصیام واداء الامانة وصلة الرحم۔

حدیث نمبر 5: (بحذفِ اسناد)

جناب ابوعالیہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوامامہ سے سنا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

جو شخص چھ چیزوں میں سے کسی ایک کو بھی انجام دے گا قیامت کے دن وہ اس شخص کا دفاع کرے گیں یہاں تک کہ اُس کو جنت میں داخل کرائیں گیں اور بارگاہِ خدا میں عرض کریں گیں: اے میرے خدایا! اس نے دنیا میں میرے پر عمل کیا ہے اور وہ یہ ہیں:
① نماز پڑھنا ② زکوٰۃ ادا کرنا ③ حج بجالانا ④ روزہ رکھنا ⑤ امانت کا ادا کرنا ⑥ صلۂ رحمی کرنا۔

حجۃ البالغہ کیا ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ أبوالقاسم جعفر بن محمد ﴿قال حدثني﴾ محمد بن عبدالله بن جعفر الحميري عن أبيه هرون بن مسلم عن مسعدة بن زياد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) وقد سئل عن قوله تعالى فلله الحجة البالغة فقال ان الله تعالى يقول للعبد يوم القيمة عبدي أكنت عالما فان قال نعم قال افلا عملت بما علمت وان قال كنت جاهلا قال له أفلا تعلمت حتى تعمل فيخصمه وذلك الحجة البالغة وصلى الله على سيدنا ونبينا محمد النبي وعترته وسلم تسليماً -

حدیث نمبر 6: (بحذفِ اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ کی تفسیر پوچھی گئی کہ اس سے مراد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ انسان سے پوچھے گا: اے میرے بندے! کیا تو عالم تھا؟ اگر اس نے عرض

کیا: ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا: پھر تو نے اپنے علم کے مطابق عمل کیوں نہیں کیا؟ اور اگر وہ عرض کرے گا: خدایا! میں جاہل تھا تو آواز قدرت آئے گی پھر تو نے علم حاصل کیوں نہیں کیا، تاکہ عمل کرتا۔ پس اس کے ساتھ مخاصمہ کرے گا اور یہ مراد ہے اللہ کے لیے حجت بالغہ ہے۔

مجلس نمبر 27

[بروز ہفتہ ۷ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

حضرت سلمان فارسیؓ کی صبح و شام کی دعا

ابو الفوارس وحدہ ﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد ابن محمد بن النعمان ادام اللہ حراستہ ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مدرك بن تمام الشيباني ﴿قال حدثنا﴾ زكريا بن الحكم الراسبي ﴿قال حدثنا﴾ خلف بن تميم ﴿قال حدثنا﴾ بكر بن حبيش عن ابي شيبة عن عبد الملك بن عمر عن ابي قرة عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال قال النبي (ص) ياسلمان اذا اصبحت فقل اللهم انت ربي لا شريك لك اصبحنا واصبح الملك لله لا شريك له تقولها ثلاثا واذا امسيت فقل مثل ذلك فانهن يكفرن ما بينهن من خطيئة -

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے سلمانؓ! جب تو صبح کرے تو یوں دعا کیا کرو: اللهم انت ربي لا شريك لك اصبحنا واصبح الملك لله لا شريك له۔ اس دعا کو تین مرتبہ پڑھا کرو اور جب شام ہو تو بھی اسی طرح کے کلمات ادا کرو۔ اللهم انت ربي لا شريك لك

اصبحنا واصبح الملك للہ لا شریک لہ ۔یہ کلمات پورے دن کے تمام گناہوں کا کفارہ بن جاتے ہیں۔

بیماری اور فقر سے نجات حاصل کرنے کے لیے دعا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن الحسن المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم الحسن بن علی بن الحسن البرقی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن مروان قال حدثنا ابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسٰی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن علی عن أبیہ (ع) قال فقد رسول اللّٰہ (ص) رجلا من اصحابہ ثم رآہ بعد ذلک فقال ما ابطاء بک عنا فقال السقم والفقر یارسول اللّٰہ فقال النبی (ص) الا اعلمک دعوات تدعوا بہن فیذھب اللّٰہ عنک السقم وینفی عنک الفقر قال لہ بلی بابی انت وامی یارسول اللّٰہ (ص) قال قل لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ توکلت علی الحی الذی لا یموت الحمدللّٰہ الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل وکبرہ تکبیرا۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد علیہ السلام نے اپنے والد محترم علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب میں سے ایک صحابی تھا جو ایک عرصہ تک غائب رہا۔ جب رسولؐ خدا نے اس کو دوبارہ دیکھا تو فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تو اتنے دن غائب رہا ہے؟ اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! بیماری اور فقر کی وجہ سے میں غیر حاضر رہا ہوں۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: کیا میں تجھے ایک ایسی دعا کی تعلیم نہ دوں کہ جس کے پڑھنے سے بیماری اور فقر دور ہو جائے۔ اس نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں آپؐ ضرور تعلیم فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

لَا حَولَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى الحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا وَّلَمْ يَكُن لَّهُ شَرِيكٌ
فِي الْمُلْكِ وَلَمْ يَكُن لَّهُ وَلِيٌّ مِّنَ الذُّلِّ وَكَبِّرْهُ تَكْبِيرًا -

ماہِ رمضان کی فضیلت

﴿قال أخبرني﴾ ابوالطيب الحسين بن محمد التمار ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن احمد الساهد ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسين احمد بن محمد بن ابى مسلم ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن جليس الرازى ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن الحكم العرنى ﴿قال حدثنا﴾ هشام بن الوليد عن حماد بن سليمان السدوسى ﴿قال أخبرنا﴾ ابوالحسن على بن محمد السيرا فى ﴿قال حدثنا﴾ الضحاك بن مزاحم عن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب انه سمع النبى (ص) يقول ان الجنة لتنجد[1] وتزين من الحول الى الحول لدخول شهر رمضان فاذا كان اوّل ليلة منه هبت ريح من تحت العرش يقال لها المثيرة تصفق ورق اشجار الجنان وحلق المصاريع فيسمع لذلك طنين لم يسمع السامعون احسن منه ويبرزن الحور العين حتّى يقفن بين شرف الجنة فينادين هل من خاطب الى الله فيزوجه ثم يقلن يارضوان ما هذه الليلة فيجيبهن بالتلبية ثم يقول ياخيرات حسان هذه اوّل ليلة من شهر رمضان قد فتحت ابواب الجنان للصائمين من امة محمد (ص) ويقول له عزوجل يارضوان افتح ابواب الجنان يامالك اغلق ابواب جهنم عن الصائمين من

۱- تنجد الشيئ ارتفع والبيت زينة -

امة محمد (ص) ياجبرئيل اهبط الارض فصفد مردة الشياطين وغلهم بالأغلال ثم اقذف بهم في لجج البحار حتى لا يفسدوا على امة حبيبي صيامهم قال ويقول الله تبارك وتعالى في كل ليلة من شهر رمضان ثلاث مرات هل من سائل فاعطيه سؤله هل من تائب فاتوب اليه هل من مستغفر فاغفرله من يقرض الملئ غير المعدم الوفي غير الظالم قال وان الله تعالى في آخر كل يوم من شهر رمضان عندالافطار الف الف عتيق من النار فاذا كان ليلة الجمعة ويوم الجمعة اعتق في كل ساعة منها الف الف عتيق من النار وكلهم قد استوجب العذاب فاذا كان في آخر شهر رمضان اعتق الله في ذلك اليوم بعد دما اعتق من اول الشهر الى آخره فاذا كانت ليلة القدر امر الله تعالى جبرئيل يهبط في كتيبة من الملائكة الى الأرض ومعه لوآء اخضر فيركز اللوآء على ظهر الكعبة وله ستمائة جناح منها جناحان لا ينشرهما الا في ليلة القدر فينشرهما تلك الليلة فيجاوزان المشرق والمغرب ويبث جبرئيل والملائكة في هذه الليلة فيسلمون على كل قائم وقاعد مصل وذاكر ويصافحونهم ويؤمنون على دعائهم حتى يصلح الفجر فاذا طلع الفجر نادى جبرئيل (ع) يامعشر الملائكة الرحيل الرحيل فيقولون ياجبرئيل فما صنع الله في حوائج المؤمنين من امة محمد (ص) فيقول ان الله نظر اليهم في هذه الليلة فعفر عنهم وغفرلهم الا اربعة فقال رسول الله (ص) وهؤلاء الأربعة مدمن الخمر والعاق لوالديه والقاطع للرحم والمشاحن فاذا كانت ليلة الفطر وهي تسمى ليلة الجوائز اعطى الله العاملين اجرهم بغير حساب فاذا كانت غداة يوم الفطر بعث الله الملائكة في كل البلاد فيهبطون الي الأرض ويقفون على افواه السكك فيقولون يا امة محمد

اخرجوا الی رب کریم یعطی الجزیل ویغفر العظیم فاذا برزوا الی مصلاهم قال اللّٰہ عزوجل للملائکۃ ملائکتی ما جزآء الأجیر اذا عمل عملہ قال فتقول الملائکۃ الھنا وسیدنا جزاؤہ ان توفی اجرہ قال فیقول اللّٰہ عزوجل فانی اشھدکم ملائکتی انی قد جعلت ثوابھم من صیامھم شھررمضان وقیامھم فیہ رضائی ومغفرتی یاعبادی سلونی فوعزتی وجلالی لا تسألونی الیوم فی جمعکم لآخرتکم ودنیاکم الا اعطیتکم وعزتی لاسترن علیکم عوراتکم ما راقبتمونی وعزتی لاجرنکم ولا افضحکم بین یدی اصحاب الحدود انصرفوا مغفور لکم قد ارضیتمونی ورضیت عنکم قال فتفرح الملائکۃ وتستبشر ویھنئ بعضھا بعضا بما یعطی ھذہ الامۃ اذا افطروا -

حدیث نمبر 3: (مختصر اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

ماہِ رمضان کے شروع ہوتے ہی جنت کو بلند کیا جاتا ہے اور اس کے گھروں کو مزین کیا جاتا ہے اور مختلف طریقوں سے جنت کو آراستہ اور مزین کیا جاتا ہے۔ پس جب پہلی رمضان کی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے ایک ہوا چلتی ہے اس کا نام مثیرہ ہے۔ وہ جنت کے درختوں کے پتوں کو اس طرح ہلائے گی کہ وہ آپس میں ٹکرائیں گے اور ان سے ایک ساز پیدا ہوگا کہ کسی سننے والے نے اُس سے بہتر کوئی ساز نہیں سنا ہوگا اور حورالعین سامنے آئیں گی یہاں تک کہ وہ جنت کے فرش پر کھڑی ہوں گیں اور آواز دیں گیں: کیا کوئی ہے جو خدا کی خوشنودی کی خاطر ہم سے شادی کا مطالبہ کرے تا کہ اس سے شادی کی جائے۔ اس کے بعد وہ رضوانِ جنت سے کہیں گیں کہ آج کون سی رات ہے؟ پس ان کو پکار کر جواب دیں گے: اے بہت زیادہ احسان کرنے والوں کی خیرات! آج رمضان کی

پہلی رات ہے۔ پس حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اُمت میں سے روزہ داروں کے لیے جنت کے سارے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ جنت کے رضوان کو حکم دے گا کہ جنت کے تمام دروازے کھول دے اور جہنم کے مالک (داروغہ) کو حکم دیا جائے گا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت کے روزہ داروں کے لیے جہنم کے تمام دروازے بند کر دے۔ اے جبرائیلؑ! زمین پر اُتر جاؤ اور تمام مردود شیاطین کو جمع کر و اور ان کو سخت انداز میں طوق اور زنجیر سے جکڑ دو۔ پھر ان کو سمندر کی گہرائی میں پھینک دو تاکہ وہ میرے حبیب کی اُمت کے روزہ داروں کا روزہ خراب نہ کرسکیں۔

آپؐ نے فرمایا: ہر رات اللہ تعالیٰ تین دفعہ اعلان کرتا ہے کوئی سوال کرنے والا کہ وہ سوال کرے اور میں اُس کے سوال کو عطا کروں؟ کیا کوئی توبہ کرنے والا ہے تاکہ وہ توبہ کرے اور میں اس کی توبہ کو قبول کروں۔ کیا کوئی مجھ سے مغفرت طلب کرنے والا ہے کہ وہ مجھ سے مغفرت طلب کرے اور میں اُس کو بخش دوں؟ اور جو قرض دے کسی ایسے شخص کو جو مصیبت زدہ ہے اور وہ ادا نہ کرسکتا ہو اور وہ ظالم بھی نہ ہو۔ آپؐ نے فرمایا: ہر روز ماہ رمضان میں روزے کے آخر میں افطار کے وقت اللہ تعالیٰ دس لاکھ افراد روزہ دار کو جہنم کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب رمضان میں جمعہ کی رات اور جمعہ کا دن ہوتا ہے تو ہر گھنٹے میں دس لاکھ افراد کو نار جہنم سے نجات عطا فرماتا ہے اور یہ لوگ جہنم کی آگ کے مستحق ہوتے ہیں اور جب آخری دن آتا ہے تو اوّل ماہ سے لے کر آخرت تک جتنے لوگوں کو نجات دی جاچکی ہوتی ہے ان کی تعداد کے برابر آخری دن میں اور لوگوں کو اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے نجات عطا فرماتا ہے اور جب شب قدر آتی ہے تو اللہ تعالیٰ جبرائیلؑ کو حکم دیتا ہے اور جبرائیل علیہ السلام فرشتوں کو ایک پورے لشکر کے ساتھ زمین پر نازل ہوتا ہے اور اُن کے ہاتھ میں سبز رنگ کا پرچم ہوتا ہے اور وہ اس پرچم کو کعبہ کی چھت پر لہراتا ہے اور اس کے چھ سو (۶۰۰) پھریرے ہوتے ہیں اور اُن میں سے دو پھریرے

ایسے ہوتے ہیں جو سوائے شب قدر کے باقی راتوں میں ان کو نہیں لہرایا جاتا۔ ان دونوں کو شب قدر میں لہرایا جاتا ہے' یہاں تک کہ وہ مشرق و مغرب سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جبرائیلؑ اور دوسرے فرشتوں کو اس رات مبعوث کرتا ہے تا کہ اس رات میں جو بھی مصلّی عبادت پر کھڑا ہو یا بیٹھا ہے یا ذکرِ خدا کر رہا ہے' اُس کو سلام کریں اور ان سے مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں' یہاں تک کہ طلوع فجر ہو جائے اور جب طلوع فجر ہو جاتی ہے تو جبرائیلؑ فرشتوں کو آواز دیتا ہے' کوچ کرو' کوچ کرو۔ وہ فرشتے جبرائیلؑ سے پوچھتے ہیں کہ اے جبرائیلؑ! احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اُمت میں سے مومنین کی حاجات کے ساتھ کیا کیا جائے گا۔ وہ جواب دے گا کہ اللہ تعالیٰ اُن پر اپنی نظرِ رحمت فرمائے گا اور پھر اُن کو بخش دے گا اور ان کے ہر گناہ کو بخش دے گا' سوائے چار قسم کے لوگوں کے۔ عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! وہ چار لوگ کون ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

① ہمیشہ شراب نوشی کرنے والا

② والدین کا عاق شدہ

③ قطع رحمی کرنے والا

④ لوگوں کو دشمن رکھنے والا۔

جب عید الفطر کی رات آتی ہے تو اس رات کو انعام والی رات کا نام دیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس رات میں عمل کرنے والوں کو اُن کے اعمال کا بغیر حساب اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ہر شہر میں فرشتوں کو مبعوث فرماتا ہے اور وہ زمین پر نازل ہوتے ہیں اور وہ ہر راستہ کے شروع میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور آواز دیتے ہیں:

اے محمدؐ کی اُمت والو! اپنے رب کریم کی طرف نکلو وہ تمہیں انعام دے اور عظیم بخشش عطا کرے۔ جب لوگ اپنے اپنے نماز گاہوں میں چلے جاتے ہیں اور نمازِ عید الفطر

ادا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرماتا ہے: اے میرے فرشتو! جب عمل کرنے والا عمل کرے تو اس کی اُجرت کیا ہوگی؟ فرشتے آواز دیں گے: اے ہمارے رب و سردار! جب عمل کرنے والا عمل کرے تو اس کی اُجرت پوری ادا کرنی چاہیے۔ پس آواز قدرت آئے گی: اے میرے فرشتو! میں تم کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں اُن لوگوں کے رمضان کے روزوں اور رمضان میں عبادت کرنے کا اجر و ثواب میں نے اپنی رضایت اور مغفرت کو قرار دیا۔ اے میرے بندو! آج مجھ سے سوال کرو۔ پس مجھے اپنی عزت و بزرگی کی قسم! آج تم سب اگر اپنی دنیا اور آخرت کے بارے میں سوال کرو گے تو میں ضرور تم کو عطا کروں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! میں تمہارے عیوب کو تمہارے لیے پوشیدہ رکھوں گا اور تمہاری شرمگاہوں کی حفاظت کروں گا اور مجھے اپنی عزت کی قسم! آج میں تمہیں ضرور اجر دوں گا اور جہنم کے اصحاب کے سامنے تمہیں ہرگز رسوا نہیں کروں گا۔ اب تم اپنے گھروں کو چلے جاؤ اس حالت میں کہ تم کو بخش دیا گیا ہے اور تم مجھ سے راضی ہو جاؤ جبکہ میں تم سے راضی ہو چکا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: ملائکہ خوش ہو جائیں گے اور ایک دوسرے کو بشارت دیں گے اور ایک دوسرے کو مبارک باد دیں گے اور یہ سب کچھ ان کو عیدالفطر کے دن افطار کے وقت ملے گا۔

امیرالمومنین علیہ السلام اپنے محبت کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه القمي رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبدالله ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن بن علي بن فضال عن عاصم بن حميد الحناط عن ابي حمزة الثمالي عن حبيش بن المعتمر قال دخلت على امير المؤمنين علي بن ابي طالب عليه السلام وهو في الرحبة متكئا فقلت

السلام علیك یا امیرالمؤمنین ورحمة الله وبرکاته کیف اصبحت قال فرفع رأسه ورد علی فقال اصبحت محبا لمحبنا ومبغضا لمن یبغضنا ان محبنا ینتظر الروح والفرج فی کل یوم ولیلة وان مبغضنا بنی بناه فاس بنیانه علی شفا جرف هار فکان بنیانه هار فانهار به فی نار جهنم یا ابا المعتمر ان محبنا لا یستطیع ان یبغضنا وان مبغضنا لا یستطیع ان یحبنا ان الله تبارك وتعالی جبل قلوب العباد علی حبنا وخذل من یبغضنا فلن یستطیع محبنا بغضنا ولن یستطیع مبغضنا حبنا ولمن یجتمع حبنا وحب عدونا فی قلب احد ما جعل الله لرجل من قلبین فی جوفه یحب بهذا قوما ویحب بالآخر اعدائهم ۔

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

جناب حبش بن معتمر رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرت امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا کہ آپ اپنے گھر کے صحن میں تکیہ لگا کر تشریف فرما تھے۔ پس میں نے عرض کیا: یا امیرالمؤمنینؑ! اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔ آپؑ نے آج صبح کیسے کی؟ آپؑ نے سرِ اقدس اٹھایا اور مجھے میرے سلام کا جواب دیا اور فرمایا: آج میں نے صبح اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے ساتھ محبت رکھنے والوں سے محبت کروں اور جو مجھ سے بغض و عداوت رکھتے ہیں پس میں بھی اُن سے بغض و عداوت رکھتا ہوں اور میں شب و روز اُن کے لیے وسعت اور راحت کی خواہش کرتا ہوں اور اُن کا منتظر رہتا ہوں۔ تحقیق ہمارے ساتھ بغض رکھنے والا جو گھر یا مکان بناتا ہے تو اُس کی بنیاد جہنم کے کنارے پر ہے اور اُن کی بنیاد بھی گرم ہے اور ان کے گھروں میں جو نہریں ہیں وہ بھی جہنم کی آگ کی ہوں گی۔ اے ابو معتمر! ہمارا محب ہمارے ساتھ بغض و عداوت نہیں کرسکتا اور ہمارا دشمن ہمارے ساتھ محبت نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے

ہمارے پاس ہے۔ کتاب خدا کے امین ہم ہیں۔ ہم لوگوں کو خدا اور اُس کے رسولؐ کی طرف دعوت دیتے ہیں اور خدا اور اُس کے رسولؐ کے دشمن کے مقابلے میں جہاد کی طرف بلانے والے ہیں۔ اور خدا کے امر اور حکم پر شدت کے ساتھ کاربند رہنے کی طرف اور اس کی رضایت وخوشی کو حاصل کرنے کی طرف دعوت دیتے ہیں۔ نماز کو قائم کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرنے کی اور حج بیت اللہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ ماہ رمضان کے روزے رکھنے کی دعوت دیتے ہیں اور اپنے خاندان کے ساتھ پورا پورا انصاف کرنے کی دعوت دیتے ہیں؛ لیکن مجھے معاویہ بن ابوسفیان اُموی اور عمرو بن عاص سہمی دونوں پر تعجب ہے کہ وہ اپنے ہی چچا کے بیٹے کے خون کے طالب ہیں۔ خدا کی قسم! میں رسولؐ خدا کی کبھی مخالفت نہیں کرسکتا اور میں اُن کے حکم کی نافرمانی نہیں کرسکتا۔ اور میں ہر مقام پر باطل کو روکنے اور حق وفرائض پر عمل درآمد کرانے کی پوری طاقت سے کوشش کروں گا جو طاقت اللہ تعالیٰ نے مجھے عطا فرمائی ہے اور اس پر میں اس کی حمد کرتا ہوں۔ جب رسولؐ خدا کی وفات ہوئی تو آپ کا سر اقدس میری گود میں تھا اور آپ کو غسل دینے کی ولایت و ذمہ داری میرے سپرد تھی۔ میں غسل دے رہا تھا اور آپؐ کے جسد اطہر کو فرشتے بدلتے تھے۔ خدا کے مقرب فرشتے غسل میں میرے ساتھ تھے۔ خدا کی قسم! اُمتِ محمدؐ نے آپؐ کے جانے کے بعد ہر اختلافی مورد میں باطل کو حق پر فوقیت دی۔ مگر وہ مورد کہ جس میں خدا نے چاہا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا: امیرالمومنینؑ! آپ کو آگاہ کردیا ہے کہ یہ اُمت اس پر قائم نہیں رہ سکتی۔ پس تمام لوگ متفرق ہوئے اور اُن کی بصیرت ختم ہوچکی تھی۔

اصحاب اور علی علیہ السلام کے علم کا توازن

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد ﴿قال حدثنا﴾ زید بن

الحسین الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن نجیح ﴿قال حدثنا﴾ جندل ابن والق الثعلبی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن محمد بن عمر الماری عن ابی زید الأنصاری عن سعید بن بشر عن قتادة عن سعید المسیب قال سمعت رجلا یسأل ابن عباس عن علی بن ابی طالب علیه السلام فقال له ابن عباس ان علی بن ابی طالب صلی القبلتین وبایع البیعتین ولم یعبد صنما ولا وثنا ولم یضرب علی رأسه بزلم ولا قدح ولد علی الفطرة ولم یشرك بالله طرفة عین فقال الرجل لم اسألك عن هذا وانما سألتك عن حمله سیفه علی عاتقه یختال به حتیٰ البصرة فقتل اربعین الفاثم سار علی الشام فلقی حواجب العرب فضرب بعضهم ببعض حتیٰ قتلهم ثم اتی النهروان وهم مسلمون فقتلهم عن آخرهم فقال له ابن عباس اعلی اعلم عندك ام انا فقال لو کان علی اعلم عندی منك ما سألتك قال فغضب ابن عباس حتیٰ اشتد غضبه ثم قال ثکلتك امك علی علمنی وکان علمه من رسول الله (ص) ورسول الله علمه الله فوق عرشه فعلم النبی من الله وعلم علی من النبی (ص) وعلمی من علم علی (ع) وعلم اصحاب محمد (ص) کلهم فی علم علی (ع) کالقطرة الواحدة من سبعة ابحر–

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

جناب سعید المسیب رحمتہ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عباس سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے بارے میں سوال کیا تو ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

تحقیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام وہ ہیں جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی ہے۔ دونوں بیعتیں کیں، کبھی بت پرستی نہیں کی اور وہ فطرتِ اسلام پر

پیدا ہوئے اور اُن میں کسی قسم کا کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔ آپؑ نے ایک لمحہ کے لیے بھی شرک نہیں کیا' اس مرد نے کہا: اے ابن عباس! میں نے اُن کے بارے میں آپ سے سوال نہیں کیا' بلکہ میں نے صرف اور صرف یہ سوال کیا ہے کہ علیؑ نے جو بصرہ میں (یعنی جنگِ جمل) تلوار سے حملہ کیا اور وہاں چالیس ہزار آدمیوں کو قتل کیا اور پھر شام کی طرف رخ کیا اور وہاں بھی عرب کے ایک حواجب (سورماؤں) سے ملاقات کی اور ان کو ایک دوسرے سے مارا اور پھر ان کو بھی قتل کیا' پھر نہروان میں آئے اور وہاں بھی قتل و غارت کی حالانکہ یہ سب مسلمان تھے۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: یہ بتاؤ تمہارے نزدیک علیؑ زیادہ عالم ہیں یا میں؟ اس نے جواب دیا: اگر علیؑ میرے نزدیک اعلم ہوتے تو میں آپ سے سوال کیوں کرتا؟ ابن عباس رضی اللہ عنہ غضب ناک ہوئے اور اُن کا غصہ بہت زیادہ ہو گیا۔ پھر فرمایا: تیری ماں تیرا ماتم کرے۔ علی علیہ السلام نے مجھے علم عطا فرمایا اور علی علیہ السلام کو رسولؐ خدا نے علم عطا فرمایا ہے اور رسولؐ خدا کو اللہ تعالیٰ نے عرش پر علم عطا فرمایا ہے۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم اللہ تعالیٰ سے ہے اور علیؑ کا علم رسولؐ خدا کے علم سے ہے' اور میرا علم علیؑ کے علم سے ہے۔ تمام اصحاب محمدؐ کا علم علی علیہ السلام کے علم کے مقابلے میں ایسے ہے جیسے سات سمندروں کے مقابلے میں ایک قطرہ۔

اے عیسیٰؑ اپنی آنکھوں کے آنسو مجھے دو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللہ ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن بن الولید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن علی بن اسباط عن علی بن ابی حمزۃ عن ابی بصیر عن أبی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال اوحی اللّٰہ تعالٰی الی عیسٰی بن مریم (ع) یاعیسٰی ھب لی من عینیك الدموع ومن قلبك الخشوع واكحل عینك بمیل الحزن اذا

ضحك البطالون وقم على قبور الأموات فنادهم بالصوت الرفيع لعلك تأخذ من موعظتك منهم وقل انى لاحق بهم فى اللاحقين وصلى الله على سيدنا محمد النبى وآله الطاهرين --

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

جناب ابوبصیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابوعبداللہ امام صادق علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی طرف وحی فرمائی:

اے عیسیٰؑ! اپنی آنکھوں کے آنسوؤں اور اپنے دل کا خشوع مجھے ہبہ کرو اور اپنی آنکھوں کا سرمہ میرے حزن کو قرار دو۔ جب باطل پرست ہنس رہے ہوں اور مردوں کی قبروں پر جا کر کھڑے ہو جاؤ اور ان کو بلند آواز کے ساتھ پکارو شاید وہ ان کے مواعظ سے کچھ حاصل کر سکیں اور ان کو بتاؤ کہ میں بھی آپ کے پیچھے آنے والوں کے ساتھ آ رہا ہوں۔

●●●

مجلس نمبر 28

[بروز پیر ۹ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

تین گناہوں کا عذاب جلدی ملتا ہے

ابو الفوارس ﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد ابن محمد بن النعمان ادام اللہ تأییدہ ﴿قال حدثنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد ابن علی الزیات ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن جعفر بن اعین ﴿قال حدثنا﴾ معمر ابن یحییٰ الشدی ﴿قال حدثنا﴾ شریک بن عبداللہ القاضی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق الهمدانی عن أبیه عن امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (ع) قال قال رسول اللہ (ص) ثلاثة من الذنوب تعجل عقوبتها ولا یوخر الی الآخرة عقوق الوالدین والبغی علی الناس وکفر الاحسان--

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

تین گناہ ایسے ہیں جن کی عقوبت وعذاب بہت جلدی اس دنیا میں مل جاتا ہے اور اس کو آخرت کے لیے مؤخر نہیں کیا جاتا اور وہ یہ ہیں: ① والدین کے حقوق (نافرمانی) ② لوگوں پر سرکشی کرنا اور ③ احسان ونعمت کا کفر کرنا

نجاشی بادشاہ کا جناب جعفر رضی اللہ عنہ کو بدر کے بارے میں خبر دینا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسين احمد بن الحسين بن اسامة البصري اجازة ﴿قال حدثني﴾ عبيدالله بن محمد الواسطي ﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر بن محمد يحيىٰ ﴿قال حدثني﴾ هرون بن مسلم بن سعدان ﴿قال حدثنا﴾ مسعدة بن صدقة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد عليه السلام انه قال ارسل النجاشي ملك الحبشة الى جعفر بن ابي طالب (ع) واصحابه فدخلوا عليه وهو في بيت له جالس على التراب وعليه خلقان الثوب قال فقال جعفر بن ابي طالب فاشفقنا منه حين رأيناه على تلك الحال فلما ان رأى ما بنا وتغير وجوهنا قال الحمدلله الذي نصر محمداً (ص) واقرعيني فيه الا ابشركم فقلت بلى ايها الملك فقال انه جائتني الساعة من نحو ارضكم عين من عيوني فأخبرني ان الله قد نصر نبيه محمداً (ص) واهلك عدوه واسر فلان وفلان وقتل فلان وفلان وفلان التقوا بواد يقال له بدر لكأني انظر اليه حيث كنت ارعى لسيدي هناك وهو رجل من بني ضمرة فقال له جعفر ايها الملك الصالح فما لي اراك جالسا على التراب وعليك هذه الخلقان فقال ياجعفر انا نجد فيما انزل الله على عيسىٰ صلوات الله ان من حق الله على عباده ان يحدثوا له تواضعا عندما يحدث لهم من النعمة فلما احدث لي نعمة نبيه محمد (ص) احدثت لله هذا التواضع قال فلما بلغ النبي (ص) ذلك قال لأصحابه ان الصدقة تزيد صاحبها كثرة فتصدقوا يرحمكم الله وان التواضع يزيد صاحبه رفعة فتواضعوا يرفعكم الله وان العفو يزيد صاحبه عزة فاعفوا يعزكم الله۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

دلوں کو ہماری محبت کے ساتھ مضبوط کیا ہے اور ہمارے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کیا ہے۔ جو ہمارا محب ہے وہ ہمارا دشمن نہیں ہو سکتا اور جو ہمارا دشمن ہے وہ ہمارا محب نہیں ہو سکتا اور اللہ تعالیٰ ہماری محبت اور ہمارے دشمنوں کی محبت ایک دل میں جمع نہیں کرتا اور اللہ تعالیٰ نے کسی شخص کے لیے دو دل بھی نہیں بنائے کہ ایک میں ایک قوم کی محبت ہو اور دوسرے میں ان کے دشمن کی محبت پائی جائے۔

ہم اہلِ بیت رحمتِ خدا ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالطيب الحسين بن محمد النحوي التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن ﴿قال حدثنا﴾ ابونعيم ﴿قال حدثنا﴾ صالح بن عبد الله ﴿قال حدثنا﴾ هشام عن ابي مخنف عن الأعمش عن ابي اسحاق السبيعي عن الأصبغ بن نباته رحمه الله قال ان اميرالمؤمنين عليه السلام خطب ذات يوم فحمد الله واثنى عليه وصلى الله على النبي (ص) ثم قال ايها الناس اسمعوا مقالتي وعوا كلامي ان الخملاء من التجبر والتموه من التكبر وان الشيطان عدو حاضر يعدكم الباطل الا ان المسلم اخو المسلم ولا تنابزوا ولا تخاذلوا فان شرايع الدين واحدة وسبله قاصدة من اخذ بها لحق ومن تركها غرق ومن فارقها محق ليس المسلم بالخائن اذا ائتمن ولا بالمخالف اذا وعد ولا بالكذب اذا نطق نحن اهل بيت الرحمة وقولنا الحق وفعلنا القسط ومنا خاتم النبيين وفينا قادة الاسلام وامناء الكتاب ندعوكم الى الله ورسوله والى جهاد عدوه والشدة في امره وابتغاء رضوانه والى اقام الصلوة وايتاء الزكوة وحج البيت وصيام شهر رمضان وتوفير الفيئ لاهله الا وان اعجب العجب ان معوية بن ابي سفيان الأموي وعمرو بن العاص السهمي يحرضان الناس على طلب دم ابن عمهما واني والله لم

اخالف رسول اللّٰہ (ص) قط ولم اعصه فی امره فقط اقیه بنفسی فی المواطن التی تنکص فیها الأبطال وترعد فیها الفرائص بقوة اکرمنی اللّٰہ بها فله الحمد ولقد قبض النبی (ص) وان رأسه لفی حجری ولقد ولیت غسله بیدی تقلبه الملائکة المقربون معی وایم اللّٰہ ما اختلفت امة بعد نبیها الاظهر باطلها علی حقها الا ما شاء اللّٰہ قال فقام عمار بن یاسر رضی اللّٰہ عنه فقال اما امیرالمؤمنین فقد اعلمکم ان الامة لم تستقم علیه فتفرق الناس فقد نفدت بصائرهم۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

جناب اصبغ بن نباتہ رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپؑ نے پہلے خدا کی حمد کو بیان فرمایا اور پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلواۃ و درود پڑھی' اس کے بعد فرمایا:

اے لوگو! میری گفتگو کو غور سے سنو اور میری کلام کو محفوظ کرلو۔ تحقیق خود پسندی' تکبر کی علامت ہے اور اپنے آپ کو تکبر سے بچاؤ کیونکہ شیطان تمہارا کھلم کھلا دشمن ہے' جو تم کو باطل کی دعوت دیتا ہے' آگاہ ہو جاؤ کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے۔ ایک دوسرے کو بُرے القابات سے نہ پکارو۔ اور نہ ہی ایک دوسرے کو رسوا و ذلیل کرو۔ تحقیق دین کا قانون سب کے لیے ایک ہے اور اس کے صلۂ رحمی میں میانہ روی ہے۔ جس شخص نے اسے اخذ کیا وہ کامیاب ہوا' اور جو اس کو چھوڑ دے گا وہ غرق ہو جائے گا اور جو شخص اس میں تفرقہ ڈالے گا وہ اس کو مٹانے والا ہے۔ مسلمان کو جب کوئی امانت دی جائے تو وہ اس میں خیانت نہیں کرتا اور جب وہ وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ جب بولتا ہے تو جھوٹ نہیں بولتا۔ ہم اہل بیتؑ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہیں۔ ہمارا قول برحق ہے۔ ہمارا فعل (یعنی کام) عدل و انصاف پر مبنی ہے۔ خاتم الانبیاءؐ ہم میں سے ہیں۔ اسلام کی قیادت

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ حبشہ کے بادشاہ نجاشی نے جناب جعفر رضی اللہ عنہ اور ان کے ساتھیوں کو اپنے پاس بلایا۔ جب یہ حضرات اُس کے پاس گئے تو وہ اپنے گھر کے صحن میں مٹی پر بیٹھا ہوا تھا اور اس کے جسم پر دو بوسیدہ چادریں تھیں۔ جناب جعفرؓ فرماتے ہیں کہ جب ہم نے اس کو اس حالت میں دیکھا تو ہمیں اس پر رحم آیا۔ جب اس نے ہمیں دیکھا تو ہمارے چہروں کی رنگت تبدیل ہو گئی (یعنی ہمیں حیرانگی ہوئی) اور وہ اُس وقت ہوئی جب اُس نے کہا:

تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کی جس نے اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد فرمائی ہے اور اس میں میری آنکھوں کو ٹھنڈک عطا فرمائی ہے۔ کیا میں تم لوگوں کو بشارت نہ دوں۔ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں اے بادشاہ! اُس نے کہا: ابھی میرا ایک جاسوس آپ کے وطن سے آیا ہے اور اُس نے مجھے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی مدد کی ہے اور اُن کے دشمنوں کو ہلاک کیا ہے۔ فلاں فلاں اسیر وقید بن گئے ہیں اور فلاں فلاں قتل ہو چکے ہیں اور یہ جنگ بدر کے مقام پر ہوئی ہے۔ گویا میں اس کی طرف دیکھ رہا ہوں اور میں اپنے سردار کے لیے مویشی چرا رہا ہوں۔ وہاں میرا جاسوس بنی ضمرہ سے ایک مرد ہے (یعنی جس نے مجھے یہ خبر دی ہے)۔

پس جناب جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے بادشاہ! کیا وجہ ہے کہ ہم آپ کو اس حالت میں دیکھ رہے ہیں کہ آپ زمین پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ پر بوسیدہ دو چادریں ہیں۔ پس اُس نے کہا: اے جعفرؓ! میں نے جناب عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہونے والی کتاب (انجیل) میں پایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر حق یہ ہے کہ جب بھی وہ لوگوں کے ساتھ گفتگو کریں اور ان کو کوئی اچھی خبر دیں تو اُن کے لیے انکساری و تواضع کا اظہار کریں۔ جب میں آپ کو اللہ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نصرت کے بارے میں خبر دے رہا ہوں تو میرے لیے لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع و انکساری کا اظہار

کروں۔ امام فرماتے ہیں: جب اس کی خبر نبی اکرمؐ کو ہوئی تو آپؐ نے اپنے اصحاب سے فرمایا:

صدقہ اپنے صاحب کے لیے زیادتی کا موجب بنتا ہے لہٰذا آپ صدقہ دیا کریں تاکہ اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے اور تواضع و انکساری اپنے صاحب کے لیے بلندی کا موجب بنتی ہے۔ پس تم بھی تواضع اور انکساری کرو تاکہ اللہ تعالیٰ بلند کرے اور عفو اور بخشش اپنے صاحب کے لیے عزت کا باعث بنتی ہے۔ پس معاف کرو تاکہ اللہ تعالیٰ تم کو عزت عطا فرمائے۔

حضرت امام سجاد علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد ﴿قال حدثني﴾ ابي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد ابي عيسٰى عن هرون بن مسلم عن مسعدة بن صدقة قال سألت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ص) ان يعلمني دعاء ادعو به في المهمات فأخرج الي اوراقا من صحيفة عيقة انتسخ ما فيها فهو دعاء جدي علي ابن الحسين زين العابدين للمهمات فكتبت ذٰلك على وجهه فما كربني شيئ قط واهمني الادعوت به ففرج الله همي وكشف غمي وكربي واعطاني سؤلي وهو۔

اللهم هديتني فلهوت ووعظت فقسوت وابليت الجميل فعصيت وعرفت فاصررت ثم عرفت فاستغفرت فأقلت فعدت فسترت فلك الحمد الهي تقحمت اودية هلاكي وتخللت شعاب تلفي تعرضت فيها لسطواتك بحلوها لعقوباتك ووسيلتي اليك التوحيد وزريعتي اني لم اشرك بك شيئا ولم اتخذ معك الهاً وقد خررت اليك من نفسي واليك يفر المسئ انت

مفزع المضيع حظ نفسه فلك الحمد الهي فكم من عدو انتضى على سيف
عداوته وشحذلي ضبة مديته وارهف لي شباحده وداف قواتل سمومه
وسدد نحوى صوائب سهامه ولم تنم عنى عين حراسته واظهر ان
يسومني المكروه ويجرعني ذعاف مرارته فنظرت يا الهي الى ضعفي عن
احتمال الفوادح وعجزي عن الانتصار ممن قصدني بمحاربته ووحدتي
في كثير عدد من ناوني وارصد لي البلاء فيما لم يعمل فيه فكري
فابتدأتني بنصرك وشددت ازري بقوتك ثم فللت لي حده وصيرته من بعد
جمع وحده واعليت كعبي عليه وجعلت ما سدده مردوداً عليه فرددته لم
يشف غليله ولم يبرد حرارة غيظه قد عض على اشواه وادبر مولياً قد
اخلفت سراياه وكم من باغ بغاني بمكائده ونصب لي اشراك مصائده
ووكل بي تفقد رعايته واضبأ الى السبع لصائده وانظار الانتهار
الفريسته فناديت يا الهي مستغيثاً بك واثقاً بسرعة اجابتك عالماً انه لن
يضطهد من اوى لي ظل كنفك ولن يفزع من لجاء الى معاقل انتصارك
فحصنتني من بأسه بقدرتك وكم من سحائب مكروه قد جليتها وغواشي ..
كربات كشفتها لاتسئل عما تفعل ولقد سئلت فاعطيت ولم تسئل فابتدأت
فاستميح فضلك فما اكديت ابيت الا احساناً وابيت الاتقحم حرمات
وتعدي حدودك من الغفلة عن وعيدك فلك الحمد الهي من مقتدر لايغلب
وذي اناة لا يعجل هذا مقام من اعترف لك بالتقصير وشهد على نفسه
بالتضيع اللهم اني اتقرب بالمحمدية الرفيعة واتوجه اليك بالعلوية البيضاء
فاعذني من شر ما خلقت وشر من يريد بي سوء فان ذلك لا يضيق عليك
في وجدك ولايتكادك في قدرتك وانت على كل شيئ قدير اللهم ارحمني

بترك المعاصى ما ابقيتنى وارحمنى بترك تكلفى مالا يغنينى وارزقنى
حسن النظر فيما يرضيك عنى والزم قلبى حفظ كتابك كما علمتنى
واجعلنى اتلوه على ما يرضيك عنى ونور به بصرى واوعه سمعى
واشرح به صدرى وفرج به عن قلبى واطلق به لسانى واستعمل به بدنى
واجعل فى من الحول والقوة ما يسهل ذلك على فانه لاحول ولا قوة الا بك
اللهم اجعل ليلى ونهارى ودنياى وآخرتى ومنقلبى ومثواى عافية منك
ومعافاة وبركته منك اللهم انت ربى ومولاى وسيدى واملى والهى
وغياثى وسندى وخالقى وناصرى وثقتى ورجائى لك محياى ومماتى
ولك سمعى وبصرى وبيدك رزقى واليك امرى فى الدنيا والآخرة
ملكتنى بقدرتك وقدرت على بسلطانك لك القدرة فى امرى وناصيتى
بيدك لا يحول احدون رضاك برأفتك ارجو رحمتك وبرحمتك ارجو
رضوانك لا ارجو ذلك بعملى وقد عجز عنى عملى وكيف ارجو ما قد
عجزعنى اشكو اليك فاقتى وضعف قوتى وافراطى فى امرى وكل ذلك
من عندى وما انت اعلم به منى فاكفنى ذلك كله اللهم اجعلنى من رفقاء
محمد حبيبك وابراهيم خليلك ويوم الفزع من الآمنين فامنى وببشرك
فبشرنى وفى ظلالك فاظلنى وبمفازة من النار فنجنى ولا تسمنى السوء
ولا تجرى ومن الدنيا فسلمنى وحجة يوم القيمة فلقنى وبذكرك مذكرنى
ولليسرى فيسرنى وللعسرى فجنبنى والصلوة والزكوة ما دمت حيافالهمنى
ولعبادتك فقونى وفى الفقه ومرضاتك فاستعملنى ومن فضلك فارزقنى
ويوم القيمة فبيض وجهى حسابا يسيرا فحاسبنى وبقبيح عملى فلا
تفضحنى وبهداك فاهدنى وبالقول الثابت فى الحيوة الدنيا والآخرة

فثبتنی وفی صلوتی وصیامی ودعائی ونسکی وشکری ودنیای وآخرتی فبارك لی والمقام المحمود فابعثنی وسلطانا نصیرا فاجعل لی وظلمی وجہلی واسرافی فی امری فتجاوز عنی ومن فتنة المحیی والممات فخلصنی ومن الفواحش ما ظهر منہا وما بطن فنجنی ومن اولیائك یوم القیمة فاجعلنی وادم لی صالح الذی اتیتنی وبالحلال عن الحرام فاغنینی وبالطیب عن الخبیث فاكفنی اقبل بوجہك الكریم الی ولا تصرفه عنی والی صراطك المستقیم فاهدنی ولما تحب وترضی لوفقنی اللهم انی بك من الریاء والسمعة والكبریاء والاعجاب والخیلاء والفخر والبذخ والاشر والبطر والاعجاب والجبریة فنجنی واعوذبك من العجز والبخل والشح والحسد والحرص والمنافسة والغش واعوذبك من الطمع والطبع والہلع والجزع والزیغ والقمع واعوذبك من البغی والظلم والاعتداء والفساد والفجور والفسوق واعوذبك من الخیانة والعدوان والطغیان رب واعوذبك من المعصیة والقطیعة والسیئة والفواحش والذنوب واعوذبك من الاثم والمآم والحرام والمحرم والخبیث وكل ما لاتحب واعوذبك من الشیطان ومكره وبغیه وظلمه وعداوته وشركه وزبانیته وجنده واعوذبك من شر ما خلقت من دابة وهامة اوجن او انس مما یتحرك واعوذبك من شر ما ینزل من السماء وما یعرج فیہا ومن شر ماذرء فی الأرض وما یخرج منہا واعوذبك من شر كل كاهن وساحر وزاجر ونافث وراق رب اعوذبك من شر كل حاسد وطاغ وباغ ونافس وظالم ومقید ... واعوذبك من العمی والصم والبكم والبرص والجذام والشك والریب واعوذبك من الكسل والفشل والعجز او تفریط والعجلة

والتضيع والتقصير والابطاء واعوذبك من شر ما خلقت فی السموات والأرض وما بینهما وما تحت الثری رب واعوذبك من الفقر والحاجة والفاقة والمسألة والضیعة والعائلة واعوذبك من القلة والذلة واعوذبك من الضیق والشدة والقید والحبس والوثائق والسجون والبلاء وكل مصیبة لاصبرلی علیها آمین رب العالمین اللهم اعطنا كل الذی سألناك وزدنا من فضلك علی قدر جلالك وعظمتك بحق لا اله الا انت العزیز الحکیم۔

حدیث نمبر 3: (کشف اسرار)

جناب سعدہ بن صدقہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے عرض کیا: آپؑ مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں کہ جس کو میں مشکلات میں پڑھ سکوں۔ آپؑ نے مجھے چند ورق عطا فرمائے جو تحریر شدہ تھے۔ آپؑ نے فرمایا: جو کچھ اس میں تحریر ہے وہ میرے جد علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کی دعا ہے جو وہ مہمات کے لیے پڑھا کرتے تھے۔ پس میں نے اس کو یاد کرلیا ہے۔ جب بھی مجھے کوئی مصیبت یا مشکل پیش آتی ہے تو میں اس دعا کو پڑھتا ہوں تو خدا میری مشکل کو حل کر دیتا ہے اور غم کو دور کر دیتا ہے۔ مصیبت کو ٹال دیتا ہے اور میرا سوال مجھے عطا کرتا ہے اور وہ دعا یہ ہے: (جس کی عبارت عربی متن میں موجود ہے اور ترجمہ پیش خدمت ہے)

اے میرے معبود! تو نے میری رہنمائی کی مگر میں غافل رہا' تو نے چند نصیحت کی مگر میں سخت دلی کے باعث متاثر نہ ہوا' تو نے مجھے عمدہ نعمتیں بخشیں مگر میں نے نافرمانی کی۔ پھر یہ کہ جن گناہوں سے تو نے میرا رخ موڑا جب کہ تو نے مجھے اس کی معرفت عطا کی۔ تو میں نے (گناہوں کی برائی کو) پہچان کر توبہ و استغفار کی جس پر تو نے مجھے معاف کردیا اور پھر گناہوں کا مرتکب ہوا تو تو نے پردہ پوشی سے کام لیا۔

اے میرے معبود! تیرے ہی لیے حمد و ثنا ہے۔ میں ہلاکت کی وادیوں میں پھاندا اور تباہی و بربادی کی گھاٹیوں میں اترا۔ ان ہلاکت خیز گھاٹیوں میں تیری قہرمانی سخت گیریوں اور اُن میں در آنے سے تیری عقوبتوں کا سامنا کیا۔ تیری بارگاہ میں میرا وسیلہ تیری وحدت و یکتائی کا اقرار ہے۔ اور میرا ذریعہ صرف یہ ہے کہ میں نے کسی چیز کو تیرا شریک نہیں جانا اور تیرے ساتھ کسی کو معبود نہیں ٹھہرایا۔ اور میں اپنی جان کو لیے تیری رحمت و مغفرت کی جانب گریزاں ہوں اور ایک گنہگار تیری ہی طرف بھاگ کر آتا ہے اور ایک التجا کرنے والا جو اپنے حظ و نصیب کو ضائع کر چکا ہو تیرے ہی دامن میں پناہ لیتا ہے۔ کتنے ہی ایسے دشمن تھے جنہوں نے شمشیر عداوت کو مجھ پر بے نیام کیا اور میرے لیے اپنی چھری کی دھار کو باریک اور تندی و سختی کی باڑ کو تیز کیا۔ اور پانی میں میرے لیے مہلک زہروں کی آمیزش کی اور کمانوں میں تیروں کو جوڑ کر مجھے نشانہ کی زد پر رکھ لیا اور ان کی تعاقب کرنے والی نگاہیں مجھ سے ذرا غافل نہ ہوئیں۔ اور دل میں میری ایذا رسانی کے منصوبے باندھتے اور تلخ جرعوں کی تلخی سے مجھے پیہم تلخ کام بناتے رہے۔

اے میرے معبود! ان رنج و آلام کی برداشت سے میری کمزوری اور مجھ سے آمادہ پیکار ہونے والوں کے مقابلہ میں انتقام سے میری عاجزی اور کثیر التعداد دشمنوں اور ایذا رسانی کے لیے گھات لگانے والوں کے مقابلہ میں میری تنہائی تیری نظر میں تھی جس کی طرف سے میں غافل اور بے فکر تھا کہ تو نے میری مدد میں پہل اور اپنی قوت اور طاقت سے میری کمر مضبوط کی۔ پھر یہ کہ اس کی تیزی کو توڑ دیا اور اس کے کثیر ساتھیوں (کو منتشر کرنے) کے بعد اسے یکہ و تنہا کر دیا اور مجھے اس پر غلبہ و سربلندی عطا کی اور جو تیر اس نے اپنی کمان میں جوڑے تھے وہ اسی کی طرف پلٹا دیے۔ چنانچہ اس حالت میں تو نے اسے پلٹا دیا کہ نہ تو وہ اپنا غصہ ٹھنڈا کر سکا اور نہ اس کے دل کی تپش فرو ہو سکی۔ اس نے اپنی بوٹیاں کاٹیں اور پیٹھ پھرا کر چلا گیا اور اس کے لشکر والوں نے بھی اسے دغا دیا اور کتنے ہی

ایسے ستم گر تھے جنھوں نے اپنے مکروفریب سے مجھ پر ظلم وتعدی کی اور اپنے شکار کے جال میرے لیے بچھائے اور اپنی نگاہ جستجو کا مجھ پر پہرا لگا دیا اور اس طرح گھات لگا کر بیٹھ گئے جس طرح درندہ اپنے شکار کے انتظار میں موقع کی تاک میں گھات لگا کر بیٹھتا ہے۔ درآنحالیکہ وہ میرے سامنے خوشامدانہ طور پر خندہ پیشانی سے پیش آتے اور (درپردہ) انتہائی کینہ توز نظروں سے مجھے دیکھتے تو جب اے خدائے بزرگ و برتر ان کی بدباطنی و سرشتی کو دیکھا تو انہیں سر کے بل انہی کے گڑھے میں الٹ دیا اور انہیں انہی کے غار کے گہراؤ میں پھینک دیا اور جس جال میں مجھے گرفتار دیکھنا چاہتے تھے خود ہی غرور و سربلندی کا مظاہرہ کرنے کے بعد ذلیل ہو کر اس کے پھندوں میں جا پڑے۔ اور سچ تو یہ ہے کہ اگر تیری رحمت شریک حال نہ ہوتی تو کیا بعید تھا کہ جو بلا و مصیبت ان پر ٹوٹ پڑی ہے وہ مجھ پر ٹوٹ پڑتی' اور کتنے ہی ایسے حاسد تھے جنہیں میری وجہ سے غم و غصہ کے اچھو اور غیظ و غضب کے گلوگیر پھندے لگے اور اپنی تیز زبانی سے مجھے اذیت دیتے رہے اور اپنے عیوب کے ساتھ مجھے متہم کر کے طیش دلاتے رہے اور میری آبرو کو اپنے تیروں کا نشانہ بنایا اور جن بری عادتوں میں وہ خود ہمیشہ مبتلا رہے وہ میرے سر منڈھ دیں اور اپنی فریب کاریوں سے مجھے مشتعل کرتے اور اپنی دغابازیوں کے ساتھ میری طرف پر تولتے رہے تو میں نے اے میرے اللہ! تجھ سے فریاد رسی چاہتے ہوئے اور تیری جلد حاجت روائی پر بھروسہ کرتے ہوئے" تجھے پکارا! درآنحالیکہ یہ جانتا تھا کہ جو تیرے سایہ رحمت میں پناہ لے گا وہ شکست خوردہ نہ ہوگا اور جو تیرے انتقام کی پناہ گاہ محکم میں پناہ گزین ہوگا وہ ہراساں نہیں ہوگا۔ چنانچہ تو نے اپنی قدرت سے ان کی شدت وشر انگیزی سے مجھے محفوظ کر دیا اور کتنے ہی مصیبتوں کے ابر (جو میرے افق زندگی پر چھائے ہوئے) تھے تو نے چھانٹ دیئے اور کتنے ہی نعمتوں کے بادل برسا دیے اور کتنی ہی رحمت کی نہریں بہا دیں اور کتنے ہی صحت و عافیت کے جامے پہنا دیے۔ اور کتنی ہی آلام و حوادث کی آنکھیں (جو

میری طرف نگران تھیں) تو نے بے نور کر دیں اور کتنے ہی غموں کے تاریک پردے (میرے دل پر سے) اٹھا دیئے اور کتنے ہی اچھے گمانوں کو تو نے سچ کر دکھایا اور کتنی ہی تہی دستیوں کا تو نے چارہ کیا اور کتنی ہی ٹھوکروں کو تو نے سنبھالا اور کتنی ہی ناداریوں کو تو نے (ثروت سے) بدل دیا۔

(بارالہا!) یہ سب تیری طرف سے انعام واحسان ہے۔ میں ان تمام واقعات کے باوجود تیری معصیتوں میں ہمہ تن منہمک رہا (لیکن) میری بداعمالیوں نے تجھے اپنے احسانات کی تکمیل سے روکا نہیں۔ اور نہ ہی تیرا فضل واحسان مجھے ان کاموں سے جو تیری ناراضگی کا باعث ہیں باز رکھ سکا اور جو کچھ تو کرے اس کی بابت تجھ سے پوچھ گچھ نہیں ہو سکتی۔ تیری ذات کی قسم! جب بھی تجھ سے مانگا گیا تو نے عطا کیا اور جب نہ مانگا گیا تو تو نے از خود دیا اور جب تیرے فضل وکرم کے لیے جھولی پھیلائی گئی تو تو نے بخل سے کام نہیں لیا۔

اے میرے مولا وآقا! تو نے کبھی احسان وبخشش اور تفضل وانعام سے دریغ نہیں کیا اور میں تیرے محرمات میں پھاندتا' تیرے حدود واحکام سے تجاوز کرتا' تیری تہدید وسرزنش سے ہمیشہ غفلت کرتا رہا۔

اے میرے معبود! تیرے ہی لیے حمد وستائش ہے جو ایسا صاحب اقتدار ہے جو مغلوب نہیں ہو سکتا اور ایسا بردبار ہے جو جلدی نہیں کرتا۔ یہ اس شخص کا موقف ہے جس نے تیری نعمتوں کی فراوانی کا اعتراف کیا ہے اور ان نعمتوں کے مقابلے میں کوتاہی کی ہے اور اپنے خلاف اپنی زیاں کاری کی گواہی دی ہے۔

اے میرے معبود! میں محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی منزلت بلند پایہ اور علی (علیہ السلام) کے مرتبے روشن ودرخشاں کے واسطہ سے تجھ سے تقرب کا خواستگار ہوں۔ ان دونوں کے وسیلہ سے تیری طرف متوجہ ہوں' تاکہ مجھے ان چیزوں کی برائی سے پناہ دے

جن سے پناہ طلب کی جاتی ہے۔ اس لیے کہ یہ تیری تونگری وسعت کے مقابلہ میں دشوار اور تیری قدرت کے آگے کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ اور تو ہر چیز پر قادر ہے۔

اے میرے اللہ! مجھ پر رحم فرما ان نافرمانیوں کے ترک کرنے کے ساتھ جو تو نے میرے لیے باقی رکھی ہوئی ہیں۔ اور مجھ پر رحم فرما اس تکلیف کے ترک کرنے کے ساتھ جو مجھے بے نیاز نہیں کرتی اور مجھے حسنِ نظر عطا فرما ان چیزوں میں جو تجھے مجھ سے راضی کر دیں اور میرے دل کو اپنی کتاب کے یاد کرنے کو اسی طرح لازم قرار دے جیسے آپ نے مجھے تعلیم دی ہے۔ اور مجھے قرار دیں تاکہ میں اس کی تلاوت کروں تاکہ تو مجھ سے راضی ہو جائے اور اس سے میری آنکھوں کی بصیرت کو نورانی قرار دے اور میرے کانوں کو اس کے لیے خزانہ قرار دے اور اس کے ساتھ میرے سینے کو کھول دے اور اس کے ذریعے میرے دل کو شاد فرما دے اور میری زبان کو اس کے ساتھ ناطق قرار دے اور میرے بدن کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اور میرے لیے اس میں طاقت وقوت قرار فرما اور اس کو مجھ پر آسان فرما' کیونکہ کوئی طاقت وقوت نہیں سوائے تیری طاقت وقوت کے۔

اے میرے اللہ! تو میری راتوں کو' میرے دن کو' میری دنیا' میری آخرت کو' میرے آنے جانے کو اور میرے ٹھکانے کو اپنی طرف سے عافیت مند قرار دے۔ اپنی طرف سے باعث برکت اور رحمت مند قرار فرما۔

اے میرے اللہ! تو میرا پروردگار' میرا مولا' میرا سردار' میری آرزو' میرا معبود' میرا غوث' میری سند' میرا خالق' میرا ناصر' میرا مورد وثوق' میری امید تیرے لیے' مجھے مارنے والا' مجھے زندہ رکھنے والا' میرے سننے کی طاقت تیری طرف سے اور میرے دیکھنے کی طاقت اور میرا رزق تیرے ہاتھوں میں اور دنیا و آخرت میں میرا امر تیرے اختیار میں ہے اور تو نے اپنی قدرت کے ساتھ مجھے مالک قرار دیا ہے۔ اور میری سلطنت وقدرت میرے اوپر ہے اور میرے امر و معاملے میں تیری قدرت شامل ہے اور میری پیشانی کے بال بھی

تیرے ہاتھ میں ہیں (یعنی میرا اختیار تیرے سپرد ہے) تیری رضامندی کے بغیر کوئی ایک حالت سے دوسری حالت میں تبدیل کرنے والا نہیں ہے۔ تیری نجات مہربانی کے ذریعے تیری رحمت کا امیدوار ہوں اور تیری رحمت کے واسطہ سے تیری رضامندی کا امیدوار ہوں۔ میں اپنے عمل کی وجہ سے اس کا امیدوار نہیں ہوں' کیونکہ میرا عمل بہت کم اور قلیل ہے اور جو قلیل و کم' اور ناقص ہو اُس کے ذریعے سے بھلا میں کیسے امیدوار ہو سکتا ہوں؟ میں تیری بارگاہ میں اپنے فاقہ کی' اپنی کمزوری اور اپنے معاملہ میں افراط کا شکوہ کرتا ہوں اور یہ سب کچھ میری طرف سے ہے اور یہ وہ چیزیں ہیں جن کے بارے میں میری نسبت تو زیادہ جانتا ہے اور ان تمام اُمور میں تو میرے لیے کافی ہے۔

اے میرے اللہ! تو مجھے اپنے حبیب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اپنے خلیل ابراہیم علیہ السلام کے رفقاء میں سے قرار فرما اور خوف و ہیبت والے دن مجھے اپنی طرف سے امن عطا فرماتے ہوئے مجھے امن والوں میں سے قرار فرما اور اپنی بشارت کے ساتھ مجھے بشارت دے اور اپنے سائے میں مجھے سایہ نصیب فرما۔ اور اپنی نجات والی جگہ میں مجھے آگ سے نجات عطا فرما اور برائی کے ساتھ مجھے موسوم قرار نہ فرما' اور مجھے محزون و مغموم قرار نہ فرما۔ اور اس دنیا میں مجھے سالم قرار فرما اور قیامت کے دن مجھے حجت اور دلیل کا القا فرما اور اپنے ذکر کے ساتھ مجھے یاد فرما اور آسانی کے ساتھ میرے معاملے میں آسانی قرار فرما۔ اور ہر قسم کی تنگی سے مجھے نجات عطا فرما۔ اور جب تک میں زندہ ہوں اُس وقت تک مجھے نماز پڑھنے اور زکوٰۃ ادا کرنے کی توفیق عطا فرما اور اپنی عبادت کے لیے مجھے طاقت وقوت عطا فرما اور فقہ اور اپنی مرضی کے ساتھ مجھے عمل کرنے کی توفیق عطا فرما۔ اور اپنے فضل کا مجھے رزق عطا فرما اور قیامت کے دن میرے چہرے کو روشن فرما اور میرا حساب بہت ہی آسان اور قلیل فرما۔ اور میرے برے عمل کے ذریعے مجھے رسوا قرار نہ فرما اور اپنی ہدایت کے ساتھ میری ہدایت فرما اور دنیا و آخرت میں مجھے قولِ ثابت کے ساتھ

ثابت قدم فرما' میری نماز' میرا روزہ' میری دعا' میری عبادت' میرے شکر' میری دنیا اور میری آخرت کو میرے لیے باعث برکت قرار فرما اور قیامت کے دن مجھے مقام محمود پر مبعوث فرما اور ایک سلطانِ نصیر (یعنی مددگار بادشاہ) مجھے عطا فرما۔ میرے ظلم' میری جہالت اور میرے امر میں میرے اسلاف سے تو مجھ سے درگزر فرما۔ موت و حیات کے فتنہ سے مجھے نجات عطا فرما اور ظاہری اور پوشیدہ گناہوں سے مجھے نجات عطا فرما۔ قیامت کے دن مجھے اپنے دوستوں میں سے قرار فرما اور ہمیشہ مجھے اپنی طرف سے اصلاح عطا فرما اور حلال کے ذریعے مجھے حرام سے بے نیاز فرما اور پاک و طیب کے ذریعے خبیث سے میری کفایت فرما۔ اپنا وجہ کریم کو میری طرف قرار فرما اور اپنی رحمت کو مجھ سے دُور فرما اور اپنے سیدھے راستے کی طرف مجھے ہدایت عطا فرما اور وہ چیز جو تجھے محبوب ہے اور پسند ہے اس کی مجھے توفیق عطا فرما۔

اے میرے اللہ! میں آپ سے ریاکاری اور دکھلاوے' بڑائی' زیادہ تعجب کرنے' خود پسندی' فخر' تکبر' شر' بہک جانا' تعجب کی کثرت اور جبر سے میں تجھ سے ان چیزوں میں تیری پناہ و نجات کا طلبگار ہوں۔ اے میرے پروردگار! میں ناتوانی' بخل' لالچ' حسد' حرص' ایک دوسرے پر فخر و مباہات کرنے اور ملاوٹ سے میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے رب! میں طمع' جہالت' غم میں' خوف میں' شک اور خیف میں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اے میرے رب! میں بغاوت' ظلم' حد سے تجاوز کرنے' فسق و فجور اور فسق میں تیری پناہ کا طلب گار ہوں۔ میں خیانت کاری' عداوت اور سرکشی میں تیری پناہ چاہتا ہوں۔ میں تیری نافرمانی' قطع و جدائی میں' بدی اور برائیوں' گناہوں میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے میرے اللہ! میں حرام' محرم' اثم' ملامت' خبیث اور ہر وہ جو تجھے پسند نہیں اس میں تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ شیطان اور اُس کے مکر سے' اُس بغاوت

سے اُس کے ظلم' اُس کی عداوت' اُس کے شرک' اُس کے لشکر اور اُس کے سپاہیوں سے۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اس چیز کے شر سے جس کو تو نے خلق فرمایا ہے' خواہ وہ حیوانوں میں سے ہو' پرندوں میں سے ہو یا جنوں سے یا انسانوں میں سے ہو۔ جو بھی حرکت کرنے والی چیزوں میں سے ہو اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں ہر اُس چیز کے شر سے جو آسمان سے نازل ہو یا اُس کی طرف عروج کرنے والی ہو اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلے یا زمین میں بوئی جائے۔ اور میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں ہر کاہن و جادوگر کے شر سے' زمین میں دفن کرنے والے' جادوگر اور زیادہ بوجھ اٹھانے والے سے' اے میرے پروردگار! میں تیری پناہ حاصل کرتا ہوں ہر حاسد' طاغوت' باغی' برتری طلب کرنے والے' ظلم کرنے والے' قید کرنے والے اور جابر سے۔

اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں اندھے پن' بہرے پن' گونگے پن' برص' جذام' شک و ریب سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں سستی' بزدلی' عجز' کوتاہی' جلد بازی' ضیاع کاری' تقصیر اور ٹال مٹول کرنے سے۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو کچھ تو نے زمین و آسمان اور ان کے درمیان خلق فرمایا ہے اس کے شر سے۔ اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں فقر' حاجت' فاقہ' سوال کرنے' جائیداد اور کنگالی سے۔ اے میرے اللہ! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں' قلت اور ذلت سے۔

اے میرے رب! میں تیری پناہ طلب کرتا ہوں تنگی' شدت' قید' حبس' بندش' اسیری' بلاء اور ہر مصیبت سے جس پر صبر کرنے کی مجھ میں طاقت نہ ہو اس سے۔ اے عالمین کے رب! اس دعا کو قبول فرما۔ اے میرے اللہ! جس جس چیز کا میں نے تیری بارگاہ میں سوال کیا ہے وہ مجھے عطا فرما اور اپنی جلالت و بزرگی' عظمت اور فضل سے اس میں زیادتی عطا فرما۔ بِحَقِّ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ۔

حاجت طلب کرنے والا غلامی کے لیے تیار ہوتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن مالك النحوی ﴿قال حدثنا﴾

علی بن هامان قال سمعت الفضل بن سعد یقول سمعت الریاشی یقول سمعت محمد بن سلام یقول سمعت شریح القاضی یقول من سأل اخاه حاجة فقد عرض نفسه علی الرق فان قضاها استرقه وان لم یقضها فقد اذله وکانا ذلیلین هذا بذل الرد وهذا بذل المسألة

لیس یعتاظ باذل الوجه عن بذل ماء وجهه عوضا
کیف یعتاض من اتاك وقد صیر الذل وجهه عرضا

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

شریح قاضی بیان کرتا ہے کہ جو شخص اپنے بھائی سے حاجت طلب کرتا ہے اور وہ اُس کے سامنے اپنے آپ کو غلامی کے لیے پیش کرتا ہے اگر اس نے اس کی حاجت کو پورا کر دیا تو اُس نے اُس کو اپنا غلام بنا لیا ہے اور اگر اُس نے اُس کی حاجت کو پورا نہیں کیا پس اس کو رسوا کیا اور یہ دونوں ذلیل ہوئے۔ ایک سوال کرنے کی وجہ سے اور دوسرا رد کرنے کی وجہ سے۔

لیس یعتاظ باذل الوجه عن بذل ماء وجهه عوضا
کیف یعتاض من اتاك وقد صیر الذل وجهه عرضا

''خرچ کرنے والے کا خرچ کرنا اس سوال کرنے والے کے چہرے کی غیرت کا بدلہ نہیں بن سکتا۔ اور جو تیرے پاس آتا ہے اس کا بدلہ کیسے ہو سکتا ہے حالانکہ اس نے اپنے چہرے کے آبرو کو تیرے سامنے ختم کر دیا ہے''۔

میں درخت ہوں اور فاطمہؑ اس کی شاخ ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابومحمد عبدالله بن محمد الأبہری ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن احمد بن الصباح ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن عبدالله بن اخی عبدالرزاق ﴿قال حدثنی﴾ عمی عبدالرزاق بن همام بن نافع ﴿قال أخبرنی﴾ ابی همام بن نافع ﴿قال أخبرنی﴾ مینا مولی عبدالرحمن بن عوف الزهری قال قال لی عبدالرحمن یامینا الآ احدثك بحدیث سمعته من رسول الله (ص) قلت بلی قال سمعته یقول انا شجرة وفاطمة فرعها وعلی علیه السلام لقاحها والحسن والحسین (ع) ثمرتها ومحبرهم من امتی ورقها رضوان الله علیهم اجمعین وصلی الله علی محمد وآله وسلم۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

عبدالرحمٰن بن عوف زھری کے غلام مینا نے بیان کیا ہے کہ عبدالرحمٰن نے کہا: اے مینا! کیا میں تجھے ایک حدیث سناؤں جو میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں! اس نے کہا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

میں درخت ہوں اور فاطمہ علیہا السلام اس کی شاخ اور علی علیہ السلام تنا اور حسن و حسین علیہم السلام یہ دونوں اس کا پھل اور اس کے پھول اور پتے میری اُمت ہے۔ اس کے ساتھ محبت کرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب پر راضی ہو جائے۔

●●●

مجلس نمبر 29

[بروز بدھ ۱۱ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابو عبداللہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ تمکینہ ﴿قال حدثنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی القاضی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن علی بن ابراھیم ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی العنبر ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین بن واقد عن أبیہ عن ابی عمرو بن العلا عن عبداللہ بن بریدۃ عن بشیر بن کعب عن شداد بن اوس قال قال رسول اللہ (ص) لا الہ الا اللہ نصف المیزان والحمدللہ تملاء ہ۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

شداد بن اوس رضی اللہ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: نصف میزان لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ ہے اور الحمدُللہ میزان کو پورا کرے گا۔

سورہ کافرون کی وجہ نزول

﴿قال أخبرنی﴾ ابو محمد عبداللہ بن ابی شیخ اجازۃ ﴿قال أخبرنا﴾ ابو عبداللہ محمد بن احمد الحکیمی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالرحمن بن عبد

عبداللہ ابوسعید البصری ﴿قال حدثنا﴾ وھب بن جریر عن أبیه ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحاق بن یسار المدنی ﴿قال حدثنی﴾ سعید بن مینا عن غیر واحد من اصحابه ان نفراً من قریش اعترضوا الرسول (ص) منهم عتبة بن ربیعة وأمیة بن خلف والولید بن المغیرة والعاص ابن سعید فقالوا یامحمد هلم فلنعبد ما تعبد وتعبد ما نعبد ونشترك نحن وانت فی الأمر فان یکن الذی نحن علیه الحق فقد اخذت بحظك منه وان یکن الذی انت علیه الحق فقد اخذنا بحظنا منه فانزل اللّٰہ تبارك وتعالی (قل یا ایها الکافرون لا اعبد ما تعبدون ولا انتم عابدون ما اعبد) الی آخر السورة ثم مشی الیه ابی بن خلف بعظم رمیم ففته بیده ثم نفخه فقال یامحمد اتزعم ان ربك یحیی بعد ما تری فانزل اللّٰہ تعالی (وضرب لنا مثلا ونسی خلقه قال من یحیی العظام وهی رمیم قل یحییها الذی انشاها اول مرة وهو بکل خلق علیم) الی آخر السورة -

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب سعید بن مینا نے اصحابِ رسولؐ سے نقل کیا ہے کہ قریش کے چند لوگ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور اُن میں سے عتبہ بن ربیعہ، اُمیہ بن خلف، ولید بن مغیرہ اور عاص ابن سعید وغیرہ تھے۔ اُنہوں نے رسولؐ خدا سے عرض کیا: اے محمدؐ! آؤ جس کی آپؐ عبادت کرتے ہیں ہم بھی اس کی عبادت کریں اور جس کی ہم عبادت کرتے ہیں آپ بھی اُس کی عبادت کریں تا کہ ہم اور آپؐ اس امر عبادت میں شریک ہو جائیں اس لیے کہ اگر ہم حق پر ہوئے تو آپؐ نے اپنا حصّہ حاصل کر لیا اور اگر آپ حق پر ہوئے تو ہم نے آپؐ کے حق سے اپنا حصّہ حاصل کر لیا۔ اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے سورۂ کافرون نازل فرمائی:

"اے میرے رسولؐ! کہہ دو اے ■ لوگ جو کفر کرنے والے ہیں جس کی تم عبادت کرتے ہو میں اُس کی عبادت نہیں کروں گا اور جس کی میں عبادت کرتا ہوں اُس کی تم عبادت نہیں کرتے"۔ آخری سورہ تک یہ نازل ہوئی۔ پھر رسولؐ خدا کی خدمت میں ابی ابن خلف ایک بوسیدہ ہڈی لے کر آیا جو اس کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے اس ہڈی کو پھونک ماری اور کہا: اے محمدؐ! آپؐ یہ گمان کرتے ہیں کہ آپ کا رب اس بوسیدہ ہڈی کو پھر دوبارہ زندہ کرے گا اس کے بارے واقع ایسا ہوگا؟ بھلا یہ کیسے ممکن ہے؟

اللہ تعالیٰ نے اس کے جواب میں نازل فرمایا: "اللہ تعالیٰ ہمارے لیے مثال بیان کرتا ہے اور اس کی مخلوق بھول جاتی ہے۔ یہ (کافر) کہہ رہا ہے کہ کون اس بوسیدہ ہڈی کو زندہ کرے گا تو وہ ذات جس نے اس کو پہلی مرتبہ زندہ کیا تھا وہ اس کو دوبارہ بھی زندہ کرے گی۔ اور وہ ہر مخلوق کے بارے میں جاننے والا ہے" آخری سورہ تک نازل ہوئی۔

لوگوں کی تین قسمیں ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی القاسم ما جیلویہ عن محمد بن علی الصیرفی عن نصر بن مزاحم عن عمرو بن سعید عن فضیل بن خدیج عن کمیل بن زیاد النخعی ، قال کنت مع امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فی مسجد الکوفۃ وقد صلینا عشاء الآخرۃ فاخذ بیدی حتی خرجنا من المسجد فمشی حتی خرج الی ظهر الکوفۃ لایکلمنی بکلمۃ فلما اصحر تنفس ثم قال یاکمیل ان هذہ القلوب اوعیۃ فخیرها اوعاها احفظ منی ما اقول الناس ثلاثۃ عالم ربانی ومتعلم علی سبیل نجاۃ وهمج رعاع اتباع کل ناعق یمیلون مع کل ریح لم یستضیؤا بنور العلم ولم یلجاوا الی رکن وثیق یاکمیل العلم خیر من المال العلم یحرسك وانت تحرس المال

والمال تنقصه النفقة والعلم يزكو على الانفاق ياكميل محبة العلم خير ما يدان الله به تكسبه الطاعة فى حيوته والجميل الاحدوثة بعدموته ياكميل منفعة المال تزول بزواله ياكميل مات خزان الأموال والعلماء باقون ما بقى الدهر اعيانهم مفقودة وامثالهم فى القلوب موجودة هاه هاه ان ههنا واشار بيده الى صدره لعلما جما لواصبت له حملة بلى اصيب له لقنا غير مأمون يستعمل آله الآخرة فى الدنيا ويستظهر بحجج الله على خلقه وبنعمته على عباده ليتخذه الضعفاء وليجة دون ولى الحق او منقاداً للحكمة لا بصيرة له فى احيائه فقدح الشك فى قلبه باول عارض من شبهة الالااذا ولا ذالك فمنهم باللذات سلس القياد للشهوات او مغرى بالجمع والادخار ليس من دعاة الدين اقرب شبها بهؤلاء الأنعام السائمة كذلك يموت العلم بموت حامليه اللهم بلى لاتخلى الأرض من قائم بحجة ظاهر مشهور او مستتر مغمور لئلا تبطل حجج الله وبنيانه فان اولئك الأقلون عدداً الأعظمون خطراً بهم يحفظ الله حججه حتى يودعها نظرائهم ويزرعوها فى قلوب اشباههم هجم بهم العلم على حقايق الامور فباشروا روح اليقين واستلانوا ما استوعره المترفون وانسوا بما استوحش منه الجاهلون صحبوا الدنيا بابدان ارواحها معلقة بالمحل الأعلى اولئك خلفاء الله فى ارضه والدعاة الى دينه هاه هاه شوقا الى رؤيتهم واستغفر الله لى ولكم ثم نزع يده (ع) وقال انصرف اذا شئت –

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت کمیل بن زیاد نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں مسجد کوفہ میں امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ تھا اور میں نے آپ کی اقتداء میں نماز

عشاء ادا کی اور اس کے بعد آپؑ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کوفہ سے باہر تشریف لے گئے۔ آپؑ نے اس دوران میرے ساتھ کوئی بات نہ کی۔ پس جب صحرا میں چلے گئے اور آپؑ نے ایک لمبا سانس لیا اور پھر فرمایا: اے کمیل! تحقیق یہ دل خزانہ ہے اور اس میں خیر کا خزانہ ہے جو میں بیان کروں گا اس کو یاد کرلو جان لو! لوگ تین طرح کے ہیں:

① عالم ربانی (یعنی وہ عالم جس نے اللہ تعالیٰ کے لیے علم حاصل کیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے والا ہو اور خوشنودی خدا کی خاطر اس پر عمل کرنے والا ہو' اس عالم کو عالم ربانی کہا جاتا ہے)۔

② متعلم جو راہ نجات پر چلنے والا ہے۔

③ عوام الناس بے عقل لوگ ہیں جو ہر ہانکنے والے کی اتباع کرتے ہیں اور ہوا کے رخ پر چلتے ہیں۔ (یعنی جدھر کی ہوا چلتی ہے یہ اُدھر ہو جاتے ہیں) وہ علم کے نور سے روشنی طلب نہیں کرتے اور کسی مضبوط ستون کی پناہ حاصل نہیں کرتے۔

اے کمیلؓ! علم مال سے بہتر ہے کیونکہ علم تیری حفاظت کرتا ہے اور تو مال کی حفاظت کرتا ہے۔ مال خرچ کرنے سے کم ہوتا ہے اور علم خرچ کرنے سے زیادہ ہوتا ہے۔

اے کمیلؓ! علم کی محبت اللہ تعالیٰ کے دین میں بہترین چیز ہے۔ اس علم سے زندگی میں اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی جاتی ہے اور مرنے کے بعد یہ علم بہت اچھی کہانی اور افسانہ بن جاتا ہے۔

اے کمیلؓ! مال کے ختم ہونے سے اس کے فوائد بھی ختم ہو جاتے ہیں۔

اے کمیلؓ! مال کے خزانہ دار مر جاتے ہیں لیکن جب تک زمانہ ہے علماء باقی ہیں' وہ نہیں مرتے۔ ان کے جسم مفقود و پوشیدہ ہو جاتے ہیں' لیکن اُن کی مثالیں دلوں میں محفوظ رہتی ہیں۔ ہاہ...... ہاہ! یہاں پر آپ نے اپنے سینہ مبارک کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: یہاں پر علم کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن ہے۔ اے کاش! اس کو برداشت کرنے والا اور

اٹھانے والا مل جاتا؟ کیوں نہیں، اس کو ایک ایسا بار کرنے والا پائے گا جو خود امن میں نہیں ہوگا اور وہ اس کو دین کا ہتھیار بنا کر دنیا حاصل کریں گے اور وہ اللہ تعالیٰ کی حجت۔ اس کی مخلوق پر ہونے کو ظاہر کریں گے اور اس کی نعمت اس کے بندوں پر ہونے کا اظہار کریں گے اور وہ ولی حق کو چھوڑ کر کمزور اور ضعیف لوگوں کو اپنا رازدار قرار دیں گے۔

وہ اپنے آپ کو حکمت کے تابع قرار دیں گے لیکن ان کو زندگی میں کوئی بصیرت حاصل نہیں ہوگی۔ پس پہلے ہی شبہ میں جو ان کو عارض ہوگا اس کی وجہ سے ان کے دل میں شک پیدا ہو جائے گا۔

آگاہ ہو جاؤ! ان کے لیے نہ یہ جہان ہوگا اور نہ دوسرا جہان ہوگا۔ ان میں سے بعض ایسے ہوں گے جو آسانی سے خواہشات کی اتباع کر جائیں گے اور وہ تمام کو دھوکا دیں گے اور ذلیل و خوار کریں گے اور دین کے ستونوں میں شبہ پیدا کرنے میں جانور بھی ان سے زیادہ قریب نہیں ہوں گے۔

عالم کے مرنے سے علم مر جاتا ہے۔ اے اللہ! یہ زمین خالی نہیں رہے گی ایسی حجت سے جو ظاہر و مشہور ہو یا پوشیدہ اور غیر معروف ہو تا کہ اللہ کی حجت اور اس کے دین کی بنیادیں کمزور نہ ہوں۔ یہ لوگ اگرچہ تعداد میں بہت تھوڑے ہوں گے لیکن عظمت میں بہت زیادہ ہوں گے۔ اُنھی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی دلیلوں کی حفاظت کرے گا، یہاں تک کہ وہ اپنی دلیلوں کو امامت کے طور پر ان کے سپرد کر دے گا اور وہ اپنے اتباع کے دلوں میں ان کا بیج بوئیں گے اور ان کا علم اُمور کے حقائق پر اچانک مطلع ہو جاتے ہیں۔ پس وہ روحِ یقین ان کو حاصل ہوتا ہے اور یقین اُن کے لیے آسان ہوتا ہے اور سرکشی کرنے والوں کے لیے وہ بہت سخت دشوار ہوتے ہیں اور جس سے جاہل وحشت محسوس کرتے ہیں وہ اس سے محبت کرتے ہیں اور ان کے دل اس دنیا میں ہوتے ہیں، لیکن ان کے روح اعلیٰ محل کے ساتھ معلق ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے زمین پر خلیفہ ہوتے ہیں اور اس کے

دین کی طرف دعوت دینے والے ہوتے ہیں اور ان کی زیارت کا شوق ہوتا ہے۔ میں اپنے لیے اور تمہارے لیے استغفار کرتا ہوں' پھر آپؑ نے ہاتھ چھڑا لیا اور فرمایا: جاؤ جدھر جانا چاہتے ہو۔

دین کا اختتام ہمارے ساتھ ہوگا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ علی بن اسحاق المحرمی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن عبداللّٰہ الشامی ﴿قال حدثنا﴾ ابولهيعة عن ابی ذرعة الحضرمی عن عمر بن علی بن ابی طالب علیه السلام قال قال رسول اللّٰه (ص) یاعلی بنا ختم اللّٰه الدین کمابنا فتحه وبنا یؤلف اللّٰه بین قلوبکم بعد العداوة والبغضاء –

<u>حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)</u>

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یاعلیؑ! اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہی اپنے دین کا اختتام فرمائے گا' جیسا کہ اس نے اپنے اس دین کی ابتداء ہمارے ساتھ فرمائی ہے اور ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو نفرت اور عداوت کے بعد آپس میں دوبارہ جوڑے گا۔

مازنی کے لیے اشعار

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالطیب الحسن بن محمد التمار قال سمعت ابابکر ابن الأنباری یقول سمعت علی بن هامان ینشد للمازنی –

اذا انا لم اقبل من الدهر کلما ‌ ‌ تکرهت منه طال عتبی علی الدهر
تعودت مس الضر حتی الفته ‌ ‌ فاسلمنی حسن العزاء الی الصبر
ووسع قلبی للاکثر النفس بالأذی ‌ ‌ وقد کنت احیانا یضیق به صدری

وصیرنی یأسی من الناس راجیا　　لسرعة صنع اللہ من حیث لاادری

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ النبی وسلم تسلیماً

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

ابوبکر ابن انباری نے بیان کیا ہے کہ میں نے علی بن بابان سے سنا کہ انھوں نے مازنی کے لیے ان اشعار کو پڑھا:

اذا انا لم اقبل من الدھر کلما　　تکرھت منہ طال عتبی علی الدھر

تعودت مس الضر حتی الفتہ　　فاسلمنی حسن العزاء الی الصبر

ووسع قلبی للاذی الانس بالأذی　　وقد کنت احیانا یضیق بہ صدری

وصیرنی یأسی من الناس راجیا　　لسرعة صنع اللہ من حیث لاادری

وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ النبی وسلم تسلیماً

① ''جب کہ میں زمانے سے سامنا کرتا ہوں' تو مجھے کراہت ہوتی ہے میری نظر زمانے پر غلبہ رکھتی ہے''۔

② ''جب بھی اس سے الفت کرتا ہوں تو میری طرف ضرر لوٹ آتا ہے پس یہ مجھے مصیبت پر صبر کرنے کے سپرد کرتا ہے''۔

③ ''میرا دل ایک اذیت کے لیے وسیع ہوتا ہے تو یہ دوسری دیتا ہے اور کبھی میرا دل تنگ پڑ جاتا ہے''۔

④ ''میں اُمید کے باوجود بھی لوگوں سے نا اُمید ہو جاتا ہوں جب میں خدا کے کام کے جلد ہونے کی حکمت کو نہیں جانتا''۔

●●●

مجلس نمبر 30

[بروز ہفتہ ۱۲ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

اللہ کی خاطر محبت کرنے والوں کے لیے طوبیٰ ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الولید رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن محمد بن مروان عن محمد بن عجلان عن ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال طوبیٰ لمن لم یبدل نعمة الله کفراً طوبیٰ للمتحابین فی الله۔

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: طوبیٰ ہے اُن کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی نعمت کو کفر کرتے ہوئے تبدیل نہیں کرتے اور طوبیٰ ہے اُن کے لیے جو اللہ تعالیٰ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں۔

دشمنِ آلِ محمدؐ دوزخ میں جائے گا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ سہل بن زنجلة الرازی ﴿قال حدثنا﴾ ابن ابی اویس ﴿قال حدثنا﴾ ابی عن حمید بن قیس عن عطا عن ابن عباس قال قال رسول الله (ص) یابنی عبدالمطلب انی سألت الله لکم ان

يعلم جاهلكم وان يثبت قائمكم وان يهدى الله ضالكم وان يجعكم بجدآء جودآء رحماء اما والله لو ان رجلا صف قدميه بين الركن والمقام مصليا ولقى الله وهو يبغضكم اهل البيت لدخل النار۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے اولاد عبدالمطلب! میں نے اللہ تعالیٰ سے تمہارے بارے میں دعا کی ہے کہ وہ تمہارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے اور تمہارے قیام کرنے والوں کو ثابت قدم رکھے اور تمہارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے اور تمہارے اسیروں کو سخاوت اور رحم دلی عطا فرمائے۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم! اگر کوئی مرد رکن اور مقام کے درمیان کھڑا رہے اور ہر وقت نماز ادا کرتا رہے اور وہ خدا کے ساتھ ملاقات اس حال میں کرے کہ وہ اہل بیتؑ سے دشمنی رکھتا ہو تو اس کو ضرور جہنم میں داخل کیا جائے گا۔

بعض ہاشمیوں اور امام رضاؑ کے درمیان گفتگو

﴿قال أخبرني﴾ الشريف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزه العلوى الطبرى رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبدالله بن جعفر الحميرى عن أبيه عن احمد بن عيسى عن مروك بن عبيد الكوفى عن محمد بن زيد الطبرى قال كنت قائما على رأس الرضا (ع) على بن موسى (ع) بخراسان وعنده جماعه من بنى هاشم منهم اسحق بن العباس بن موسى فقال له يااسحاق بلغنى انكم تقولون ان الناس عبيد لنالا وقرابتى من رسول الله (ص) ما قلته قط ولا سمعته من احد آبائى ولا بلغنى احد منهم قال كنا نقول الناس عبيد لنا فى الطاعة موال لنا فى الدين فليبغ الشاب الغائب۔

حدیث نمبر 3: (مختلف اسناد)

جناب محمد بن زید طبری نے بیان کیا ہے کہ میں فراسان میں امام علی بن موسیٰ علیہ السلام کے پاس کھڑا تھا اور آپؑ کے پاس بنو ہاشم کی ایک جماعت بھی کھڑی تھی جن میں اسحاق بن عباس بن موسیٰ بھی موجود تھے۔ آپؑ نے فرمایا:

اے اسحاق! مجھے یہ خبر ملی ہے کہ تم لوگوں کو یہ کہتے ہو کہ تمام لوگ ہمارے غلام ہیں۔ ایسا نہیں ہے اور جو رسولؐ سے ہماری قرابت ہے اس کے حساب سے بھی میں نے کبھی بھی ایسا نہیں کہا اور نہ میں نے اپنے آباؤ اجداد میں سے کسی سے ایسا سنا ہے جیسا کہ تم کہتے ہیں۔ تمام لوگ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں ہمارے غلام ہیں اور دین میں ہمارے موالی ہیں۔ پس ہر حاضر و غائب تک اس کو پہنچا دے۔

حضرت امام رضاؑ کا توحید خدا میں بیان

﴿قال وبهذا الأسناد﴾ قال سمعت الرضا على بن موسى (ع) يتكلم فى توحيد الله سبحانه فقال اوّل عبادة الله معرفته واصل معرفة الله عزوجل توحيده ونظام توحيده يفنى التحديد عنه لشهادة العقول ان كل محدود مخلوق وشهادة كل مخلوق الممتنع من الحديث هو القديم فى الأزل فليس لله عبد من نعت ذاته ولا اياه وحد من آكتنهه ولا حقيقة اصاب من مثله ولا به صدق من نهاه ولاصمد صمده من اشار اليه بشيئ من الحواس ولا اياه عنى من شبهه ولا له عرف من بعضه ولا اياه اراد من توهمه كل معروف بنفسه مصنوع وكل قائم فى سواه مطول بصنع الله يستدل عليه وبالعقول تعتقد معرفته وبالفطرة تثبت حجته خلق الله تعالى الخلق حجاب بينه وبينهم ومباينته اياهم مفارقته لهم وابتدائه لهم دليل

على ان لا ابتداء له لعجز كل مبتده منهم عن ابتداء مثله فاسمائه تعالى تعبير وافعاله سبحانه تفهيم قد جهل الله تعالى من حده وقد تعداه من اشتمله وقد اخطأ من اكتنهه ومن قال كيف هو فقد شبهه ومن قال فيه لم فقد علله ومن قال متى فقد وقته ومن قال فيم فقد ضمنه ومن قال الى م فقد نهاه ومن قال حتى م فقد غياه ومن غياه فقد جزاه ومن جزاه فقد الحد فيه لا يتغير الله تعالى المباشرة مجل لا باستهلال رؤية باطن لابمزايلة مباين لا بمسافة قريب لا بمد اناة لطيف لا يتجسم موجود لاعدم فاعل لا باضطرار مقدر لا بفكرة مدبر لابحركة مريد لا بعزيمة يشاء لابهمة مدرك لا بحاسة سميع لابالة بصير باداة لاتصحبه الأوقات ولا تضمنه ولا تأخذه السنات ولاتحده ولاتقيده الأدوات سبق الأوقات كونه والعدم وجوده والابتداء ازله بخلقه الاشباه عرف ان لا قرين له ضاد النور بالظلمة والصرد بالحرور مؤلف بين متباعد اتبا ومفرق بين متدانياتها بتفريقها دل على مفرقها وتباليفها علم مؤلفها قال الله عزوجل ومن كل شيئ خلقنا زوجين لعلكم تذكرون له معنى الربوبية اذلا مربوب وحقيقة الالهية اذلا مألوه ومعنى العالم ولا معلوم ليس منذ خلق استحق معنى الخالق ولا من حيث احدث استفاد منى المحدث لاتغيبه منذ ولا تدنيه قد ولا تحجبه لعل ولا توقته متى ولاتشمله حين ولاتقارنه مع كلما في الخلق ما لمثر غير موجود في خالقه وكلما امكن فيه متنع من صانعه لا تجرى عليه الحركة والسكون وكيف تجرى عليه ما هو اجراه او يعود فيه ما هو ابتدأه اذن لتفاوت ذاته ولا امتنع من الأزل معناه ولما كان للبارى معنى غير المبرء لوحدله وراه لحدله امام ولو التمس للزمه النقصان كيف يستحق الأزل من

لا يمتنع من الحدث وكيف ينشئ الأشياء من لا يمتنع من الأشياء لو تعلقت به المعاني لقامت فيه آية المصنوع وتحول عن كونه دالا الى كونه مدلولا عليه ليس في مجال القول حجة ولا في المسئلة عنه جواب لا اله الا الله العلي العظيم -

قال انشدني ابو المأمون:

كن للمكاره بالعزاء مدافعاً	فلعل يوما لا ترى ما تكره
فلربما استتر الفتى فتنافست	فيه العيون وانه لمموه
ولربما خزن الأديب لسانه	حذر الجواب وانه لمفوه
ولربما ابتسم الوقور من الأذى	وضميره من حره يتأوه

حدیث نمبر 4: (مختصراً)

گذشتہ اسناد کے ساتھ یہ بھی ہے۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا کہ وہ خدا کی توحید و وحدانیت کے بارے میں گفتگو فرما رہے تھے۔ پس آپ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی پہلی عبادت اُس کی معرفت حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی معرفت کی اصل بنیاد اس کو واحد قرار دینا اور اُس کی وحدانیت کا اقرار کرنا ہے اور اُس کی وحدانیت کی زینت یہ ہے کہ اس کو حد و حدود سے مبرا قرار دیا جائے' کیونکہ عقل گواہ ہے کہ ہر محدود چیز مخلوق ہے اور ہر مخلوق گواہ ہے کہ وہ حادث نہیں ہے' بلکہ وہ ہمیشہ سے ازل سے قدیم ہے' پس اُس کی ذات کی نعت سے اُس کی عبادت نہیں کی جاسکتی اور جس نے اُس کی حد بیان کی اُس نے اس کی اصل وحقیقت کو نہیں پہچانا۔ اور جس نے اُس کی شکل و مثال بیان کی وہ اس کی حقیقت کو نہیں پاسکا۔ اور جو اس کی نفی کرے گا وہ اُس کی تصدیق نہیں کرے گا اور جس نے اپنے حواسِ ظاہریہ کے ذریعے اس کی طرف اشارہ کیا ہے وہ اُس کو صمد نہیں قرار

دے رہا۔ اور جس نے اس کی تشبیہ بیان کی اُس نے اُس کا قصد و ارادہ نہیں کیا اور جس نے اُس کے حصے قرار دیئے بعض کو بعض قرار دیا اس نے اس کی معرفت حاصل نہیں کی اور جس نے اُس کو وہم قرار دیا اس نے بھی اس کا ارادہ نہیں کیا۔ ہر معروف بذاتِ خود مصنوع ہے اور ہر قائم جو اس کے علاوہ ہے وہ طول و لمبائی کو قبول کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی صفت پر اُس سے استدلال کیا جاتا ہے اور عقول کے ساتھ اُس کی معرفت کا عقیدہ رکھا جاتا ہے۔ اور فطرت کے ذریعے اس کی حجت و دلیل ثابت ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کو خلق فرمایا اور پھر اپنے اور اُن کے درمیان پردہ حائل کر دیا ہے اور اپنے اور اُن کے درمیان مباینت قرار دی اور اُن کے اور اپنے درمیان مفارقت قرار دی اور اس مخلوق کی ابتداء اس بات کی دلیل ہے کہ اس کی کوئی ابتداء نہیں ہے کیونکہ ہر ابتداء کرنے والا اس کی ابتداء کو جاننے سے قاصر ہے اور اس کے تمام اسماء صرف اس کو تعبیر کرنے کے لیے ہیں ورنہ اس کی حقیقت کو بیان نہیں کرتے اور اس کے افعال صرف اور صرف سمجھانے کے لیے ہیں۔ پس جس نے اس کی حد معین کی وہ اس سے جاہل ہے اور جس نے اُس کا احاطہ کرنے کی کوشش کی وہ اس کی تعداد کا قائل ہو گیا اور جو اُس کی اصل حقیقت کو جاننے کی کوشش کرے گا وہ خطا کار ہے۔ اور جو یہ بیان کرتا ہے کہ وہ کیسا ہے وہ اس کی تشبیہ بیان کرنے والا ہے اور جو اس کے بارے میں یہ بیان کرتا ہے کہ وہ کیوں ہے تو اُس نے اُس کی تعلیل بیان کی ہے اور جو اُس کے بارے میں بیان کرتا ہے کہ وہ کب سے ہے اُس نے اُس کے لیے وقت معین کیا ہے اور جس نے یہ بیان کیا ہے کہ وہ اس میں ہے تو اُس نے اُس کو مضمون قرار دیا ہے (یعنی کسی کے ضمن میں قرار دینا) اور جس نے یہ بیان کیا کہ وہ کب تک ہے اس نے اُس کی نفی کی ہے۔ اور جس نے بیان کیا کہ وہ فلاں وقت ہے اُس نے اُس کی غایت و انتہا بیان کی ہے۔ اور جس نے اُس کی غایت و انتہا بیان کی ہے اُس نے اُس کا تجزیہ کیا ہے۔ اور جس نے اُس کا تجزیہ کیا وہ اُس کی حد کا قائل ہو گیا ہے۔ پس وہ کا فر

ہو گیا اور مخلوق کی معاشرت سے اُس میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ وہ ایسا روشن و ظاہر ہے جس کو آنکھوں سے دیکھا نہیں جا سکتا اور وہ ایسا باطن ہے جو ظاہر نہیں ہو سکتا اور وہ ایسا دور ہے جو مسافت کے اعتبار سے دور نہیں ہے اور وہ ایسا قریب ہے جس قرب کو محسوس نہیں کیا جا سکتا۔ وہ ایسا لطیف ہے جو مجسم نہیں ہو سکتا' وہ ایسا موجود ہے کہ جس میں عدم نہیں ہے۔ وہ فاعل (یعنی کرنے والا) ہے جو مجبور نہیں ہوتا اور وہ بغیر فکر و سوچ کے امور کی تقدیر کرنے والا ہے اور کوئی حرکت کیے بغیر امور کی تدبیر کرنے والا ہے اور بغیر کسی عزیمت اور مشکل کے وہ ارادہ کرنے والا ہے اور بغیر کوشش اور ہمت کے وہ چاہنے والا ہے اور وہ دور کرنے والا ہے بغیر اس کے کہ وہ کوئی محسوس کرے۔ اور وہ بغیر سننے کے آلہ سے سنتا ہے اور بغیر دیکھنے والے آلہ سے دیکھتا ہے اور وہ زمانے کے ساتھ مربوط نہیں ہے اور نہ ہی زمانہ اس کا احاطہ کر سکتا ہے اور اس کو نیند اور اونگھ نہیں آتی اور اس کے اوصاف محدود نہیں ہیں۔ آلات و اسباب اس کو نفع اور فائدہ نہیں دیتے (کیونکہ وہ ان کا محتاج نہیں ہے) اور اُس کا وجود زمانے سے پہلے ہے۔ اُس کا وجود عدم پر سبقت رکھتا ہے اور وہ ہمیشہ سے ہے۔ وہ اشیاء کی خلقت سے معلوم ہوا۔ اُس کا کوئی ساتھی نہیں ہے اور اُس نے نور کو تاریکی کی ضد قرار دیا ہے' سردی کو گرمی کی ضد بنایا اور دُور دُور والی چیزوں کے درمیان الفت پیدا کی اور قریب قریب والی چیزوں کے درمیان جدائی ڈالی اور اس جدائی نے ان جدا کرنے والے کی معرفت کرائی ہے اور اُن کے قرب نے اُن کے درمیان تالیف کرنے والی اور جوڑنے والی ذات کو بیان کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے کہ ہم نے ہر چیز کا جوڑا خلق کیا ہے تا کہ تم اُس سے تذکرو اور نصیحت حاصل کر سکو اور وہ تب تھا جب پرورش حاصل کرنے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اس وقت سے معبود حقیقی ہے کہ جب اس کی عبادت کرنے والا کوئی نہیں تھا اور وہ اُس وقت بھی عالم تھا کہ جب کوئی ایسی چیز نہیں تھی جس کے ساتھ علم کا تعلق ہوتا اور وہ خالق ہے ایسا نہیں کہ جب اس نے خلق کیا پھر وہ خلق کے معنی کا مستحق ہوا۔ وہ ایسا

نہیں ہے کہ اُس نے ایجاد کیا تو پھر ایجاد کرنے کے معنی کا مستحق قرار پایا ہے۔ کوئی چیز اُس سے غائب نہیں ہے اور کوئی اُس کے قریب نہیں ہے اور نہ ہی شاید اُس کو تعجب میں مبتلا کرسکتا ہے۔ اُس کے وقت کو بیان نہیں کیا جاسکتا' کوئی زمانہ اس کا احاطہ نہیں کرسکتا' اُس کو کسی کے ساتھ مقارن نہیں کیا جاسکتا' ہر قسم کا اثر جو مخلوق میں پایا جاتا ہے وہ خالق نہیں ہوتا اور جو چیز مصنوع میں پائی جاتی ہے وہ اُس کے بنانے والے میں ممتنع ہوتی ہے۔ پس اُس میں حرکت اور سکون نہیں پایا جاتا اور یہ کیسے جاری ہو سکتے ہیں اُس ذات پر کہ جو خود ان کو دوسروں پر جاری کرنے والا ہے؟ یہ تمام چیزیں اُس کی طرف رجوع کرنے والی ہیں کیونکہ یہ سب کی سب اُس سے ابتداء کرنے والی نہیں (یعنی وہ ان کو پیدا کرنے والا ہے) کیونکہ اُس کی ذات ان چیزوں سے وجدا ہے اور یہ چیزیں اگر اُس کو لاحق ہو جائیں تو وہ ان کی ازلیت کو ختم کر دیتی ہے اور خالق و باری کے لیے مخلوقیت اور اوصاف کو ثابت نہیں کیا جاسکتا اور اگر اس کے لیے پیچھے والی حد مقرر کی جائے گی تو اس کے لیے آگے والی حد بھی معین کرنا پڑے گی۔ (یعنی اُس کے لیے حد مقرر کرنا محال ہے) اور اگر تو یہ کہہ دے کہ وہ کامل ہو گیا ہے تو اس کا لازمی ہے کہ تو اُس کے نقصان کا قائل ہوا ہے۔ وہ کیسے لازمی اور ہمیشہ سے ہو سکتا ہے جو اپنے آپ سے حدیث کو منع نہ کر سکے۔ (یعنی جو ازلی ہے وہ حادث نہیں ہو سکتا) اور وہ چیزوں کو کیسے ایجاد کرسکتا ہے کہ جو خود چیزوں کا محتاج ہے۔ اور جو ان معانی کے ساتھ تعلق رکھتا ہے اُس کا محتاج ہے۔ یہ خود اس کے مصنوع اور مخلوق ہونے کی دلیل ہے (یعنی وہ خالق نہیں بلکہ مخلوق ہے) اور وہ اُس کو دال سے مدلول کی طرف تبدیل کر دے گی اور اُس کے پاس مقام گفتگو میں کوئی دلیل نہیں اور جب اس سے سوال کیا جائے گا تو وہ اس کا جواب نہیں دے سکے گا جب کہ اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ علی اور عظیم ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ابو مامون نے وہاں یہ اشعار پڑھے:

كن للمكاره بالعزاء مدافعاً

فلعل يوما لا ترى ما تكره

"برائیوں کو عمدہ اخلاق کے ذریعے دور کرو۔ پس امید ہے کہ ایک دن آئے گا کہ جو کسی برائی کو نہیں دیکھے گا"۔

فلربما استتر الفتى فتنافست

فيه العيون وانه لمموه

بعض اوقات جوان ایسے پردے میں چلا جاتا ہے کہ اس میں اس کی آنکھیں مانوس ہوتی ہیں اور وہ ان کو پُر کر دیتا ہے"۔

ولربما خزن الأديب لسانه

حذر الجواب وانه لمفوه

"بعض اوقات غم ایسا ہوتا ہے کہ ادیب کی زبان بھی اس کو بیان کرنے سے عاجز ہوتی ہے کیونکہ وہ ان کو معاف کر دیتا ہے"۔

ولربما ابتسم الوقور من الأذى

وضميره من حره يتأوه

اور بعض اوقات (لوگ) عظیم بھی اس اذیت پر مسکرا دیتا ہے اور اس کا ضمیر اس کی گرمی کو محسوس کرتا ہے"۔

●●●

مجلس نمبر 31

[بروز پیر ۱۶ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

نیکی میری طرف سے ہدایت ہے

ابوالفوارس ﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ تمکینہ ﴿قال أخبرنی﴾ ابوغالب احمد بن محمد الازی رحمہ اللہ ﴿قال حدثنی﴾ خالی ابوالعباس محمد بن جعفر الرزاز القرشی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسین بن ابی الخطاب عن الحسن ابن محبوب عن جمیل بن صالح عن برید بن معاویة العجلی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن آبائه قال قال رسول اللہ (ص) یقول اللہ تعالی المعروف هدية منی الی عبدی المؤمن فان قبلها منی فبرحمتی ومن وان ردها علی فبذنبه حرمها ومنه لامنی وأیما عبد خلقته وهدیته الی الایمان وحسنت خلقه ولم ابتله بالبخل فانی اریدیه خیراً۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نیکی میری طرف سے اپنے مومن بندے کے لیے ہدیہ و ہدایت ہے۔ اگر وہ میری طرف سے اس نیکی کو قبول کرلے تو میری رحمت اس کے شامل

حال ہو جاتی ہے اور اگر وہ اُس کو رد کردے میری طرف تو اُس کا گناہ اُس کے لیے اور اس ہدیہ کو میں اُس پر حرام کر دیتا ہوں اور اُسی کی طرف سے اس کو اُس سے محروم کر دیتا ہوں۔ میں جس بندے کو خلق کرتا ہوں اگر میں اُس سے خیر و نیکی کا ارادہ کراوں تو اُسے ایمان کی طرف ہدایت کرتا ہوں اور اُس کے اخلاق کو اچھا بنا دیتا ہوں اور اُس کو بخیل نہیں بناتا۔

فاطمہ علیہا السلام میرا ٹکڑا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم الحسن بن علی بن الحسن الكوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد ابن مروان الغزال ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن الحسن الأحمسی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن عبدالله عن يزيد بن ابن زياد عن عبدالله بن الحرث بن نوفل قال سمعت سعد بن مالك يعني ابن ابي وقاص يقول سمعت رسول الله (ص) يقول فاطمة بضعة مني من سرها فقد سرني ومن سائها فقد سائني فاطمة اعز البرية علی —

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

سعد بن مالک یعنی ابن ابی وقاص نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

فاطمہ علیہا السلام میرا ٹکڑا ہے جس نے اس کو خوش کیا اُس نے مجھے خوش کیا اور جس نے اس کو ناراحت و ناراض کیا اُس نے مجھے ناراحت و ناراض کیا۔ فاطمہ علیہا السلام تمام مخلوق سے زیادہ مجھے عزیز ہے اور عزت دار ہے۔

امیر المومنینؑ کا محمد بن ابی بکر اور اہلِ مصر کی طرف خط

﴿قال أخبرني﴾ ابو الحسن علی بن محمد بن محمد بن حبيش

الکاتب ﴿قال أخبرنی﴾ الحسن بن علی الزعفرانی ﴿قال أخبرنی﴾ ابو اسحاق ابراهیم بن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن محمد بن عثمان ﴿قال حدثنا﴾ علی بن محمد بن ابی سعید عن فضیل بن الجعد عن ابی اسحاق الهمدانی قال ولی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیه السلام محمد بن ابی بکر مصر واعمالها وکتب له کتابا وامره ان یقرئه علی اهل مصر ولیعمل بما اوصاه به فیه فکان الکتاب -

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبدالله امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب الی اهل مصر ومحمد بن ابی بکر سلام علیکم فانی احمد الیکم الله الذی لا اله الا هو امابعد فانی اوصیکم بتقوی الله فیما انتم عنه مسؤلون والیه تصیرون فان الله تعالی یقول کل نفس بما کسبت رهینة ویقول ویحذرکم الله نفسه والیه المصیر ویقول فوربک لنسألنهم عن الصغیر من عملکم والکبیر فان یعذب فنحن اظلم وان یعف وهو ارحم الراحمین یاعباد الله ان اقرب ما یکون العبد الی المغفرة والرحمة حین یعمل لله بطاعته وینصحه بالتوبة علیکم بتقوی الله فانها تجمع الخیر ولاخیر غیرها وتدرك بها من الخیر مالا یدرك بها من خیر الدنیا وخیر الآخرة قال الله عزوجل وقیل للذین اتقوا ماذا انزل ربکم قالوا خیراً للذین احسنوا فی هذه الدنیا حسنة ولدار الآخرة خیر ولنعم دارالمتقین اعلموا یاعباد الله ان المؤمن من یعمل لثلاث اما لخیر فان الله یثیبه بعمله فی دنیاه قال الله سبحانه لابراهیم وآتیناه اجره فی الدنیا وانه فی الآخرة لمن الصالحین فمن عمل لله تعالی اعطاه اجره فی الدنیا والآخرة وکفاه المهم فیهما وقد قال الله عزوجل یاعبادی الذین آمنوا

اتقوا ربكم للذين احسنوا فى هذه الدنيا حسنة وارض الله واسعة يحاسبهم به فى الآخرة قال الله عزوجل للذين احسنوا الحسنى وزيادة فالحسنى هى الجنة والزيادة فى الدنيا وان الله عزوجل يكفر وبكل حسنة سيئة قال الله عزوجل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين حتى اذا كان يوم القيمة حسبت لهم حسناتهم بكل واحدة عشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله عزوجل "جزاء من ربك عطاء حسابا" وقال "اولئك لهم جزاء الضعف بما عملوا وهم فى الغرفات آمنون" فارغبوا فى هذا رحمكم الله واعملوا له وتحاضوا عليه واعلموا ياعباد الله ان المتقين حازوا عاجل الخير وآجله شاركوا اهل الدنيا فى دنياهم ولم يشاركهم اهل الدنيا في آخرتهم اباحهم الله ما اغناهم قال الله عز اسمه "قل من حرم زينة الله التى اخرج لعباده والطيبات من الرزق قل هى للذين آمنوا فى الحيوة الدنيا خالصة يوم القيمة كذلك نفصل الآيات لقوم يعلمون" سكنوا الدنيا بفضل ما سكنت واكلوها بافضل ما اكلت شاركوا اهل الدنيا فى دنياهم فاكلوا معهم من طيبات ما ياكلون وشربوا من طيبات ما يشربون ولبسوا من افضل ما يلبسون وسكنوا من افضل ما يسكنون وتزجوا من افضل ما يتزوجون وركبوا من افضل ما يركبون اصابوا لذة الدنيا مع اهل الدنيا وهم غداً جيران الله يتمنون عليه فيعطيهم ما تمنوه ولا يرد لهم دعوة ولا ينقص لهم نصيبا من اللذة فالى هذا ياعباد الله يشتاق اليه من كان له عقل ويعمل له بتقوى الله ولاحول ولا قوة الا بالله ياعباد الله ان اتقيتم الله وحفظتم نبيكم فى اهل بيته فقد عبدتموه بافضل ما عبد وذكرتموه بافضل ما ذكر وشكرتموه بافضل ما شكر واخذتم بافضل الصبر والشكر

واجتهدتم بافضل الاجتهاد وان كان غيركم اطول منكم صلوة واكثر منكم صياما فانتم اتقى لله عزوجل منهم وانصح لاولى الأمر احذروا عبادالله الموت وسكرته فانه يفاجاكم بامر عظيم بخير لا يكون معه شراً ابدا وبشر لا يكون معه خير ابدا فمن اقرب الى الجنة من عاملها ومن اقرب من النار من عاملها انه ليس احد من الناس تفارق روحه جسده حتٰی يعلم اى المنزلين يصل الى الجنة ام الى النار او عدو لله ام ولى فان كان ولياً لله فتحت له ابواب الجنة وشرعت له طرقها ونظر الى ما اعد الله له فيها ففرغ من كل شغل ووضع عنه كل ثقل وان كان عدو الله فتحت له ابواب النار وشرعت له طرقها ونظر الى ما اعد الله له فيها فاستقبل كل مكروه وترك كل سرور كل هذا يكون عند الموت وعنده يكون اليقين قال الله عز اسمه "الذين تتوفاهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون" ويقول "الذين تتوفاهم الملائكة ظالمی انفسهم فالقوا السلم ما كنا نعمل من سوء بلى ان الله عليم بما كنتم تعملون فادخلوا ابواب جهنم خالدين فيها ولبئس مثوى المتكبرين" عباد الله ان الموت ليس منه فوت فاحذروه قبل وقوعه واعدوا له عدته فانكم طرد الموت ان اقمتم له اخذكم وان فررتم منه ادرككم وهو الزم لكم من ظلكم الموت معقود بنو اصيكم والدنيا يطوى خلفكم فاكثروا ذكر الموت عند ما تنازعكم انفسكم اليه من الشهوات فكفى بالموت واعظا وكان رسول الله (ص) كثيراً ما يوصى بذكر الموت فيقول اكثروا ذكر الموت فانه هادم اللذات حائل بينكم وبين الشهوات ياعباد الله ما بعد الموت لمن لم يغفر له اشد من الموت القبر فاحذروا ضيقه وضنكه وظلمته وغربته ان القبر يقول كل يوم انا بيت

الغربة انا بيت التراب انا بيت الوحشة انا بيت الدود والهوام والقبر روضة
من رياض الجنة او حفرة من حفر النار ان العبد المؤمن اذا دفن قالت
الأرض له مرحبا اهلا قد كنت ممن احب ان تمشى على ظهرى فاذا وليتك
فستعلم كيف صنيعى فتتسع له مد البصر وان الكافر اذا دفن قالت له لا
مرحبا ولا اهلا قد كنت من ابغض من يمشى على ظهرى فاذا وليتك
فستعلم كيف صنيعى بك فتضمه حتى يلتقى اضلاعه وان المعيشة
الضنك التى حذر الله منها عدوه عذاب القبر انه يسلط الله على الكافر
فى قبره تسعة وتسعين تنيناً فينهشن لحمه ويكسرن عظمه يترددون
عليه كذلك الى يوم يبعث لو ان تنيناً منها نفخ فى الأرض لم تنبت زرعا
ابداً اعلموا ياعباد الله ان انفسكم الضعيفة واجسادكم الناعمة الرقيقة التى
يكفيها اليسير يضعف عن هذا فان استطعتم ان تنزعوا الأجساد وانفسكم
مما لا طاقة لكم ولاصبر لكم عليه فاعملوا بما احب الله واتركوا ما كره
ياعباد الله أن بعد البعث ما هو اشد من القبر يوم يشيب فيه الصغير
ويكسر فيه الكبير ويسقط فيه الجنين وتذهل كل مرضعة عما ارضمت
ويكسر فيه الكبير ويسقط فيه الجنين وتذهل كل مرضعة عما ارضعت
يوم عبوس قمطريرا يوم شره كان مستطيرا ان فزع ذلك اليوم يرهب
الملائكة التى لاذنب لهم وترعد منه السبع الشداد والجبال والأوتاد
والأرض المهاد وتنشق السماء فهى يومئذ واهية وتصير وردة كالدخان
وتكون الجبال كثيبا مهيلا بعد ما كانت صما صلابا وينفخ فى الصور
فيفزع من فى السموات ومن فى الأرض الا ماشاء الله فكيف من عصى
بالسمع والبصر واللسان واليد والرجل والفرج والبطن ان لم يغفر الله لم

ویرحمہ من ذلك الیوم لا یقضی ویصیر الی غیرہ الی نار قعرھا بعید وحرھا شدید وشرابہا صدید وعذابہا جدید ومقامعہا حدید لایفتر عذابہا ولا یموت ساکنہا دار لیس فیہا رحمۃ ولا یستمع لأھلہا دعوۃ واعلموا عباد اللّٰہ ان مع ھذہ رحمۃ اللّٰہ لا تعجز عن العباد جنۃ عرضہا السماء والأرض اعدت للمتقین لا یکون معہا شرأ ابدا لذاتہا لاتمل ومجتمعہا لا یتفرق سکانہا قد جاوروا الرحمٰن وقام بین ایدیہم الغلمان بصحاف من ذھب فیہا الفاکہۃ والریحان- ثم اعلم یامحمد بن ابی بکر انی قد ولیتك اعظم اجنادی فی نفسی اھل مصر فاذا ولیتك ماولیتك من امر الناس فانت حقیق ان تخاف منہ علی نفسك وان تحذر منہ علی دینك فان استطعت ان لا تسخط ربك عزوجل برضا احد من خلقہ فان فعل فان فی اللّٰہ عزوجل خلفا من غیرہ ولیس فی شیئ سواہ خلف منہ اشتد علی الظالم وخذ علیہ ولن لأھل الخیر وقربہم واجعلہم بطانتك واخوانك وانظر الی صلوتك کیف ھی فانك امام القوم ان تتمہا ولا تخففہا فلیس من امام یصلی بقوم یکون فی صلوتہم نقصان الاکان علیہ ولا ینقص من صلوتہم شیئ وتتمہا وتحفظ فیہا یکون لك مثل اجورھم ولاینقص ذلك من اجرھم شیئا ثم انظر الی الوضوء فانہ من تمام الصلوۃ وتمضمض ثلاث مرات واستنشق ثلاثا واغسل وجہك ثم یدك الیمنی ثم یدك الیسری ثم امسح رأسك ورجلیك فانی رأیت رسول اللّٰہ (ص) یصنع ذلك واعلم ان الوضوء نصف الایمان ثم ارتقب الصلوۃ فصلہا لوقتہا ولا تعجل بہا قبلہ لفراغ ولا تؤخرھا عن لشغل فان رجلا سئل رسول اللّٰہ (ص) عن اوقات الصلوۃ فقال رسول اللّٰہ (ص) اتانی جبرئیل (ع) فارانی وقت الصلوۃ حین زالت الشمس وکانت

على حاجبه الأيمن ثم اراني وقت العصر فكان ظل كل شيئ مثله ثم صلى المغرب حين غربت الشمس ثم صلى العشاء الآخرة حين غاب الشفق ثم صلى الصبح فغلس بها والنجوم مشتبكة فصلى لهذه الأوقات والزم السنة المعروفة والطريق الواضح ثم انظر ركوعك وسجودك فان رسول الله (ص) كان اتم الناس صلوة واخفهم عملا فيها واعلم ان كل شيئ من عملك تبع لصلوتك فمن ضيع الصلوة فانه لغيرها اضيع اسئل الله الذى يرنى ولا يرى وهو بالمنظر الأعلى ان يجعلنا واياك ممن يحب ويرضى حتى يعيننا واياك على شكره وذكره وحسن عبادته واداء حقه وعلى كل شيئ اختار لنا فى ديننا وآخرتنا وانتم يا اهل مصر فليصدق قولكم فعلكم وسركم علانيتكم ولاتخالف السنتكم قلوبكم واعلموا انه لايستوى امام الهدى وامام الردى ووصى النبى (ص) وعدوه انى لا اخاف عليكم مؤمنا ولا مشركا اما المؤمن فيمنعه الله بايمانه واما المشرك فيحجزه الله عنكم بشركه لكن اخاف عليكم المنافق يقول ما تعرفون ويعل ما تنكرون يامحمد بن ابى بكر اعلم ان افضل الفقه الورع فى دين الله والعمل بطاعته وانى اوصيك بتقوى الله فى سر امرك وعلانيتك وعلى اى حال كنت عليه الدنيا دار بلاء ودار فناء والآخرة دار الجزاء ودارالبقاء فاعمل لما يبقى واعدل عما يفنى ولاتنس نصيب من الدنيا انى اوصيك بسبع هن جوامع الاسلام تخشى الله عزوجل ولاتخشى الناس فى الله وخير القول ما صدقه العمل ولا تقض فى امر بقضائين مختلفين فيختلف امرك وتزيغ عن الحق واحب لعامة رعيتك ما تحب لنفسك واهل بيتك واكره لهم ما تكره لنفسك واهل بيتك فان ذلك اوجب للحجة واصلح للرعية وخض الغمرات الى الحق ولا

تخف فی اللہ لومۃ لائم وانصح المرء ان استشارك واجعل نفسك اسوۃ لقریب المسلمین وبعیدھم جعل اللہ عزوجل مودتنا فی الدین وجعلنا وایاکم حلیۃ المتقین وابقی لکم طاعتکم حتی تجعلنا وایاکم بہا اخوانا علی سرر متقابلین احسنوا اہل مصر موازۃ محمد امیرکم واثبتوا علی طاعتہ تردوا حوض نبیکم (ص) اعاننا وایاکم علی ما یرضیہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

ابواسحاق ہمدانی نے نقل کیا ہے کہ جب امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ کو مصر کا والی و گورنر بنایا تو آپؑ نے محمد کو ایک تحریر کردہ خط دیا اور فرمایا کہ یہ میرا خط اہلِ مصر کے سامنے پڑھ کر سنانا اور جو کچھ میں نے اس میں تحریر کیا ہے میری اس وصیت پر عمل کرنا۔ وہ خط یوں تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

''یہ خط اللہ کے بندے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے اہلِ مصر اور محمد بن ابی بکر کی طرف ہے۔ سلام علیکم! میں تمہارے لیے اُس اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے۔ امابعد! اے لوگو! میں تمہیں اللہ کے خوف اور اُس سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ اُس چیز کے بارے میں کہ جس کے بارے میں تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا۔ تم اُس کی طرف جارہے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: ہر نفس اپنے عمل کا گروی رکھا ہوا ہے (یعنی وہ اپنے آپ کو عمل کے ذریعے ہی آتشِ جہنم سے بچا سکتا ہے) اور فرماتا ہے تم اپنے آپ کو خدا (یعنی اُس کی نافرمانی) سے بچاؤ کیونکہ تم اُس کی طرف آنے والے ہو اور فرمایا: مجھے قسم ہے تیرے رب کی ضرور بہ ضرور تمہارے اعمال کے بارے میں سوال کیا جائے گا خواہ وہ عمل چھوٹا ہو یا بڑا۔ اگر وہ

ہمیں عذاب دیگا تو ہم ظالم ہیں اور اگر وہ معاف کر دے تو وہ بہت بڑا رحم کرنے والا ہے۔

اے اللہ کے بندو! تحقیق وہ چیز جو تجھے اللہ کی رحمت اور مغفرت کے سب سے زیادہ قریب کر سکتی ہے وہ اللہ کی اطاعت ہے اور توبہ کے لیے اُس کی بارگاہ میں آنسو بہاتا ہے۔ تم لوگوں کے لیے تقویٰ اختیار کرنا لازم قرار دیا گیا ہے کیونکہ یہ تقویٰ ہی تمام نیکیوں کا مجموعہ ہے۔ (یعنی تمام نیکیاں اس سے ہی قبول ہوتی ہیں) تقویٰ کے علاوہ کوئی نیکی نہیں ہے اور اس تقویٰ کے ذریعے ہی انسان خیر کو پا سکتا ہے۔ اس کے بغیر دنیا و آخرت کی خیر نہیں پائی جا سکتی۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور جب پرہیزگاروں سے پوچھا جاتا ہے کہ تمہارے رب نے کیا نازل کیا ہے تو بول اٹھتے ہیں: سب سے اچھا نازل کیا۔ جن لوگوں نے نیکی کمائی اُن کے لیے اس دنیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے اور آخرت کا گھر تو اُن کے لیے اچھا ہی ہے'' (سورہ نحل' آیت ۳۰)

اے اللہ کے بندو! جان لو مومن وہ ہے جو تین کام کرتا ہے۔ بہرحال نیکی جو ہے (یعنی ان تین کاموں میں سے جو نیکی و خیر ہے) تحقیق اللہ اس کو دنیا میں عمل کرنے سے ثابت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سبحانہ نے جناب ابراہیم علیہ السلام کے لیے فرمایا: ''اور ہم نے ابراہیمؑ کو دنیا میں ہی اس کی نیکی کا بدلہ عطا کیا اور وہ آخرت میں بھی یقیناً نیک لوگوں میں سے ہوگا'' (سورہ عنکبوت' آیت ۲۷) پس جو اللہ کے لیے نیک عمل بھی کرتا ہے اللہ اس کو دنیا اور آخرت دونوں میں اس کا اجر عطا فرماتا ہے اور ان دونوں میں جو اہم ترین ہے اس کی وہ کفایت کرتا ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے خود فرماتا ہے: اے میرے وہ بندے! جو ایمان رکھتے ہو' اپنے رب ہی سے ڈرتے رہو اور اس دنیا میں جن لوگوں نے نیکی کی اُن کے لیے ہی بھلائی ہے اور اللہ کی زمین وسیع اور کشادہ ہے اور صبر کرنے والوں کو ہی اس کا بدلہ اور بغیر حساب دیا جائے گا'' (سورہ زمر' آیت ۱۰) پس ان لوگوں کو خدا جو کچھ

وہ ان کے ساتھ مل کر پاک و پاکیزہ چیزیں کھاتے ہیں۔ جو کچھ یہ کھاتے ہیں اور جو کچھ یہ (یعنی متقین) پیتے ہیں وہ بھی ان کے ساتھ مل کر پیتے ہیں۔ اور یہ لوگ جو لباس پہنتے ہیں یہ متقین اُن سے افضل پہنتے ہیں اور وہ اس میں بہترین سکونت اختیار کرتے ہیں اور سب سے بہترین ازدواج کرتے ہیں۔ وہ دنیا میں بہترین سواری پر سوار ہوتے ہیں اور دنیا والوں کے ساتھ مل کر بہت اچھی لذت حاصل کرتے ہیں اور آخرت میں وہ اللہ کے ہمسائے (یعنی اُس کی رحمت کے جوار میں) ہوتے ہیں اور جس کی وہ تمنا کرتے ہیں اللہ اِن کو وہ عطا کرتا ہے اور وہ اُن کی دعوت کو رد نہیں کرے گا اور ان کی کوئی چیز لذت سے کم نہیں کرے گا۔ پس اس بنا پر اے اللہ کے بندو! جو صاحب عقل ہیں وہ اس کے مشتاق ہوں گے اور جو اللہ کے خوف سے ڈرتے ہوئے عمل انجام دیتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ۔

اے اللہ کے بندو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو گے اور اہلِ بیتؑ کے بارے میں اپنے نبیؐ کی حفاظت کرو گے تو تم نے سب سے بہترین انداز میں اللہ کی عبادت کی ہے اور سب سے افضل ترین انداز میں اللہ کو یاد کیا ہے اور سب سے افضل ترین انداز میں اُس کا شکر ادا کیا ہے اور تم نے سب سے افضل صبر اور شکر کیا ہے اور سب سے افضل جہاد کیا ہے۔ اگر چہ تمھارا غیر (یعنی دشمنِ آلِ محمدؐ) تمہاری نسبت لمبی لمبی نمازیں ادا کرے اور تمہاری نسبت زیادہ روزے رکھے کیونکہ تم اُن کی نسبت اللہ تعالٰی سے زیادہ ڈرنے والے ہو اور اللہ کی طرف سے ولی الامر کی زیادہ نصیحت قبول کرنے والے ہو۔

اے اللہ کے بندو! موت اور اس کی سختی سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ یہ اچانک اپنے امرِ عظیم کے ساتھ تمہارے سامنے آنے والی ہے اور وہ امرِ عظیم خیر ہے کہ جس کے ساتھ شر نہیں ہوگا یا شر ہے کہ جس کے ساتھ خیر نہیں ہوگا۔ پس وہ شخص جنت کے زیادہ قریب ہے جو خیر و نیکی کے اعمال کو انجام دے گا اور جہنم کے زیادہ قریب وہ شخص ہے جو شر اور برائی کو انجام دے گا کیونکہ لوگوں میں سے کوئی نہیں کہ جس کی روح اس کے بدن

دنیا میں عطا کرے گا اُس کا آخرت میں حساب نہیں لے گا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ان لوگوں کے لیے جو نیکی کو زیادہ انجام دیتے ہیں ان کے لیے اور بھی زیادہ نیکی ہے۔ اس نیکی سے مراد جنت ہے اور زیادتی سے مراد دنیا میں زیادتی ہے۔ اور تحقیق اللہ تعالیٰ ہر نیکی کو برائی کے لیے کفارہ قرار دے گا خود اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تحقیق نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں اور یہ ذکر کرنے والوں کے لیے تذکرہ ہے حتیٰ کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو ان کے لیے ہر نیکی کا دس گنا حساب کیا جائے گا یہاں تک کہ سات سو تک اضافہ ہوگا اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "تیرے رب کی طرف سے یہ عطا ہے جو کافی ہے۔

(سورہ نبا' آیت ۳۵)

"اور جن لوگوں نے نیک کام کیے ہیں اُن کے لیے اُن کے نیک اعمال کی دوہری جزا ہے اور وہ جنت میں ٹھنڈی ہواؤں میں اطمینان سے ہوں گے" (سورہ سبا' آیت ۳۷)

خدا تم پر رحم کرے اس میں رغبت کرو اور اللہ کے لیے اپنے اعمال کو انجام دو اور اس پر ہی اپنے آپ کو جمع رکھو۔ اے اللہ کے بندو! جان لو متقین اکٹھے رہتے ہیں اور نیکی کی طرف جلدی کرنے والے ہوتے ہیں اور موت کا انتظار کرتے ہیں اور اہل دنیا اُن کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں لیکن اُن کی آخرت میں شریک نہیں ہوتے اور اللہ ان کے لیے ما یحتاج کو قیام قرار دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اے رسولؐ! ان سے سوال کرو جو زینت اور کھانے کی صاف ستھری چیزیں اپنے بندوں کے لیے پیدا کی ہیں ان کو کس نے حرام کیا ہے؟ تم خود کہہ دو کہ یہ ساری پاک و پاکیزہ چیزیں قیامت کے دن ان لوگوں کے لیے ہیں جو دنیا میں ایمان لائے تھے۔ ہم یوں ہی اپنی آیتیں سمجھ دار لوگوں کے لیے تفصیل سے بیان کرتے ہیں"۔ (سورہ اعراف' آیت ۳۲)

یہ متقین دنیا میں احسن انداز میں زندگی بسر کرتے ہیں اور وہ اس دنیا میں وہ چیز کھاتے ہیں جو افضل و احسن ہوتی ہے۔ پس اہل دنیا اُن کی دنیا میں شریک ہوتے ہیں اور

سے جدا ہوگی مگر یہ کہ وہ جانتا تھا کہ اس کی منزل کون سی ہے۔ کیا جنتی ہے یا جہنمی؟ کیا وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے یا اُس کا دوست؟ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا ولی اور دوست ہوگا تو اُس کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے اور اس کے لیے جنت کی طرف جانے والے راستے واضح و آشکار ہوں گے اور اللہ تعالیٰ نے جنت میں جو کچھ اس کے لیے تیار کیا ہوگا وہ اُس کو دیکھتا ہوگا اور ہر شغل سے اس کو فارغ قرار دے گا اور ہر وزن کو اس سے اٹھا لیا جائے گا۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہوگا تو جہنم کے سارے دروازے اُس کے لیے کھول دیے جائیں گے اور اس کے راستے اُس کے لیے واضح و آشکار ہوں گے اور جو کچھ جہنم میں اس کے لیے تیار کیا گیا ہوگا وہ اس کو دیکھے گا اور ہر مکروہ اس کا استقبال کرے گا اور ہر خوشی اس کو چھوڑ جائے گی اور یہ سب کچھ اس کی موت کے وقت ہوگا اور اُس کے پاس یقین ہوگا۔

اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے: ''وہ لوگ کہ جن کی روحوں کو فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ نجاست اور کفر سے پاک ہوتے ہیں تو فرشتے ان کو نہایت پُرتپاک انداز میں سلام علیکم کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جو نیکیاں تم کرتے رہے ہو اُن کے بدلے جنت میں داخل ہو جاؤ''۔ (سورۂ نحل، آیت ۳۲)

اور پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ''اور یہ وہ لوگ ہیں جن کی روحوں کو فرشتے قبض کرتے ہیں تو وہ اس حالت میں ہوتے ہیں کہ انہوں نے اپنے نفسوں پر ظلم کیا ہوتا ہے اور اب وہ اطاعت پر آمادہ نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو اپنے خیال میں کوئی برائی نہیں کرتے تو فرشتے ان کو جواب دیتے ہیں کہ کیوں نہیں۔ اللہ تعالیٰ تمہارے ساری کرتوتوں کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اچھا اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ اور اس میں ہمیشہ رہنے والے ہو جاؤ اور یہ تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے''۔ (سورۂ نحل، آیت ۲۸-۲۹)

اے اللہ کے بندو! موت سے کوئی بھی بچ نہیں سکتا۔ اس کے آنے سے پہلے اس سے ڈرو اور اس کے لیے جو کچھ چاہیے وہ پہلے سے ہی تیار رکھو کیونکہ موت سے تمہارا سامنا ضرور ہوگا۔ اگر تم اس کے لیے آمادہ رہو گے تب بھی یہ تم کو لے لے گی اور اگر تم اس سے فرار کرو گے تب بھی یہ تم کو پالے گی۔ اور یہ موت تمہارے لیے لازم ہے۔ تم میں سے جو فرار ہونے کی کوشش کریگا تو موت تمہارے بڑے بڑوں کے لیے آمادہ ہے جو تمہارے سامنے آئے گی اور دین تمہارے پیچھے ہے۔ جب تمہارے نفس خواہشات کے ساتھ تنازع کر رہے ہوں تو اس وقت موت کو زیادہ یاد کرو اور تمہارے لیے واعظ موت ہی کافی ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر جس چیز کی وصیت فرمایا کرتے تھے وہ موت کو یاد رکھنے کے بارے میں تھی۔ وہ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ موت کو یاد رکھو کیونکہ یہ موت تمہاری ذات ختم کرنے والی ہے اور تمہارے اور خواہشات کے درمیان حائل ہونے والی ہے۔

اے اللہ کے بندو! جس بندے نے گناہ سے توبہ نہیں کی ہوگی تو موت کے بعد اُس کے لیے قبر سخت ترین ہوگی۔ اُس کی تنگی، سختی، تاریکی اور وحشت سے اپنے آپ کو بچاؤ کیونکہ قبر ہر روز آواز دیتی ہے کہ میں وحشت کا گھر ہوں، میں مٹی کا گھر ہوں، میں تنہائی کا گھر ہوں، میں کیڑوں کا گھر ہوں، میں سخت پیاس کا گھر ہوں۔ یہ قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا بھی ہے۔ تحقیق جب مومن اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس مومن سے کہتی ہے: مرحبا اھلاً وسھلاً۔ تحقیق تو اُن میں سے ہے، جن کو میں پسند کرتی تھی کہ وہ میرے اوپر چلیں۔ پس جب میں تجھے د: ت رکھتی ہوں تو میں تیرے ساتھ برا سلوک کیسے کرسکتی ہوں؟ پس وہ تاحدِ نظر وسیع ہو جائے گی اور جب کافر اس میں دفن کیا جاتا ہے تو یہ قبر اس سے کہتی ہے: "نہ تجھے مرحبا ہو اور نہ ہی تیرے لیے اھلاً وسھلاً ہوں گی۔ تو اُن میں سے ہے جن کو میں پسند نہیں کرتی تھی کہ تو میری پشت پر چلے۔ پس اب جب کہ تو میرے سپرد کر دیا گیا ہے تو اب دیکھ میں تیرے

ساتھ کیا سلوک کروں گی؟ پھر وہ اس کو اپنے اندر اس طرح دبائے گی کہ اس کی ہڈیاں اور پسلیاں آپس میں مل جائیں گی اور وہ تنگ زندگی تھی جس سے اللہ تعالیٰ ڈراتا رہا ہے۔ یہ قبر کا عذاب ہے کیونکہ کافر پر قبر میں اللہ تعالیٰ ننانوے اژدھے مسلط کردے گا جو اس کے گوشت کو ڈسیں گے اور اس کی ہڈیاں توڑ دیں گے اور قیامت تک اس کے ساتھ بار بار یہ سلوک کریں گے۔ اگر ان اژدھوں میں سے ایک بھی اس زمین پر ایک پھونک مار دے تو اس زمین کا سارا سبزہ جل کر راکھ ہو جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو کہ تمہارے نفس کمزور ہیں اور تمہارے یہ جسم نفیس اور کمزور ہیں۔ ان کے لیے تو تھوڑا سا عذاب کافی ہے جو اس سے بھی کمزور ہے۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو تو اپنے جسموں اور نفسوں کو بچاؤ اس سے جس کی تم طاقت نہیں رکھتے اور جس پر تم صبر نہیں کرسکو گے' جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اس پر عمل کرو اور جس کو وہ پسند نہیں کرتا اس کو ترک کردو اور چھوڑ دو۔

اے اللہ کے بندو! قبر کے بعد جو دن سب سے زیادہ سخت ہے وہ قبروں سے اٹھائے جانے کا دن ہے اور یہ وہ دن ہے جس دن بچے جوان ہو جائیں گے اور یہ دن جوانوں کو بوڑھا کردے گا اور ماؤں کے حمل ساقط ہو جائیں گے۔ اس دن ہر ماں اپنے بچوں کو بھول جائے گی۔ یہ وہ دن ہوگا جس دن چہرے بگڑ جائیں گے اور چہروں پر ہوائیں اُڑ جائیں گی اور اس دن کا شر ہر طرف پھیل جائے گا۔ اس دن کی دہشت اس قدر ہوگی کہ ملائکہ (جن کا کوئی گناہ نہیں ہوگا وہ) بھی اس دن سے ڈریں گے اور اس دن ساتوں شدید ترین پہاڑ زمین میں اس کے خوف سے لرز جائیں گے اور آسمان پھٹ جائے گا۔ پس یہ وہ دن ہوگا جو بھڑکتا ہوگا اور اس دن بخارات دھواں کی مانند ہوں گے اور پہاڑ اُڑتے ہوئے بادلوں کی مانند ہوں گے۔ بعد میں دوبارہ وہ ٹھوس اور سخت ہو جائیں گے اور صور پھونکی جائے گی اور جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے وہ دہشت زدہ ہو جائے گا۔ سوائے اُن

لوگوں کے جن کو اللہ چاہے گا۔ پس جس شخص نے اُس کی نافرمانی کی ہوگی خواہ کانوں سے آنکھوں سے زبان سے ہاتھ سے پاؤں شکم یا شرمگاہ کے ذریعے اگر اللہ نے اُس کو معاف نہ کیا اور اس پر رحم نہ فرمایا تو وہ اُس دن آگ کے اُس کنوئیں میں ہوگا جو بہت گہرا اور بہت گرم ہوگا اور اس میں پینے کے لیے خون ملی پیپ ہوگی اور اس کا عذاب جدید اور اس کے درے لوہے کے ہوں گے اور اس کا عذاب کم نہیں ہوگا۔ اور اس میں رہنے والوں کو موت نہیں آئے گی اور ان پر رحم نہیں کیا جائے گا نہ ان کی پکاروں کو سنا جائے گا۔

اے اللہ کے بندو! جان لو اس کے ساتھ جنت بھی ہے کہ جس کا طول و عرض آسمانوں اور زمین کے برابر ہوگا جو متقین کے لیے بنائی گئی ہے جس میں کوئی شر یا تکلیف نہیں ہوگی اور اس کی لذت کبھی ختم نہیں ہوگی اور اس کا اجتماع کبھی جدائی میں تبدیل نہیں ہوگا اور اللہ کی رحمت کے قریب ہوں گے اور ان کے سامنے خوبصورت غلام ہوں گے اور ان کے لیے سونے کے برتن ہوں گے جن میں مختلف رنگوں و خوشبوؤں کے پھل اور پھول ہوں گے۔

اے محمد بن ابی بکر! جان لو کہ میں نے آپ کو اپنے بہت بڑے لشکر پر ولی و گورنر بنایا ہے جبکہ میں نے آپ کو ولی بنایا اور آپ کو لوگوں کے امور پر ولی نہیں بنایا تو اس امرِ خلافت کا اپنے نفس کو مستحق قرار دے اور اس سے اپنے دین کو محفوظ رکھ۔ اگر ہو سکے تو مخلوق میں سے کسی ایک کی خوشی کی خاطر خدا کی ناراضگی حاصل نہ کر۔ اور اگر تو نے ایسا کر لیا تو اللہ تعالیٰ تیرے علاوہ کسی اور کو بھی اس کا مستحق اور جانشین قرار دے گا۔ ظالم پر سخت رہو اور ان کے خلاف سختی کرو۔ اپنے قریبیوں اور نیک و کار لوگوں کو اپنا دوست اور ولی قرار دو ان کو اپنے لیے راستہ اور بھائی قرار دو اور ان کی نماز کی طرف دیکھو کہ یہ کیسی ہے کیونکہ آپ ایک قوم کے امام و پیش نماز بن رہے ہیں۔ اس کو کامل کرو اس میں کوئی نقص نہ ہو کیونکہ اگر کوئی شخص کسی قوم کا امام ہو اور ■ لوگ اُس کے ساتھ نماز ادا کریں اور اُن کی

نماز میں کوئی نقص ہوگا تو اس کا گناہ اُس امام پر ہوگا لیکن اُن کی نمازوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اُن کی نماز کو کامل کرو اس کو خفیف نہ قرار دو کیونکہ اگر تو نے اس کو کامل یا اس کی حفاظت کی تو تمہیں ان سب کے برابر اجروثواب ملے گا اور ان کے اجروثواب میں بھی کمی نہیں ہوگی۔ پھر اپنے وضو کی طرف بھی نظر کرو۔ کیونکہ نماز کی تکمیل اور تمامیت وضو کی وجہ سے ہے۔ وضو میں تین مرتبہ کلی کرو تین مرتبہ ناک میں پانی ڈالو۔ پھر اپنا منہ دھوؤ اور اس کے بعد دائیں ہاتھ کو اور پھر بائیں ہاتھ کو دھوؤ اور پھر سر کا مسح اور پھر دونوں پاؤں کا مسح کرو کیونکہ میں نے رسولؐ خدا کو دیکھا ہے کہ وہ ایسے ہی وضو کیا کرتے تھے اور جان لو کہ وضو ایمان کا نصف ہے۔ پھر نماز کی طرف متوجہ ہو اور نماز کو بروقت ادا کرو۔ وقت سے پہلے نماز کو جان چھڑانے کے لیے نہ پڑھو اور کسی کام کی وجہ سے نماز کو مؤخر بھی نہ کرو۔

سیدالانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک شخص نے نمازوں کے اوقات کے بارے میں سوال کیا تو رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور انہوں نے مجھے نماز کے اوقات کے بارے میں یوں بیان کیا:

زوالِ آفتاب کے وقت کہ جب سورج دائیں آبرو پر پڑے وہ وقت نماز ظہر کا وقت ہے۔ جب ہر چیز کا سایہ اُس کی مثل ہو جائے تو وہ نماز عصر کا وقت ہے۔ نماز مغرب سورج کے غروب ہونے کے بعد پڑھو اور نماز عشاء اس وقت پڑھو کہ جب مغرب کی طرف سے سرخی ختم ہو جائے اور نماز فجر کو رات کی آخری تاریکی میں کہ جب ستارے غروب ہونے کے قریب ہوں (یعنی نماز فجر کا افضل وقت ستاروں کی روشنی میں ادا کرنا ہے)۔ ان اوقات میں نماز ادا کرو اور جو معروف سنت ہے اور واضح و روشن راستہ ہے اس کو اپنے لیے لازم قرار دو۔ اپنے رکوع اور سجود کی طرف دیکھو کیونکہ رسولؐ خدا لوگوں کے لیے مکمل نماز ادا کیا کرتے تھے اور تو بھی نماز میں ان کے لیے امر کو خفیف قرار دے اور

جان لے کہ تیرا ہر عمل تیری نماز کے تابع ہے۔ پس اگر تو نے نماز کو ضائع کیا تو تیرے دوسرے اعمال بھی ضائع کردیے جائیں گے۔

نماز کے بارے میں وہ اللہ تجھ سے سوال کرے گا جس کو تو نے نہیں دیکھا لیکن وہ تجھے دیکھتا ہے جبکہ وہ اعلیٰ مقام پر سے دیکھ رہا ہے۔ وہ ہمیں اور آپ کو ان میں سے قرار دے جن سے وہ محبت کرتا ہے تاکہ وہ اپنے شکر ادا کرنے پر آپ کی اور ہماری مدد فرمائے۔ اور اپنے ذکر کرنے' اچھی عبادت کرنے اور اس کے حق ادا کرنے میں ہماری مدد فرمائے' اور ہر وہ کام جو ہمارے دین اور آخرت کے لیے بہتر ہو اُسے اختیار کرنے میں ہماری مدد فرمائے۔

اے اہلِ مصر! تمہارا قول تمہارے فعل کی تصدیق کرے اور تمہارا ظاہر تمہارے باطن کی تصدیق کرے' تمہاری زبانیں تمہارے دلوں کی مخالفت نہ کریں۔ جان لو کہ امامِ ہدایت اور ہادی اور امام ردی و مفسد تمہارے نزدیک برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ وصیِ نبیؐ اور دشمنِ نبی تمہارے نزدیک مساوی اور برابر نہیں ہونے چاہئیں۔ میں مومن اور کافر سے تمہارے بارے میں نہیں ڈرتا کیونکہ مومن کو اس کے ایمان کی وجہ سے اللہ تم سے روکے گا اور کافر کو اس کے کفر کی وجہ سے تم کو دور رکھے گا۔ لیکن منافق کے بارے میں میں آپ کے بارے میں ڈرتا ہوں کیونکہ وہ وہی کچھ بیان کرے گا جس کو تم جانتے ہو۔ اور اُس سے منع کرے گا جس کا تم انکار کرتے ہو۔

اے محمد بن ابی بکر! جان لو کہ سب سے افضل فقہ اللہ کے دین میں پرہیزگاری اور اُس کی اطاعت میں عمل کرنا ہے۔ میں آپ کو آپ کے ظاہری اور باطنی دونوں امور میں تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور آپ کو ہر حال میں تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ دنیا بلاء اور فنا ہونے والا گھر ہے اور آخرت جزاء اور باقی رہنے والا گھر ہے۔ جو باقی رہنے والا ہے اُس کے لیے کام کرو اور جو فنا ہونے والا ہے اس سے دوری اختیار کرو اور دنیا

میں اپنے حصے کو فراموش نہ کرو۔ میں آپ کو سات باتوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں۔ ان میں سے ایک جوامع اسلام بھی ہے: اللہ سے ڈرو اور لوگوں سے مت ڈرو۔ سب سے بہتر قول وہ ہے جس کی عمل تصدیق کرے۔ ایک معاملہ میں دو مختلف حکم نہ دو کہ تیرے امر کی وہ مخالفت کرے اور حق سے تجھے دُور کر دے گا (یعنی عمل میں حکم کچھ اور ہو اور زبان سے حکم کچھ اور ہو تو اس کو مختلف حکم کہتے ہیں)۔ اپنی تمام رعایا کے لیے وہ چیز پسند کرو جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند کرتے ہو۔ اور جو تم اپنے اور اپنے خاندان والوں کے لیے پسند نہیں کرتے وہ عام رعایا کے لیے بھی پسند نہ کرو۔ کیونکہ یہ تیری محبت و دلیل کو زیادہ محکم و واجب قرار دے گی۔ اور رعایا کی اصلاح کرو اور حق کی طرف لوگوں کو آمادہ کرو۔ اللہ کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرو۔ اگر کوئی آپ سے مشورہ طلب کرے تو اس کو اچھی نصیحت کرو اور تمام مسلمانوں خواہ وہ قریب ہوں یا بعید ان کے لیے اپنے آپ کو ایک نمونہ قرار دو۔ اور ہماری محبت و مودت کو دین میں سے قرار دو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ کو متقین کا زیور قرار دے اور ان کو تمہاری اطاعت پر باقی رکھے تاکہ وہ ہمیں اور آپ کو بھائی قرار دیں جو ایک دوسرے کی خوشی کا موجب بنیں۔ اہل مصر کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے امیر دا آقا ہیں۔ خدائے بزرگ و برتر تم سب کو اُن کی اطاعت پر ثابت قدم رکھے اور اپنے نبیؐ کے حوض پر تم سب کو وارد کرے اور جو اس کو پسند ہے اُس کو انجام دینے پر ہماری اور آپ کی مدد کرے۔

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اپنی ناکامی کو ظاہر نہ کرو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابونصر محمد بن عمر النیشاپوری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن السری ﴿قال

حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ حفص بن غیاث عن برد بن سنان عن مکحول عن واثلة بن الاسقع قال قال رسول اللّٰہ (ص) لاتظهر الشماتة لاخیك فیعافیه ویبتلیك وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم تسلیماً۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

جناب واثلہ بن الاسقع نے کہا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اپنے بھائی پر اپنی ناکامی کو ظاہر نہ کرو تاکہ وہ عافیت میں رہے اور وہ تجھے نہ آزمائے۔ صلی اللّٰہ علی محمد وآله۔

●●●

مجلس نمبر 32

[بروز بدھ ۱۳ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

تم سب اللہ تعالیٰ کے دین پر ہو

﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ تأییدہ ﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویۃ ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنی﴾ سعد بن عبداللہ عن احمد ابن محمد بن عیسٰی عن یونس بن عبدالرحمٰن عن کلیب بن معویۃ الأسدی قال سمعت ابا عبداللہ جعفر بن محمد (ع) یقول اما واللہ انکم لعلی دین اللہ وملائکتہ فاعینونا علی ذلک بورع واجتہاد وعلیکم بالصلوٰۃ والعبادۃ علیکم بالورع۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ' خدا کی قسم' تم اللہ اور اُس کے ملائکہ کے دین پر ہو۔ پس تم پرہیزگاری اور اجتہاد کے ساتھ ہماری مدد کرو۔ اور تم پر نماز اور عبادتِ خدا واجب ہے اور تم اپنے آپ پر پرہیزگاری کو لازم قرار دو۔

زوجۂ نبی اکرمؐ نے آپؐ سے سوال کیا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم علی بن الحسن الکوفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان

﴿قال حدثنا﴾ ابی قال مسیح بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابو علی بن عمرة الخراسانی عن اسحاق بن ابراهیم عن ابی اسحاق السبیعی قال دخلنا علی مسروق بن الأجدع فاذا عنده ضیف له لانعرفه وهما یطعمان من طعام لهما فقال الضیف کنت مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وآله وسلم بخیبر فلما قالها عرفنا انه کانت له صحبة مع النبی (ص) قال فجائت بنت حی بن اخطب الی النبی (ص) فقالت یارسول اللّٰه انی لست کاحد نسائك قتلت الأب والأخ ... فان حدث بك حدث فالی من فقال لها رسول اللّٰه (ص) الی هذا واشار الی علی بن ابی طالب (ع) قال الا احدثکم بما حدثنی به الحرث الأعور قال قلنا بلی قال دخلت علی علی بن ابی طالب علیه السلام فقال ماجاء بك یا اعور قال قلت حبك یا امیرالمؤمنین قال قلت اللّٰه فناشدنی ثلاثا ثم قال اما انه لیس عبد من عباد اللّٰه ممن امتحن اللّٰه قلبه للایمان الا وهو یجد مودتنا علی قلبه فهو یحبنا ولیس عبد من عباد اللّٰه ممن سخط اللّٰه علیه الا هو یجد بغضنا علی قلبه فهو یبغضنا فاصبح محبنا ینتظر الرحمة وکان ابواب الرحمة قد فتحت له واصبح مبغضنا علی شفا جرف هار فانهار به فی نار جهنم فهنیئا لأهل الرحمة رحمتهم وتعسا لأهل النار مثواهم۔

تحدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

اسحاق سبیعی نے بیان کیا ہے کہ میں علی بن مسروق کے پاس گیا تو اُس کے پاس ایک مہمان موجود تھا جس کو ہم نہیں جانتے تھے اور وہ دونوں کھانا کھا رہے تھے۔ اس مہمان نے کہا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں آپؐ کے ساتھ تھا۔ جب اس نے یہ کہا تو ہمیں یہ معلوم ہو گیا کہ مہمان یقیناً رسولؐ خدا کا صحابی ہے۔

پھر اُس نے کہا کہ بنت حی بن اخطب نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آ کر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا میں آپؐ کی ازواج میں سے ایک نہیں ہوں؟ آپؐ نے میرے باپ کو میرے بھائی کو اور میرے چچا سب کو قتل کردیا ہے۔ اب اگر آپؐ کے ساتھ کوئی حادثہ (یعنی آپؐ کی وفات واقع ہوجائے) پیش آجائے تو پھر میں نے کس کی طرف رجوع کرنا ہے؟ پس رسولؐ خدا نے اُس سے فرمایا: اُس کی طرف۔ اور آپؐ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف اشارہ فرمایا۔

اور اُس نے کہا: کیا میں تم لوگوں کو وہ خبر سناؤں جو مجھے حرث اعور نے سنائی ہے؟ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ اُس نے کہا: میں علی ابن ابی طالبؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے فرمایا: اے اعور! کیوں آئے ہو؟ میں نے عرض کیا: آپؑ کی محبت مجھے آپؑ کے پاس لے کر آئی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اللہ کو گواہ قرار دے کر تین مرتبہ یہ عرض کیا: پھر آپؑ نے فرمایا: اے اعور! آگاہ ہوجاؤ' اللہ کے بندوں میں سے کوئی بندہ ایسا نہیں ہے کہ جس کے دل کا اللہ تعالیٰ نے امتحان لیا ہو مگر یہ کہ اُس کے دل کے سامنے ہماری مودت کو پیش کیا گیا ہو۔ پھر وہ ہمارے ساتھ محبت رکھتا ہوگا اور کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جو اُن میں سے ہو جن پر اللہ ناراض ہو مگر یہ کہ اللہ اُس کے دل میں ہمارے لیے بُغض پیدا کردیتا ہے اور وہ ہمارے ساتھ بُغض رکھتا ہے۔ جب ہمارے ساتھ محبت کرنے والا صبح کرتا ہے تو وہ اِس حالت میں ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت کا منتظر ہوتا ہے اور جنت کے دروازے اس کے لیے کھلے ہوتے ہیں اور ہمارے ساتھ بُغض رکھنے والا اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ جہنّم کے کنارے پر کھڑا ہوتا ہے اور جہنّم کی آگ کے کنارے پر ہوتا ہے۔ اہلِ رحمت کے لیے رحمت مبارک ہو اور اہلِ نار کے لیے کتنا بُرا ٹھکانہ ہے۔

قیامت کے دن صرف چار سوار ہوں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابو على الحسن بن الفضل الرازی ﴿قال حدثنا﴾ ابو الحسن علی بن احمد بن بشر العسکری عن محمد بن هرون الهاشمی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهیم بن مهدی الابلی ﴿قال حدثنا﴾ اسحاق بن سلیمان الهاشمی ﴿قال حدثنی﴾ ابی قال حدثنی هرون الرشید ﴿قال حدثنی﴾ ابی المهدی ﴿قال حدثنا﴾ المنصور ابوجعفر محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن جدی علی بن عبدالله بن العباس عن عبدالله بن عباس بن عبدالمطلب قال سمعت رسول الله (ص) يقول يا ايها الناس نحن في القيمة ركبان اربعة ليس غيرنا فقال له قائل بابي انت وامي يارسول الله من الركبان قال انا على البراق واخى صالح على ناقة الله التى عقرها قومه وابنتى فاطمة على ناقتى العضباء وعلى بن ابى طالب عليه السلام على ناقة من فوق الجنة خطامها من لؤلؤ رطب وعيناها من ياقوتتين حمروين وبطنها من زبرجد اخضر عليها قبة من لؤلؤة بيضاء يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها ظاهرها من رحمة الله وباطنها من عفوالله اذا اقبلت زفت واذا ادبرت زفت وهو امامى على رأسه تاج من نور يضئ لأهل الجمع ذلك التاج له سبعون ركنا كل ركن يضيئ كالكواكب الدري في افق السماء وبيده لوآء الحمد وهو ينادى في القيمة لا اله الا الله محمد رسول الله (ص) ولا يمر بملاء من الملائكة الا قالوا نبي مرسل ولا يمربنبي مقرب الاقال ملك مقرب فينادي مناد من بطنان العرش ياايها الناس ليس هذا ملكا مقربا ولانبيا مرسلا ولاحامل عرش هذا على بن ابى طالب وتجئ شيعته من بعده فينادي مناد لشيعته من انتم فيقولون نحن العلويين

فیأتیهم النداء ایها العلویون انتم آمنون ادخلوا الجنة مع من کنتم توالون۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی سوار نہیں ہوگا۔ سننے والے نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ کون کون ہیں جو سوار ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا:

① میں ہوں جو براق پر سوار ہوں گا۔

② میرا بھائی صالح وہ اللہ کی اُونٹنی پر سوار ہوگا جس کی ٹانگیں اس کی قوم نے کاٹ دی تھیں۔

③ بیٹی فاطمہ علیہا السلام ہیں وہ اُس اُونٹنی پر جس کا نام عضباء ہے' سوار ہوں گی۔

④ علی ابن ابی طالب علیہ السلام جنت کی اُونٹنیوں میں سے ایک اُونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی نکیل لؤلؤ کی ہوگی اور اس کی آنکھیں سرخ یاقوت کی ہوں گی اور اُس کا شکم زبرجد سبز کا ہوگا اور اُس کے اوپر ایک گنبد ہوگا جو سفید ہوگا۔ اُس کے ظاہر سے باطن کو دیکھا جا سکے گا اور باطن سے ظاہر کو دیکھا جا سکے گا۔ اس کا ظاہر اللہ کی رحمت اور اس کا باطن اللہ کی بخشش کا ہوگا۔ اس کے آگے اور پیچھے کا حصہ چمک رہا ہوگا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے آگے آگے ہوں گے۔ اُن کے سر پر نور کا تاج ہوگا جو تمام اہل محشر کے لیے چمک رہا ہوگا۔ اس تاج کے ۷۰ کونے ہوں گے اور ہر کونہ آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا۔ آپؐ کے ہاتھ میں لوائے حمد کا پرچم ہوگا اور آپؐ قیامت کے دن ندا دیں گے: لا الٰہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔ آپؐ فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے گزریں گے وہ کہہ رہا ہوگا یہ نبیؐ مُرسل ہے اور جب آپؐ کسی نبیؑ کے قریب سے گزریں گے تو وہ کہہ رہا ہوگا یہ ملکِ مقرب ہے۔ پھر عرش کے وسط سے منادی آواز دے گا:

اے لوگو! یہ نہ نبی مرسل ہے اور نہ ہی ملک مقرب ہے اور نہ ہی کوئی حامل عرش ہے بلکہ یہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں اور ان کے میدان کے شیعہ آئیں گے۔ پھر منادی آواز دے گا ان کے شیعوں کے لیے تم کون ہو؟ پس وہ جواب دیں گے: ہم علوی ہیں۔ انہیں آواز آئے گی: اے علویو! تم امن میں ہو اور جن سے محبت کرتے ہو اُن کے ساتھ مل کر جنت میں داخل ہو جاؤ۔

امام علی بن رضا علیہ السلام کی دعا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن عیسٰی عن الزیان بن الصلت قال سمعت الرضا علی بن موسٰی (ع) یدعوا بکلمات نحفظها عنه فما دعوت بها فی شدة الافرج الله عنی وهی اللهم انت ثقتی فی کل کرب وانت رجائی فی کل شدة وانت لی فی کل امر ینزل بی ثقتی وعدتی کم من کرب یضعف عنه الفؤاد وتقل فیه الحیلة وتعی فیه الامور ویخذل فیه القریب والبعید والصدیق ویشمت فیه العدو انزلته بك وشکوته الیك راغبا الیك فیه عمن سواك ففرجته وکشفته وکفیتنیه فانت ولی کل نعمة وصاحب کل حاجة ومنتهی کل رغبة فلك الحمد کثیراً ولك المن فاضلا بنعمتك یتم الصالحات یامعروفا بالمعروف ویامن هو بالمعروف موصوف انلنی من معروفك معروفا تغنینی به عن معروف من سواك برحمتك یاارحم الراحمین۔

حدیث نمبر 4: (مختلف اسناد)

ریان بن صلت نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا

ہے کہ آپؑ ان کلمات کے ساتھ دعا کیا کرتے تھے اور ہم نے ان کلمات کو یاد کرلیا اور جب بھی کسی مشکل اور شدت کے وقت ہم نے ان کلمات کے ساتھ دعا کی تو خدا نے اُس مشکل اور شدت کو ہم سے دُور فرما دیا اور دعا کے وہ کلمات عربی میں متن کتاب میں موجود ہیں:

اللھم انت ثقتی فی کل کرب وانت رجائی فی کل شدۃ وانت لی فی کل امر ینزل بی ثقتی وعدتی کم من کرب یضعف عنہ الفؤاد وتقل فیہ الحیلۃ وتعی فیہ الامور ویخذل فیہ القریب والبعید والصدیق ویشمت فیہ العدو انزلتہ بک وشکوتہ الیک راغبا الیک فیہ عمن سواک ففرجتہ وکشفتہ وکفیتنیہ فانت ولی کل نعمۃ وصاحب کل حاجۃ ومنتھی کل رغبۃ فلک الحمد کثیراً ولک المن فاضلا بنعمتک یتم الصالحات یامعروفا بالمعروف ویامن ھؤ بالمعروف موصوف انلنی من معروفک معروفا تغنینی بہ عن معروف من سواک برحمتک یاارحم الراحمین۔

"اے میرے اللہ! تو ہی ہر مصیبت میں میرا سہارا ہے اور ہر سختی میں میری امید کی جگہ ہے ہر سختی جو مجھ پر آتی ہے اس میں تو ہی میرا آسرا اور پونجی ہے۔ اور کتنی ہی مشکلیں ہیں جن سے میرا دل کمزور ہو جاتا ہے اور تدبیریں ناکام ہو جاتی ہیں اپنے اور بیگانے میرا ساتھ چھوڑ جاتا ہیں اور دشمن طعنے دیتے ہیں اور ہر کام اُدھورا رہ جاتا ہے جب میں تیرے حضور آتا ہوں تجھ سے عرض کرتا ہوں تیرے سوا دوسروں سے منہ موڑ لیتا ہوں پس تو میری ہر مشکل کو حل کرتا ہے اور سختی دُور کرتا ہے اور میری سرپرستی

کرتا ہے۔ تو ہی ہر نعمت کا مالک ہے اور ہر حاجت میں میرا مددگار ہے اور ہر خواہش ہر رغبت کی انتہا تو ہی ہے۔ تیرے لیے حمد بہت زیادہ ہے اور تیرا خاص احسان ہے۔ اور صالحات کے ساتھ تیری نعمت تمام ہوتی ہے۔ اے جو نیکی کے ساتھ مشہور ہے۔ اے وہ ذات جو نیکی کے ساتھ معروف ہے اور تیری نیکی جو معروف و مشہور ہے وہ مجھے ملنے والی ہے اور تیری معروف نے اور نیکی نے مجھے تیرے سوا دوسرے کی نیکی و معروف سے بے نیاز کر دیا ہے۔ تیری رحمت کے ساتھ اے وہ جو سب رحم کرنے والوں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے"۔

دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنی﴾ ابو القاسم علی بن الحسن عن جعفر بن محمد بن مروان عن أبیه ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسٰی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر عن أبیه جعفر ابن محمد عن آبائه (ع) قال قال رسول اللّٰہ (ص) خلتان لا یجتمعان فی منافق فقه فی الاسلام وحسن سمت فی الوجه وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآله وسلم تسلیماً –

<u>حدیث نمبر 5:</u> (مختلف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: دو چیزیں منافق میں جمع نہیں ہو سکتیں۔ اسلام میں فقہ (یعنی اسلام کی حقیقی فقہ) اور اس کے چہرے پہ اچھی صورت (یعنی منافق کے چہرے کی رونق اچھی اور خوبصورت نہیں ہوگی)

●●●

مجلس نمبر 33

[بروز ہفتہ ۲۱ رمضان المبارک سال ۴۰۹ ہجری قمری]

قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا

﴿حدثنا﴾ الشیخ المفید ابو عبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللّٰہ حراسته ﴿قال أخبرنی﴾ احمد بن محمد بن الحسن ابن الولید ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار عن علی بن القاشانی عن الاصفہانی عن داود بن سلیمان المنقری عن حفص بن غالب قال قال ابوعبداللّٰہ جعفر بن محمد علیه السلام اذا اراد احدکم ان یسئل اللّٰہ شیئا الا اعطاه فلییئس من الناس کلهم ولا یکون له رجاء الا من عند اللّٰہ عزوجل فاذا علم اللّٰہ تعالی ذلک من قلبه لم یسأل شیئا الا اعطاه فحاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا فان فی القیمة خمسین موقفا کل موقف مثل الف سنة مما تعدون ثم تلاهذه الآیة فی یوم کان مقداره خمسین الف سنة۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حفص بن غازب نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی بندہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی سوال نہ کرے مگر یہ کہ خدا اس کو عطا کر دے پس وہ سارے لوگوں سے مایوس ہو جائے۔ جب اس بندے کے دل میں یہ چیز پیدا ہو جاتی ہے کہ سوائے خدا کے اور کسی جگہ سے امیدوار نہیں

ہے اور جب یہ عقیدہ اس کے دل میں پیدا ہو جائے اور اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ اس کے دل میں یہ چیز راسخ ہو چکی ہے۔ پھر وہ جس چیز کا بھی خدا سے سوال کرتا ہے اللہ اس کو عطا کرتا ہے۔ پس قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے تم خود اپنے آپ کا محاسبہ کرو کیونکہ قیامت کے دن پچاس مقامات پر تم لوگوں کو کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال کے برابر کھڑا کیا جائے گا جس کو تم شمار کرتے ہو (یعنی وہ ہزار سال دنیاوی سال شمار ہوں گے) اور پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ کہ ''اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کے برابر ہوگی''۔

ایمان ▪ چیزیں ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ الحسین بن علی المالکی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالصلت الھروی ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسٰی بن جعفر عن أبیہ موسٰی بن جعفر عن أبیہ جعفر بن محمد عن أبیہ محمد بن الحسین زین العابدین عن أبیہ الحسین بن علی الشہید عن أبیہ امیرالمؤمنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللہ (ص) الایمان قول مقول وعمل معمول وعرفان العقول۔ قال ابو الصلت فحدثت بہذا الحدیث فی مجلس احمد ابن حنبل فقال لی احمد یا ابا الصلت لوقرء بہذا الاسناد علی المجانین لا فاقوا۔

تحدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

جناب ابوبکر محمد بن جعابی نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ مجھے ابوعبداللہ الحسین بن علی مالکی نے بیان کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے لیے ابوالصلت نے بیان کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: ہمارے لیے حضرت امام علی بن موسیٰ علیہم السلام نے بیان کیا ہے کہ

آپؑ نے فرمایا:

مجھے میرے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام نے اور انہوں نے اپنے والد جعفر بن محمد علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے اور انہوں نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور انہوں نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کیا' آپؐ نے فرمایا:

ایمان تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے: قول جو بولا جائے' عمل جو کیا جائے' عرفان جو عقل سے حاصل ہو۔ ابوصلت فرماتے ہیں کہ میں نے یہ حدیث احمد بن حنبل کی مجلس میں بیان کی تو انہوں نے مجھے کہا: اے ابوصلت! اگر یہ حدیث اس سلسلہ اسناد کے ساتھ مجنون پر پڑھی جائے تو وہ درست ہو جائے۔

ایمان' اسلام اور ان کے ارکان کیا ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال حدثني﴾ احمد بن سليمان الطوسي عن الزبير بن بكار ﴿قال حدثني﴾ عبدالله بن وهب عن السدي عن عبد خير عن قبيصة عن جابر الأسدي قال قام رجل الى اميرالمؤمنين على بن ابي طالب (ع) فسأله عن الايمان فقام (ع) خطيبا فقال الحمدلله الذى شرع الاسلام فسهل شرايعه لمن ورده واعزاز كانه على من جاء به وجعله عزاً لمن والاه وسلما لمن دخله وهدى لمن ائتم به وزينة لمن تحلى به وعصمة لمن اعتصم به وحبلا لمن تمسك به وبرهانا لمن تكلم به ونوراً لمن استضاء به وشاهداً لمن خاصم به وفلجا لمن حاج به وعلما لمن وعاه وحديثا لمن رواه وحكما لمن قضى به وحلما لمن جرب ولباً لمن تدبر وفهما لمن فطن ويقينا لمن عقل وبصيرة

لمن عزم وآية لمن توسم وعبرة لمن اتعظ ونجاة لمن صدق ومودة من اللّٰه لمن اصلح وزلفى لمن ارتقب وثقة لمن توكل وراحة لمن فوض وجنة لمن صبر الحق سبيله والهدى صفته والحسنى مأثرته فهو ابلج المنهاج مشرق المنار مضيئ المصابيح رفيع الغاية يسير المضمار جامع الحلبة متنافس السبقة كريم الفرسان التصديق منهاجه والصالحات مناره والفقه مصابيحه والموت غايته والدنيا مضماره والقيمة حلبته والجنة سبقته والنار نقمته والتقوى عدته والمحسنون فرسانه فبالايمان يستدل على الصالحات وبالصالحات يعمر الفقه وبالفقه يرهب الموت وبالموت تختم الدنيا بالدنيا تحوز القيمة وبالقيمة تزلف الجنة للمتقين وتبرز الجحيم للغاوين فالايمان على اربع دعائم الصبر واليقين والعدل والجهاد والصبر من ذٰلك اربع شعب الشوق والاشفاق والزهادة والترقب الا من اشتاق الى الجنة سلاعن الشهوات ومن اشفق من النار رجع عن المحرمات ومن زهد فى الدنيا هانت عليه المصيبات۔

حدیث نمبر 3:(مختلف اسناد)

جناب جابر الاسدی نے روایت کی ہے کہ ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں کھڑا ہوا اور عرض کی: یا امیر المومنینؑ! ایمان کیا ہے؟ آپؑ کھڑے ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

تمام حمد ہے اُس اللہ کے لیے جس نے اسلام کو ہمارے لیے واضح کیا اور اس کی شریعت کو اُس کے لیے آسان کیا جو اس میں وارد ہوا۔ اور اس کے ارکان کو اُس کے لیے عزیز قرار دیا جو ان کے لیے آیا اور اُس کو اُن کے لیے عزیز قرار دیا جو اس کی ولایت کو قبول کرنے والا ہے اور سلامتی قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس میں داخل ہو جائے۔ اور

ہدایت قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس کے احکام کی اقتداء کرے اور زینت قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو اپنے لیے زینت اور زیور بنائے اور عصمت اور محافظ قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے عصمت و حفاظت طلب کرے اور اس کو حبل (رسی) قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے تمسک کرنا چاہے اور اس کو برہان و دلیل قرار دیا ہے اُس کے لیے جو اس کے ساتھ گفتگو کرنا چاہے اور نور قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے روشنی طلب کرے اور شاہد و گواہ قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ مخاصمہ قرار دے اور کامیابی قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ احتجاج کرے اور علم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو قبول کرے اور حدیث قرار دیا اُس کے لیے جو اس کو روایت کرے اور حکم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ حکم کرے اور علم قرار دیا اُس کے لیے جو تجربہ کرے اور عقل قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ تدبر کرنا چاہے اور اس کو فہم قرار دیا اُس کے لیے جو اس کے ساتھ سمجھنا چاہیے۔ یقین قرار دیا اُس کے لیے جو اس کی عقل سے کام لینا چاہے اور بصیرت قرار دیا اُس کے لیے جو اس کا ارادہ و عزم کرے اور اپنی نشانی قرار دیا اُس کے لیے جو فراست سے کوئی چیز معلوم کرنا چاہے۔ اور اس کو عبرت قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے وعظ حاصل کرنا چاہے۔ اور نجات قرار دیا اُس کے لیے جو اس کی تصدیق کرے۔ اور اس کو اللہ کی طرف سے مودت و محبت قرار دیا جو اس سے اصلاح طلب کرے۔ اور اپنا تقرب قرار دیا اُس کے لیے جو اس سے تقرب حاصل کرنا چاہے۔ اور اُس کے لیے ثقہ اور مورد وثوق قرار دیا جو توکل کرے اور جو اپنے امور کو اُس کے سپرد کر دے اُس کے لیے اس کو باعث راحت قرار دیا ہے اور اس کو اُس کے لیے جنت قرار دیا جو اس کے ساتھ صبر کرے۔ اس کا راستہ حق ہے اور اس کی صفت ہدایت ہے اور اس کا اثر حسن ہے۔

پس (اسلام) اس کے راستے روشن ہیں اور منارے چمک رہے ہیں۔ اس کے چراغ کی لَو دُور منور کرتی ہے انتہائی بلند غایت والا ہے۔ تصدیق اس کا راستہ ہے اور نیک

اعمال اس کے لیے منارہ ہیں اور فقہ اس کے لیے چراغ' موت اس کی غایت ہے اور دنیا اس کے گھوڑے کا میدان (یعنی دنیا میں اُسے چلے جانے ہے)' قیامت اس کے لیے جائے تقع ہے اور جنت اس کے سامنے اور جہنم اس کا نقصان' تقویٰ اس کی حدت ہے اور احسان کرنے والے اس کے فراست والے' ایمان وہ ہے جس کے لیے نیک اعمال پر استدلال کیا جاتا ہے اور نیک اعمال فقہ کو زعمور کھتے ہیں اور فقہ کے ذریعے موت سے ڈرایا جاتا ہے اور موت سے دنیا کا اختتام ہوتا ہے۔ اور دنیا سے قیامت کی طرف تجاوز کیا جاتا ہے اور قیامت جنت کو متقین کے قریب کرتی ہے اور جہنم کو سرکشوں کے قریب کرتی ہے۔

پس ایمان کے چار ارکان ہیں: ① صبر ② یقین ③ عدل ④ جہاد۔ اور صبر کے چار شعبے ہیں: ① شوق ② مہربانی کرنا ③ پرہیزگاری کرنا ④ تقرب۔ مگر وہ تقرب جو جنت کی طرف ہو اور شہوت سے دُور ہو اور آگ سے خوف اور محرمات سے منہ پھیرنا اور جو دنیا میں پرہیزگاری کرے گا اُس پر مصیبتیں آسان ہو جائیں گی۔

بغاوت پر بہت جلدی عذاب ملتا ہے

﴿حدثنی﴾ جدی محمد بن سلمان ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن خالد عن عاصم ابن حمید عن ابی عبیدة الحذاء قال سمعت اباجعفر محمد بن علی زین العابدین (ع) یقول قال رسول اللّٰہ (ص) ان اسرع الخیر ثوابا البر واسرع الشر عقابا البغی وکفی بالمرء عیبا ان یبصر من الناس ما یعمی عنه من نفسه وان یعیر الناس بما لا یستطیع ترکة وان یوذی جلیسه بما لا یعنیه۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

بہت جلد جس خیر پر ثواب ملتا ہے وہ دوسروں کے ساتھ نیکی کرنا ہے۔ اور بہت جلد جس بدی پر عذاب نازل ہوتا ہے وہ بغاوت و سرکشی ہے۔ انسان کے عیب دار ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ وہ دوسروں کے عیب دیکھے جو اُس کے اپنے اندر ہوں لیکن اُس کو نظر نہ آئیں اور لوگوں کے اس عیب پر سرزنش کرے جس کو خود چھوڑنے کی طاقت نہ رکھتا ہو اور اپنے ساتھ بیٹھنے والے کو ایسی چیز سے اذیت دے جو اُس کے لیے بے فائدہ ہو۔

علی علیہ السلام کے لیے رسولؐ خدا کی دعا

﴿قال حدثنا﴾ ابوحفص عمر بن محمد المعروف بابن الزيات رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن همام الاسكافی ﴿قال حدثنا﴾ ابن جعفر الحميری ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن محمد بن عيسى ﴿قال حدثني﴾ ابی عن عبدالله بن المغيرة عن ابن مسكان عن عمير بن بريد عن ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال لما نزل رسول الله (ص) بطن قديد قال لعلی بن ابی طالب (ع) ياعلی انی سألت الله عزوجل ان يوالی بينی وبينك ففعل وسألته ان يواخی بينی وبينك ففعل وسألته ان يجعلك وصيی ففعل فقال رجل من القوم والله لصاع تمر فی شن بال خير مما سئل محمد (ص) ربه هلا سأله ملكا يعضده او كنزاً يستعين به علی فاقته فانزل الله تعالی فلعلك تارك بعض ما يوحی به اليك وضاق به صدرك ان يقولوا لولا انزل عليه كنز اوجاء معه ملك انما انت نذير والله علی كل شيئ وكيل)

حدیث نمبر 5: (مختلف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا:
جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے قدید میں نزول ہوا (یہ گوشت) تو آپؐ نے

اس وقت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا:

اے علیؑ! میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میرے اور آپؑ کے درمیان دوستی قرار دے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ میرے اور آپؑ کے درمیان مواخات قرار دے پس اللہ تعالیٰ نے ایسا ہی کیا۔ پھر میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ وہ آپؑ کو میرا وصی قرار دے؟ پس اللہ نے ایسا ہی قرار دیا۔ قریش میں سے ایک شخص نے کہا: خدا کی قسم! کھجوروں کا ایک صاع (تین کلو) جو پرانی مشک ہو وہ بہتر ہے اس سے جو محمدؐ نے اپنے رب سے سوال کیا۔ کاش یہ اپنے رب سے کسی ملک کا سوال کرتا جو اس کی مدد کرتا یا کوئی خزانہ طلب کرتا جس سے افاقہ میں اس کی مدد ہوتی' بہتر تھا۔ پس اس وقت سورہ ہود کی آیت نمبر۱۲ نازل ہوئی جس میں خدا نے ارشاد فرمایا:

"جو چیز تمہارے پاس وحی کے ذریعے نازل کی گئی ہے اس میں سے بعض کو سنانے کے وقت شاید تم فقط اس خیال سے چھوڑ دینے والے ہو اور تم تنگ دل ہوتے ہو کہ مبادا یہ لوگ کہہ دیں کہ ان پر خزانہ کیوں نہیں نازل ہوا یا ان کی تصدیق کے لیے ان کے ساتھ کوئی فرشتہ کیوں نہیں آتا' تم تو صرف عذاب سے ڈرانے والے ہو اور خدا ہر چیز کا ذمہ دار ہے"۔

عبدالملک بن مروان کا خطبہ اور ایک مرد

﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن موسیٰ بن المتوکل ﴿قال حدثنا﴾ علی بن الحسین السعد ابادی عن احمد بن عبدالله البرقی عن أبیه عن محمد ابن عمیر عن غیر واحد من اصحابه عن ابن حمزة الثمالی ﴿قال حدثنی﴾ من حضر عبدالملک بن مروان وهو یخطب الناس بمکة فلما صار علی موضع العظة من خطبته قام الیه رجل فقال مهلا مهلا انکم تأمرون ولا تأتمرون

وتنہون ولا تنتہون وتعظون ولا تتعظون فاقتداء بسیرتکم ام طاعۃ لامرکم فان قلتم اقتدوا بسیرتنا فکیف نقتدی بسیرۃ الظالمین وما الحجۃ فی اتباع المجرمین الذی اتخذوا مال اللّٰہ دولا وجعلوا عباد اللّٰہ خولا وان قلتم اطیعوا امرنا وقبلوا نصحنا فکیف ینصح غیرہ من یغش نفسہ ام کیف تجب طاعۃ من لم تثبت لہ عدالۃ وان قلتم خذوا الحکمۃ من حیث وجدتموہا واقبلوا العظۃ ممن سمعتموہا فلعل فینا ومن ہو انصح بصنوف العظات واعرف بوجوہ اللغات منکم فزحزحوا عنہا واطلقوا اقفالہا وخلوا سبیلہا ینتدب لہا الذین شردتموہم فی البلاد ونقلتموہم عن مستقرہم الی کل وادفواللّٰہ ما قلدناکم ازمۃ امورنا وحکمناکم فی ابداننا اموالنا وادیاننا لتسیروا فینا بسیرۃ الجبارین غیر انا نصبر لاستیفاء المدۃ وبلوغ الغایۃ وتمام المحنۃ ولکل قائل منکم یوم لا یعدوہ وکتاب لابدان یتلوہ لا یغادر صغیرۃ ولاکبیرۃ الا احصاہا "وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون" قال فقام الیہ بعض اصحاب المشایخ فقبض علیہ وکان ذلک آخر عہد تابہ ولا ندری ما کانت حالہ۔

حدیث نمبر 6: (مکشف اسناد)

جناب ابن حمزہ ثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عبدالملک بن مروان جب مکہ میں آیا اور اُس نے لوگوں کے سامنے خطبہ دینا شروع کیا تو جب وہ موعظہ بیان کرنے لگا تو ایک مرد کھڑا ہو گیا اور اُس نے کہا:

"بس کرو بس کر دیہ وعظ رہنے دو کیونکہ تم وہ لوگ ہو جو دوسروں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور خود عمل نہیں کرتے۔ لوگوں کو برائی سے روکتے ہو لیکن خود برائی سے نہیں رکتے۔ دوسروں کو وعظ کرتے ہو خود اس وعظ کو قبول نہیں کرتے۔ ہم تمہارے امر کی اطاعت کریں

یا تمہاری سیرت کی اتباع کریں؟ اگر تم کہتے ہو کہ ہماری سیرت کی اتباع کرو تو ہم ظالموں کی سیرت کی کیسے اتباع کر سکتے ہیں؟ اور مجرموں کی اتباع پر کوئی دلیل بھی نہیں ہے۔ وہ مجرم جو اللہ کے مال کو اپنی دولت قرار دیں اور اللہ کے بندوں کو غلام قرار دیں' اور اگر تم کہتے ہو کہ ہمارے امر و حکم کی اطاعت کرو اور ہماری نصیحت کو قبول کرو تو جو اپنے آپ کو دھوکا دے وہ دوسروں کو کیسے نصیحت کر سکتا ہے؟ جو عادل نہ ہو اُس کی اطاعت کیسے واجب ہو سکتی ہے؟ اگر تم کہتے ہو کہ حکمت حاصل کرو خواہ وہ جہاں سے بھی ملے اور وعظ کو قبول کرو خواہ وہ جس سے بھی سنو' شاید ہمارے درمیان ایسے افراد بھی موجود ہوں گے جو تم سے زیادہ وعظ کر سکتے ہیں اور تم سے زیادہ لغات و حکمت کی وجوہ کو جانتے ہیں۔

پس ان سے پابندیاں ہٹاؤ اور ان کی زبانوں پر لگے ہوئے تالے کھولو اور ان کے راستے خالی کر دو اور ان کو آزاد کر دو اور ان کو شہروں میں چھکے دو اور ان کو اپنے مقام سے دوسرے شہروں کی طرف جانے دو' خدا کی قسم! ہم نے اپنے تمام امور میں تمہاری تقلید نہیں کی اور ہم نے اپنے بدنوں پر' اموال پر اور دین پر حاکم قرار نہیں دیا تاکہ تم ہمارے درمیان جبار اور ظالموں کی سیرت کو رائج کرو۔ مگر یہ کہ ہم ایک مدت کے پورے ہونے تک صبر کریں اور اس کی انتہا ہو گئی ہے۔ محنت و مشقت ختم ہو چکی ہے اور تم میں سے ہر کہنے والے کے لیے ایک دن آئے گا جو ان کے لیے ختم نہیں ہو گا۔ ایک کتاب ہو گی' اُس کو پڑھنا ضروری ہے۔ دھوکا دینے والا خواہ چھوٹا ہو یا بڑا اُس کا احصار کیا جائے گا۔ عنقریب وہ لوگ جو ظالم ہیں جان لیں گے کہ ان کو ایک ٹھکانے کی طرف پلٹ کر جانا ہے"۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس کے بعد بعض کارندے کھڑے ہوئے اور اُس کو قابو کر لیا اور اس کے بعد اُس کے ساتھ کیا سلوک ہوا اس کا ہمیں علم نہیں کیونکہ ہم وہاں سے چلے گئے تھے۔

جنابِ سیدہؑ کو رات کے وقت دفن کیا گیا

﴿قال حدثنا﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن ادریس قال محمد بن عبدالجبار عن القاسم بن محمد الرازی عن علی بن الهرمزان عن علی بن الحسین بن علی عن أبیه الحسین (ع) قال لما مرضت فاطمة بنت النبی (ص) وصت الی علی (ع) ان یکتم امرها ویخفی خبرها ولا یؤذن احد بمرضها ففعل ذلك وكان یمرضها بنفسه وتعینه علی ذلك اسماء بنت عمیس رحمها اللّٰه علی استسرار بذلك كما وصت به فلما حضرتها الوفاة وصت امیرالمؤمنین (ع) ان یتولی امرها ویدفنها لیلا ویعفی قبرها فتولی ذلك امیرالمؤمنین (ع) ودفنها وعفی موضع قبرها فلما نفض یده من تراب القبرهاج به الحزن فارسل دموعه علی خدیه وحول وجهه الی قبر رسول اللّٰه (ص) فقال السلام علیك یارسول اللّٰه منی والسلام علیك من ابنتك وحبیبتك وقرا عینك وزایرتك والبائتة فی الثری ببقعتك والمختار لها اللّٰه سرعة اللحاق بك قل یارسول اللّٰه عن صفیتك صبری وضعف عن سیدة النساء تجلدی الا ان لی فی التأسی بسنتك والحزن الذی حل بی فراقك موضع التعزی فلقد وسدتك فی ملحودة قبرك بعد ان فاضت نفسك علی صدری وغمضتك بیدی وتولیت امرك بنفسی نعم وفی كتاب اللّٰه انعم القبول انا للّٰه وانا الیه راجعون قد استرجعت الودیعة واخذت الرهینة واختلست الزهراء فما اقبح الخضراء والغبراء یارسول اللّٰه اما حزنی فسرمد واما لیلی فمسهد لایبرح الحزن او یختار اللّٰه لی دارك التی انت فیها مقیم كمدة مقیح وهم مهیج سرعان ما فرق اللّٰه بیننا والی اللّٰه اشكو وستنبئك ابنتك

بتظاهر امتك على وعلى هظمها حقها فاستخبرها الحال فكم من غليل معتلج فى صدرها لم تجد الى بثه سبيلا وستقول ويحكم الله وهو خير الحاكمين سلام عليك يارسول الله سلام مودع لاسام ولا قال فان انصرف فلا عن ملالة وان اقم فلا سوء ظن بما وعد الصابرين الصبر ايمن واجمل ولولا غلبة المستولين علينا لجعلت المقام عند قبرك لزاما وللبثت عنده معكوفا ولا اعولت اعوال الثكلى على جليل الرزية فبعين الله تدفن ابنتك سراً وتهتضم حقها قهراً ويمنع ارثها جهراً ولم يطل العهد ولم يخل منك الذكر فالى الله يارسول الله المشتكى وفيك اجمل العزاء وصلوات الله عليك وعليهما ورحمة الله وبركاته۔

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب جناب فاطمہ علیہا السلام بنت نبی اکرمؐ بیمار ہوئیں تو آپؑ نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے وصیت فرمائی کہ وہ ان کے معاملہ کو پوشیدہ رکھیں اور میری خبر مخفی رہے۔ اور کسی کو میری بیماری کی اطلاع نہ ہو۔ اُنہوں نے ایسا ہی کیا اور آپؑ خود بی بی کی تیمارداری کرتے اور آپؑ کے ساتھ اسماء بنت عمیس رحمۃ اللہ علیہا مدد کرتیں اور اس وصیت کے مطابق اس معاملہ کو پوشیدہ رکھتی رہیں۔ اور جب وفات کا وقت قریب آیا تو بی بی نے امیر المومنین علیہ السلام سے وصیت کی کہ وہ میرے غسل، کفن اور دفن کو خود انجام دیں (کیونکہ معصوم کا غسل، کفن اور دفن غیر معصوم نہیں کر سکتا) اور مجھے رات کو دفن کرنا اور میری قبر کا نشان مٹا دینا۔ پس امیر المومنینؑ نے تمام امور کو خود انجام دیا اور بی بی کو رات کے وقت دفن کیا اور قبر کا نشان بھی مٹا دیا۔ پس جب آپؑ نے قبر کی مٹی سے ہاتھ صاف کر لیے تو آپؑ پر غم طاری ہو گیا اور آپؑ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ آپؑ نے اپنا چہرہ قبر نبیؐ کی طرف کیا اور کہا: السلام علیک یارسولؐ اللہ۔ اے

رسولؐ خدا میری اور اپنی بیٹی کی طرف سے سلام قبول فرمائیں۔ جو آپؐ کی بیٹیؑ آپ کی محبوبہ بیٹیؑ آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک آپ کی زائرہ وہ زمین کے نیچے سوگئی ہے اور آپؐ کی قبر سے دور سوگئی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے بہت جلدی آپ کی ملاقات کے لیے چن لیا۔ یارسولؐ اللہ! آپ کی جدائی نے میرے صبر کو قلیل کردیا اور سیدۃ النساء کی وجہ سے میرا جسم کمزور ہوگیا ہے۔ مگر یہ کہ مجھے آپ کی سنت کی اتباع کرتے ہوئے صبر کرنا ہوگا اور وہ غم جو آپؐ کے فراق کی وجہ سے مجھے حاصل ہوا ہے اس پر میں صبر کرتا ہوں اور آپ کو قبر میں بے عیب دفن کرنے کے بعد آپ کا غم میں ہمیشہ اپنے سینے میں محسوس کرتا رہوں گا۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے آپ کی آنکھوں کو بند کیا اور آپ کے تمام امور کو میں نے اپنے ہاتھوں سے انجام دیا اور اللہ کی کتاب میں جو بہترین قبول کرنے والی نصیحت ہے وہ یہ ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تحقیق آپؐ نے اپنی امانت واپس لے لی ہے اور آپؐ نے اپنی رہینہ لے لی ہے۔ آپؐ نے مجھ سے زہراؑ اچانک واپس لی ہے اور ایسا غم مجھے دیا ہے کہ جس کی مثل آسمان و زمین میں کہیں نہیں ملتی۔

یارسولؐ اللہ! میرا غم ہمیشہ تازہ رہے گا اور میری راتیں روتے ہوئے گزریں گی۔ میرا غم کبھی ختم نہیں ہوگا یہاں تک کہ میں آپؐ کے اُس گھر میں نہ آجاؤں جس میں آپؐ مقیم ہیں (یعنی قبر میں) میرا غم سدا ہرا رہے گا۔ آنکھ بھی نہیں خشک ہوگی۔ کتنی جلدی اللہ نے ہمارے درمیان جدائی ڈال دی ہے اور آپؐ کے بعد میرے ساتھ جو ہوا ہے میں اللہ کی بارگاہ میں اُس کا شکوہ کرتا ہوں اور عنقریب آپ کی بیٹی آپ کو بتائے گی کہ آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمت ہمارے خلاف کس طرح ایک دوسرے کی مدد کرتی رہی اور حق کو ضبط کرنے میں اُنھوں نے کیسے ہجوم کیا؟

یارسولؐ اللہ! آپؐ اِن سے حال دریافت کریں کہ کیسے کیسے دکھ اس کے سینے میں موجزن رہے ہیں کہ جن کو سلجھانے کے لیے کوئی راہ نہیں تھا اور عنقریب وہ آپ سے سب

کچھ کہہ دے گی اور اللہ ہمارے بارے میں حکم کرنے والا ہے جو سب سے بہتر حکم کرنے والا ہے۔

یارسولؐ اللہ! میری طرف سے آپؐ پر سلام ہو اور الوداعی سلام ہو کہ ایسی سلامتی کہ جس میں نہ موت ہو نہ غم ہو۔ اگر میں منصرف ہو جاؤں (یعنی چلا جاؤں) تو یہ اُکتاہٹ کی وجہ سے نہیں ہے اور اگر میں کھڑا ہو جاؤں تو اس وجہ سے نہیں کہ صابرین کے لیے جو وعدہ کیا گیا ہے میں اس کے بارے میں سوئے ظن رکھتا ہوں۔ صبر احسن کے لیے اور زیادہ خوبصورت ہے۔ اگر ان سرکشوں کا غلبہ نہ ہوتا تو میں آپ کی بیٹی کی قبر آپؐ کی قبر کے ساتھ قرار دیتا اور میں ہمیشہ وہیں پر رہتا اور وہاں بیٹھ کر اس طرح چلا کر روتا کہ جیسے اولاد والی ماں اپنی نسل کے ختم ہونے پر روتی ہے۔ میں اللہ کی مدد سے آپؐ کی بیٹی کو رات کی تاریکی میں چھپ کر دفن کر چکا ہوں کہ جس کے حق کو غصب کیا گیا اور جس کو میراث سے صبراً وعلانیۃً محروم رکھا گیا کہ اس کے بارے میں آپؐ کے عہد اور آپؐ کی سفارشات کا بھی لحاظ نہیں رکھا گیا۔

یارسولؐ اللہ! میں اللہ کی بارگاہ میں اِس کا شکوہ کرتا ہوں اور آپؐ کے بارے میں زیادہ عزاداری کرنے والا ہوں۔ اللہ پر درود و سلام ہو آپؐ پر اور آپؐ کی بیٹی پر اللہ کی رحمت ہو۔

○

﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن علی ما جیلویه عن عمه محمد بن ابی القاسم عن احمد بن محمد خالد عن أبیه عن محمد بن سنان عن محمد بن عطیة عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد (ع) قال قال رسول اللّٰه (ص) الموت كفارة لذنوب المؤمنین۔

حدیث نمبر 8: (تحقیق اسناد)

حضرت جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: موت مومنین کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

دین تیرا بھائی ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابوالقاسم زکریا بن یحیٰی الکیمی ﴿قال حدثنی﴾ ابوالقاسم داود بن القاسم الجعفری رحمه الله قال سمعت الرضا علی بن موسٰی (ع) یقول ان امیرالمؤمنین صلوات الله علیه قال لکیل بن زیاد فیما قال یاکمیل اخوك دینك فاحتط لدینك بما شئت والحمدلله رب العالمین وصلی الله علی سیدنا محمد و آله وسلم تسلیماً تمام الأمالی فی مجالس هذا الشهر وهو شهر رمضان سنة احدی عشر واربعمائة وحسبنا الله ونعم الوکیل-

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

حضرت امام رضا علی علیہا السلام نے فرمایا: امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے جناب کمیل بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا:

اے کمیلؓ! تیرا بھائی تیرا دین ہے۔ اس کے بارے میں جتنی ممکن ہو احتیاط کرو۔

●●●

مجلس نمبر 34

[بروز ہفتہ ۲ شعبان سال ۴۰۹ ہجری قمری]

جو عمل قبول ہو جائے وہ قلیل نہیں ہوتا

﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابوعبداللہ محمد بن محمد بن النعمان ادام اللہ حراسته ﴿قال أخبرنا﴾ ابوبکر عمر بن محمد الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید بن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن هرون بن عبدالرحمٰن الحجازی ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ عیسٰی بن ابی الورد عن احمد بن عبدالعزیز عن ابی عبداللہ جعفر بن محمد (ع) قال قال امیرالمؤمنین علیه السلام لایقل مع التقوی عمل وکیف یقل ما یتقبل۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے امیرالمومنین علیہ السلام سے نقل کیا کہ آپؑ نے فرمایا: تقویٰ کے ساتھ عمل قلیل نہیں ہوتا' کیونکہ جو عمل قبول ہو جائے وہ قلیل نہیں ہو سکتا۔

رزق موت کی طرح تم کو ضرور ملے گا

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین المقری ﴿قال حدثنا﴾ ابو القاسم علی بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس الاحوص بن علی بن

مرداس ﴿قال حدثني﴾ محمد بن الحسن بن عيسیٰ الرواسی ﴿قال حدثنا﴾ سماعة بن مہران عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال ان من الیقین الا ترضوا الناس بسخط اللّٰہ عزوجل ولا تلوموھم علی مالم یؤتکم اللّٰہ من فضلہ فان الرزق لایسوقہ حرص ولا یردہ کراھیة کارہ ولو ان احدکم فرمن رزقہ ادرکہ کما یدرکہ الموت -

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: یقین کی علامات میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے لوگوں کی خوشنودی طلب نہ کرو اور جو کچھ تم کو خدا کے فضل سے نہ ملے اس کی وجہ سے لوگوں کو ملامت نہ کرو کیونکہ حرص کرنے سے رزق بڑھتا نہیں اور کراہت کرنے والے کی کراہت رزق کو روک نہیں سکتی۔ اگر تم میں سے کوئی اللہ کے تقسیم کردہ رزق سے فرار بھی کرے تب بھی وہ موت کی طرح مل کر رہے گا۔

اللہ کا زمین پر خلیفہ کہاں ہے؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویہ رحمہ اللّٰہ ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ سعد بن عبداللّٰہ عن ایوب بن نوح عن صفوان بن یحییٰ عن ابان بن عثمان عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال اذا کان یوم القیمة نادی منادمن بطنان العرش این خلیفة اللّٰہ فی ارضہ فیقوم داود النبی (ع) فیأتی النداء من عنداللّٰہ عزوجل لسنا ایاك اردنا وان کنت للّٰہ خلیفة ثم ینادی ثانیة این خلیفة اللّٰہ فی ارضہ فیقوم امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام فیأتی النداء من قبل اللّٰہ عزوجل یامعشر الخلائق ھذا علی بن ابی طالب خلیفة اللّٰہ فی ارضہ وحجتہ علی عبادہ فمن تعلق بحبلہ فی دارالدنیا فیتعلق بحبلہ فی ھذا الیوم

ليستضيء بنوره وليتبعه في الدرجات العلى من الجنان قال فيقوم اناس قد تعلقوا بحبله في الدنيا فيتبعونه الى الجنة ثم يأتي النداء من عندالله جل جلاله الامن ائتم بامام الى دارالدنيا فليتبعه الى حيث شاء ويذهب به فحينئذ يتبرء الذين اتبعوا من الذين اتبعوا ورأوا العذاب وتقطعت بهم الأسباب وقال الذين اتبعوا لو ان لنا كرة فنتبرء منهم كما تبرؤا منا كذلك يريهم اعمالهم حسرات عليهم وماهم بخارجين من النار۔

حديث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو عرش کے درمیان سے ایک ندا دینے والا ندا دے گا: اللہ کی زمین پر جو اللہ کا خلیفہ تھا وہ کہاں ہے؟ پس داؤد علیہ السلام کھڑے ہو جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے داؤدؑ! ہماری مراد آپ نہیں ہیں اگرچہ آپؑ بھی خلیفۃ اللہ تھے۔ پھر دوبارہ آواز دی جائے گی: اللہ کی زمین پر جو خلیفۃ اللہ تھے وہ کہاں ہیں؟ پس امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: اے میری مخلوق! یہ علی ابن ابی طالبؑ اللہ کی زمین پر اللہ کی طرف سے خلیفہ تھے۔ بندوں پر اللہ کی حجت تھے۔ پس جو شخص دنیا میں ان کی حبل (رسّی) سے تمسک رکھتا تھا وہ آج بھی ان کی رسّی سے تمسک حاصل کرے اور ان کے نور سے آج روشنی حاصل کرے اور جنت میں درجاتِ عالیہ میں ان کی اتباع کرے (آپؑ نے فرمایا) کہ لوگوں کی ایک جماعت کھڑی ہو جائے گی جنہوں نے دنیا میں آپؑ کی رسّی سے تمسک رکھا ہوگا پس وہ جنت کی طرف جانے میں آپؑ کی اتباع کریں گے اور سارے کے سارے جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ اس کے بعد دوبارہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئے گی: ''آگاہ ہو جاؤ'' دنیا میں جو کوئی جس امام کی اتباع کرتا رہا ہے ▪ اس امام کی اتباع کرے اور جدھر وہ امام جائے گا وہ

بھی اِس کی اتباع میں چلا جائے۔ پس اس وقت جن لوگوں نے اتباع کی ہوگی وہ اُن پر تبراء کریں گے' جن کی انہوں نے اتباع کی ہوگی اور وہ عذاب کو دیکھ رہے ہوں گے اور ان کے تمام اسبابِ نجات منقطع ہو چکے ہوں گے اور وہ اتباع کرنے والے کہیں گے کہ کاش ہمیں دنیا کی طرف لوٹا دیا جائے تو ہم ضرور تم سے تبراء اور بیزاری کریں گے جیسا کہ آج تم ہم سے بیزاری کر رہے ہو اور ایسے ہی اللہ ان کو ان کے اعمال دکھائے گا اور وہ ان کو حسرت سے دیکھیں گے اور یہ لوگ جہنّم میں ہمیشہ رہنے والے ہوں گے۔

حضرت ابن عباسؓ کا بصرہ والوں کے لیے خطبہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالمظفر بن احمد البلخی ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن احمد بن الثلج ﴿قال حدثنا﴾ حفص بن عمر الفراء ﴿قال حدثنا﴾ ابومعاذ المداد ﴿قال حدثنی﴾ یونس بن عبدالوارث عن أبیه قال بینا ابن عباس یخطب عندنا علی منبر البصرة اذ اقبل علی الناس بوجهه ثم قال ایتها المتحیرة فی دینها اما واللّٰہ لو قدمتم من قدم اللّٰہ واخرتم من اخر اللّٰہ وجعلتم الوراثة والولایة حیث جعلها اللّٰہ ما عال سهم من فرائض اللّٰہ ولا عال ولی اللّٰہ ولا اختلف اثنان فی حکم اللّٰہ فذوقوا وبال ما فرطتم فیه بما قدمت ایدیکم وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

حدیث نمبر 4: (کشف اسناد)

جناب عبدالوارث نے بیان کیا ہے کہ بصرہ کے منبر پر جناب ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں خطبہ دیا اور ہماری طرف متوجہ ہوتے ہوئے آپؓ نے فرمایا: اے وہ اُمت! جو اپنے دین میں حیران و پریشان رہتی ہے' آگاہ ہو جاؤ' خدا کی قسم! اگر تم دین میں اُس کو مقدم رکھتے جس کو خدا نے مقدم کیا ہے اور مؤخر رکھتے اُس کو جس کو خدا نے مؤخر کیا

ہے۔ اگر تم بھی وہی قرار دیتے جس جگہ اللہ نے قرار دیا تھا تو اللہ کے واجب کردہ فرائض میں سے کوئی حصہ ضائع نہ ہوتا اور نہ ہی اللہ کے ولی پر ظلم ہوتا اور حکم خدا میں کوئی دو بندے بھی اختلاف نہ کرتے (لیکن تم نے ایسا نہیں کیا) لہٰذا جو تم اپنے ہاتھوں سے تقریط دکوتاہی کر چکے ہو اُس کا مزہ چکھو اور عنقریب ظالم جانیں گے ان کے لیے کتنا برا ٹھکانہ ہے۔

علی علیہ السلام نے ہمیشہ سنت نبیؐ کے تحت حکم دیا

﴿قال أخبرنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عبید بن حمدون الرواسی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن ظریف قال سمعت ابا عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) یقول ما رأیت علیا (ع) قضی قضاء الا وجدت له اصلا فی السنة قال وکان علی (ع) یقول لو اختصم الی رجلان فقضیت بینهما ثم مکثا احوالا کثیرة ثم اتیانی فی ذلک الأمر لقضیت بینهما قضاء واحداً لأن القضاء لایحول ولا یزول ابداً۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

جناب حسن بن ظریف رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

میں نے نہیں دیکھا کہ حضرت علی علیہ السلام نے کوئی فیصلہ کیا ہو مگر یہ کہ میں نے اس کی بنیاد کو سنت نبیؐ کے مطابق نہ پایا ہو۔ علی علیہ السلام فرمایا کرتے تھے:

"اگر میرے سامنے دو بندوں کے جھگڑے کو پیش کیا جائے اور میں ان کے درمیان فیصلہ کر دوں اور پھر چند سالوں بعد دونوں پھر اسی نزاع پیش کریں تو میں پھر بھی ان کے درمیان وہی فیصلہ کروں گا۔ دونوں وقتوں کا فیصلہ ایک ہی ہوگا کیونکہ قضاء تبدیل

نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ کبھی ضائع و زائل ہوتی ہے"۔

ماں کی ناراضگی کا اثر

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين البصير المقري ﴿قال أخبرني﴾ ابو القاسم علي بن محمد قال علي بن الحسن ﴿قال حدثني﴾ الحسن بن علي بن يوسف عن ابي عبدالله زكريا بن محمد المؤمن عن سعيد بن يسار قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد (ع) يقول ان رسول الله (ص) حضر شابا عند وفاته فقال له قل لا اله الا الله قال فاعتقل لسانه مراراً فقال عند رأسه هل لهذا ام قالت نعم انا امه قال افساخطة انت عليه قالت نعم ما كلمته منذست حجج قال لها ارضي عنه قالت رضي الله عنه يارسول الله برضاك عنه فقال له رسول الله (ص) قل لا اله الا الله فقالها فقال له النبي (ص) ما ترى قال ارى رجلا اسود الوجه قبيح المنظر وسخ الثياب نتن الريح قد وليني الساعة واخذ بكظمي فقال له النبي (ص) قل يامن يقبل اليسير ويعفو عن الكثير اقبل مني اليسير واعف عني الكثير انك الغفور الرحيم فقالها الشاب فقال له النبي (ص) انظر ما ترى قال ارى رجلا ابيض اللون حسن الوجه طيب الريح حسن الثياب قد وليني وارى الأسود قد تولى عني فقال له فاعاد فقال له ما ترى قال لست ارى الأسود وارى الأبيض قد وليني ثم قضى على تلك الحال۔

تصدیث نمبر 6: (مختلف اسناد)

حضرت سعید بن یسار رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپ نے فرمایا:

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جوان کے پاس اُس کی موت کے وقت حاضر ہوئے اور آپؐ نے اس سے فرمایا: کہو لا الٰہ الا اللہ لیکن اُس کی زبان میں رکاوٹ پیدا ہوگئی اور وہ یہ کلمات ادا نہ کرسکا۔ پس آپؐ نے ایک عورت سے جو اُس کے سرہانے کی طرف کھڑی تھی فرمایا: کیا تو اس جوان کی ماں ہے؟ اُس عورت نے جواب دیا: ہاں، میں اس کی ماں ہوں۔ آپؐ نے پوچھا: کیا تو اس پر ناراض ہے؟ اُس نے عرض کیا: ہاں، یا رسولؐ اللہ! میں نے چھ سال سے اِس کے ساتھ کوئی بات نہیں کی۔ آپؐ نے فرمایا: اِس کو معاف کردے۔ اُس عورت نے جواب دیا: اللہ اِس سے راضی ہو جائے اور آپ کی رضا کی خاطر میں بھی اِس سے راضی ہوں۔ پس رسولؐ خدا نے دوبارہ اُس جوان سے فرمایا: کہو: لا الٰہ الا اللہ۔ اُس نوجوان نے اِن کلمات کو زبان پر جاری کیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُس سے فرمایا: اب بتاؤ تم کیا دیکھ رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں ایک سیاہ رنگ کا چہرہ جو انتہائی ڈراؤنا ہے، دیکھ رہا ہوں اور اس سے سخت بدبو آ رہی ہے اور وہ میرے قریب کھڑی ہے اور اُس نے میری گردن کو پکڑا ہوا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اِس سے فرمایا کہ کہو (اے وہ ذات! جو تھوڑا قبول کرلیتی ہے اور زیادہ کو معاف کردیتی ہے، مجھ سے تھوڑا قبول فرما اور زیادہ مجھے معاف کردے، کیونکہ تو بہت زیادہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے) پس اُس نے یہ کلمات بھی زبان سے جاری کیے۔

اب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اب بتاؤ کیا دیکھ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اب میں ایک خوبصورت نوجوان کو دیکھ رہا ہوں جس سے اچھی خوشبو آ رہی ہے اور اچھا لباس اُس نے زیب تن کیا ہوا ہے۔ ■ میرے قریب آ رہا ہے اور وہ سیاہ چہرے والا اب مجھ سے دُور جا رہا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ان کلمات کو دوبارہ اپنی زبان پر جاری کرو۔ پس اُس نے اعادہ کیا تو آپؐ نے دریافت کیا: اب کیا دیکھ رہے ہو؟ اُس نے عرض کیا: اب میں اُس سیاہ چہرے والے کو نہیں دیکھ رہا اور سفید چہرے والا مجھے نظر آ رہا ہے اور وہ

میرے قریب آ رہا ہے بس اسی حالت میں اُس کی روح پرواز کر گئی۔

اے علیؑ! آپؑ میرے بعد فتنوں کے مقابلے میں جہاد کریں گے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن الحسن البغدادی ﴿قال حدثنا﴾ الحسين بن عمر المقری عن علی بن الأزهر عن علی بن صالح المكی عن محمد بن عمر بن علی عن أبيه عن جده قال لما نزلت على النبی اذاجاء نصرالله والفتح قال ياعلی انه قد جاء نصرالله والفتح فاذا رأيت الناس يدخلون فی دين الله افواجا فسبح بحمد ربك واستغفره انه كان توابا ياعلی ان الله قد كتب علی المؤمنين الجهاد فی الفتنة التی كتب علينا فيها الجهاد قال فتنة يشهدون ان لا اله الا الله وانی رسول الله (ص) وهم مخالفون لسنتی وطاعنون فی دينی فعلام نقاتلهم يارسول الله وهم يشهدون ان لا اله الا الله وانك رسول الله فقال علی احداثهم فی دينهم وفراقهم لأمری واستحلالهم دماء عترتی قال فقلت يارسول الله انك وعدتنی الشهادة فسل الله تعالی ان يعجلها فقال اجل قد كنت وعدتك الشهادة فكيف صبرك اذا خضبت هذه من هذا وارمی الی رأسی ولحيتی فقلت يارسول الله اما اذا بينت لی ما بينت فليس بموطن صبر ولكنه موطن بشری وشكر فقال اجل فاعد للخصومة فانك مخاصم امتی قلت يارسول الله ارشدنی الفلج قال اذا رأيت قومك قد عدلوا عن الهدی الی الضلال فخاصم فان الهدی من الله والضلال من الشيطان ياعلی ان الهدی هو اتباع امر الله دون الهوی والرأی وكانك بقوم قد تأولوا القرآن واخذوا بالشبهات واستحلوا الخمر بالنبيذ والبخس بالزكوة والسحت بالهدية قلت يارسول الله فماهم اذا فعلوا

ذلك اهم اهل ردة ام اهل فتنة قال هم اهل فتنة يعمهون فيها الى ان يدركهم العدل فقلت يارسول اللّٰه العدل منا ام من غيرنا فقال بل منا بنا يفتح اللّٰه وبنايختم وبنا الف اللّٰه بين القلوب بعد الشرك وبنا يؤلف اللّٰه بين القلوب بعد الفتنة فقلت الحمدللّٰه الذی وھبنا من فضله -

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

محمد بن عمر نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب سورہ فتح اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوئی تو آپؐ نے جناب علی علیہ السلام سے فرمایا:

اے علیؑ! تحقیق اللہ کی مدد آچکی ہے اور فتح قریب ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں پس تم اپنے رب کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت طلب کرو کیونکہ وہ بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا ہے۔

اے علیؑ! میرے بعد اللہ تعالیٰ نے مومنین پر فتنوں کے مقابلے میں جہاد کرنا اسی طرح واجب قرار دیا ہے جیسا کہ میرے ساتھ مشرک کے خلاف جہاد ان پر (مومنین پر) واجب قرار دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ کون سے فتنے ہیں جن کے خلاف ہمارے اوپر جہاد کو واجب قرار دیا گیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: یہ اُن لوگوں کا فتنہ ہے جو لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہوں گے لیکن میری سنت کے مخالف ہوں گے اور میرے دین میں شب خون ماریں گے۔ یارسولؐ اللہ! کیا ہم اُن کے خلاف جہاد کریں گے کہ جو لا الہ الا اللہ وانک رسول کی گواہی دیتے ہوں گے؟

آپؐ نے فرمایا: اُن کے خلاف جہاد اس وجہ سے ہوگا جو انہوں نے دین میں بدعات ایجاد کی ہوں گی اور میرے حکم کی مخالفت کرنے اور میرے بعد میری عترت کے خون کو مباح قرار دینے کی وجہ سے ان کے خلاف جہاد کریں گے۔ علی علیہ السلام نے

عرض کیا: میں نے آپ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا تو آپؐ نے مجھ سے شہادت کا وعدہ کیا ہے' پس آپ اللہ سے اِس کے جلدی ہونے کی دعا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: اس کا وقت معین ہے۔ میں نے آپ سے شہادت کا وعدہ کیا ہے اور آپ اُس وقت تک صبر کریں جب آپ کا یہ اس کو رنگین کردے گا (آپؐ نے میرے سر اور ریش کی طرف اشارہ فرمایا) پس میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جس چیز کا آپؐ نے ارادہ کیا ہے وہ بُردہ رہے گی۔ پس یہ صبر کا مقام نہیں ہے بلکہ یہ شکر اور خوشی کا مقام ہے۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں' پس خصومت کے لیے آمادہ رہو کیونکہ آپ میری اُمت کے مخاصم اور جھگڑے میں مقابل ہیں۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے مجھے کامیابی کی خوشخبری دی ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! جب آپ اس قوم کو دیکھو کہ وہ ہدایت سے گمراہی کی طرف جارہی ہے پس اُس وقت اِن سے خصومت اختیار کرو' کیونکہ ہدایت اللہ کی طرف سے ہے اور گمراہی شیطان کی طرف سے ہے۔

یاعلیؑ! ہدایت یہ ہے کہ اللہ کے حکم کی اتباع کرنا نہ کہ ہویٰ وخواہش کی۔ گویا یہ وہ قوم ہے کہ جو قرآن کی تاویل کرتے ہیں اور شبہات کو اخذ کرتے ہیں اور شراب کو نبیذ بنا کر حلال قرار دیں گے اور نجس کو زکوٰۃ سے بنا کر حلال کرلیں گے اور حرام کو ہدایہ بنا کر حلال قرار دیں گے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ لوگ کون ہیں؟ جب وہ ایسا کریں گے کیا وہ اہلِ ردہ ہیں یا اہلِ فتنہ ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: وہ اہلِ فتنہ ہیں اور وہ اُن فتنوں میں حیران و پریشان ہوں گے اور وہ عدل کو پانے کی کوشش کریں گے۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا عدل ہمارے پاس ہوگا یا ہمارے غیر کے پاس؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہم سے ابتداء کی ہے اور ہم سے ہی اختتام کرے گا اور شرک کے بعد لوگوں کے دلوں کو ہماری وجہ سے

مؤلف کیا ہے اور ہم سے ہی فتنہ کے بعد لوگوں کے دلوں کو اللہ دوبارہ جوڑے گا۔ پس میں نے عرض کیا: تمام تعریف اُس اللہ کے لیے ہے جس نے اپنا فضل عطا کیا ہے۔

قیامت کے دن اللہ تمام مخلوق کو ایک میدان میں جمع کرے گا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسين بن عامر عن المعلى بن محمد البصري عن محمد بن جمهور القمي ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلى الحسن بن محبوب قال سمعت ابا محمد الوابشي رواه عن ابی الورد قال سمعت ابا جعفر محمد بن علی الباقر (ع) يقول اذا كان يوم القيمة جمع الله الناس فی صعيد واحد من الأولين والاخرين عراة حفاة فيوقفون علی طريق المحشر حتٰی يعرقوا عرقا شديدًا ويشتد انفاسهم فيمكثون بذلك ماشاء الله وذلك قوله تعالى "فلا تسمع الاهمسا ثم ينادى مناد من تلقاء العرش اين النبی الامی قال فيقول الناس قد اسمعت كلا فسم باسمه قال فينادی مناد اين نبی الرحمة محمد بن عبدالله قال فيقوم رسول الله (ص) فيقف امام الناس كلهم حتٰی ينتهی الی حوض طوله ما بين ايله وصنعاء فيقف عليهم ثم ينادی بصحابيكم فيقوم امام الناس فيقف معه ثم يؤذن الناس فيمرون قال ابوجعفر (ع) فبين وارد وبين مصروف فاذا رأى رسول الله (ص) من يصرف عنه من محبينا اهل البيت بكى وقال يارب شيعة علی يارب شيعة علی قال فيبعث الله اليه ملكا فيقول له ما يبكيك يامحمد قال وكيف لاابكی لأناس من شيعة اخی علی ابن ابی طالب عليه السلام اراهم قد صرفوا تلقاء اصحاب النار ومنعوا من ورود حوضی قال فيقول الله عزوجل يامحمد انی قد وهبتهم لك وصفحت لك عن ذنوبهم والحقتهم لك وبمن كانوا يتولون من ذريتك

وجعلتهم في زمرتك واوردتهم حوضك وقبلت شفاعتك فيهم واكرمتك بذلك ثم قال ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین (ع) فكم من باك يومئذ وباكية ينادون يامحمد اذراً وذلك فلا يبقى احد يومئذ كان يتوالانا ويحبنا الا كان في حزبنا ومعنا وورد حوضنا -

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

ابوورد رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ تمام اولین و آخرین کو ایک وسیع و عریض میدان میں جمع کردے گا۔ تمام لوگ محشر کے میدان میں کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ ہر ایک سے بہت زیادہ پسینہ بہہ جائے گا اور اُن کی سانس اُن کے لیے سخت دشوار ہوگی۔ وہ اسی حالت میں اسی طرح کھڑے رہیں گے جب تک اللہ چاہے گا۔ اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا قول ہے: فلا تسمع الاھسا (پس وہاں کوئی آواز نہیں سنے گا مگر آہستہ) پھر عرش کے نیچے منادی ندا دے گا: نبی اُمی کہاں ہیں؟ راوی نے بیان کیا: پس لوگ کہیں گے: تحقیق جس کسی کا نام یہ ہوگا وہ اسی کو سنے گا۔ پھر منادی آواز دے گا: نبی الرحمتہ محمدؐ بن عبداللہ کہاں ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: پھر رسولؐ خدا کھڑے ہوں گے اور تمام لوگ اُن کے سامنے کھڑے ہوں گے یہاں تک کہ اُن کے حوض جس کی چوڑائی ایلہ اور صنعاء کے درمیانی فاصلہ کے برابر ہوگی (یہ دو پہاڑوں کے نام ہیں) پس تمام لوگ حوض پر کھڑے ہوں گے پھر تمام لوگوں کے حاجب (یعنی نبی اکرمؐ) کو آواز دی جائے گی۔ میں بھی لوگوں کے ساتھ اُن کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا۔ پس لوگوں کو وہاں سے ہٹا دیا جائے گا۔

امام ابوجعفر الباقر علیہ السلام فرماتے ہیں: وارد اور معروف کے درمیان جب رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیکھیں گے کہ وہ لوگ جن کو ہٹایا جارہا ہے ان میں اہلِ بیتؑ

کے محب بھی ہیں تو آپ گریہ کریں گے اور عرض کریں گے: اے میرے رب! علیؑ کے شیعہ! اے میرے رب! علیؑ کے شیعہ۔ پس اس وقت ایک فرشتہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوگا اور عرض کرے گا: اے محمدؐ! آپ کیوں رو رہے ہیں: آپ فرمائیں گے کہ بھلا میں کیوں نہ گریہ کروں؟ میں اپنے بھائی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں کی خاطر گریہ کر رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں کہ اُن کو بھی اصحابِ جہنم کے ساتھ ہٹایا جا رہا ہے اور اُن کو میرے پاس حوض پر وارد نہیں ہونے دیا جا رہا۔ پس آوازِ قدرت آئے گی: اے محمدؐ! میں نے علیؑ کے شیعوں کو آپ کو ہبہ کردیا اور آپ کی خاطر میں نے اُن کے گناہوں کو معاف کردیا اور میں نے اُن کو آپؐ کے ساتھ آپ کی ذریت میں سے جن کے ساتھ محبت و ولایت رکھتے ہیں، اُن کے ساتھ اِن کو ملحق کردیا ہے اور ان کو میں نے آپؐ کے گروہ میں داخل کردیا ہے اور آپؐ کے حوض پر میں نے اُن کو وارد کردیا ہے اور اُن کے حق میں میں نے آپؐ کی شفاعت کو بھی قبول کرلیا ہے اور اِس شرفِ قبولیت و شفاعت سے آپ کو عزت بخشی ہے۔

پھر امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہم السلام نے فرمایا:

کتنے زیادہ رونے والے اور رونے والیاں اُس دن آواز دیں گی: اے محمدؐ! ہم پر بھی رحم فرما۔ پس اِس کے بعد اس دن کوئی بھی ہم سے محبت کرنے اور ہماری ولایت رکھنے والا نہیں بچے گا مگر یہ کہ وہ ہماری حمایت و گروہ میں ہوگا۔ ہمارے ساتھ ہوگا اور ہمارے حوضِ کوثر پر وارد ہوگا۔

سب سے بہتر سخی ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن همام الاسكافي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن العلا ﴿قال حدثنا﴾ ابوسعيد الآدمي ﴿قال حدثني﴾ عمر بن عبدالعزيز المعروف بزحل عن جميل بن دراج عن ابي عبدالله جعفر بن محمد (ع) قال خياركم

سمحائكم وشراركم بخلائكم ومن صالح الأعمال البر بالاخوان والسعى فى حوائجهم وفى ذلك مرغمة للشيطان وتزحزح عن النيران ودخول الجنان ياجميل اخبر بهذا مرغمة للشيطان وتزحزح عن النيران ودخول الجنان ياجميل اخبر بهذا الحديث غرر اصحابك قلت من غرر اصحابى قال هم البارون بالاخوان فى العسر واليسر ثم قال اما ان صاحب الكثير يهون عليه ذلك وقدمدح الله صاحب القليل فقال ويؤثرون على انفسهم ولو كان بهم خصاصة ومن يوق شح نفسه فاولئك هم المفلحون وحسبنا الله ونعم الوكيل وصلى الله على سيدنا محمد النبى وآله وسلم تسليماً۔

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام نے فرمایا: تم لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر وہ لوگ ہیں جو سخی ہیں اور تم میں سے سب سے بدتر وہ لوگ ہیں جو بخیل ہیں۔ جو لوگ اپنے بھائیوں کے ساتھ نیک سلوک کرتے ہیں اور ان کی حاجت کو پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ اپنے عمل سے شیطان کو ذلیل وخوار کرتے ہیں اور جہنم سے دور ہوتے ہیں اور جنت میں داخل ہونے والے ہوتے ہیں۔ اے جمیل (راوی حدیث) اس حدیث کو اصحاب کے لیے بیان کرو۔ میں نے عرض کیا: مولا! یہ کون لوگ ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے بھائیوں سے تنگی اور آسانی دونوں صورتوں میں نیکی کرنے والے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ' یہ زیادہ مال والوں کے لیے بہت آسان ہے' جب کہ اللہ نے قلیل مال والوں کی مدحت فرمائی ہے اور یوں فرمایا: ''اگرچہ وہ خود تنگی میں ہوں اور حاجت مند ہوں پھر بھی وہ دوسروں کو اپنے نفس پر ترجیح دیتے ہیں اور جو شخص اپنے نفس کو حرص سے بچا لے گا تو ایسے ہی لوگ فلاح وکامیابی پانے والے ہیں اور ہمارے لیے اللہ ہی کافی ہے اور وہ اچھا کفیل ووکیل ہے''۔

صلی اللہ علی محمد وآلہ وسلم تسلیماً

مجلس نمبر 35

[بروز ہفتہ ۳ رمضان سال ۴۰۹ ہجری قمری]

اللہ کے لیے حجت بالغہ ہے

﴿حدثنا﴾ الشیخ المفید ابوعبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان اید اللہ تمکینة قال ابوالقاسم جعفر بن قولویه رحمه اللّٰہ ﴿قال حدثنی﴾ محمد ابن عبداللّٰہ بن جعفر الحمیری ﴿قال حدثنی﴾ هرون بن مسلم ﴿قال حدثنی﴾ مسعدة بن زیاد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) وقد سئل عن قوله تعالی فلله الحجة البالغة اذا فقال کان یوم القیمة قال اللّٰہ تعالی للعبد کنت عالما فان قال نعم قال له افلا عملت بما علمت وان قال کنت جاهلا قال له افلا تعلمت حتی تعمل فیخصمه فتلك الحجة البالغة للّٰہ عزوجل علی خلقه

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

جناب مسعدہ بن زیاد نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ سے جب قول خدافلاں الحجة البالغه کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا:

جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی بندے سے سوال کرے گا کہ کیا تو عالم تھا؟ اگر وہ جواب میں ہاں کہہ دے گا تو خدا فرمائے گا: اگر تو عالم تھا تو اپنے علم کے مطابق تو نے عمل کیوں نہیں کیا؟" اگر وہ بندہ کہے گا کہ میں جاہل تھا تو اللہ فرمائے گا: تو پھر تو نے علم

حاصل کیوں نہیں کیا تاکہ اُس کے مطابق عمل کرسکتا؟ پس وہ لاجواب ہوجائے گا۔ یہ ہی مراد ہے کہ خدا اپنی مخلوق پر حجت بالغہ ہے (یعنی اُس کے پاس دلیل ہوگی جس کا بندہ جواب نہیں دے سکے گا)۔

حضرت لقمانؑ کا اپنے بیٹے کو وعظ کرنا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه اللّٰه ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن محمد بن عامر عن القاسم بن محمد الاصفهانی عن سلیمان بن داؤد المنقری عن حماد بن عیسی عن ابی عبداللّٰه جعفر بن محمد (ع) قال کان فیما وعظ لقمان ابنه قال له یابنی اجعل فی ایامك ولیالیك وساعاتك نصیبا لك فی طلب العلم فانك تجد له تضییعا مثل ترکه

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: حضرت لقمان علیہ السلام کو جو وصیت فرمائی اُس میں سے ایک یہ بھی تھی کہ اے میرے بیٹے! اپنے دن اور رات اور گھڑیاں علم کے حصول میں قرار دو کیونکہ تو اس کو مثل ترک کے ضائع پائے گا۔

میرا اور علیؑ کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوعلی الحسین بن عبداللّٰه القطان ﴿قال حدثنا﴾ ابوعمر وعثمان بن احمد المعروف بابن السماك ﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر احمد بن محمد بن صالح التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مسلم الرازی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰه بن رجا قال أخبرنا اسرائیل عن ابی اسحاق عن هبیس ابن جنادة قال کنت جالسا عند ابی بکر فاتاه رجل فقال یاخلیفة رسول اللّٰه (ص) رسول اللّٰه (ص) وعدان یحثولی ثلاث حثیات من تمر فقال ابوبکر

ادعونی علیا (ع) فجائه علی فقال ابوبکر یااباالحسن ان هذا یذکر ان رسول اللّٰہ (ص) وعده ان یحثوا له ثلاث حثیات من تمر فقال ابوبکر عدوها فوجدوا فی کل حثوة ستین تمرة فقال ابوبکر صدق رسول اللّٰہ (ص) سمعته لیلة الهجرة ونحن خارجون من مکه الی المدینة یقول یا ابابکر کفی وکف علی (ع) فی العدل سواء۔"

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

قیس ابن جازم نے بیان کیا ہے کہ میں حضرت ابوبکر کے پاس موجود تھا کہ ایک آدمی آیا اور اُس نے کہا: اے خلیفۂ رسولؐ! رسولؐ خدا نے میرے ساتھ تین حث کھجور کا وعدہ فرمایا تھا۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ علی علیہ السلام کو میرے پاس بلایا جائے۔ پس امیرالمومنین علی علیہ السلام آئے تو حضرت ابوبکر نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! یہ بندہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسولؐ خدا نے اس کے ساتھ تین حث (ایک پیمانہ) کھجوروں کی فراہمی کا وعدہ کیا تھا۔ پس آپؑ نے اس کو تین تھیلیاں کھجوریں فراہم کردیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا کہ ان کو شمار کیا جائے۔ پس جب ان کو شمار کیا گیا تو ہر ایک تھیلی میں ساٹھ کھجوریں پائی گئیں۔ حضرت ابوبکر نے کہا: رسولؐ خدا نے سچ فرمایا تھا: ہجرت کی رات جب ہم مکہ سے مدینہ کی طرف نکل رہے تھے تو اس وقت آپؐ سے سنا تھا کہ آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکر! میرا اور علی کا ہاتھ عدالت میں مساوی ہے۔

علی علیہ السلام سے محبت کرو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوعلی الحسن بن عبیداللّٰہ القطان ﴿قال حدثنا﴾ ابوعمرو وعثمان بن احمد ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن الحسین ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن محمد بن بسام عن علی بن الحکم عن اللیث بن سعد عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللّٰہ (ص) معاشر الناس احبوا علیا فان لحمه

لحمي ودمه دمي لعن اللّٰه اقواما من امتي ضيعوا فيه عهدي ونسوا فيه وصيتي ما لهم عند اللّٰه من خلاق ۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

ابوسعید خدری نے بیان کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اے لوگو! علی ابن ابی طالبؑ سے محبت کرو کیونکہ اس کا گوشت میرا گوشت ہے اور اس کا خون میرا خون ہے۔ اللہ تعالیٰ لعنت کرے میری اُمت کے ایسے گروہوں پر جو علیؑ کے بارے میں میرے عہد کو ضائع کردیں اور اس کے بارے میں میری وصیت کو فراموش کردیں۔ ایسے لوگوں کے لیے خدا کے پاس اجر وثواب کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

کوثر کیا ہے؟

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علي بن بلال المهلبي قال ابو العباس احمد بن الحسين البغدادي ﴿قال أخبرنا﴾ محمد بن اسماعيل ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الصلت ﴿قال حدثنا﴾ ابو رزين عن عطاء عن سعيد بن جبير عن عبداللّٰه بن العباس قال لما نزل على رسول اللّٰه (ص) انا اعطيناك الكوثر قال له علي بن ابي طالب (ع) يارسول اللّٰه ما الكوثر قال نهر ياعلى الكوثر نهر يجري تحت عرش اللّٰه عزوجل ماؤه اشد بياضا من اللبن واحلى من العسل والين من الزبد حصاؤه الزبرجد والياقوت والمرجان حشيشة الزعفران ترابه المسك الأذفر قواعده تحت عرش اللّٰه عزوجل ثم ضرب رسول اللّٰه (ص) يده على جنب اميرالمؤمنين علي عليه السلام وقال ياعلي ان هذا النهر لي ولك ولمحبيك من بعدي ۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب رسولؐ خدا پر سورۂ کوثر نازل ہوئی تو علی علیہ السلام نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ کوثر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں یا علیؑ! کوثر ایک نہر ہے جو عرش کے نیچے جاری ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید شہد سے زیادہ میٹھا اور مکھن سے زیادہ مزے دار ہے۔ اس کے کنگرے زبرجد، یاقوت اور مرجان کے ہوں گے اور اس پر اُگنے والی گھاس زعفران کی ہوگی اور اس کی مٹی کستوری ہوگی اور سرچشمہ عرشِ خدا کے نیچے ہوگا۔ پھر رسولؐ خدا نے امیرالمومنین علی علیہ السلام کے پہلو پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اے علیؑ! یہ نہر میرے لئے آپؑ کے لیے اور میرے بعد آپؑ سے محبت کرنے والوں کے لیے ہوگی۔

بنی طی کی جماعت کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن محمد الكاتب ﴿قال أخبرني﴾ الحسن بن علی بن عبدالكريم الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحاق ابراهيم بن محمد الثقفی ﴿قال أخبرنا﴾ اسماعيل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر قال سمعت جابر بن يزيد يقول سمعت اباجعفر محمد بن علی (ع) يقول حدثنی ابی عن جدی قال لما توجه اميرالمؤمنين من المدينة الى الناكثين بالبصرة نزل الربذة فلما ارتحل منها لقيه عبدالله بن خليفة الطائی وقد نزل بمنزل يقال له "قديد" فقرّبه أميرالمؤمنين (ع) فقال له عبدالله الحمدلله الذی رد الحق الى اهله ووضعه فی موضعه كره ذلك قوم او اسروا به فقد والله كرهوا محمداً (ص) ونابذوه وقاتلوه فرد الله كيدهم فی نحورهم وجعل دائرة السوء عليهم و والله لنجاهدن معك فی كل موطن حفظا لرسول الله (ص) فرحب به اميرالمؤمنين (ع) واجلسه الى جنبه وكان له حبيبا ووليا واخذ يسايله عن الناس الى ان سأله عن ابی موسی

الأشعری فقال واللّٰه ما انا واثق به ولا آمن علیک ان وجد مساعداً علی ذلک فقال له امیرالمؤمنین (ع) واللّٰه ما کان عندی مؤتمنا ولاناصحا ولقد کان الذین تقدمونی استولوا علی مودته وولوه وسلطوه بالأمر علی الناس ولقد اردت عزله فسألنی الأشتر فیه ان اقره فاقررته علی کره منی له وتحملت علی صرفه من بعده قال فهو عبداللّٰه فی هذا ونحوه اذ اقبل سواد کبیر من قبل جبال طی فقال امیرالمؤمنین (ع) انظروا ما هذا السواد فذهبت الخیل ترکض فلم تلبث ان رجعت فقیل هذه طی قد جائتک تسوق الغنم والابل والخیل فمنهم من جاء ک بهدایاه وکرامته ومنهم من یرید النفوذ معک الی عدوک فقال امیرالمؤمنین (ع) جزی اللّٰه طیا خیراً وفضل اللّٰه المجاهدین علی القاعدین اجراً عظیماً" فلما انتهوا الیه سلموا علیه ، قال عبداللّٰه بن خلیفة فسرنی واللّٰه ما رأیت من جماعتهم وحسن هیئتهم وتکلموا فاقروا واللّٰه لعینی ما رأیت خطیبا ابلغ من خطیبهم ، وقام عدی ابن حاتم الطائی فحمداللّٰه واثنی علیه ثم قال امابعد فانی کنت اسلمت علی عهد رسول اللّٰه (ص) وادیت الزکوٰة علی عهده وقاتلت اهل الردة من بعده اردت بذلک ما عنداللّٰه وعلی اللّٰه ثواب من احسن واتقی وقد بلغنا ان رجالا من اهل مکة نکثوا بیعتک وخالفوا علیک ظالمین فاتیناک لننصرک بالحق فنحن بین یدیک فمرنا بما احببت ثم انشاء یقول:

فنحن نصرنا اللّٰه من قبل ذاکم　　وانت بحق جئتنا فستنصر

فنکفیک دون الناس طراً باسرنا　　وانت به من سایر الناس اجدر

فقال امیرالمؤمنین (ع) جزاکم اللّٰه من حی عن الاسلام واهله خیراً فقد اسلمتم طائعین وقاتلتم المرتدین ونویتم نصر المسلمین— وقام سعید

بن عبيد البحرى من بنى بحير فقال يا امير المؤمنين ان من الناس من يقدر ان يخبر بلسانه عما فى قلبه ومنهم من لا يقدر ان يبين ما يجده فى نفسه بلسانه فان تكلف ذلك شق عليه وان سكت عما فى قلبه برح به الهم والبرم وانى والله ما كل ما فى نفسى اقدر ان اوديه اليك بلسانى ولكن الله لاجهدن على ان ابين لك والله ولى التوفيق اما انا فانى ناصح لك فى السر والعلانية ومقاتل معك الأعداء فى كل موطن وارى لك من الحق ما لم اكن اراه لمن كان قبلك ولا لأحد اليوم من اهل زمانك لفضيلتك فى الاسلام وقرابتك من الرسول ولن افارقك ابداً حتى تظفر او اموت بين يديك فقال له امير المؤمنين يرحمك الله فقد ادى لسانك ما يجد ضميرك لنا ونسأل ان يرزقك العافية ويثيبك الجنة . وتكلم نفر منهم فما حفظت كلام غير هذين الرجلين ثم ارتحل امير المؤمنين (ع) واتبعه منهم ستمائة رجل حتى نزل ذا قار فنزلها فى الف وثلثمائة رجل-

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے والدؑ نے میرے دادا سے روایت کی ہے کہ جب حضرت امیرالمومنینؑ علی ابن ابی طالب علیہ السلام مدینہ سے بصرہ کے ناکثین (بیعت توڑنے والے) کی طرف روانہ ہوئے تو آپؑ نے مقام ربذہ پر پڑاؤ کیا۔ جب آپؑ وہاں سے کوچ کرنے لگے تو آپؑ کے ساتھ عبداللہ بن خلیفہ الطائی مل گیا اور جب آپؑ منزل فدید پر رکے تو امیرالمومنینؑ نے وہاں پر سکون فرمایا۔ عبداللہ بن خلیفہ نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے آج حق کو اپنے اہل کی طرف پلٹایا ہے اور اس کو اپنے محل میں قرار دیا ہے۔ اگر چہ قوم اس کو پسند نہیں کرتی اور اس سے ناراحت ہے پس خدا کی قسم! انہوں نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی

پسند نہیں کیا تھا اور آپ کے ساتھ بھی انہوں نے دشمنی کی اور آپ کے خلاف جنگ کی۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان کے مکر کو خود ان کی طرف پلٹا دیا اور برائی ان کے گرد ہی گھومتی رہی۔ خدا کی قسم! ہم ہر مقام پر آپ کے ساتھ مل کر رسول خدا کی حفاظت کرتے ہوئے جہاد کریں گے۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے اسے مرحبا کہا اور اس کو اپنے پہلو میں جگہ دی اور وہ آپ کا دوست تھا اور محبت کرنے والا تھا۔ اس نے لوگوں کے بارے میں آپ سے سوال کرنا شروع کر دیا تو سوال کرتے کرتے جب وہ اشعث تک آ گیا تو اس نے کہا: خدا کی قسم! میں اس پر اعتماد نہیں کرتا اور آپ کے دوست میں شک ہے اس سے امن میں نہیں ہوں۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم! یہ میرے نزدیک بھی قابل اعتماد نہیں ہے اور نہ ہی یہ مخلص اور سچی دوستی رکھنے والا ہے بلکہ وہ لوگ جو مجھے مقدم کرنے والے ہیں اور انہوں نے اس کی محبت میں میرے ساتھ بھی اس کو دوست رکھتے ہیں اور وہ اس کو لوگوں کے امور پر مسلط کر رہے ہیں۔ میں نے اس کو معزول کرنے کا ارادہ کیا تھا۔ اشتر نے اس کے بارے میں مجھ سے سوال کیا تھا کہ جب میں نے اس کو معین کیا ہوا ہے تو اس کی تعیین پر مجبور ہوں اور میں اس کو پسند نہیں کرتا۔ میں اس کو اس کے بعد معزول کر دوں گا۔

راوی بیان کرتا ہے کہ آپ ابھی عبداللہ کے ساتھ گفتگو کر ہی رہے تھے کہ طی کے پہاڑوں کی طرف سے ایک بہت بڑی سیاہی نمودار ہوئی۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: دیکھو یہ سیاہی کس چیز کی ہے؟ گھڑسوار گئے اور واپس آ کر عرض کیا: یہ بنو طی والے جو اپنے گھوڑے، اونٹ اور بھیڑ بکریاں لے کر آ رہے ہیں ان میں سے کچھ وہ ہیں جو آپ کی عزت و احترام کی خاطر ہدیے لے کر آ رہے ہیں اور کچھ آپ کے ساتھ مل کر آپ کے دشمن کے خلاف جہاد کرنے کے لیے آ رہے ہیں۔ پس امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا بنو طی والوں کو جزائے خیر عطا فرمائے اور خدا نے راہِ خدا میں جہاد کرنے والوں کو [illegible]

میں بیٹھے رہنے والوں کی نسبت کئی گنا زیادہ اجر و فضیلت عطا فرمائی ہے۔ پس جب وہ سارے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اُنہوں نے آپؑ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ عبداللہ بن خلیفہ بیان کرتا ہے کہ مجھے اِن کے آنے سے خوشی ہوئی۔ میں نے کوئی جماعت نہیں دیکھی جو اِن سے زیادہ ہیبت رکھتی ہو اور اِن سے زیادہ اچھا کلام کر سکتی ہو۔ خدا کی قسم! انہوں نے میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دیا۔ میں نے کسی خطیب کو نہیں دیکھا جو اِن کے خطیب سے زیادہ بلیغ ہو۔

پس اس کے بعد عدی بن حاتم الطائی کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: میں اللہ کی حمد اور ثناء بیان کرتا ہوں۔ اِس کے بعد اُس نے کہا کہ میں حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں مسلمان ہوا تھا اور میں آپؐ کے زمانے میں زکوٰۃ بھی ادا کرتا رہا ہوں' لیکن آپؐ کے جانے کے بعد اہلِ بدعت کی میں نے زکوٰۃ روک لی تھی اور اس سے میں نے (خدا کے نزدیک جو اجر و ثواب تھا) اُس کا ارادہ کیا تھا۔ پس ہمیں اطلاع ملی کہ اہلِ مکہ میں سے کچھ لوگوں نے آپؑ کی بیعت کو چھوڑ دیا ہے اور اُن ظالموں نے آپؑ کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا ہے۔ ہم آپؑ کی خدمت میں آئے ہیں تاکہ ہم آپؑ کے ساتھ مل کر حق کی مدد کریں اور آپؑ کے سامنے جو آپؑ پسند کرتے ہیں' اُس پر آپؑ کے حکم کی اتباع کریں۔ اِس کے بعد اُس نے یہ دو اشعار پڑھے:

فنحن نصرنا اللّٰہ من قبل ذاکم   وانت بحق جئتنا فستنصر

فنکفیک دون الناس طراً باسرنا   وانت بہ من سایر الناس اجدر

''پس ہم وہ ہیں' جو آپ سے پہلے بھی اللہ تعالیٰ کی مدد کرتے رہے ہیں آپ بھی حق کے ساتھ آئے ہیں۔ پس آپ کی بھی عنقریب مدد کی جائے گی۔ پس ہم سب لوگوں کی نسبت آپ کے لیے کافی ہے اور سب لوگوں کی نسبت آپ مدد کے زیادہ سزاوار ہیں''۔

پس امیر المومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: خداوند متعال تم لوگوں کو تمام مسلمانوں کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔ تم اطاعت کرنے والوں نے اسلام قبول کیا اور مرتد لوگوں کو قتل کرنے والے اور تمام مسلمانوں کی مدد کرنے والے ہو۔ اس کے بعد بنی خیر میں سے سعید بن عبید بحری کھڑا ہوا اور اُس نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! لوگوں میں سے کچھ وہ ہیں جو اپنا مافی الضمیر (یعنی دل کی بات) بیان کرنے پر قدرت رکھتے ہیں اور کچھ وہ ہیں جو اپنے دل کی بات کو بیان کرنے کی قدرت و طاقت نہیں رکھتے اور اگر اُن کو اس کی تکلیف دی جائے تو اُن پر یہ بہت دشوار اور گراں ہوتا ہے۔ اور اگر وہ اِس کو بیان نہ کریں تو ظلم اور دکھ اُن کو اذیت دیتا ہے۔

خدا کی قسم! میں اپنے دل کی ساری باتیں آپؑ کے سامنے بیان کرنے کی خواہش رکھتا ہوں لیکن ہمت نہیں ہو رہی۔ میں خدا سے مدد طلب کرتا ہوں کہ وہ مجھے ہمت دے اور میں اُن باتوں کو بیان کرو کیونکہ وہی توفیق دینے والا ہے۔ میں آپؑ کی خدمت میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ میں ظاہری اور پوشیدہ دونوں طرح سے آپؑ سے محبت کرنے والا ہوں۔ اور ہر میدان میں آپؑ کے ساتھ مل کر جہاد کروں گا کیونکہ میں نے آپؑ سے حق پایا ہے جو میں نے آپؑ سے پہلے لوگوں سے نہیں پایا تھا اور نہ ہی آپؑ کے علاوہ آج کسی اور میں پایا جاتا ہے کیونکہ آپؑ کو اسلام میں فضیلت حاصل ہے اور آپ کو رسولؐ خدا کے ساتھ قرابت داری بھی حاصل ہے۔ میں آپؑ سے جدا نہیں ہوں گا یہاں تک [illegible] آجائے یا پھر کامیاب ہو کر آپؑ کے سامنے آؤں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: خدا آپ پر اپنی رحمت نازل فرمائے۔ آپ نے اپنے دل کی بات کو زبان سے بیان کر دیا ہے اور میں خدا سے آپ کی عافیت کا سوال کرتا ہوں اور آپ کے لیے جنت کا سوال کرتا ہوں۔ اس کے بعد ایک جماعت نے [illegible] کی لیکن ان دو [illegible] لوگوں کی مجھے [illegible]۔ پھر امیر المومنینؑ نے [illegible]

وہاں سے کوچ فرمایا اور بنی طے میں سے چھ سو نفر نے آپ کی اتباع کی۔ پھر آپؑ مقام "ذاقار" پر تشریف لے گئے اور وہاں سے بھی تیرہ سو افراد آپؑ کے لشکر میں شامل ہوئے۔

السابقون سے مراد کون لوگ ہیں؟

﴿قال أخبرني﴾ ابونصر محمد بن الحسين المقرى ﴿قال حدثنا﴾ عمر ابن محمد الوراق ﴿قال أخبرنا﴾ على بن العباس البجلى ﴿قال حدثنا﴾ حميد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن تسنيم قال الفضل بن دكين ﴿قال حدثنا﴾ مقاتل بن سليمان عن الضحاك بن مزاحم عن ابن عباس قال سألت رسول الله (ص) عن قول الله عزوجل "السابقون السابقون اولئك المقربون في جنات النعيم" فقال لي جبرئيل ذلك على (ع) وشيعته هم السابقون الى الجنه المقربون الى الله تعالى بكرامته لهم۔

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا: السابقون السابقون اولئک المقربون فی جنت النعیم "وہ لوگ جو سبقت لے جانے والے ہیں وہ سبقت کرنے والے ہیں وہی جنت نعیم میں مقرب ہوں گے"۔

آپؐ نے فرمایا مجھے جبرائیلؑ نے بتایا ہے کہ علی علیہ السلام اور ان کے شیعہ ہیں جو جنت کی طرف سبقت کرنے والے ہیں اور خدا کے مقرب ہیں۔ اللہ ان کو کرامت عطا فرمائے گا۔

علیؑ کے شیعہ کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گی

﴿قال أخبرني﴾ ابوغالب احمد بن محمد الزرارى رحمه الله ﴿قال

أخبرني﴾ عمي ابوالحسن علي بن سليمان بن الجهم ﴿قال حدثنا﴾
ابوعبدالله محمد بن خالد الطيالسي ﴿قال حدثنا﴾ العلا بن رزين عن محمد
ابن مسلم الثقفي قال سألت اباجعفر محمد بن علي (ع) عن قول الله
عزوجل "فاولئك يبدل الله سياتهم حسنات وكان الله غفوراً رحيما" فقال
(ع) يؤتى بالمؤمن ... حتى يقام بموقف الحساب فيكون الله تعالى
هو الذي يتولى حساب... لا يطلع على حسابه احداً من الناس فيعرفه ذنوبه
حتى اذا اقر بسيئاته قال الله عزوجل للكتبة بدلوها حسنات واظهروها
للناس فيقول الناس حينئذ ما كان لهذا العبد سيئة واحدة ثم يأمر الله به الى
الجنة فهذا تأويل الآية فهي في المذنبين من شيعتنا خاصة

حدیث نمبر 8:(حذف اسناد)

جناب محمد ابن مسلم ثقفی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا: فاولئك يبدل الله سيأتهم حسنات وكان الله غفورا رحيما "پس وہ لوگ کہ جن کی بدیوں کو اللہ تعالیٰ نیکیوں میں تبدیل کردے گا یقیناً وہ بخشش اور رحم کرنے والا ہے"۔

پس آپ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک گنہگار مومن کو لایا جائے گا اور اس کو حساب کے لیے کھڑا کیا جائے گا اور خود اللہ تعالیٰ اس کے حساب کو اپنے ذمہ لے گا۔ لوگوں میں سے کسی کو اس کے حساب سے مطلع نہیں کرے گا تا کہ وہ اس کے گناہوں کو جان سکے پس وہ بندہ خدا کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ ان لکھنے والوں کو حکم دے گا کہ اس کی بدیوں کو نیکیوں میں تبدیل کردو اور لوگوں کے سامنے اس کی نیکیوں کو ظاہر کرو۔ اس وقت لوگ کہیں گے کہ خدا کی قسم! اس بندے کے لیے ایک بھی برائی و بدی نہیں ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں جانے کا حکم دے گا۔ پس یہ آیت

کی تاویل وتفسیر ہے جو ہمارے گناہ گار شیعوں کے ساتھ خاص ہے۔

چار چیزیں جس میں ہوں گی اس کا ایمان کامل ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد الحسن بن الولید رحمه الله قال حدثنی ابی قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن احمد بن محمد بن عیسیٰ محمد بن عبدالجبار عن الحسن بن محبوب عن ابی ایوب الخزاز عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) قال کان ابی علی بن الحسین (ع) یقول اربع من کن فیه کمل ایمانه ومحصت عنه ذنوبه ولقی ربه وهو عنه راض من وفی لله بما جعل علی نفسه للناس وصدق لسانه مع الناس واستحی من کل قبیح عند الله وعند الناس وحسن خلقه من اهله—

حدیث نمبر 9: (بحذف اسناد)

جناب ابوحمزہ ثمالی نے حضرت ابوجعفر محمد بن علی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا: میرے والد گرامی حضرت علی بن حسین علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں اُس کا ایمان کامل ہے اور اُس کے سارے گناہ ختم ہو جائیں گے اور وہ اپنے رب سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ وہ اُس سے راضی ہوگا:

① جو شخص اُن چیزوں کو اللہ کے لیے پورا کرے جو اُس کے نفس پر قرار دی گئی ہیں۔

② لوگوں کے ساتھ سچ بولے۔

③ وہ ہر برائی سے لوگوں اور اللہ کے نزدیک حیاء کرے۔

④ اس کے لوگوں کے ساتھ اخلاق اچھے ہوں۔

مولیان کون؟

﴿قال أخبرنی﴾ ابو الطیب الحسین بن محمد النحوی صاحب ابی بکر محمد بن القاسم ﴿قال أخبرنی﴾ العباس بن حسین اللهبی ﴿قال حدثنا﴾ ابن حسان قبیصة اللهبی قال کتب علی بن حفص بن عمر الی ابی جعفر المنصور انه وجد فی خان بالمولیان یقول عبدالله بن محمد بن عبدالله بن الحسن عن علی بن ابی طالب علیه السلام قلت لما انتهیت الی هذا الموضع وقد انقلب الدم:

عسی مشرب یصفو فیروی ظماؤه اطال صداها المنهل المتکدر

عسی بالجنوب العادیات سکتتنی وبالمستذل المستضام سینصر

عسی جابر العظم الکسیر بلطفه سیرتاح للعظم الکسیر فیجبر

عسی الله ان لا ییأس العبد انه یهون علیه ما یجل ویکبر

قال الشیخ وانشدنی ابوالطیب الحسین بن محمد التمار لابی بکر العرزمی-

اری عاجزاً یدعی جلید القشة ولو کلف التقوی لکلت مضاربه

وعفا یسمی عاجزاً لعفافه ولولا التقی ما اعجزته مذاهبه

واحمق مصنوعا له فی اموره یسوده اخوانه واقاربه

علی غیر حزم فی الامور ولا تقی ولا نال جزل تعد مواهبه

ولکنه قبض الاله وبسطه فلا ذا یجاریه ولا ذا یغالبه

اذا أکمل الرحمن للمرء عقله فقد کملت اخلاقه ومآربه

حدیث نمبر 111: (بحذف اسناد)

قبیصہ اللہبی نے بیان کیا ہے کہ علی بن حفص بن عمر نے ابوجعفر منصور کی طرف تحریر

کیا کہ اس نے مولیان میں سے ایک خائن کو پایا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ عبداللہ ابن محمد بن عبداللہ بن حسن نے اور انہوں نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ میں جب اس مقام پر پہنچا کہ جہاں سے جنگ کا رُخ تبدیل ہوا تو اس وقت یہ اشعار پڑھے:

عسی مشرب یصفو فیروی ظماؤه

اطال صداها المنهل المتکدر

''امید ہے جن کی پیاس بیان ہوئی ہے ان کے پانی پینے کا محل صاف ہوگا اس کے گھاٹ کو وہ میلا و مکدر کرے گی''۔

عسی بالجنوب العادیات سکتتی

وبالمستذل المستضام سینصر

''امید ہے کہ وہ جماعت جو اذیت دیتی ہے میری حکومت سے ذلیل اور مظلوم لوگوں کی مدد ہوگی''

عسی جابر العظم الکسیر بلطفه

سیرتاح للعظم الکسیر فیجبر

''امید ہے کہ وہ اپنے لطف سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑ دے اور عنقریب ٹوٹی ہڈی کا جبران کردے گا''۔

عسی اللّٰه ان لا ییأس العبد انه

یهون علیه ما یجل ویکبر

''امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو مایوس نہیں کرے گا کیونکہ یہ اس کے لیے آسان ہے کہ جو اس کی جلالت اور کبریائی کو بیان کرے''۔

شیخ نے بیان کیا ہے کہ ابوالطیب الحسین بن محمد التمار نے ابوبکر عرزمی کے لیے یہ اشعار پڑھے:

أرى عاجزاً يدعى جليد لحشمة
ولو كلف التقوى لكلت مضاربه

"میں دیکھ رہا ہوں اس کو عاجز جو بہادر و خوش ہے اگر تقویٰ کا تکلف نہ ہوتا تو اس کے کاٹنے کے مواقع کم نہ تھے"۔

وعفا يسمى عاجزاً لعفافه
ولولا التقى ما اعجزته مذاهبه

"اس کی پاک دامنی اس کو عاجز کر رہی ہے اگر تقویٰ حائل نہ ہوتا تو وہ عاجز ہونے والا نہیں تھا"۔

واحمق مصنوعاً له في اموره
يسوده اخوانه واقاربه

"اور احمق اپنے کاموں میں اپنے بھائیوں اور عزیز و اقارب کو رسوا کرتا ہے"۔

على غير حزم في الامور ولا تقى
ولا نائل جزل تعد مواهبه

"جو اپنے امور میں مستقل مزاج نہیں ہوتا اور تقویٰ بھی اختیار نہیں کرتا اور بخشش بھی نہیں کرتا اس کے عیب تو اور زیادہ ہوتے ہیں"۔

ولكنه قبض الاله وبسطه
فلا ذا يجازبه ولا ذا يغالبه

"لیکن جس کو اللہ تنگ دست کرتا ہے اور محدود رکھتا ہے پس وہ غالب ہوتے ہیں اور نہ ہی وہ غیر حاصل کرنے والے ہوتے ہیں"۔

اذا اكمل الرحمن للمرء عقله
فقد كملت اخلاقه ومآربه

"جب رحمٰن کسی بندے کی عقل کامل کردیتا ہے پس اس کے اخلاق مکمل ہوجاتے ہیں"۔

حقوق کوضائع مت کرو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن همام عن عبدالله بن العلا عن الحسن بن محمد بن شمون عن حماد بن عیسٰی عن اسماعیل بن خالد قال سمعت جعفر بن محمد (ع) یقول جمعنا ابوجعفر (ع) فقال یابنی ایاکم والتعرض للحقوق واصبروا علی النوائب وان دعاکم بعض قومکم الی امر ضررہ علیکم أکثر من نفعه فلا تجیبوہ وصلی الله علی سیدنا محمد النبی وآله-

حدیث نمبر 11: (مختصر اسناد)

اسماعیل بن خالد نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ہم سب کو جمع کیا اور فرمایا: اے میرے بیٹو! حقوق کو ضائع کرنے سے بچو اور مصائب پر صبر کرو۔ اگر تم کو کوئی قوم ایک ایسے امر کے لیے بلائے جس کا ضرر آپ کے لیے اُن کے نفع سے زیادہ ہو تو پھر اُس امر پر اُن کو جواب نہ دو۔ (یعنی پھر اُن کی مدد نہ کرو)۔

●●●

مجلس نمبر 36

[بروز ہفتہ ۱۰ رمضان المبارک سال ۴۱۰ ہجری قمری]

شیطان جکڑا جاتا ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن یحییٰ بن سلیمان المروزی ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰہ بن محمد العیشی ﴿قال حدثنا﴾ حماد بن سلمة عن ایوب عن ابی قلابة عن ابی هریرا قال قال رسول الله (ص) هذا شهر رمضان افترض صیامه یفتح الله فیه ابواب الجنان ویصفد فیه الشیطان وفیه لیلة خیر من الف شهر رمضان فمن حرمها فقد حرم یردد ذٰلک ثلاث مرات (ص)۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت ابوہریرہ نے بیان کیا ہے کہ حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یہ ماہِ رمضان ہے کہ جس کے روزے واجب قرار دیے گئے ہیں۔ اس میں جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور شیطان کو اِس ماہ میں جکڑ دیا جاتا ہے اور اس ماہ میں ایک رات ہے جو ہزار راتوں سے بھی افضل ہے۔ پس جس شخص نے اِس کی حرمت و عزت کا خیال رکھا اُس کی حرمت وعزت کا خیال رکھا جائے گا اور آپؐ نے اس کو تین مرتبہ فرمایا۔

مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالعباس احمد بن محمد بن عقدة ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن عبداللہ ﴿قال حدثنا﴾ سعدان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ سفیان بن ابراھیم الغامدی القاضی قال سمعت جعفر بن محمد (ص) یقول بنا یبدء البلاء ثم بکم وبنا یبدء الرخا ثم بکم والذی یحلف بہ لینتصر اللہ بکم کما انتصر بالحجارة –

حدیث نمبر 2: (مختلف اسناد)

سفیان بن ابراہیم الغامدی القاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: مصیبت کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے پھر آپ لوگوں تک آتی ہے۔ اور نرمی و آسانی کی ابتداء ہم سے ہوتی ہے اور پھر تم تک آتی ہے۔ اور جو اس کے ساتھ حلف اٹھاتا ہے اللہ ضرور بہ ضرور اُس کی مدد کرتا ہے جیسا کہ تم پتھر سے مدد طلب کرتے ہو۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معجزہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن بلال المھلبی ﴿قال حدثنا﴾ النعمان ابن احمد القاضی الواسطی ببغداد ﴿قال أخبرنی﴾ ابراھیم بن عروة النحوی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن رشید بن جشم الھلالی ﴿قال حدثنا﴾ عمی سعید بن جشیم ﴿قال حدثنا﴾ مسلم الغلابی قال جاء اعرابی الی النبی (ص) قال فقال واللہ یارسول اللہ لقد اتیناك وما لنا بعیر یاط ولا غنم یغط ثم انشاء یقول –

اتیناك یاخیر البریة کلھا لترحمنا مما لقینا من الأزل

اتیناك والعذراء یدمی لبانھا وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

والقى بكيفية الفتى استكانة   من الجوع ضعفا ما يمرو وما يحلى

ولا شيئ مما يأكل الناس عندنا   سوى الحنظل العامى والعلهز الفسل

وليس لنا الا اليك فرارنا   واين فرار الناس الا الى الرسل

فقال رسول (ص) لأصحابه ان هذا الأعرابى يشكو قلة المطر وقحطا شديداً ثم قام يجر رداله حتى صعد المنبر فحمد الله واثنى عليه وكان مما حذر به ان قال الحمدلله الذى علا فى السماء فكان عاليا فى الأرض قريبا دانيا اقرب الينا من حبل الوريد ورفع يده الى السماء وقال اللهم اسقنا غيثا مغيثا مربا مريعا غد قاطبقا عاجلا غير رايث نافعا غير ضاير تملاء به الضرع وتنبت به الزرع وتحيى به الأرض بعد موتها فمارد يديه الى نحره حتى احدق السحاب بالمدينة كالا كليل والتفت السماء بارد افها وجاء اهل البطاح يضجون يارسول الله الغرق الغرق فقال رسول الله حوالينا لا علينا فانجاب السحاب عن السمآء فضحك رسول الله (ص) وقال لله درابى طالب لو كان حيا لقرت عيناه من ينشدنا قوله فقام عمر بن الخطاب فقال عسى اردت يارسول الله شعره

وما حملت من ناقة فوق رحلها   ابر و أوفى ذمة من محمد

فقال رسول الله (ص) ليس هذا من قول ابى طالب بل من قول حسان بن ثابت فقام على بن ابى طالب (ع) فقال كأنك اردت يارسول الله قوله:

وابيض يستسقى الغمام بوجهه   ربيع اليتامى عصمة للأرامل

يلوذ بك الهلاك من آل هاشم   فهم عنده فى نعمة وفواضل

كذبتم وبيت الله نبزى محمداً   ولما نطا عن دونه ونناضل

ونسلمه حتى نصرع حوله   ونذهل عن ابنائنا والحلائل

فقال رسول اللّٰہ (ص) اجل فقام رجل من بنی کنانۃ وقال:

لك الحمد والحمد ممن شکر سقینا بوجه النبی المطر

دعا اللّٰہ خالقه دعوة واشخص منه الیه البصر

ولم یك الا کالقی الرداء واسرع حتٰی اتانا الدرر

دفاق العزال وجم البعاق اغاث به اللّٰہ علیا مضر

فکان کما قاله عمه ابوطالب اذ رآه اغر

به اللّٰہ یسقی صیوب الغمام فهذا العیان وذاك الخبر

فقال رسول اللّٰہ (ص) بؤاك اللّٰہ بکل بیت قلته بیتاً فی الجنة۔

حدیث نمبر 3: (مختلف اسناد)

جناب مسلم غلابی نے بیان کیا ہے کہ ایک اعرابی حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ ہمارے لیے کوئی اُونٹ نہیں رہا جس سے ہم کھیتی باڑی کرسکیں اور نہ ہی کوئی بھیڑ بکری رہی ہے جس کو چرایا جائے۔ پھر اُس نے یہ اشعار پڑھے:

اتیناك یاخیر البریة کلها لترحمنا مما لقینا من الأزل

"اے تمام مخلوق سے افضل! ہم آپ کے پاس آئے ہیں تاکہ آپ
ہم پر رحم کریں اور جو ہم پر وارد ہوا ہے اُس سے نجات ہمیں ملے"۔

اتیناك والعذراء یدمی لبانها وقد شغلت ام الصبی عن الطفل

"ہم آپ کے پاس آئے ہیں کہ ہماری عورتوں کے دودھ خشک ہوگئے
ہیں اور بچوں کی ماؤں نے اپنے بچوں سے دُوری کرلی ہے"۔

والقی بکیفیة الفتی استکانة من الجوع ضعفا ما یمرو وما یحلی

"اور جوان اس طرح کی زندگی بسر کر رہے ہیں کہ بھوک نے اُن کو

کمزور کر دیا کہ چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہے"۔

ولا شیئ مما یأکل الناس عندنا　　سوی الحنظل العامی والعلہز الفسل

"ہمارے پاس کوئی چیز لوگوں کے کھانے کے لیے نہیں ہے سوائے
اندرونی کڑوی اور کھجور کے تخت کے"۔

ولیس لنا الا الیك فرارنا　　واین فرار الناس الا الی الرسل

"اور ہمارے پاس آپ کے علاوہ کوئی جانے کی جگہ نہیں اور لوگ
رسول کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں"۔

پس سید الانبیاء رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا: یہ اعرابی بارش کی قلت اور شدید قحط کی شکایت کر رہا ہے۔ پھر آپؐ کھڑے ہوئے کہ آپ کی ردا زمین پر کھینچی جا رہی تھی۔ آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بجا لائے۔ پھر آپ نے وہ کچھ بیان فرمایا جس سے ڈرایا جائے۔ پھر فرمایا: تمام حمد ہے اُس ذات کے لیے جو آسمانوں میں بلند ہے اور وہ زمین پر بھی بلند ہے اور اتنا قریب ہے کہ ہماری شہ رگ سے بھی قریب تر ہے اور آپؐ نے ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کیا اور عرض کیا:

اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریا مریعا غد قاطبقا عاجلا غیر
رایث نافعا غیر ضایر تملاء بہ الضرع وتنبت بہ الزرع
وتحیی بہ الأرض بعد موتہا۔

"اے اللہ! ہمیں اپنی رحمت والی بارش سے سیراب فرما ایسی بارش جو
ہمارے لیے باعث زحمت نہ ہو بلکہ باعثِ رحمت بنے اور اس سے ہمارے
حوض بھر جائیں اور فصلیں اُگ آئیں اور مردہ زمین زندہ ہو جائے"۔

ابھی آپؐ کے ہاتھ نیچے نہیں ہوئے تھے کہ مدینہ کو بادلوں نے گھیر لیا جیسے تاج سر کو گھیر لیتا ہے۔ تمام آسمان ٹھنڈا ہو گیا۔ اہلِ بطاح یعنی مدینہ والے آئے اور آ کر عرض کیا:

یارسولؐ اللہ! کہیں یہ بادل ہمیں غرق نہ کر دیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا کہ ہمارے لیے نہیں بلکہ یہ ہمارے اطراف والوں کے لیے ہیں' پھر آسمان پر ایک بادل آیا تو رسولؐ خدا مسکرائے اور فرمایا: یہ ہمارے لیے ہے اور پھر آپؐ نے فرمایا کہ خدا کی قسم! اللہ میرے چچا ابوطالبؑ کو جزائے خیر دے اگر آج وہ زندہ ہوتے تو خوش ہو جاتے۔ کوئی ہے جو اُن کے اشعار آج مجھے سنائے؟

پس حضرت عمر بن خطاب کھڑے ہوئے اور عرض کیا: امید ہے کہ آپ نے جو ارادہ کیا ہے میں وہ ہی سناؤں گا۔ پھر اُنھوں نے شعر پڑھا:

وما حملت من ناقة فوق رحلها

ابر و اوفی ذمة من محمد

"اور نہیں اٹھایا کسی اُونٹنی نے اپنی پالان پر جو زیادہ نیک اور ذمہ کو پورا کرنے والا ہو محمدؐ سے"۔

پس علی علیہ السلام کھڑے ہوئے اور آپؑ نے عرض کیا کہ گویا آپ کا ارادہ یہ اشعار سننے کا ہے۔ پھر آپؑ نے ابوطالب علیہ السلام کے اشعار کو پڑھا:

وابیض یستسقی الغمام بوجهه

ربیع الیتامی عصمة للأرامل

"اور چمکتے ہوئے چہرے کا مالک! جس کے ذریعے سے بارش کو طلب کیا جاتا' یتیموں کی پرورش کرتا اور بیواؤں کا سہارا ہے"۔

یلوذ بك الهلاك من آل هاشم

فهم عنده فی نعمة وفواضل

"آلِ ہاشم کے کمزور قیدی پناہ میں ہوتے ہیں اور وہ اس کے پاس نعمت اور فضیلت والے ہیں"۔

كذبتم وبيت الله نبزى محمداً

ولما نطا عن دونه ونناضل

''اللہ کے گھر کی قسم! تم جھوٹ بولتے ہو۔ محمد کو اذیت دیتے ہو حالانکہ جب ہم اس کے علاوہ تیر اندازی کرتے ہیں ہم غالب ہوتے ہیں''۔

ونسلمه حتى نصرع حوله

ونذهل عن ابنائنا والحلائل

''اور ہم اس کو سلام کرتے ہیں یہاں تک ہم اس کے گرد گرے ہوئے ہیں اور ہم اپنی اولاد اور گھر میں رہنے والوں سے غافل ہیں''۔

ان اشعار کو سننے کے بعد رسول خدا نے فرمایا: ہاں یہی اشعار تھے۔ پس اس کے بعد بنی کنانہ کا ایک مرد کھڑا ہوا اور اس نے آپ کی شان میں یہ اشعار پڑھے:

لك الحمد والحمد ممن شكر

سقينا بوجه النبي المطر

''تیرے لیے حمد ہے اور حمد ہے اس کے لیے جو شکر کرے ہم بارش طلب کرتے ہیں نبی کے مبارک چہرے کے لیے''۔

دعا الله خالقه دعوة

واشخص منه اليه البصر

''اس نے اپنے خالق اور اللہ کو پکارا اور اس کی طرف اپنی نظر کو مشخص رکھا ہے''۔

ولم يك الا كالقى الرداء

واسرع حتى اتانا الدر

''وہ نہیں ہے مگر چادر اوڑھنے والا وہ جلدی کرتا جیسے کہ ذور ہمارے آیا ہو''۔

دفاق العزال وجم البعاق

اغاث به اللّٰه علیا مضر

''وہ بہت زیادہ بخشش کرنے والا اور عطاء کے ورکھوں دینے والا ہے'

اسی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ہم پر بارش نازل کرتا ہے''۔

فکان کما قاله عمه

ابو طالب اذ رآه اغر

''پس وہ ایسے ہی ہے جیسا کہ اس کے چچا ابوطالب نے فرمایا کیونکہ

وہ اس سے زیادہ عزت والا جانتا ہے''۔

به اللّٰه یسقی صیوب الغمام

فهذا العیان وذاك الخبر

''اور اس کے ذریعے اللہ بارش عطا کرتا ہے پس یہ عیاں ہے اور وہ

خبر ہے''۔

پس رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تیرے لیے ہر شعر کے بدلے میں جنت میں ایک گھر عطا فرمائے۔

معاویہ کا بسر بن اطارۃ کو مکہ روانہ کرنا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنا﴾ الحسن بن عبدالکریم الزعفرانی ﴿قال حدثنا﴾ ابواسحق ابراهیم ابن محمد الثقفی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد الورق ﴿قال حدثنا﴾ عبداللّٰه بن الأزرق الشیبانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالجحاف عن معویة بن ثعلبة قال لما استوثق الأمر لمعویة بن ابی سفان انفذ فسیر بسر بن اطارة الی الحجاز

فی طلب شیعة امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (ع) وکان علی مکة[1] عبیداللّٰہ بن العباس بن عبدالمطلب فطلبه فلم یقدر علیه فاخبر ان له ولدین صبیین فبحث عنهما فوجدهما فاخذهما فاخرجهما من الموضع الذی کانا فیه ولهما ذوابتان کأنهما در تان فامر بذبحهما وبلغ امهما الخبر فکادت نفسها تخرج ثم انشأت تقول:

ها من احس بابنی اللذین هما	کالدرتین تشظی عنهما الصدف
ها من احس بابنی اللذین هما	سمعی وعینی فقلبی الیوم مختطف
نبئت بشراً وما صدقت ما زعموا	من قولهم ومن الافك الذی اقترفوا
اضحت علی ودجی طفلی مرهفة	مشحوذة وكذلك الظلم والسرف
من دل والهة عبری مفجعة	علی صبیین فاتا اذ مضی السلف

قال ثم اجتمع عبیداللّٰہ بن العباس من بعد وبسر بن ارطاة عنده معویة فقال معویة لعبیداللّٰہ اتعرف هذا الشیخ قاتل الصبیین فقال بسر نعم انا قاتلهما فمه فقال عبیداللّٰہ لو ان لی سیفا قال بسرفهاك سیفی واوماء بیده الی سیفه فزبره معویة وانتهره وقال اف لك من شیخ ما احمقك تعمد الی رجل قد قتلت ابنیه تعطیه سیف كأنك لاتعرف اكباد بنی هاشم واللّٰہ لو دفعته الیه لبدء بك وثنی بی فقال عبیداللّٰہ بلی واللّٰہ كنت ابدء بك ثم اثنی به ـ[2]

۱- الموجود فی التاریخ كان علی الیمن

۲- لو كان لهذا الشیخ شهامة فضلا عن الدین لما ترك حجة الوقت سید شباب اهل الجنة وعاف الجیش الذی هوامیر علیه واصبح رعیة لمعاویة طمعا فی الزهید من الدنیا وخسرت صفقته-

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

معاویہ بن ثعلبہ نے بیان کیا ہے کہ جب حکومت کا معاملہ معاویہ کے لیے مضبوط ہو گیا اور اس کا حکم نافذ ہو گیا تو اس نے بسر بن ارطاۃ کو مکہ میں علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے شیعوں کو تلاش کرنے کے لیے روانہ کیا۔ مکہ میں عبیداللہ بن عباس بن عبدالمطلب تھے۔ پس وہ اُن کی تلاش کے لیے نکلا لیکن اُس کو پانے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اُس کو خبر ملی کہ اُس کے دو بچے موجود ہیں۔ پس اس نے اُن کو تلاش کیا اور اُن کو پا لیا۔ اس نے انھیں پکڑا اور جس جگہ پر وہ تھے وہاں سے اُن کو نکالا۔ دونوں بچے اتنے خوبصورت تھے جیسے کہ وہ دو موتی ہوں۔ اس ملعون نے اُن دونوں کو قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ بچے قتل ہو گئے۔ جب اِن کی قتل کی خبر ان دونوں کی ماں کو ملی تو وہ اپنے گھر سے پریشان حال نکلی اور یہ اشعار اس نے پڑھے:

ها من احس بابنی اللذين هما

كالدرتين تشظى عنهما الصدف

"ہائے کوئی ہے جس کو میرے دو بچوں کی خبر ہو جو دو موتیوں کی طرح چمکتے اور حسین تھے"۔

ها من احس بابنی اللذين هما

سمعی وعينی فقلبی اليوم مختطف

"ہائے کوئی ہے جس کو میرے دونوں بچوں کے بارے میں پتہ ہو جو دونوں میری آنکھوں اور کانوں کی مانند ہیں اور آج میرا دل تڑپ رہا ہے"۔

نبئت بشراً وما صدقت ما زعموا

من قولهم ومن الافك الذی اقترفوا

''مجھے کوئی بشر خبر دے جو لوگ گمان کرتے ہیں ان کو میں سچا نہیں جانتی۔ یہ ان کا قول ہے خدا کرے وہ جھوٹ ہو''۔

اضحت علی ودجی طفلی مرهفة
مشحوذة وکذلك الظلم والسرف

''مجھ پر ظلم ہوا ہے اور رات کی تاریکی میں تیز دھار تلوار کے ساتھ میرے بچوں کو قتل کر دیا گیا ہے اس طرح ظلم اور زیادتی کی گئی ہے''۔

من دل والهة عبری مفجعة
علی صبیین فاتا ▪ مضی السلف

''کوئی جو بیان کرے جبکہ ان دونوں بچوں پر غم کی وجہ سے عقل ضائع ہو چکی ہے پس وہ دونوں بچے میری ساری دنیا ہیں''۔

راوی بیان کرتا ہے کہ عبیداللہ بن عباس اور بسر بن ارطاۃ دوبارہ معاویہ کے پاس اکٹھے ہوئے تو معاویہ نے عبیداللہ سے کہا: کیا آپ اس شیخ کو جو بچوں کا قاتل ہے جانتے ہیں؟ بسر نے کہا: ہاں میں ہی اُن دو بچوں کا قاتل ہوں پس اب رہنے دو۔ عبیداللہ بن عباس نے کہا: کاش میرے پاس تلوار ہوتی۔ بسر نے کہا کہ یہ میری تلوار موجود ہے اور اُس نے اپنی تلوار کی طرف اشارہ کیا: معاویہ نے اُس کو منع کیا اور اُسے جھڑک دی اور کہا: تُف ہو تیرے لیے۔ اے شیخ! تو کتنا احمق ہے کہ تو اُس بندے کو تلوار فراہم کر رہا ہے جس کے دو بچوں کو تو نے قتل کیا ہوا ہے حالانکہ تو نہیں جانتا کہ یہ بنی ہاشم کا بہادر نوجوان ہے۔ اگر تو نے اپنی تلوار اس کے سپرد کر دی تو یہ تیری بوٹیاں بھی کرے گا اور پھر میرا حساب بھی برابر کر دے گا۔ پس عبیداللہ بن عباس نے کہا: کیوں نہیں خدا کی قسم! پہلے میں تیرا حساب چکاؤں گا اور بعد میں اِس کے ساتھ معاملہ صاف کروں گا۔

علی علیہ السلام سے محبت فقط مومن رکھے گا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن محمد بن مروان ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ ابراهیم بن الحکم عن المسعودی ﴿قال حدثنا﴾ الحرث بن حصیرة عن عمران بن الحصین قال کنت انا وعمر بن الخطاب جالسین عندالنبی (ص) وعلی (ع) جالس الی جنبه اذ قرء رسول اللّٰه (ص) "امن یجیب المضطر ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الأرض اله مع اللّٰه قلیلا ما تذکر قال فانتفض علی (ع) انتفاضة العصفور فقال له النبی (ص) ماشأنك تجزع فقال مالی لا اجزع واللّٰه یقول انه یجعلنا خلفاء الأرض فقال له النبی (ص) لا تجزع فواللّٰه لایحبك الا مؤمن ولا یبغضب الا منافق

حدیث نمبر 5: (کشف اشعر)

عمران بن حصین بیان کرتا ہے کہ میں اور حضرت عمر ابن خطاب دونوں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے اور علی علیہ السلام بھی آپؐ کے پہلو میں بیٹھے ہوئے تھے۔ جب رسولؐ خدا نے اس آیت کی تلاوت کی:

امن یجیب المضطر ویکشف السوء ویجعلکم خلفاء الأرض اله مع اللّٰه قلیلا (سورہ نمل آیت ۶۲) "بھلا وہ کون ہے جس کو پریشان حال پکاریں تو دعا کو قبول کرتا ہے اور مصیبت کو دور کرتا ہے اور تم لوگوں کو اس نے زمین پر اپنا نائب بنایا ہوا ہے کیا خدا کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے اس پر بھی تم لوگ بہت کم عبرت و نصیحت حاصل کرتے ہو"۔

راوی بیان کرتا ہے کہ اس آیت کے سننے کے بعد علی علیہ السلام اس طرح کانپے جس طرح چڑیا ذبح کے بعد تڑپتی ہے۔ پس نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے علیؑ! کیا بات ہے۔ آپؑ نے اتنا زیادہ غم کیوں کیا ہے؟

آپؑ نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں اس قدر غم کیوں نہ کروں جبکہ اللہ یہ کہہ رہا ہے کہ ہم نے تم کو زمین پر نائب بنایا ہے۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ پریشان نہ ہوں۔ خدا کی قسم! آپؑ سے محبت وہ رکھے گا جو مومن ہوگا اور بغض وہ رکھے گا جو منافق ہوگا۔

ہم اللہ کی مخلوق میں سب سے خیر و افضل ہیں

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ جعفر ابن محمد بن سلیمان ابوالفضل ﴿قال حدثنا﴾ داود بن رشید ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسحق المعلی الموصلی ابو نوفل قال سمعت جعفر بن محمد (ع) یقول نحن خیرة اللہ من خلقه و شیعتنا خیرة اللہ من امة نبیه (ص)۔

<u>حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)</u>

محمد بن اسحاق المعلی الموصلی ابونوفل بیان کرتا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر الصادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم (یعنی اہل بیت نبیؐ) اللہ کی تمام مخلوق سے افضل و بہتر ہیں اور اللہ کے چنے ہوئے ہیں اور ہمارے شیعہ نبی اکرمؐ کی اُمت میں سے اللہ کے چنے ہوئے اور افضل ہیں۔

جو اللہ کی نشانی کا انکار کرے وہ بے دین ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوغالب احمد بن محمد الزراری ﴿قال حدثنی﴾ عمی علی بن سلیمان قال حدثنا محمد بن خالد الطیالسی قال حدثنی العلا ابن رزین عن محمد بن مسلم الثقفی قال سمعت اباجعفر محمد بن علی (ع) یقول لا دین لمن دان بطاعة من عصی اللہ ولا دین لمن دان بفرية باطل علی اللہ ولا دین لمن دان بجحود شیئ من آیات اللہ –

حدیث نمبر 7:(بحذف اسناد)

محمد بن مسلم ثقفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص اللہ کے نافرمان کی اطاعت کرے گا وہ بے دین ہے اور جو اللہ پر جھوٹ بولنے والے فریب کار کی دین میں اطاعت کرے گا وہ بھی بے دین ہے اور جو اللہ کی نشانیوں میں سے کسی نشانی کا (دین میں) انکار کرے گا وہ بھی بے دین ہے۔

موت کا انتظار کرنے والا دنیا کو چھوڑ دیتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر عمر بن محمدالمعروف بابن الزیات ﴿قال حدثنا﴾ علی بن مہرویه القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داود بن سلیمان القاری ﴿قال حدثنا﴾ الرضا علی بن موسٰی ﴿قال حدثنی﴾ ابی موسٰی بن جعفر ﴿قال حدثنی﴾ ابی جعفر بن محمد ﴿قال حدثنی﴾ ابی محمد بن علی ﴿قال حدثنی﴾ ابی علی بن الحسین ﴿قال حدثنی﴾ ابی الحسین بن علی (ع) قال قال امیر المؤمنین (ع) لو رأی العبد اجله وسرعته الیه لابغض الأمل وترك طلب الدنیا- قال وانشدنی ابوالفرج البرقی الداودی قال انشدنی شیخ کان منقطعا الی الله تعالی بیت المقدس -

ومنتظر للموت فی کل ساعة   یشید بیتا دائما ویحصن

له حین تبلوه حقیقة موقن   وافعاله افعال من لیس یوقن

عیان وانکار وکالجهل علمه   بمذهبه فی کل ما یتیقن

حدیث نمبر 8:(بحذف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے

نقل کیا ہے کہ آپؒ نے فرمایا:

جو شخص اپنی موت پر یقین رکھتا ہو اور اُس کی طرف جانے کے لیے جلدی کرے (یعنی اِس کا انتظار کرے اور اسے یاد رکھے) تو وہ لمبی اُمیدیں نہیں رکھتا اور وہ دنیا کی طلب چھوڑ دیتا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے کہ ابو الفرج البرقی داودی نے چند اشعار پڑھے اور اس نے کہا یہ اشعار ایک شیخ نے بیت مقدس میں خدا سے مخاطب ہو کر پڑھے تھے:

ومنتظر للموت فی کل ساعة
یشید بیتا دائما ویحصن

"ہر وقت موت کا انتظار کرنے والے ہمیشہ رہنے والے اور مضبوط گھر بنا رہے ہیں"۔

له حین تبلوه حقیقة موقن
وافعاله افعال من لیس یوقن

"اور جب تو اس کو آزماتا ہے تو اس یقین پر نہیں ہوتا اور اس کے افعال بھی ایسے نہیں ہوتے"۔

عیان وانکار وکالجهل علمه
بمذهبه فی کل ما یتیقن

"اثبات یا انکار اور مذہب کے بارے میں اس کا علم جہل کی مانند ہے، وہ یقین پر نہیں ہے"۔

●●●

مجلس نمبر 37

[بروز ہفتہ ۱۷ رمضان المبارک سال ۴۱۰ ہجری قمری]

مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالمظفر بن محمد البلخی الوراق ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد بن همام الاسکافی الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله الحمیری ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد بن عیسٰی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محبوب عن ابی حمزه الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) قال لا یزال المؤمن فی صلوة ما کان فی ذکر الله عزوجل قائما کان او جالسا او مضجعا ان الله تعالی یقول الذین یذکرون الله قیاما وقعوداً وعلی جنوبهم ویتفکرون فی خلق السموات والأرض ربنا ما خلقت هذا باطلا سبحانك فقنا عذاب النار۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

جناب ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: مومن نماز کو ہمیشہ ادا کرے گا اور اس کو ترک نہیں کرے گا خواہ وہ کھڑے ہو کر بیٹھ کر یا لیٹ کر ادا کرے وہ ضرور ادا کرے گا" کیونکہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے: تحقیق اللہ تعالیٰ نے ذکر فرمایا ہے: "صاحب ایمان وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یاد رکھتے ہیں یا اللہ کا ذکر کرتے ہیں، کھڑے ہو کر بیٹھ کر پہلو کے بل لیٹ کر اور وہ

آسمان و زمین کی خلقت پر غور و فکر کرتے ہیں کہ ہمارے پروردگار نے اس کو عبث و باطل خلق نہیں کیا۔ وہ منزہ و پاک ہے اور ہمیں جہنّم کی آگ کے عذاب سے بچانے والا ہے"۔

جب زکوٰۃ کو روک دیا تو مویشی مرنا شروع ہو جاتے ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رضی الله عنه ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسین بن سعید عن یاسر عن الرضا علی بن موسٰی (ع) قال اذا کذب الولاة حبس المطر واذا جار السلطان هانت الدولة واذا حبست الزکوة ماتت المواشی۔

حدیث نمبر 2: (حذف اسناد)

یاسر رضی اللہ عنہ نے حضرت امام علی الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ولی و حاکم جھوٹ بولنا شروع کر دیں تو بارشیں رُک جاتی ہیں اور جب بادشاہ جابر اور ظالم ہو جائیں تو حکومت رسوا و ذلیل ہو جاتی ہے اور جب زکوٰۃ کو روک لیا جائے تو مویشی مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔

لوگوں کو ماں کے نام سے پکارا جائے گا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ ابوعبد الله جعفر بن محمد الحسینی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبدالمنعم ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی (ع) عن جابر بن عبدالله الأنصاری قال قال رسول الله (ص) لعلی بن ابی طالب الا ابشرك الا امنحك قال بلی یارسول الله (ص) قال خلقت انا وانت من طینة واحدة ففضلت منها فضلة فخلقت منها شیعتنا فاذا کان یوم القیمة

دعی الناس بامہاتہم الا شیعتک فانہم یدعون باسماء آبائہم لطیب مولدھم –

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! کیا میں آپ کو خوشخبری سناؤں؟ کیوں نہ آپ کو کچھ عطاء کروں؟ موسیٰ نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسولؐ اللہ! آپؐ نے فرمایا: میں اور آپؑ ہم دونوں کو ایک ہی مٹی سے خلق کیا گیا ہے۔ پس جو مٹی بچ گئی اُس سے ہمارے شیعوں کو خلق کیا گیا اور جب قیامت کا دن ہوگا تو تمام لوگوں کو اُن کی ماؤں کے نام سے پکارا جائے گا سوائے آپ کے شیعوں کے اُن کو اُن کے والد کے نام سے پکارا جائے گا کیونکہ صرف اُن کی ولادت پاک ہے۔

امام محمد باقر علیہ السلام کی دعا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبداللّٰہ بن ابی ایوب بساحل الشام ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن هرون المصیصی ﴿قال حدثنا﴾ خالد بن یزید القسری ﴿قال حدثنی﴾ امی الصیرفی قال سمعت اباجعفر محمد بن علی الباقر (ع) یقول بریٔ اللّٰہ ممن تبرء منا لعن اللّٰہ من لعننا اهلك اللّٰہ من عادانا اللهم انك تعلم انا سبب الهدی لهم و انما یعادوننا فکن انت المنفرد بعذابهم –

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

صیرفی نے بیان کیا کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ بری ہے ہر اُس سے جو ہم سے برائت کرے گا اور اللہ لعنت کرے اُس پر جو ہم پر لعنت کرے۔ اے اللہ! جو ہم سے عداوت رکھتا ہے تو اس کو ہلاک

فرما۔ اے اللہ! تو جانتا ہے کہ ہم ان کے لیے سبب ہدایت ہیں اور یہ صرف ہم سے عداوت و بغض رکھتے ہیں۔ پس تو اکیلا ہی ان کے عذاب کے لیے کافی ہے۔

واقعہ فیل اور ابرھہ بادشاہ

﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن بلال المهلبی ﴿قال حدثنا﴾ عبدالواحد ابن عبدالله بن یونس الربعی ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن محمد بن عامر ﴿قال حدثنا﴾ المعلی بن محمد البصری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جمهور العمی ﴿قال حدثنا﴾ جعفر بن بشیر ﴿قال حدثنی﴾ سلمان بن سماعة عن عبدالله بن القاسم عن عبدالله بن سنان عن ابی عبدالله جعفر بن محمد (ع) عن أبیه عن جده قال لما قصد ابرهة بن الصباح ملك الحبشة مكة لهدم البیت تسرعت الحبشة فاغاروا علیها واخذوا سرحا لعبد المطلب بن هاشم فجاء عبدالمطلب الی الملك فاستأذن علیه فاذن له فهو فی قبة دیباج علی سریر له فسلم علیه فردا برهة السلام وجعل ینظر فی وجهه فراقه حسنه وجماله وهیئته فقال له الملك هل كان فی ابائك هذا النور الذی ار آه لك والجمال قال نعم ایها الملك كل ابائی كان لهم هذا النور والجمال والبهاء فقال له ابرهة لقد فقتم الملوك فخراً وشرفا ویحق ان تكون سید قومك ثم اجلسه معه علی سریره وقال لسایس فیله الأعظم وكان الملك یباهی به ملوك الأرض ایتنی به فجائه به سایسه وقد زین بكل زینة حسنة فحین قابل وجه عبدالمطلب سجدله ولم یسجد لملكه واطلق الله لسانه بالعربیة فسلم علی عبدالمطلب فلما رأی الملك ذلك ارتاع له وظنه سحراً فقال ردوا الفیل الی مكانه، ثم قال لعبد المطلب فیم جئت فقد بلغنی سخاؤك وكرمك وفضلك ورأیت من هیأتك وجمالك وجلالك ما

يقتضى ان انظر فى حاجتك فسلنى ما شئت وهو يرى انه يسأله فى الرجوع عن مكة فقال له عبدالمطلب ان اصحابك عدوا على سرج لى فذهبوا به فمرهم برده فتغيظ الحبشى من ذلك وقال لعبد المطلب لقد سقطت من عينى جئتنى تسألنى فى سرحك وانا قد جئت لهدم شرفك وشرف قومك ومكرمتكم التى تتميزون بها من كل جيل وهو البيت الذى يحج اليه من كل صقع فى الأرض فتركت مسألتى فى ذلك وسألتنى فى سرحك- فقال له عبدالمطلب لست برب البيت الذى قصدت لهدمه وانا رب سرحى الذى اخذه اصحابك فجئت اسألك فيما انا ربه وللبيت رب هو امنع له من الخلق كلهم واولى به منهم فقال الملك ردوا عليه سرحه وازحفوا الى البيت فانقضوه حجراً حجراً فأخذ عبدالمطلب سرحه وانصرف الى مكة واتبعه الملك بالفيل الأعظم مع الجيش لهدم البيت فكانوا اذا حملوه على دخول الحرم اناخ واذا تركوه رجع مهرولا، فقال عبدالمطلب لغلمانه ادعوا لى ابنى فجاؤا بالعباس فقال ليس هذا اريد لى ابنى فجاؤا بابى طالب فقال ليس هذا اريد ادعوا لى بنى فجاوا بعبدالله ابى النبى (ص) فلما اقبل اليه قال اذهب يابنى حتى تصعد ابا قبيس ثم اضرب ببصرك ناحية البحر فانظر اى شيئ يجيئ من هناك وخبرنى به قال فصعد عبدالله اباقبيس فما لبث ان جاء طير ابابيل مثل السيل والليل فسقط على ابى قبيس ثم صار الى البيت فطاف به سبعا ثم صار الى الصفا والمروة فطاف بهما سبعا فجاء عبدالله الى ابيه فاخبره الخبر فقال انظر يابنى ما يكون من امرها بعده فاخبرنى به فنظرها فاذا هى قد اخذت نحو سكر الحبشة فاخبر عبدالمطلب بذلك فخرج عبدالمطلب وهو يقول يا

اهل مكة اخرجوا الى العسكر فخذوا غنائمكم قال فاتوا العسكر وهم امثال الخشب النخرة وليس من الطير الا ومعه ثلاثة احجار فی منقاره يقتل بكل حصاة واحداً من القوم فلما اتوا علی جميعهم انصرف الطير ولم يرقبل ذلك الوقت ولا بعده فلما هلك القوم باجمعهم جاء عبدالمطلب الی البيت فتعلق باستاره وقال شعراً

یاحابس الفیل بذی المغمس　　حبسته کانه مکوس

فی محبس تزهق فيه الانفس

وانصرف وهو يقول فی فرار قريش وجزعهم من الحبشة -

طارت قريش اذا رأت خميسا　　فظلت فرداً لا اری انيسا

ولا احس منهم حسيسا　　الا أخا لی ماجداً نفيسا

مسوداً فی اهله رئيسا

حدیث نمبر 5:(بحذف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب حبشہ بادشاہ ابرہہ بن الصباح نے مکہ پر چڑھائی کی تاکہ وہ کعبہ (بیت اللہ) کو گرادے وہ مکہ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ اس کو غارت کرے۔ پس انہوں نے عبدالمطلب بن ہاشم کے اونٹوں پر قبضہ کرلیا۔ جناب عبدالمطلب بادشاہ کے پاس آئے اور آپ نے بادشاہ سے اذن دخول طلب کیا۔ اس نے آپ کو اذن دیا۔ بادشاہ اپنے تخت پر ریشمی خیمے کے اندر بیٹھا ہوا تھا۔ آپ نے اس کو سلام کیا۔ ابرہہ نے آپ کے سلام کا جواب دیا اور آپ کے چہرے کی طرف اس نے دیکھنا شروع کردیا۔ آپ کے چہرے کے حسن و جمال اور ہیبت کو دیکھنے کے بعد بادشاہ نے عرض کیا۔ کیا یہ آپ کے چہرے کا نور جو میں دیکھ رہا ہوں خاندانی ہے اور آپ کے آباؤ اجداد

سے چلا آ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں ہمارے تمام آباؤ اجداد سے یہ نور چلا آ رہا ہے۔ یہ نور و جمال' ہیبت ہمارے آباؤ اجداد میں پایا جاتا تھا۔ پس ابرہہ نے عرض کیا گویا آپ بادشاہوں کو فخر اور شرف میں مات دے گئے ہیں۔ آپ کے لیے سزاوار حق بنتا ہے کہ آپ قوم کے سردار ہیں۔ پھر آپ کو اپنے ساتھ تخت پر بٹھا لیا اور آپ نے اس کے ہاتھی جو بہت بڑا تھا جس کا نام سائیں تھا اور اُس کا رنگ سفید تھا اس کو مختلف انواع کے ہیرے جواہرات کے ساتھ مزین کیا گیا تھا اور بادشاہ اس کی وجہ سے دوسرے بادشاہوں پر فخر کیا کرتا تھا۔ اُس نے کہا کہ اُس کو میرے پاس لایا جائے۔ پس وہ ہاتھی بادشاہ کے پاس لایا گیا کہ جس کو ہر زینت سے مزین کیا گیا تھا۔ پس جب وہ ہاتھی عبدالمطلب کے روبرو ہوا تو اُس نے آپ کو سجدہ کر دیا حالانکہ اُس نے اپنے بادشاہ کو بھی کبھی سجدہ نہیں کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اُس کو عربی زبان میں گویا کیا اور اُس نے عبدالمطلب کو سلام کیا۔ جب بادشاہ نے اس کو دیکھا تو بادشاہ اس وجہ سے ڈر گیا اور اُس نے اس کو جادو گمان کیا اور کہا کہ اس ہاتھی کو اپنے مکان پر واپس لے جاؤ۔ پھر اس نے جناب عبدالمطلب سے عرض کیا کہ آپ کیوں تشریف لائے ہیں؟ مجھے آپ کی سخاوت' کرم' فضیلت کی خبر مل چکی تھی اور میں آپ کی ہیبت و جمالت اور جلالت کو دیکھ چکا ہوں۔ میں جاننا چاہتا ہوں کہ آپ کی حاجت کیا ہے؟ آپ سوال کریں۔ اس کا گمان تھا کہ یہ مجھے مکہ سے واپس جانے کا فرمائیں گے۔ جناب عبدالمطلب نے فرمایا: تیرے فوجیوں نے میرے اُونٹوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ ان کو لُوٹنے آئے ہیں۔ پس اُن کو حکم دو کہ وہ میرے اُونٹ واپس کر دیں۔

حبشی بادشاہ اس سے غضب ناک ہو گیا اور اُس نے عبدالمطلب سے کہا کہ آپ کی جو عزت میرے نزدیک تھی وہ ختم ہو گئی ہے کہ آپ صرف اُونٹوں کی خاطر میرے پاس آئے ہیں جبکہ میں آپ کے شرف اور آپ کی قوم کے شرف کو منہدم کرنے آیا ہوں اور تمہاری جو عزت و کرامت باقی لوگوں پر ہے اُس کو ختم کرنے آیا ہوں کہ جس سے تم تمام

علاقوں میں ممتاز ہو۔ وہ گھر جس کا تم حج کرتے ہو اور زمین کے تمام حصوں سے اس کے حج کے لیے لوگ آتے ہیں۔ آپ نے اُس کے بارے میں مجھ سے سوال نہیں کیا بلکہ صرف اپنے اُونٹوں کے بارے میں سوال کیا ہے۔

جناب عبدالمطلب نے فرمایا: جس گھر کو تو منہدم کرنا چاہتا ہے میں اُس کا رب اور مالک نہیں ہوں۔ میں تو اپنے اُونٹوں کا مالک ہوں جن کو تیرے فوجی لے کر آ گئے ہیں۔ پس میں اُس چیز کے بارے میں سوال کرنے آیا ہوں جس کا میں مالک ہوں۔ اُس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو ساری مخلوق کو اُس سے دُور کرتا ہے اور منع کرتا ہے اور اس سے زیادہ اولویت رکھتا ہے۔ پس بادشاہ نے اپنے فوجیوں کو حکم دیا کہ ان کے اُونٹ واپس کرو اور بیت اللہ پر حملہ کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ اور اس کے ایک ایک پتھر کو الگ کر دو۔ پس جناب عبدالمطلب نے اپنے اُونٹوں کو لیا اور مکہ کی طرف روانہ ہو گئے اور آپ کے پیچھے پیچھے بادشاہ بھی اُس بڑے ہاتھی کو لے کر لشکر کے ساتھ بیت اللہ کو گرانے کے لیے روانہ ہو گیا۔ جب وہ حرم کی حدود میں داخل ہونا چاہتے تو وہ ہاتھی بیٹھ جاتے اور جب باہر کی طرف واپس جانے کا ارادہ کرتے تو وہ کودتے ہوئے واپس چل پڑتے۔ اس دوران جناب عبدالمطلب نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: میرے بیٹے کو میرے پاس بلا لیں۔ انہوں نے عباس کو آپ کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے میرے بیٹے کو بلاؤ۔ پس ابوطالب کو بلایا گیا۔ آپ نے پھر فرمایا: میری مراد یہ نہیں ہے، میرے بیٹے کو بلاؤ۔ پس جناب رسولؐ خدا کے والد عبداللہ علیہ السلام کو آپ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جب آپ سامنے آئے تو جناب عبدالمطلب نے فرمایا: اے میرے بیٹے! جاؤ اس پہاڑ ابوقبیس پر جاؤ اور سمندر کی طرف دیکھو وہاں سے کیا چیز آ رہی ہے؟ اور وہ مجھے بتاؤ۔ راوی بیان کرتا ہے کہ جناب عبداللہ ابوقبیس پہاڑ پر گئے۔ تھوڑی دیر بعد دیکھا کہ ابابیل پرندے مثلِ سیلاب اور کالی رات آ رہے ہیں۔ پس وہ ابوقبیس پر اُترے پھر وہ کعبہ کی طرف گئے اور

اُس کا طواف کیا' سات چکر لگائے۔ پھر صفا اور مروہ کے درمیان سات چکر لگا کر سعی کی۔ جناب عبداللہ نے اس سارے واقعہ کے بارے میں اپنے والد کو خبر دی۔ پس جناب عبدالمطلب نے فرمایا: اے میرے فرزند! اس کے بعد کیا ہوتا ہے اس کو دیکھتے رہو اور مجھے خبر دیتے رہو۔ پس جناب عبداللہ نے اُن کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اچانک آپ نے دیکھا کہ اُنہوں نے لشکرِ حبشہ کا رُخ کیا اور اُن پر کنکریاں برسانا شروع کر دیں۔ اس کے بارے میں جناب عبدالمطلب کو آگاہ کیا گیا۔ جناب عبدالمطلب باہر آئے اور فرمایا: اے اہلِ مکہ! اس لشکر کی طرف نکلو اور اُن کے مالِ غنیمت کو اٹھاؤ۔ پس وہ لشکر کے پاس آئے اور اُن کو دیکھا کہ وہ بوسیدہ لکڑیوں کی مانند پڑے ہوئے تھے اور ہر پرندے کے پاس تین تین کنکریاں تھیں اور ہر کنکری سے ایک ایک فرد کو اُنہوں نے مارا۔ جب وہ سارے مر گئے تو وہ پرندے واپس چلے گئے۔ اس سے پہلے اور اس کے بعد کسی نے ایسا واقعہ نہیں دیکھا تھا۔ پس جب سارا لشکر ختم ہو گیا تو جناب عبدالمطلب بیت اللہ کے پاس آئے اور اس کے پردے کو ہاتھوں میں لے کر یہ اشعار پڑھے:

یاحابس الفیل بذی المغمس

حبسته کأنه مکوس

"اے ہاتھیوں کو روکنے والے! اس قوت کے ساتھ کہ تو نے ان کو کھایا ہوا بھوسہ بنا دیا"۔

فی مجلس تزهق فیه الانفس

"ایک مجلس میں کہ جس میں سانس لینا مشکل ہو گیا ہے"۔

اور جب واپس چلے تو یوں قریش کا حبشہ سے فرار کے بارے میں کہہ رہے تھے:

طارت قریش اذا رأت خمیسا

فظلت فرداً لا اری انیسا

"جب قریش والوں نے گھٹیا لشکر کو دیکھا تو فرار کر گئے۔ میں اکیلا رہ گیا۔ میں کوئی مددگار بھی نہیں پا رہا تھا"۔

ولا احس منهم حسیسا

الا أخا لی ماجداً نفیسا

"اور میں اُن کو خسیس اس لیے محسوس کر رہا تھا کہ میں ایک عمدہ مددگار پا رہا تھا"۔

مسوداً فی أهله رئیسا

"جو اپنی قوم میں بادشاہ کو رسوا کر دیتا ہے"

چار چیزیں دل کو فاسد کر دیتی ہیں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ شبابة بن یزید ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن علی بن المثنی عن محمد بن المثنی عن سیابة بن سوار ﴿قال حدثنی﴾ المبارك بن سعید عن خلیل الفراء عن ابی المحجر قال قال رسول الله (ص) اربع مفسدة للقلوب الخلوة بالنساء والاستماع منهن والأخذ برأیهن ومجالسة الموتی فقیل له وما مجالسة الموتی قال مجالسة کل ضال عن الایمان وجائر فی الأحکام۔

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

چار چیزیں دلوں کو فاسد کر دیتی ہیں:

① عورتوں کے ساتھ تنہائی ② اور ان کی باتوں کو سننا ③ اُن سے رائے حاصل کرنا ④ مردوں کی محفل۔

عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! مردوں کی محفل سے مراد کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد اُن لوگوں کی محفل ہے جو ایمان سے گمراہ ہو چکے ہیں اور احکامِ خدا سے دُور ہو جاتے ہیں۔

غریم اور قرض دار کو مہلت دو

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ عبداللہ بن جرتش ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن برد ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن جعفر عن أبیه جعفر بن محمد عن أبیه محمد بن علی عن ابی لبابة بن عبدالمنذر انه جاء یتقاضی ابا الیسر دینا له فسمعه یقول قولوا له لیس هوهنا فصاح ابولبابة الیسر اخرج الی فخرج الیه قال فقال ما حملك علی هذا قال العسر یا ابا لبابة قال اللہ اللہ قال ابولبابة سمعت رسول اللہ (ص) یقول من احب ان یستظل من فور جهنم فقلنا کلنا یحب ذلك یارسول اللہ فلینظر غریما له او فلیدع المعسر۔

حدیث نمبر 7: (مختلف اسناد)

ابولبابہ بن عبدالمنذر نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کے پاس ایک شخص آیا جو تنگدست تھا اور وہ قرض کے بارے میں ابوالیسر سے مطالبہ کر رہا تھا۔ پس میں نے سنا وہ کہہ رہا تھا: اس سے کہہ دو وہ یہاں نہیں ہے۔ پس ابولبابہ پکارا کر میری طرف آؤ۔ وہ میری طرف آیا۔ میں نے اُس سے کہا: آپ کو کس چیز نے ایسا کرنے پر آمادہ کیا ہے؟ اُس نے کہا کہ تنگی نے۔ جناب ابولبابہ نے بیان کیا کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے کون ہے جو جہنم کی آگ کی گرمی سے بچنا چاہتا ہے؟ ہم سب نے کہا کہ ہم سب بچنا چاہتے ہیں اے رسولِ خدا! آپؐ نے فرمایا: غریم و قرض دار کو مہلت دو اور اس کو تنگی میں چھوڑ دو (یعنی اُس سے قرض طلب نہ کرو)۔

جواپنے بھائی کو فائدہ دے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد الزیات ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن سهرویه القزوینی ﴿قال حدثنا﴾ داود بن سلیمان القاری قال سمعت الرضا علی بن موسیٰ (ع) یقول من استفاد اخا فی اللّٰہ فقد استفاد بیتا فی الجنة قال وانشدنی ابوالحسن الرجی النحوی للحجاج ابن التمیمی شعراً

وان امرء قد عاش خمسین حجة

الی منهل من ورده لقریب

اذا ما خلوت الدهر یوما فلا تقل

خلوت ولکن قل علی رقیب

اذا ما انقضی القرن الذی انت فیهم

وخلفت فی قرن فانت غریب

والحمدللّٰہ وصلوته علی سیدنا محمد النبی وآله الطاهرین۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

جناب داؤد بن سلیمان قاری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کو اللہ کی خوشنودی کی خاطر فائدہ دے تو اُس نے جنت کے گھر سے استفادہ کیا ہے۔

ابوالحسن رجی نحوی نے حجاج ابن تمیمی کے لیے یہ اشعار پڑھے:

وان امرء قد عاش خمسین حجة

الی منهل من ورده لقریب

''اور اگر ایک مرد پچاس سال بھی زندہ رہے جس سے اس کو حوصلہ پروار دکیا ہے وہ قریب ہے

اذا ما خلوت الدهر یوما فلا تقل

خلوت ولکن قل علی رقیب

''جب تو زمانے سے ایک دن گزارتا ہے یہ گمان اگر کہ وہ دن گزر گیا بلکہ یہ کہہ کہ وہ تیرے لیے رقیب بن گیا ہے''۔

اذا ما انقضی القرن الذی انت فیہم

وخلفت فی قرن فانت غریب

''اور جب تو اس صدی کو ختم کرتا ہے جس سے تو ہے اور تو نے اس کو پیچھے چھوڑا ہے پس تو مسافر ہے''۔

●●●

مجلس نمبر 38

[بروز ہفتہ ۲۳ رمضان المبارک سال ۴۱۰ ہجری قمری]

جو چیز تم پر سب سے زیادہ واجب ہے

﴿حدثنا﴾ الشیخ الجلیل المفید ابو عبداللّٰہ محمد بن محمد بن النعمان اطال اللہ بقاہ ﴿قال حدثنا﴾ الشریف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزۃ العلوی رحمہ اللّٰہ ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عبداللّٰہ ﴿قال حدثنا﴾ جدی احمد بن ابی عبداللّٰہ البرقی عن أبیہ عن یعقوب بن یزید عن ابن ابی عمیر بن ھشام بن سالم عن ابی عبیدۃ الحذآء عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال قال الا اخبرك باشد ما افترض اللہ علی خلقہ انصاف الناس من انفسم ومواساۃ الاخوان فی اللّٰہ عزوجل وذکر اللّٰہ علی کل حال فان عرضت لہ طاعۃ للّٰہ عمل بہا وان عرضت لہ معصیۃ ترکہا۔

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا میں آپ کو بتاؤں کہ تم پر سب سے زیادہ کون سی چیز واجب ہے۔ وہ چار چیزیں ہیں:

① لوگوں کے ساتھ اپنی طرف سے انصاف کرو۔

② اپنے بھائی کی مدد کرنا ہر حال میں اللہ کا ذکر کرنا

③ اور اگر کوئی اطاعت کا مورد سامنے آئے تو اس پر عمل کرنا۔

④ اور اگر کوئی معصیت و نافرمانی کا مورد سامنے آئے تو اس سے اجتناب کرنا۔

سب سے زیادہ بخیل کون ہے؟

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو جعفر محمد ابن صالح القاضی ﴿قال حدثنا﴾ مسروق بن المرزبان ﴿قال حدثنا﴾ حصین عن عاصم عن ابی عثمان عن ابی هریرۃ قال قال رسول اللّٰہ (ص) ان اعجز الناس من عجز عن الدعاء وان ابخل الناس من بخل الناس۔

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت ابوہریرہ نے حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

سب سے عاجز ترین وہ شخص ہے جو دعا کرنے سے عاجز ہو اور سب لوگوں میں سے بخیل ترین وہ بندہ ہے جو لوگوں کو دعا دینے میں بخیل ہے۔

رسولؐ خدا کا علی علیہ السلام کے حق میں دعا کرنا

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ الحسن بن حماد بن حمزۃ ابوعلی من اصل کتابہ ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عبدالرحمن بن ابی لیلی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سلیمان الاصفہانی عن عبدالرحمن الاصفہانی عن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن علی ابن طالب (ع) قال دعانی النبی(ص) وانا ارمد فتفل فی عینی وشد العمامۃ علی رأسی وقال اللھم اذھب عنہ الحر والبرد فما وجدت بعدھا حراً ولا برداً۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب عبدالرحمن بن ابی لیلی نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا

ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں خیبر کے دن بیمار تھا اور میری آنکھوں میں تکلیف تھی۔ حضورؐ نے مجھے اپنے پاس بلایا اور میری آنکھوں پر اپنا لعاب دہن لگایا اور اپنا عمامہ میرے سر پر باندھا اور فرمایا: اے میرے اللہ! اذھب عنه الحر والبرد (یعنی اے میرے اللہ! اس سے سردی اور گرمی کے آثار دور فرما)۔ پس اس کے بعد میں نے کبھی سردی اور گرمی کو محسوس نہیں کیا ہے (یعنی اس کے آثار کو محسوس نہیں کرتا تھا)

اے اہلِ بیتؑ! نماز' نماز!

﴿حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ احمد بن عیسٰی بن ابی موسٰی بالکوفة قال عبدوس بن محمد الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن فرات عن ابی اسحق عن الحرث عن علی بن ابی طالب (ع) قال کان رسول الله (ص) یاتینا کل غداة فیقول الصلوٰة رحمکم الله الصلوٰة انما یرید الله لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے بیان کیا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر روز صبح کے وقت آیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے اہلِ بیتؑ! نماز۔ خدا تم پر رحم کرے۔ نماز اور اس کے بعد آیتِ تطہیر کی تلاوت کرتے: انما یرید الله لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔

جنابِ اسماء بنتِ عقیل بن ابی طالب کے اشعار

﴿قال آخبرنی﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ الحسین بن علیل العنبری ﴿قال حدثنا﴾ عبد الکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن سلمة عن ابی اسلم

محمد بن فخار عن ابی هیاج عبداللہ بن عامر قال لما اتی نعی الحسین علیہ السلام الی المدینۃ خرجت اسماء بنت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہا فی جماعۃ من نسائہا حتیٰ انتہت الی قبر رسول اللہ (ص) فلاذت بہ وشہقت عندہ ثم التفتت الی المہاجرین والانصار وہی تقول -

ماذا تقولون ان قال النبی لکم یوم الحساب وصدق القول مسموع

خذلتم عترتی او کنتم غیبا والحق عند ولی الأمر مجموع

اسلمتموہم بایدی الظالمین فما منکم لہ الیوم عند اللہ مشفوع

ما کان عند غداۃ الطف اذ حضروا تلک المنایا ولا عنہن مدفوع

قال فما رأینا باکیا ولا باکیۃ اکثر ما رأینا ذلک الیوم-

حدیث نمبر 5: (مختلف اسناد)

جناب ابوھیاج عبداللہ بن عامر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب مدینہ منورہ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی خبر آئی تو اسماء بنت عقیل بن ابی طالب رضی اللہ عنہا اپنے گھر سے نکلیں اور آپ کے ساتھ مدینہ کی دوسری عورتیں بھی تھیں۔ آپ قبر نبی اکرمؐ پر آئیں اور قبر پر گریں اور اتنا روئیں کہ روتے روتے سسکیاں بندھ گئیں اور پھر آپ مہاجرین اور انصار کی طرف متوجہ ہوئیں اور یوں اشعار پڑھے:

ماذا تقولون ان قال النبی لکم یوم الحساب وصدق القول مسموع

"اے لوگو! تم اُس وقت کیا جواب دو گے جب تمہارے نبی نے تم سے قیامت کے دن سوال کیا حالانکہ اس کا سچا قول سنا گیا ہے"۔

خذلتم عترتی او کنتم غیبا والحق عند ولی الأمر مجموع

تم نے اُس کی عترت کو رسواء کیا اور تم ہو گے غیب کے اور حق ولی امر کے پاس جمع شدہ ہے"۔

استعتموهم بایدی الظالمین فما منکم له الیوم عند الله مشفوع

تم نے اُن کی اولاد کو ظالموں کے سپرد کر دیا۔ پھر تم آج یعنی قیامت
کے روز اُس کی شفاعت کے طلب گار ہو"۔

ما کان عند غداة الطف اذ حضروا تلک المنایا ولا عنهن مدفوع

"اور کل قیامت کے دن جب تم اُن کے سامنے حاضر کیے جاؤ گے
اور تم عذاب میں مبتلا کیے جاؤ گے اور تم سے اس عذاب کو دور نہیں کیا
جائے گا"۔

راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے اس قدر رونے والے اور رونے والیاں کبھی نہیں
دیکھیں جو ان سے زیادہ رونے والے ہوں۔

رسولؐ خدا غم حسین علیہ السلام میں

﴿قال أخبرنی﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن علیل العنزی عن عبدالکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ حمزة بن القاسم العلوی عن عبد العظیم ابن عبدالله العلوی عن الحسن بن الحسین العرنی عن غیاث بن ابراهیم عن الصادق جعفر بن محمد (ع) قال اصبحت یوما ام سلمة رحمها الله تبکی فقیل لهم مم بکائك فقال لقد قتل ابنی الحسین (ع) اللیلة وذلك اننی ما رأیت رسول الله (ص) منذ قبض الا اللیلة فرأیته شاحبا کئیبا قالت فقلت ما لی اراك شاحبا کئیبا قال مازلت اللیلة احفر قبوراً للحسین واصحابه (ع)

حدیث نمبر 6: (کتاب الأمالی)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

ایک دن صبح کے وقت اُم المومنین حضرت اُم سلمہ رحمۃ اللہ علیہا رو رہی تھیں۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ آپ کیوں گریہ کر رہی ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے بیٹے حسین علیہ السلام گذشتہ روز قتل ہو چکے ہیں اور یہ اس لیے کہ جب سے رسولؐ خدا اس دنیا سے چلے گئے ہیں میں نے اُن کو کبھی نہیں دیکھا لیکن آج رات میں نے آپ کو خواب میں دیکھا ہے کہ آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا اور غم زدہ تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا وجہ ہے کہ میں دیکھ رہی ہوں کہ آپ کا رنگ بدلا ہوا ہے اور آپ غم زدہ ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میں گذشتہ رات حسین علیہ السلام اور اُن کے ساتھیوں کی قبریں کھودتا رہا ہوں۔

شامِ غریباں کو ھاتف غیبی کے اشعار

﴿قال أخبرنی﴾ ابوحفص عمر بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ علی بن العباس ﴿قال حدثنا﴾ عبدالکریم بن محمد ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن مقبل الحارثی ﴿قال حدثنی﴾ محفوظ بن المنذر ﴿قال حدثنی﴾ شیخ من بنی تمیم کان یسکن الرابیة قال سمعت ابی یقول ما شعرنا بقتل الحسین (ع) حتی کان مساء لیلة عاشوراء فانی لجالس فی الرابیة ومعی رجل من الحی فسمعنا ھاتفا یقول:

واللّٰہ ما جئتکم حتی بصرت بہ	بالطف منعفر الخدین منحورا
وحولہ فتیة تدمی نحورھم	مثل المصابیح یعلون الدجی نورا
وقد حثثت قلوصی کی اصادفھم	من قبل ما ان یلاقوا الخرد الحورا
فعاقنی قدر واللّٰہ بالغہ	وکان امراً قضاہ اللّٰہ مقدورا
کان الحسین سراجا یستضاء بہ	اللّٰہ یعلم انی لم اقل زورا
صلی الالہ علی جسم تضمنہ	قبر الحسین حلیف الخیر مقبورا
مجاوراً لرسول اللّٰہ فی غرف	وللوصی وللطیار مسروراً

فقلنا له من انت يرحمك الله قال انا وابی من جن نصيبين اردنا

موازرة الحسين (ع) ومواساته بانفسنا فانصرفنا من الحج فاصبناه قتيلا

حدیث نمبر 7: (بحذف سند)

محفوظ بن منذر نے روایت کی ہے کہ بنو تمیم کے ایک بزرگ بیان کرتے ہیں: میں رابیہ میں سکونت پذیر تھا اور عاشورہ کی رات یعنی شام غریباں کے وقت اپنے رابیہ (ٹیلہ) پر بیٹھا ہوا تھا اور میرے ساتھ قبیلہ بنی حی میں سے ایک مرد بھی تھا پس ہم نے ایک ہاتف سے شہادت حسین علیہ السلام پر اشعار سنے وہ یوں کہہ رہا تھا:

والله ما جئتكم حتى بصرت بی

بالطف معفر الخدين منحورا

''خدا کی قسم جب میں تمہارے پاس آیا ہوں تو میں نے حسینؑ کو

صحرائے کربلا میں خاک وخون میں غلطاں ہوئے دیکھا ہے''۔

وحوله فتية تدمی نحورهم

مثل المصابيح يعلون الدجى نورا

''حضرت کے گرد بہت سے جوان ہم نے دیکھے ہیں کہ جن کی گردنوں

سے خون جاری تھا جو چراغ کی مانند چاروں طرف چمک رہا تھا''۔

وقد حثثت قلوصی کی اصادفهم من قبل ما ان يلاقوا الخرد الحورا

''ہم نے اپنے کو دوڑایا کہ شاید ہم ان کو پالیں قبل اس کہ حوران

جنت ان کو اپنی آغوش میں لے لیں''۔

فعاقنی قدر والله بالغه

وكان امرأ قضاه الله مقدورا

''مگر تقدیر نے نہیں چاہا اور اس پر افسوس ہے اور خدا کی تقدیر ہوکر

رہنے والی ہے"۔

کان الحسین سراجا یستضاء به

الله یعلم انی لم اقل زورا

"حسینؑ وہ چراغِ ہدایت ہے کہ اُس سے روشنی طلب کی جائے' اللہ جانتا ہے کہ میں غلط نہیں کہتا"۔

صلی الاله علی جسم تضمنه

قبر الحسین حلیف الخیر مقبورا

"اللہ تعالیٰ اس جسم پر درود نازل کرے جس کو قبر حسینؑ نے اپنے اندر رکھا ہے جو بہت اچھی قبر کا حلیف ہے"۔

مجاوراً لرسول الله فی غرف

وللوصی وللطیار مسروراً

"اور وہ احمد مختار نبی کا جنت میں ہمسایہ ہے اور آپ وصی اور طیار کی جنت میں خوش ہے"۔

پس ہم نے اُس سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ خدا آپ پر رحم کرے تو اُس نے کہا کہ میں اور میرا باپ نصیبین کے جن ہیں اور ہم امام حسین علیہ السلام کی مدد و نصرت کے لیے آئے ہیں۔ جب ہم حج سے واپس آئے تو آپ ہمارے آنے سے پہلے شہید ہو چکے تھے۔

جناب زینب بنت علی علیہ السلام کا خطبہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنی﴾ احمد بن محمد الجوهری ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مهران ﴿قال حدثنا﴾ موسیٰ بن عبدالرحمن المسروقی عن عمر بن عبدالواحد عن

اسماعیل ابن راشد عن حذلم بن ستیر[1] قال قدمت الکوفة فی المحرم سنة احدی وستین عند منصرف علی بن الحسین (ع) بالنسوة من کربلا ومعهم الأجناد یحیطون بهم وقد خرج الناس للنظر الیهم فلما اقبل بهم علی الجمال بغیر وطاء جعل نساء اهل الکوفة یبکین ویتدبن فسمعت علی بن الحسین علیه السلام وهو یقول بصوت ضئیل وقد نهکته العلة وفی عنقه الجامعة ویده مغلولة الی عنقه الا ان هؤلاء النسوة یبکین فمن قتلنا قال ورأیت زینب بنت علی (ع) ولم ارخفرة قط انطق منها کانها تفرغ عن لسان امیرالمؤمنین علیه السلام قال وقد اومأت الی الناس ان اسکتوا فارتدت الأنفاس وسکتت الأصوات فقالت الحمدلله والصلوة علی ابی رسول الله (ص) امابعد یااهل الکوفة الختر والخذل فلا رقأت العبرة ولاهدأت الرنة فما مثلکم الا کالتی نقضت غزلها من بعد قوة انکاثا تتخذون ایمانکم دخلا بینکم الاوهل فیکم الا الصلف النطف والصدر الشنف خوارون فی اللقاء عاجزون عن الأعداء ناکثون للبیعة مضیعون للذمة لبئس ما قدمت لکم انفسکم ان سخط الله علیکم وفی العذاب انتم خالدون اتبکون ای والله فابکوا کثیراً واضحکوا قلیلا فلقد فزتم بعارها وشنارها ولن تغسلوا دنسها عنکم ابدا فسلیل خاتم الرسالة وسید شباب اهل الجنة وملاذ خیرتکم ومفزع نازلتکم وامارة محجتکم ومدرجة حجتکم خذلتم وله قتلتم الاساء ما تزرون ونکسا فلقد خاب السعی وتربت الأیدی وخسرت الصفقة وبؤتم بغضب من الله وضربت علیکم الذلة والمسکنة ویلکم اتدرون ای کبد لمحمد فریتم وای دم له سفکتم وای

1- فی بعض بشیر-

کریمہ لہ اصبتم لقد جئتم شیئا اذا تکاد السموات یتفطرن منہ وتنشق الأرض وتخر الجبال ھدا ولقد اتیتم بہا خرماء شوھا طلاع الأرض والسماء افعجبتم ان قطرت السماء دما ولعذاب الآخرۃ اخزی فلا یستخفنکم المھل فانہ لا یحفزہ البدار ولا یخاف علیہ فوت الثار کلا ان ربک لبا المرصاد قال ثم سکت فرأیت الناس حیاری قد ردوا ایدیھم فی افواھھم ورأیت شیخا قد بکی حتی اخضلت لحیتہ وھو یقول کھولھم خیر الکھول ونسلھم اذا عد ونسل لا یخیب ولا یخزی۔[1]

حدیث نمبر 8:(مختصر اسناد)

حذلم بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: میں ۶۱ ہجری کے ماہِ محرم میں کوفہ آیا۔ جب علی بن حسین علیہ السلام کربلا سے کوفہ آئے تو آپ کے ساتھ لوگوں کا ایک لشکر تھا جنہوں نے آپ کے اردگرد گھیرا ڈال رکھا تھا اور لوگ آپ کو دیکھنے کے لیے باہر آرہے تھے جب کہ آپ اور آپ کے ساتھ مستورات وہ سب بغیر پالان کے اونٹوں پر سوار تھیں۔ کوفے کی عورتیں آپ پر رو رہی تھیں۔ میں نے سنا کہ علی بن حسین علیہ السلام کمزور آواز کے ساتھ کہہ رہے تھے جب کہ آپ بیمار تھے اور آپ کی گردن میں طوق تھا اور آپ کے ہاتھ گردن کے ساتھ بندھے ہوئے تھے۔ آگاہ ہو جاؤ! جن لوگوں نے ہمیں قتل کیا ہے ان کی عورتیں ہم پر گریہ کر رہی ہیں۔ راوی بیان کرتا ہے کہ میں نے زینب بنت علی علیہ السلام کو دیکھا اور میں نے اُن سے زیادہ کسی باحیا عورت کو نہیں دیکھا اور جب وہ بی بی علی علیہ السلام کی آواز میں بول رہی تھیں۔ آپ نے لوگوں کی طرف خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔ پس لوگوں کے سانس رُک گئے۔ ہر قسم کی آواز بند ہو گئی۔

۱۔ فی الاحتجاج ان السجاد (ع) قال لہا اسکتی یاعمہ انت بحمد اللہ عالمۃ غیر معلمۃ وفہمۃ غیر مفہمۃ۔

بی بی نے فرمایا کہ تمام حمد ہے اُس ذات کے لیے جو تمام جہانوں کا رب ہے اور صلوٰۃ و درود میرے نانا رسولؐ خدا پر ہوں۔

اے اہلِ کوفہ! تم بے وفا اور دھوکا دینے والے ہو۔ تم اعتبار کے قابل نہیں ہو اور نہ ہی تمہارا رونا قابلِ اعتماد ہے۔ تمہاری مثال اُس بوڑھی عورت کی ہے جو مضبوط دھاگا بٹ کر کھول دیتی ہے۔ کیا تم نے اپنی قسمیں غداری کی قرار دی ہیں۔ تمہارے پاس سوائے اوچھے پن اور برائیوں میں غلطاں ہونے کے کیا ہے؟ تم کنیزوں کی طرح تملق کرنا جانتے ہو اور ملاقات کرنے والوں کو خوار کرنے والے ہو۔ اور دشمن کے مقابلے میں عاجز ہو۔ اور بیعت کو توڑنے والے ہو اور ذمہ کو ضائع کرنے والے ہو اور کتنا بُرا عمل ہے جو تم نے اپنی آخرت کے لیے انجام دیا ہے اور تم نے خدا کو ناراض کیا اور اُس کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہو۔ اب تم رو رہے ہو۔

خدا کی قسم! زیادہ روؤ اور ہنسو کم۔ تم نے اپنا ننگ دعار حاصل کرلیا ہے اس کی میل تم کبھی ختم نہیں کر سکتے، نہیں دھو سکتے۔ تم سید المرسل اور سید شباب اہلِ جنت کے خون کے دھبے کیسے دھو سکتے ہو؟ جو تمہاری نیکیوں کا ذخیرہ اور ملجاد ماوی تھا اور جو تمہاری مصیبتوں میں جائے پناہ تھے اور راہ ہدایت دکھانے والوں کے لیے ایک نورانی منارہ تھے اور سنتِ رسولؐ کے لیے تمہارا پیشوا و ہادی تھا۔ اُس کو تم نے قتل کر دیا ہے اور کتنا بُرا تم نے اپنے لیے ذخیرہ کیا ہے اور تمہارے لیے بربادی اور ہلاکت ہے اور تمہاری امید خراب ہو چکی ہے اور تمہاری تجارت برباد ہو جائے۔ تم غضبِ خدا سے دوچار ہو چکے ہو۔ تم پر رسوائی اور ذلت کی مار ہو۔

اے کوفہ والو! تمہارے لیے ویل ہو۔ کیا تم جانتے ہو کہ تم نے محمدؐ کے کس جگر گوشہ کو قتل کیا ہے؟ اور اُس کا خون زمین پر جاری کر دیا ہے اور کون سی حرمت کو تم نے ضائع کیا ہے اور کون سے کریم کو تم نے قتل کیا ہے کہ قریب ہے کہ آسمان اور زمین پُر ہو جائیں اور

زمین اور آسمان اس پر گریہ کریں۔ تم اس پر تعجب کر رہے ہو کہ آسمان اس پر خون کیوں برسا رہا ہے۔ آخرت کا عذاب تو اس سے بھی سخت ہوگا۔ جب تم کو کوئی چھڑانے والا نہیں ہوگا اور اس کی مہلت سے دھوکا نہ کھانا' کیونکہ اس کو فوت ہونے کا خطرہ نہیں ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا رب تمہاری کمین میں ہے۔

راوی بیان کرتا ہے آپ پھر خاموش ہو گئیں۔ میں نے دیکھا کہ لوگ پریشان تھے اور اپنی انگلیاں منہ میں دباتے تھے۔ پھر میں نے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ وہ کھڑا رو رہا تھا اور اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر تھی اور وہ کہہ رہا تھا: تمہارے بزرگ سب بزرگوں سے بہتر ہیں اور تمہاری عورتیں سب عورتوں سے افضل ہیں اور تمہاری نسل کو کوئی رسوا اور ذلیل نہیں کر سکتا۔

سب سے پہلے اشعار جو امام حسین علیہ السلام کے مرثیہ میں پڑھے گئے

﴿أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزباني ﴿قال أخبرني﴾ محمد بن ابراهيم ﴿قال حدثنا﴾ عبدالله بن ابي سعيد الوراق ﴿قال حدثني﴾ مسعود بن عمرو الجحدري ﴿قال حدثني﴾ ابراهيم بن راحة قال اول شعر رثي به الحسين (ع) قول عقبة بن عمرو السهمي من بني سهم بن عوف بن غالب –

اذا العين قرت في الحياة وانتم	تخافون في الدنيا فاظلم نورها
مررت على قبر الحسين بكربلا	ففاض عليه من دموعي غزيرها
فما زلت ارثيه وابكي لشجوه	ويسعد عيني دمعها وزفيرها
وبكيت من بعد الحسين عصائبا	اطافت به من جانبيها قبورها
سلام على اهل القبور بكربلاء	وقل لها مني سلام يزورها

سلام بآصال العشي والضحی تؤدیه نکباء الریاح ومورها
ولا برح الوفاد زوار قبره یفوح علیهم مسکها وعبیرها

حدیث نمبر 9: (محذوف اسناد)

جناب ابراہیم بن راحد نے بیان کیا ہے کہ سب سے پہلے اشعار جو امام حسین علیہ السلام کے مرثیے میں پڑھے گئے وہ عقبہ بن عمرو سہمی نے میرے بیٹے سہم بن عوف بن غالب کا قول ہے:

اذا العین قرت فی الحیاة وانتم
تخافون فی الدنیا فاظلم نورها

"اگر زندگانی دنیا میں آنکھوں کو ٹھنڈک ہو اے آل محمدؐ! تم ستائے جاؤ تو آنکھوں میں ٹھنڈک کے بدلے تاریکی آجاتی ہے"۔

مررت علی قبر الحسین بکربلا
ففاض علیه من دموعی غزیرها

"میں قبر حسینؑ کی طرف سے گزرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا"۔

فما زلت ارثیه وابکی لشجوه
ویسعد عینی دمعها وزفیرها

"پس میں ہمیشہ آپؑ پر مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور روتا رہوں گا میری آنکھ میرے آنسوؤں میں میری مدد کرے گی"۔

وبکیت من بعد الحسین عصائبا
اطافت به من جانبیها قبورها

"حسین علیہ السلام کے بعد میں اس گروہ پر گریہ کروں گا جس کی

قبریں آپ کی قبر کے اردگرد ہیں"۔

سلام علی اهل القبور بکربلاء

وقل لها منی سلام یزورها

"میرا سلام ہو کربلا کی اہلِ قبور پر اور جو ان کی زیارت کرے اس پر میرا سلام ہو"۔

سلام بآصال العشی والضحی

تؤدیه نکباء الریاح ومورها

"میرا سلام ان پر شام وسحر اور ظہر کے وقت اور بادِ مخالف سے اڑنے والی غبار پر"۔

ولا برح الوفاد زوار قبره

یفوح علیهم مسکب وعبیرها

"اور ہمیشہ ان پر زیارت کرنے والوں کا ان پر جھرمٹ رہے اور وہ اس کو مشک وعنبر چھڑکتے رہیں"۔

دعبل کا امام حسین علیہ السلام کی شان میں قصیدہ

(قال أخبرنا) ابو عبدالله محمد بن عمران المرزبانی (قال حدثنی) عبدالله بن یحیی العسکری (قال حدثنی) احمد بن زید بن احمد (قال حدثنا) محمد بن یحیی بن اکثم ابوعبدالله (قال حدثنی) ابی یحیی بن القسم الرازی قال قدم المأمون دعبل بن علی الخزاعی رحمه الله وامنه علی نفسه فلما مثل بین یدیه وکنت جالسا بین یدی المأمون فقال له انشدنی قصیدتك الکبیرة فجحدها دعبل وانکر معرفتها فقال له لك الأمان علیها کما امنتك علی نفسك فانشده

تأسف جارتى لما رأت زورى ... وعدت الحلم ذنبا غير مغتفر

ترجو الصبا بعد ماشابت ذوائبها ... وقد جرت طلقا فى حلبة الكبر

اجارتى ان اشيب الرأس اقلقنى ... ذكر المعاد وارضانى عن القدر

لو كنت اركن للدنيا وزينتها ... اذا بكيت على الماضين من نفر

اخنى الزمان على اهلى فصدعهم ... تصدع الشعب لاقى صدمة الحجر

بعض اقام وبعض قد اهاب به ... داعى المنية والباقى على الأثر

اما المقيم فاخشى ان يفارقنى ... ولست أوبة من ولى بمنتظر

اصبحت اخبر عن اهلى وعن ولدى ... كحالم قص رؤيا بعد مدكر

لولا تشاغل عينى بالأولى سلفوا ... من اهل بيت رسول الله لم اقر

وفى مواليك للمحزون مشغلة ... من ان يقيم بمقصور على اثر

كم من ذراع لهم بالطف بائنة ... وعارض بصعيد الترب منعفر

امسى الحسين ومسراهم لمقتله ... وهم يقولون هذا سيد البشر

يا امة السوء ما جازيت احمد فى ... حسن البلاء على التنزيل والسور

خلفتموه على الأبناء حين مضى ... خلافة الذئب فى انقاض ذى بقر

قال يحيى وانفذنى المأمون فى حاجة فقمت وعدت اليه وقد انتهى دعبل الى قوله.

لم يبق حى من الأحياء نعلمه ... من ذى يمان ولابكر ولامضر[1]

---

[1] لم يذكر فى الأغانى ج ١٨ ص ٥٨ البيت الخامس وهو "قوما قتلتم الخ" وكذلك السادس وهو "ابناء حرب الخ" وابدلهما بيتين بعد قوله "اربع بطوس الخ" والبيتان

قبران فى طوس خير الأرض كلهم ... وقبر شرهم هذا من العبر

ما ينفع الرجس من قرب الزكى ولا ... على الزكى بقرب الرجس من ضرر

الا وهم شركاء فی دمائهم　کما تشارك ایسار علی جزر
قتلا واسراً وتخویفا ومنهبة　فعل الغزاة بارض الروم والخزر
اری امیة معذورین ان قتلوا　ولا اری لبنی العباس من عذر
قوما قتلتم علی الاسلام اولهم　حتی اذا استمسکوا اجازوا علی الکفر
ابناء حرب ومروان واسرتهم　بنو معیط ولاة الحقد والوغر
اربع بطوس علی قبر الزکی بها　ان کنت تربع من دین علی وطر
هیہات کل امرئ رهن بما کسبت　له یداه فخذ ما شئت او فذر

قال فضرب المأمون عمامته الأرض وقال صدقت یادعبل–

حدیث نمبر 10:(بحذف اسناد)

ابو یحییٰ بن القاسم رازی نے بیان کیا ہے کہ مامون الرشید کے پاس دعبل بن علی الخزاعی رحمۃ اللہ آیا اور اُس نے اپنے بارے میں امان طلب کی۔ جب وہ اُس کے پاس آیا تو میں مامون کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اُس نے ایک قصیدہ پڑھا:

تأسف جارتی لما رأت زوری
وعدت الحلم ذنبا غیر مغتفر

"مجھے افسوس ہے اپنے ہمسائے پر جب اس نے میری کمزوری کو دیکھا تو اس نے مجھے اس گناہ پر حلم کا وعدہ کیا جو بخشش کے قابل نہیں ہے"۔

ترجو الصبا بعد ماشابت ذوائبها
وقد جرت طلقا فی حلبة الکبر

"وہ امید رکھتا ایک صبح کو جس وقت بچے جوان اور جوان بوڑھے ہو جائیں گے"۔

اجارتی ان اشیب الرأس اقلقنی
ذکر المعاد وارضانی عن القدر

"اے میرے ہمسائے! موت وقیامت کی یاد نے مجھے بوڑھا کر دیا ہے اور میں اس کی قدر پر راضی ہوں"۔

لو کنت ارکن للدنیا وزینتها

اذا بکیت علی الماضین من نفر

"اگر میں اس دنیا اور اس زینت پر بھروسہ کرتا تو میں گذشتہ لوگوں پر گریہ کرتا رہتا"۔

اخنی الزمان علی اهلی فصدعهم

تصدع الشعب لاقی صدمة الحجر

"زمانہ اپنے اہل پر ظلم کرتا ہے پس ان کو پھاڑ دیتا ہے جوانوں کو پھاڑ دیتا ہے جیسے پتھر پھٹ جاتے ہیں"۔

بعض اقام وبعض قد اصاب به

داعی المنیة والباقی علی الأثر

"بعض کھڑے ہیں اور بعض پہنچ رہے ہیں اور موت کو لبیک کہہ چکے ہیں اور باقی ان کے پیچھے ہیں"۔

اما المقیم فاخشی ان یفارقنی

ولست أوبة من ولی بمنتظر

"لیکن جو کھڑے ہیں وہ خوف زدہ ہیں کہ مجھے جدا کر دیں گے میں ان میں سے نہیں ہوں میں ولی کا منتظر ہوں"۔

اصبحت اخبر عن اهلی وعن ولدی

کحالم قص رؤیا بعد مدکر

"میں اپنے اہل اور اپنی اولاد کے لیے خبر بن جاؤں جیسے کہ ان

تیرے بعد اس کی خواب نہیں دیکھی"۔

لولا تشاغل عینی بالأولی سلفوا

من اهل بیت رسول اللہ لم اقر

"اگر میری آنکھ کو گذشتہ لوگوں میں مشغول نہ ہو کہ جو رسول خدا کے اہل بیتؑ میں سے ہیں تو مجھے سکون نہ تھا"۔

وفی موالیك للمحزون مشغلة

من ان یقیم بمقصور علی اثر

"اور تیرے چاہنے والوں کے غم نے ان کو مشغول کر دیا اس کی اس کی اتباع پر قاصر ہیں"۔

کم من ذراع لھم بالطف بائنة

وعارض بصعید الترب منعفر

"اور کتنی زمین کا ذراع ہیں، جو صحرا میں ان کے لیے اور مٹی کی جاڑ نے ان کو خاک آلودہ کر دیا ہے"۔

امسی الحسین ومسراھم لمقتله

وھم یقولون ھذا سید البشر

"حسین علیہ السلام نے شام کی حالانکہ ان کو قتل کیا گیا اور وہ سب جانتے تھے وہ سید البشر ہے"۔

یاامة السوء ما جازیت احمد فی

حسن البلاء علی التنزیل والسور

"اے بری امت! تم نے نبی احمد کو کتنی بری جزا دی ہے اس کے قرآن کے نازل ہونے اور سورتوں کے نازل ہونے پر"۔

خلفتموه علی الأبناء حین مضی

خلافة الذئب فی انقاض ذی بقر

''تم نے ہر خبر میں اس کی مخالفت کی ہے جب کہ بھیڑیا وہ حملہ کرتا ہے صاحب بکری پر اس کو پچھاڑنے کے لیے''۔

یحییٰ بیان کرتا ہے: مامون نے مجھے کسی حاجت کے لیے حکم دیا اور میں کھڑا ہو گیا۔ اور چلا گیا اور جب میں واپس آیا تو دعبل اس شعر تک پہنچ چکا تھا:

لم یبق حی من الأحیاء نعلمه

من ذی یمان ولابکر ولامضر

''زندہ لوگوں میں سے کوئی نہیں بچا اور ہم اس کو جانتے ہیں کہ صاحب ایمان ہے لیکن وہ بنی بکر اور بنی معزمیں سے نہیں ہے''۔

الا وهم شرکاء فی دمائهم

کما تشارك ایسار علی جزر

''یہ سارے ان کے خون میں شریک ہیں جیسا کہ مال دار شریک ہوتے کسی جانور کے ذبح کرنے میں''۔

قتلا واسراً وتخویفا ومنهبة

فعل الغزاة بارض الروم والخزر

''وہ شریک ہیں ان کے قتل کرنے میں، قید کرنے میں، خوف و ڈرانے میں، جیسے اہل روم جنگوں میں کرتے تھے''۔

اری امیة معذورین ان قتلوا

ولا اری لبنی العباس من عذر

''میں امیہ کو تو ان کے قتل میں معذور جانتا ہوں لیکن بنی عباس کا کوئی

عذر قابلِ قبول نہیں ہے"۔

قوما قتلتم علی الاسلام او لهم

حتی اذا استملکوا اجازوا علی الکفر

وہ قوم ہے جنہوں نے اسلام پر ان کو قتل کیا بلکہ ان کا پہلا وہ ہے

جس نے ان پہلوں کو کفر پر قتل کیا"۔

ابناء حرب ومروان واسرتهم

بنومعیط ولاة الحقد والوغر

"حرب کے بیٹے اور مروان لیکن بنو معیط ان میں سے شقی ہیں جو

کہ صاحب کینہ و بغض ہیں"۔

اربع بطوس علی قبر الزکی بها

ان کنت تربع من دین علی وطر

"میں طوس میں اس قبر زکی پر توقف کروں گا اگر تم توقف کرنے دو

اور یہ میری دینی حاجت ہے"۔

هیهات کل امرئ رهن بما کسبت

له یداه فخذ ما شئت او فذر

دور ہو جاؤ ہر مرد اپنے عمل کا مرہونِ منت ہے جو اس نے کیا ہے وہ

اس سے خواہ رسوا ہو جائے یا عزت دار"۔

راوی بیان کرتا ہے کہ مامون نے اپنا عمامہ زمین پر گرا دیا اور کہا: اے دعبل! تو

نے سچ کہا ہے۔

میرا تعلق دنیا اور آخرت میں قائم ہے

﴿قال اخبرنی﴾ جعفر بن محمد رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ جعفر بن

محمد بن مسعود عن أبیہ عن النصر العیاسی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن حاتم ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن معاذ ﴿قال حدثنی﴾ زکریا بن عدی ﴿قال حدثنا﴾ عبید بن عمرو عن عبداللہ بن محمد بن عقیل عن حمزۃ بن ابی سعید الخدری عن أبیہ قال سمعت رسول اللہ (ص) یقول علی المنبر ما بال اقوام یقولون ان رحم رسول اللہ لا ینفع یوم القیمۃ بلی واللہ ان رحمی لموصولۃ فی الدنیا والآخرۃ وانی ایھا الناس فرطکم علی الحوض یوم القیمۃ فاذا جئتم قال الرجل یارسول اللہ انا فلان بن فلان فاقول اما النسب فقد عرفتہ لکنکم اخذتم بعدی ذات الشمال وارددتم علی اعقابکم القھقری۔

حدیث نمبر 11: (بحذف اسناد)

جناب حمزہ بن ابوسعید خدری نے اپنے والد سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؐ نے منبر پر فرمایا:

تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم کہتے ہو کہ میرے ساتھ رشتہ داری اور تعلق قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گا' حالانکہ خدا کی قسم! میرے ساتھ تعلق اور رشتہ داری دنیا اور آخرت دونوں میں قائم رہے گا۔

اے لوگو! جب تم حوضِ کوثر پر وارد ہو گے تو میں تم کو وہاں سے ہٹا دوں گا اور ایک مرد کہہ دے گا: یارسولؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ پس میں اس سے کہوں گا کہ میں تمہارے نسب کو جانتا ہوں لیکن تم نے میرے بعد ذات الشمال کی اتباع کر لی تھی اور تم میرے بعد اُلٹے پاؤں واپس لوٹ گئے تھے۔

اے جہنم یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے

﴿حدثنی﴾ ابو المظفر بن محمد الوراق ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی محمد ابن ھمام ﴿قال حدثنا﴾ ابوسعید الحسن بن زکریا المصری ﴿قال حدثنا﴾

عمر بن المخارق ﴿قال حدثنا﴾ ابومحمد الترسی عن النضر بن سوید عن عبداللّٰہ بن مسکان عن ابی بصیر عن ابی جعفر محمد الباقر (ع) قال قال رسول اللّٰہ (ص) کیف بك یاعلی اذا وقفت علی شفیر جهنم وقد مد الصراط وقیل للناس جوزوا وقلت لجهنم هذا لی وهذا لك فقال علی (ع) یارسول اللّٰہ ومن اولئك قال اولئك شیعتك معك حیث كنت ۔

حدیث نمبر 12: (بحذف اسناد)

جناب ابوبصیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولؐ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

یاعلیؑ! اس وقت آپ کیا محسوس کریں گے کہ جب جہنم کے کنارے پر آپ کھڑے ہوں گے اور پل صراط لگایا گیا ہوگا اور لوگوں سے کہا جائے گا کہ اس سے گزرو تو آپ جہنم سے کہہ رہے ہوں گے کہ یہ تیرا ہے اور یہ میرا ہے۔ علی علیہ السلام نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! وہ لوگ کون ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ آپ کے شیعہ ہوں گے اور جہاں آپ ہوں گے وہاں وہ ہوں گے۔

بھائیوں کی ملاقات

﴿حدثنی﴾ الشریف الصالح ابومحمد الحسن بن حمزة رحمه اللّٰہ قال حدثنی ابوالحسن علی بن الفضل ﴿قال حدثنی﴾ ابوتراب عبیداللّٰہ بن موسیٰ قال حدثنی ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللّٰہ الحسنی رحمه اللّٰہ قال سمعت اباجعفر محمد بن علی بن موسیٰ (ع) یقول ملاقات الاخوان منشرة وتلقیح للعقل وان كان نزراً قلیلا وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآله الطاهرین وسلم ۔

حدیث نمبر 13: (بحذف اسناد)

جناب ابوالقاسم عبدالعظیم بن عبداللہ الحسنی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ میں نے حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی بن موسیٰ علیہم السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بھائیوں سے ملاقات زندگی میں اضافہ اور عقل کو زیادہ کرتی ہے اگرچہ یہ بہت کم و قلیل ہی کیوں نہ ہو۔

●●●

مجلس نمبر 39

[بروز ہفتہ ۱۳ رمضان المبارک سال ۳۶۸ ہجری قمری]

دنیا کے تمام لوگوں سے ناامیدی ظاہر کرو

﴿قال أخبرنی﴾ احمد بن محمد بن الحسن بن الولید رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الحسن الصفار ﴿قال حدثنا﴾ علی ابن محمد القاشانی عن الاصفهانی عن المنقری عن حفص بن غیاث القاضی قال سمعت ابا عبدالله جعفر بن محمد علیه السلام یقول اذا اراد احدکم الایسأل الله تعالی شیئا الا اعطاه الله فلییئس من الناس کلهم ولا یکون لکم رجاء الا من عندالله عزوجل فانه اذا علم الله تعالی ذلك من قلبه لم یسأله شیئا الا اعطاه فحاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبوا فان امکنة القیمه خمسون موقفا کل موقف مقام الف سنة ثم تلا هذه الآیة (فی یوم کان قدره خمسین الف سنة)

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

جناب حفص بن غیاث القاضی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اگر تم میں سے کوئی بندہ یہ چاہتا ہے کہ وہ ایسا ہو جائے کہ جو بھی خدا سے سوال کرے وہ اُس کو عطا کر دے تو پھر تمام لوگوں سے ناامید ہو جاؤ اور خدا کے علاوہ کسی اور

سے امید نہ رکھو اور جب اللہ تعالیٰ جان لیتا ہے کہ تمہارے دل میں اُس کے علاوہ کسی اور کی امید و آرزو نہیں ہے تو اُس وقت تم جس چیز کا اُس سے سوال کرتے ہو تو وہ تمہیں عطا کرتا ہے پس اپنے آپ کا محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے' کیونکہ قیامت کے دن پچاس مقام پر تم کو کھڑا کیا جائے گا اور ہر مقام پر ایک ہزار سال تک تمہیں کھڑا ہونا پڑے گا۔ پھر آپؓ نے اس آیت کی تلاوت کی: ''قیامت کا دن پچاس ہزار سال کا ہوگا''۔

عبداللہ بن عباسؓ کی اپنے بیٹے کو وصیت

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد حبیش الکاتب عن الحسن ابن علی الزعفرانی عن ابی اسحق ابراهیم بن محمد الثقفی عن حبیب ابن نصر عن احمد بن بشیر بن سلیمان عن هشام بن محمد عن أبیه محمد ابن السایب عن ابراهیم بن محمد الیمانی عن عکرمة قال سمعت عبدالله ابن عباس یقول لابنه علی بن عبدالله لیکن کنزك الذی تدخره العلم کن به اشد اغتباطا منك بکنز الذهب الأحمر فانی مودعك کلاما ان انت وعیته اجتمع لك به خیر امر الدنیا والآخرة لاتکن ممن یرجو الآخرة بغیر عمل ویؤخر التوبة لطول الأمل ویقول فی الدنیا قول الزاهدین ویعمل فیها عمل الراغبین ان اعطی منها لم یشبع وان منع منها لم یقنع یعجز عن شکر ما اوتی ویبتغی الزیادة فیما بقی ویأمر بما لایأتی یحب الصالحین ولایعمل عملهم ویبغض الجاهلین وهو احدهم ویقول لم اعمل فاتعنی لااجلس فاتمنی وهو یتمنی المغفرة وقد دأب فی المعصیة قد عمر ما یتذکر فیه من تذکر یقول فیما ذهب لو کنت عملت ونصبت کان ذخراً لی ویعصی ربه عز اسمه فیما بقی غیر مکترث ان سقم ندم علی العمل وان صح امن واغتر واخر العمل معجب بنفسه ماغو فی وقائط اذا ابتلی ان

رغب اشر وان بسط له هلك تغلبه نفسه على ما يظن ولا يغلبها ما يستيقن لايثق من الرزق بما قد ضمن له ولا يقنع بما قسم له لم يرغب قبل ان ينصب ولاينصب فيما يرغب ان استغنى بطروان افتقر قنط فهو يبتغى الزيادة وان لم يشبع ويضيع من نفسه ما هو اكره يكره الموت لاسائته ولا يدع الاسائة فى حيوته ان عرضت شهوته واقع الخطيئة ثم تمنى التوبة وان عرض له عمل الآخرة دافع يبلغ فى الرغبة حين يسأل ويقصر فى العمل حين يعمل فهو بالطول مدل وفى العمل مقل يبادر فى الدنيا يحبها بمرض فاذا افاق واقع الخطايا ولم يعوض يخشى الموت ولا يخاف الفوت يخاف على غيره باقل من ذنبه ويرجو لنفسه بدون عمله وهو على الناس طاعن ولنفسه مداهن يرى الأمانة مارضى ويرى الخيانة ان سخط ان عوفى ظن انه قد تاب وان ابتلى طمع فى العافية وعادلا يبيت قائما ولا يصبح صائما وهمه الغذاء ويمسى ونيته العشاء وهو مفطر يتعوذ باللّٰه من فوقه ولا ينجو بالعوذ منه من هو دونه يهلك فى بغضه اذا ابغض ولايقصر فى حبه اذا احب يغضب من اليسير ويعصى على الكثير فهو يطاع ويعصى واللّٰه المستعان

حدیث نمبر 2: (مخرف اشاد)

جناب عکرمہ رحمتہ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ ابن عباس سے سنا کہ انہوں نے اپنے بیٹے علی بن عبداللہ کو وصیت فرماتے ہوئے کہا اے بیٹے! علم کو اپنے لیے سب سے بڑا خزانہ قرار دو اور اپنے آپ کو سرخ سونے سے زیادہ اُس کے ساتھ خوشحال قرار دو۔ میں تجھے ایک کلام امانت دے رہا ہوں اگر تو نے اس کو محفوظ رکھا تو اُس سے فائدہ حاصل کرے گا اور یہ تیرے لیے دنیا و آخرت میں اچھی ہے۔ اے فرزندِ ارجمند! بغیر عمل کے آخرت میں اچھائی کی امید نہ رکھو اور لمبی آرزوؤں کی وجہ سے توبہ کو موخر نہ کرو

اور دنیا میں زاہدین والی باتیں اور ان میں راغب لوگوں والا عمل نہ کرو۔ اگر تم کو ساری دنیا دے دی جائے تو اُس سے سیر نہ ہو۔ اور اگر تم کو اس سے روک دیا جائے تو قانع نہ ہو۔ جو تم کو اس سے ملے اس کے شکر کرنے سے عاجز نہ ہو جاؤ۔ اور جو باقی ہے اس کی زیادتی کی خواہش نہ کرو اور ■ تجھے نہ ملے اس کے بارے میں امر نہ لو۔ ایسا نہ ہو کہ نیک لوگوں سے محبت کرو اور ان کے اعمال کو انجام نہ دو اور جاہلین سے بغض کرتے رہو جب تم خود ان میں سے ہو۔ پھر اُنہوں نے فرمایا: جو عمل مجھے تھکا دے وہ میں نہیں کرتا (یعنی میانہ روی کرنا چاہیے)۔ اور میں اس کے ساتھ نہیں بیٹھتا جو یہ چاہتا ہو کہ تو اس کی مغفرت کی خواہش کرے اور وہ نافرمانی کی کوشش کرے اور اپنی زندگی میں ذکر اور تذکر کو لازم قرار دو جو تجھ سے چلا جائے اس کے بارے میں یہ نہ کہو کہ اگر میں اس کو انجام دیتا اور اس کو پالیتا تو یہ میرے لیے ذخیرہ ہوتا۔ اپنے رب کی بے پروائی میں نافرمانی نہ کرو۔ اگر بیمار ہو جاؤ تو اپنے عمل پر پشیمانی کرو اور اگر سالم رہو تو اپنے آپ کو امن اور غافل نہ رہو۔ اور جو عمل تجھے تعجب میں ڈال دے اس کو مؤخر رکھو جو تجھے معاف کر دیے گئے ہیں ایسے نہ ہو جاؤ اور جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر وہ نا اُمید ہو جاتا ہے اور فارغ ہوتا ہے تو سب سے زیادہ شریر ہو جاتا ہے اور اگر اس کو کھلا آزاد چھوڑ دیا جائے تو پھر وہ ہلاک ہو جاتا ہے اور اپنے نفس پر گمان وظن کو غالب کرتا ہے اور جو یقین آور ہو اس کو غالب نہیں ہونے دیتا اور رزق میں سے اس کے مقدر میں قرار دیا ہے اس پر بھروسہ نہیں کرتا' اور جو خدا نے اُس کی قسمت میں قرار دیا ہے اس پر وہ قانع نہیں ہوتا۔ اور جب تک اس کو یقین نہ کیا جائے اُس وقت تک اس میں رغبت نہیں رکھتا۔ اور جس میں رغبت رکھتا ہے اُس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرتا۔ اگر مستغنی ہو جائے تو لپک جاتا ہے اور اگر محتاج رہے تو قناعت کرتا ہے۔ پس وہ زیادتی کو طلب کرتا ہے اگرچہ وہ سیر نہیں ہوتا۔ اور جو اس کو ناپسند ہو اس کو ضائع کر دیتا ہے اور اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے موت کو ناپسند کرتا ہے اور اپنی زندگی میں نافرمانی

چھوڑنے کو تیار نہیں ہے۔ اگر اس کو شہوت یعنی خواہشِ نفس عارض ہو جائے تو خطاء کر دیتا ہے۔ پھر وہ توبہ کی تمنا کرتا ہے اور اگر اس کے سامنے آخرت کا کوئی عمل ہو جائے تو اس کو ترک کر دیتا ہے۔ اور جب سوال کرتا ہے تو انتہائی رغبت ظاہر کرتا ہے اور جب عمل کرتا ہے تو اس وقت سستی ظاہر کرتا ہے۔ وہ لمبی آرزو رکھتا ہے لیکن عمل قلیل کرتا ہے۔ دنیا میں جلدی کرتا ہے اور جب مریض ہوتا ہے تو عیب نکالتا ہے اور جب صحت مند ہو جائے تو خطاء کرتا ہے اور وہ اس روش کو ترک نہیں کرتا۔ وہ موت سے ڈرتا ہے اور فوت ہونے سے نہیں ڈرتا۔ یعنی ضائع ہونے سے نہیں ڈرتا۔ دوسروں کے چھوٹے گناہ سے بھی ڈرتا ہے اور خود بغیر عمل کے اُمید رکھتا ہے۔ لوگوں کو برائی کے طعنے دیتا ہے لیکن اپنے نفس میں وہ برائی پر باقی رہتا ہے۔ جب راضی ہو تو امانت کا خیال رکھتا ہے اور جب ناراض ہو تو خیانت کرتا ہے۔ اگر عفت میں ہو تو گمان کرتا ہے کہ وہ توبہ کرنے والا ہے۔ اور اگر وہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جائے تو پھر وہ عافیت کا طمع کرتا ہے۔ وہ لوٹتا ہے اس حال میں کہ راتوں کو قیام نہیں کرتا اور دنوں کو روزہ نہیں رکھتا اور اس کی رغبت دن رات کھانا ہے' عشاء کی نیت کرتا ہے۔ وہ افطار کرنے والا ہوتا ہے اور اپنے سے بڑے کے ذریعے اللہ سے پناہ طلب کرتا ہے۔ اور چھوٹے کے برعمل پر اللہ کی پناہ پر بھی اُس کو نجات نہیں دیتا۔ جب بغض و غضب کرتا ہے تو اُس وقت ہلاک ہوتا ہے اور جب وہ محبت کرتا ہے تو محبت میں کمی نہیں کرتا۔ کم ملے تو غضب ناک ہوتا ہے اور زیادہ پر نافرمانی کرتا ہے۔ پس وہ اطاعت چاہتا ہے لیکن نافرمانی کرتا ہے' اللہ مدد کرنے والا ہے۔

جنت کی نشانیاں آلِ محمدؐ میں سے آئمہ ہیں

﴿قال حدثنی﴾ ابومحمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ محمد بن محمد أبن سليمان الباغندى ﴿قال حدثنا﴾ هرون بن حاتم ﴿قال حدثنا﴾ اسماعيل بن توبة ومصعب بن سلام عن أبى اسحاق عن ربيعة السعدى

قال اتيت حذيفة بن اليمان رحمه الله فقلت له حدثني بما سمعت من رسول الله (ص) او رأيته لاعمل به قال فقال لي عليك بالقرآن فقلت له قد قرأت القرآن وانما جئتك لتحدثني بما لم اره ولم اسمعه ، اللهم انى اشهدك على حذيفة انى اتيته ليحدثني بما لم اره ولم اسمعه من رسول الله (ص) وانه قد منعنيه وكتمنيه فقال حذيفة ياهذا قد بلغت فى الشدة ثم خذها قصيرة من طويلة وجامعة لكل امرك ان آية الجنة فى هذه الأمة لنبيه (ص) انه لياكل الطعام ويمشى فى الأسواق فقلت له بين لى آية الجنة فى هذه الامة اتبعها وبين آية النار فاتقيبا فقال لى والذى نفسى بيده ان آية الجنة والهداة اليها الى يوم القيمة وائمة الحق لآل محمد (ع) وان آية النار وائمة الكفر والدعاة اليها الى النار الى يوم القيمة لغيرهم -

حدیث نمبر 3: (کشف الغمہ)

ربیعہ السعدی نے بیان کیا ہے کہ میں حذیفہ یمانی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے اُس سے کہا کہ جو کچھ آپ نے رسولؐ خدا سے سنا ہے وہ مجھے بیان کریں تا کہ میں اُس پر عمل کر سکوں۔ اُس نے مجھ سے کہا: اپنے آپ پر قرآن نازل قرار دو۔ میں نے اُس سے عرض کیا کہ میں نے قرآن کی تلاوت کی ہے اور کرتا ہوں۔ میں آپ کے پاس اِس لیے آیا ہوں تا کہ آپ میرے لیے وہ کچھ بیان کریں جو اس نے نہیں دیکھا اور نہ سنا ہے (یعنی حدیثِ رسولؐ)۔ اے اللہ! میں آپ کو گواہ قرار دیتا ہوں کہ میں حذیفہ کے پاس آیا ہوں اور اس سے کہا ہے کہ مجھے وہ چیز بیان کر جس کو میں نے نہیں دیکھا اور نہ میں نے سنا ہے (یعنی حدیث وعمل)۔ رسولؐ خدا نے بیان کیے لیکن وہ مجھے اس سے محروم کر رہا ہے اور چھپا رہا ہے۔ پھر حذیفہ یمانی نے کہا: اے فلاں! تو انتہا کو پہنچ چکا ہے تو اب سن اور اس کو اخذ کر لے۔ یہ ایک طویل حدیث میں سے چھوٹا سا جز ہے لیکن تیرے امر کے لیے جامع

ہے۔ اس اُمتِ نبیؐ میں جنت کی نشانی کہ جو کھانا بھی کھاتے ہیں اور بازاروں میں بھی جاتے ہیں' پس میں نے اُس سے عرض کیا: میرے لیے واضح طور پر بیان کریں کہ اس اُمت میں جنت کی نشانی کون ہے تاکہ میں اُس کی اتباع کروں اور جہنم کی نشانی کون سی ہے تاکہ میں اُس سے دُوری اختیار کروں۔ پس اُس نے مجھے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے' اس وقت دنیا کی نشانیاں اور قیامت تک جنت کی طرف ہدایت کرنے والے آلِ محمدؐ میں سے آئمہ ہدیٰ برحق ہیں اور جہنم کی نشانیاں اور کفر کے امام اور قیامت تک جہنم کی طرف بلانے والے اِن کے (یعنی آلِ محمدؐ کے) غیر ہیں یعنی اِن کے دشمن ہیں۔

ہر کوئی ہمارے محبّ سے محبت کرتا ہے تو وہ ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی رحمه الله ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد الدل ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن محمد المزنی ﴿قال حدثنا﴾ عثمان بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن التمیمی عن سیرة بن زیاد عن الحکم بن عتبة عن حبش بن المعتمر قال دخلت علی امیر المؤمنین علی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب (ع) فقلت السلام علیك یاامیر المؤمنین ورحمة الله کیف اسیت قال اسیت محبا لمحبنا مبغضا لمبغضنا وامسی محبنا مغتبطا برحمة من الله کان ینتظرها وامسی عدونا یرسس بثیابه علی شفا جرف هار فکان ذلك الشفا قد انهار به فی نار جهنم وکان ابواب الجنة قد فتحت لأهلها فهنیئا لأهل الرحمة برحمتهم والتعس لأهل النار والنار لهم یاحبیش من سره ان یعلم امحب لنا ام مبغض فلیمتحن قلبه فان کان یحب ولینا فلیس بمبغض لنا وان کان یبغض ولینا فلیس بمحب لنا ان الله تعالی اخذ میثاقا لمحبنا بمودتنا فکتب فی الذکر اسم

مبغضنا نحن النجباء وافراطنا الأنبياء۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

"حبش بن معتمر بیان کرتا ہے کہ میں حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: السلام علیک یا امیر المومنین رحمۃ اللہ۔ آپ نے شام کیسے کی ہے؟ آپؑ نے فرمایا کہ میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ اپنے محب کے ساتھ محبت کرتا ہوں اور اپنے دشمن کے ساتھ بغض رکھتا ہوں اور میں نے شام اس حالت میں کی ہے کہ میں اپنے محبت کرنے والوں کے لیے رحمتِ خدا کی امید رکھتا ہوں اور میں نے شام کی اس حالت میں کہ اپنے دشمن کو جہنم کے گڑھے کے کنارے پر دیکھ رہا ہوں۔ اور وہ گڑھا ایسا ہے کہ جس میں جہنم کی آگ بھڑک رہی ہے اور جنت کے دروازے اس کے اہل کے لیے کھولے گئے ہیں۔ پس اہلِ رحمت کو مبارک ہو اور اُن کے لیے رحمت ہے اور اہلِ جہنم کو آگ نصیب ہو اور یہ اُن کے لیے ہی ہے۔

اے حبش! جو یہ چاہتا ہے کہ وہ معلوم کرے کیا وہ ہمارا محب ہے یا دشمن؟ پس وہ اپنے دل کا امتحان لے۔ اگر وہ ہمارے دوست سے محبت کرتا ہے تو ہمارے ساتھ دشمنی نہیں رکھتا۔ اور اگر وہ ہمارے دوست سے بغض رکھتا ہے تو ہمارے ساتھ محبت نہیں رکھتا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمارے محبت کرنے والوں سے ہماری مودت کا عہد لیا ہوا ہے اور ذکر میں ہمارے دشمنوں کے نام لکھ دیے ہیں۔ ہم نجیب ہیں اور نبیوں کے علاوہ ہم سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے۔

بنی تمیم کے ایک مرد کی بیان کردہ روایت

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعید الهمدانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعوانه موسیٰ ابن یوسف بن اسد ﴿قال حدثنی﴾ عبدالسلام بن عاصم ﴿قال حدثنا﴾

اسحق بن اسماعیل بن حیویه ﴿قال حدثنا﴾ عمرو بن ابی قیس عن میسرة ابن حبیب عن المنهال بن عمرو ﴿قال أخبرنی﴾ رجل من بنی تمیم قال کنا مع امیرالمؤمنین علی بن أبی طالب (ع) بذی قار ونحن نری انا سنختطف فی یومنا فسمعته یقول واللّٰہ لنظهرن علی هذه الفرقة ولنقتلن هذین الرجلین یعنی طلحه والزبیر ولنستبیحن عسکرهما قال التمیمی فاتیت عبداللّٰہ بن عباس فقلت له اما تری الی ابن عمك وما یقول فقال لاتعجل حتّٰی ننتظر ما یکون فلما کان من امر البصرة ما کان اتیته فقلت لا اری ابن عمك الاصدق فی مقاله فقال ویحك انا کنا نتحدث اصحاب محمد (ص) ان النبی (ص) عهد الیه ثمانین عهداً لم یعهد شیئ منها الی احد غیره فلعل هذا مما عهد الیه۔

<u>حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)</u>

منہال بن عمرو بیان کرتا ہے کہ بنوتمیم کے ایک مرد نے بیان کیا کہ ہم امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ مقام ذی قار میں تھے اور ہم دیکھ رہے تھے کہ ہم آج اُن سے (یعنی دشمن کے لشکر سے) چھین لیں گے۔ بس میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا ہے: خدا کی قسم! ہم اس گروہ پر ضرور غالب ہوں گے اور ہم اِن دونوں کو (یعنی طلحہ اور زبیر) ضرور قتل کردیں گے اور اِن دونوں کے لشکر کو نیست و نابود کردیں گے۔ تمیمی بیان کرتا ہے کہ میں عبداللہ بن عباس کے پاس آیا اور میں نے عرض کیا: کیا آپ نے دیکھا ہے کہ آپ کے چچا کا بیٹا کیا کہہ رہا ہے؟ اُس نے کہا: جلدی نہ کرو جو کچھ وہ کہہ رہا ہے اُس کے ہونے کا انتظار کرو۔ جب ہم بصرہ کے معاملہ (یعنی جنگِ جمل) سے فارغ ہوئے تو میں نے پھر جنابِ عبداللہ سے کہا: میں نے آپ کے چچا کے بیٹے کو اپنے قول میں سچا نہیں پایا۔ اُس نے کہا: ویل وافسوس ہے تیرے لیے کہ ہم اصحابِ محمدؐ سب بیان کرتے ہیں یعنی عقیدہ

رکھتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ان سے اسی عہد لیے ہیں اور ان کے غیر سے ان میں سے ایک بھی عہد نہیں لیا گیا اور شاید یہ بھی ان میں سے ایک ہو۔

امام اور نبی کا اعطاء میں ہاتھ برابر ہوتا ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسٰی بن بابویه القمی رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن ابی القاسم عن احمد بن ابی عبدالله البرقی عن أبیه ﴿قال حدثنی﴾ من سمع حنان ابن سدیر قال سمعت ابی سدیر الصوفی یقول رأیت رسول الله (ص) فیما یری النائم وبین یدیه طبق مغطی بمندیل فدنوت منه وسلمت علیه فرد علی السلام ثم کشف المندیل عن الطبق فاذا فیه رطب فجعل یاکل منه فدنوت منه فقلت یارسول الله ناولنی رطبة فناولنی واحدة فاکلتها ثم قلت یارسول الله ناولنی اخری فناولنیها فاکلتها وجعلت کلما اکلت واحدة سألت اخری حتٰی اعطانی ثمانی رطبات فاکلتها ثم طلبت منه اخری فقال لی حسبك قال فانتبهت من منامی فلما کان من الغد دخلت علی الصادق جعفر بن محمد (ع) وبین یدیه طبق مغطی بمندیل کأنه الذی رأیته فی المنام بین یدی النبی (ص) فسلمت علیه فرد علی السلام ثم کشف عن الطبق فاذا فیه رطب فجعل یاکل منه فعجبت لذلك وقلت جعلت فداك ناولنی رطبة ولنی فاکلتها وطلبت اخری حتٰی طلبت ثمان رطبات ثم طلبت منه اخری فقال لی لو زادك جدی رسول الله (ص) لزدتاك فاخبرته الخبر فتبسم تبسم عارف بما کان –

<u>حدیث نمبر 6</u>: (بحذف اسناد)

حنان بن سدیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوسدیر صیرفی سے سنا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے خواب میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ ایک طبق کھجوروں کا جس پر رومال ڈالا ہوا تھا آپؐ کے سامنے موجود ہے۔ میں آپؐ کے قریب گیا اور سلام عرض کیا: آپؐ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ میں اور قریب ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ایک کھجور عطا فرمائیں۔ پس آپؐ نے مجھے ایک کھجور دے دی اور میں نے اُس کو کھالیا۔

پھر عرض کیا: ایک اور عطا فرمائیں تو آپؐ نے ایک اور عطا کر دی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آپؐ نے مجھے آٹھ کھجوریں عطا فرمائیں اور میں نے وہ کھائیں۔ پھر جب میں نے اور طلب کی تو آپؐ نے فرمایا کہ بس اتنا ہی کافی ہیں۔ پس جب میں نیند سے بیدار ہوا اور جب اگلی صبح ہوئی تو میں امام صادق جعفر بن محمد علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے ایک طبق کھجوروں کا آپؑ کے سامنے اسی طرح دیکھا جیسا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دیکھا تھا۔ اُس پر رومال ڈالا ہوا تھا۔ میں نے سلام عرض کیا اور آپؑ نے میرے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپؑ نے اس طبق سے رومال اٹھایا۔ اُس میں تازہ کھجوریں تھیں۔ پس آپؑ نے اُن میں سے کھانی شروع کیں تو میں نے تعجب کیا اور عرض کیا:

میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں! آپؑ مجھے بھی عطا فرمائیں گے۔ آپؑ نے ایک کھجور عطا کی۔ میں نے وہ کھائی' دوسری طلب کی تو آپؑ نے ایک اور عطا کی۔ اس طرح ایک ایک کر کے آٹھ کھجوریں آپؑ نے عطا فرمائیں اور میں نے وہ کھائیں۔ پس اس کے بعد جب دوبارہ طلب کی تو آپؑ نے فرمایا: اگر میرے نانا رسولؐ خدا نے تجھے اس سے زیادہ دی ہوتیں تو میں بھی اس سے زیادہ دیتا۔ پس میں نے آپؑ کو خواب سنایا تو آپؑ اس طرح مسکرائے جیسے جاننے والا مسکراتا ہے۔

کریم وراثتِ علم ہے

﴿قال حدثنا﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنی﴾ الشیخ الصالح عبداللّٰہ بن محمد بن عبیداللّٰہ بن یاسین قال سمعت العبد الصالح علی بن محمد بن علی الرضا (ع) بسر من رأی یذکر عن آبائہ (ع) قال قال امیرالمؤمنین (ع) العلم وراثۃ کریمۃ والآداب حلل حسان والفکرۃ مرآۃ صافیۃ والاعتذار منذر ناصح وکفی بك ادبا لنفسك تذکرك ما کرھتہ من غیرك وصلی اللّٰہ علی سیدنا محمد النبی وآلہ الطاھرین -

حدیث نمبر 7: (بحذف اسناد)

ابوبکر محمد بن عمر جعابی نے بیان کیا ہے کہ مجھے شیخ الصالح عبداللہ بن محمد بن عبیداللہ بن یاسین نے بیان کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبدالصالح علی بن محمد بن علی الرضا علیہ السلام سے اور اُنہوں نے اپنے آباؤاجداد کے ذریعے سے روایت کی ہے کہ امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا:

کریم وراثت علم ہے اور آداب خوبصورت زیور ہیں اور فکر انسان کو عبادت کی طرف مائل کرتی ہے اور عذر طلب کرنا' ڈرنا اور نصیحت کرنے والا اور تیرے لیے ادب اتنا ہی کافی ہے کہ جو چیز تجھے غیر میں بری محسوس ہو اسے یاد رکھو یعنی اُس کو ترک کرو اور انجام نہ دو۔

●●●

مجلس نمبر 40

[بروز بدھ ۲۳ رمضان المبارک سال ۱۴۱ ہجری قمری]

ابن آدمؑ تجھ سے سوال کیے جائیں گے اُن کے جواب تیار کرو

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید القمی رحمه الله ﴿قال حدثنی﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عیسیٰ عن الحسن بن محبوب بن ابی حمزة الثمالی قال کان علی بن الحسین (ع) یقول ابن آدم لاتزال بخیر ما کان لك واعظ من نفسك وما کانت المحاسبة من همك وما کان الخوف لك شعاراً والحزن دثاراً ابن آدم انك میت ومبعوث بین یدی الله عزوجل ومسؤل فاعد جوابا۔

حدیث نمبر 1: (مختلف اسناد)

حضرت ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امام علی زین العابدین علیہ السلام فرماتے تھے:

اے فرزندِ آدمؑ! جب تک تیرا اپنا نفس تیرے لیے واعظ نہیں بن جاتا اور اپنا محاسبہ نہیں کرتا اور خوفِ خدا تیرا شعار نہ بن جائے اور حزن وغم آخرت تیرا وطیرہ نہ بن جائے اُس وقت تک تو خیر حاصل نہیں کرسکتا۔ اے فرزندِ آدمؑ! تو نے مرنا ہے اور خدا کے سامنے پیش ہونا ہے اور تجھ سے سوالات کیے جائیں گے پس اُن کے جواب تیار کرلو۔

اپنے بھائی کی عزت کی حفاظت کرو

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن احمد بن محمد الجرجاني ﴿قال حدثنا﴾ اسحق بن عبدوس ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن عبداللّٰہ بن سلیمان الحضرمی ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن اسماعیل الأحمس ﴿قال حدثنا﴾ المحاربی عن ابن ابی لیلی عن الحکم بن عیینه عن ابن ابی الدرداء عن أبیه قال قال رجل فی عرض رجل عند النبی (ص) فرد رجل من القوم علیه فقال رسول اللّٰہ (ص) من رد عن عرض اخیه کان له حجابا من النار-

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

ابودرداء نے بیان کیا ہے کہ ایک مرد رسولؐ کے سامنے اپنے بھائی کی ہتکِ عزت کرنا چاہتا تھا اور اسی کی قوم کے ایک مرد نے اُس کا دفاع کیا۔ اس پر رسولؐ خدا نے فرمایا: جو شخص اپنے بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے اور آگ کے درمیان (یعنی جہنم کی آگ) پردہ قرار دے گا یعنی آگ کو اس پر حرام قرار دے گا۔

ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه اللّٰہ عن أبیه عن سعد بن عبداللّٰہ عن احمد بن ابی عبداللّٰہ البرقی ﴿قال حدثنا﴾ سلیمان بن سلمة الکندی عن محمد بن غزوان وعیسٰی بن ابی منصور عن ابان بن تغلب عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) قال نفس المهموم بظلمنا تسبیح وهمه لنا عبادة وکتمان سرنا جهاد فی سبیل اللّٰہ ثم قال ابوعبداللّٰہ (ع) یجب ان یکتب هذا الحدیث-

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے فرمایا: وہ سانس جو ہمارے غم اور ہماری

مظلومیت میں لی جائے تسبیح خدا ہے اور اس میں بے چین ہونا عبادت خدا ہے اور ہمارے راز کو پوشیدہ رکھنا راہِ خدا میں جہاد ہے۔

قیامت کے دن جس سے تم محبت کرو گے اُس کے ساتھ ہو گے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ احمد ابن محمد بن سعید ﴿قال حدثنا﴾ ابوعوانة عن موسٰی بن یوسف ابن یوسف القطان ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن یحیٰی الأودی ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن ابان ﴿قال حدثنا﴾ علی بن هاشم بن البرید عن أبیه عن عبدالرزاق بن قیس الرجی قال کنت جالسا مع علی بن ابی طالب علیه السلام علی باب القصر حتیٰ الجأته الشمس الی حایط القصر فوثب لیدخل فقام رجل من همدان فتعلق بثوبة فقال یا امیرالمؤمنین حدثنی حدیثا جامعا ینفعنی اللّٰه به قال او لم یکن فی حدیث کثیر قال بلی ولکن حدثنی حدیثا جامعا قال حدثنی خلیلی رسول اللّٰه (ص) انی ارد انا وشیعتی الحوض رواء مرویین مبیضة وجوههم ویرد عدونا ظماء مظمئین مسودة وجوههم خذها الیك قصیرة من طویلة انت مع من احببت ولك ما اکتسبت ارسلنی یااخا همدان ثم دخل القصر۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

عبدالرزاق بن قیس رجی نے بیان کیا ہے کہ امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام محل خلافت کے دروازے پر بیٹھے تھے اور دھوپ محل کی دیوار پر پڑ رہی تھی۔ آپؑ کھڑے ہوئے تا کہ محل میں داخل ہوں۔ ایک ہمدان کا مرد کھڑا ہوا اور اُس نے آپؑ کے کپڑے کو تھام لیا اور عرض کیا: اے امیرالمومنینؑ! مجھے ایک حدیث بیان کریں جو جامع اور مختصر ہوتا کہ اللہ تعالیٰ اُس کو میرے لیے مفید قرار دے۔ آپؑ نے فرمایا: کیا ایک سے

زیادہ نہ ہوں؟ اُس نے عرض کیا: کیوں نہیں' لیکن میں ایک جامع حدیث چاہتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: میرے آقا' مولا اور خلیل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں اور میرے شیعہ حوضِ کوثر پر وارد ہوں گے' ہمارے چہرے روشن اور سفید ہوں گے اور ہمارے دشمن سیاہ چہرے والے اور غم زدہ ہوں گے۔ اس چھوٹی سی کو بڑی میں سے اخذ کرو تو اس کے ساتھ ہوگا کہ جس کے ساتھ تو محبت کرے گا اور جو تو کسب کرے گا وہ ہی تیرے لیے ہے۔ پس اب مجھے چھوڑ دو۔ اے ہمدانی بھائی! پھر آپ گل کے اندر داخل ہوگئے۔

ایسے غنی کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالحسن علی بن محمد الکاتب ﴿قال أخبرنی﴾ الحسن بن علی الزعفرانی عن ابراهیم بن محمد الثقفی عن یوسف بن کلیب عن معویة بن هشام عن الصباح بن یحییٰ المتقری عن الحرث ابن حضیرة قال حدثنی جماعة من اصحاب امیرالمؤمنین (ع) انه قال یوما ادعوا لی غنیا وباهلة وحیا آخر قد سماهم فلیأخذوا عطایاهم فوالذی فلق الحبة وبرء النسمة مالهم فی الاسلام نصیب وانی شاهد ومتولی عندالحوض وعند المقام المحمود انهم اعداء لی فی الدنیا والآخرة ولاخذن غنیا اخذة یفرط باهلة ولان ثبت قدمای لاردن قبائل الی قبائل ولابهرجن ستین قبیلة مالها فی الاسلام نصیب۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حرث بن حضیرہ نے بیان کیا کہ ایک دن امیرالمومنین علی علیہ السلام نے اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے فرمایا: میرے پاس اُن غنیوں کو بلاؤ اور اُن کے اہل کو بھی بلاؤ اور دوسرے زندہ لوگوں کو بلاؤ کہ جو اِن سے عطیات اور ہدایات کو وصول کرنے کی خاطر اِن کی خوشامد کرتے ہیں۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی جو دانے کو شگافتہ کرتی ہے اور اس

سے پودا نکالتی ہے، ایسے لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور جب میں حوضِ کوثر پر کھڑا ہوں گا اور مقامِ محمود پر فائز ہوں گا تو میں اُس وقت گواہی دوں گا کہ یہ لوگ دنیا و آخرت میں میرے دشمن ہیں۔ میں ایسے غلیوں کو ضرور اخذ کروں گا جو اپنے اہل کے ساتھ کوتاہی کرتے ہیں۔ اگر میرے دونوں قدم ثابت رہے تو میں اِن کو اپنے قبائل کی طرف ضرور پلٹاؤں گا اور میں ایسے ساٹھ قبیلوں کا حق خون رائیگاں کروں گا۔ اِن لوگوں کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

امام حسینؑ کے غم میں رونے کی فضیلت

﴿قال أخبرني﴾ ابوعمرو عثمان بن احمد الدقاق اجازة ﴿قال أخبرنا﴾ جعفر بن محمد بن مالك ﴿قال حدثنا﴾احمد بن يحيىٰ الاودي ﴿قال حدثنا﴾ مخول بن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن أبيه عن الحسين ابن على (ع) قال ما من عبد قطرت عيناه قطرة اودمعت عيناه فينا دمعة الابوأه الله بها في الجنة حقبا قال احمد بن يحيىٰ الأودي فرأيت الحسين ابن على (ع) في المنام فقلت حدثني مخول عن ابراهيم عن الربيع بن المنذر عن أبيه عنك انك قلت ما من عبد قطرت عيناه فينا قطرة او دمعت فينا دمعة الابوأه الله بها في الجنة حقبا قال نعم قلت سقط الاسناد بيني وبينك -

حدیث نمبر 6: (بحذف اسناد)

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: ہر وہ بندہ جس کی آنکھوں میں آنسوؤں کا ایک قطرہ ہمارے غم میں جاری ہو جائے اللہ تعالیٰ اُس کو ایک قطرے کے بدلے ایک سال تک جنت میں آباد رکھے گا۔ احمد بن یحییٰ اودی نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام حسین علیہ السلام کو خواب میں دیکھا اور آپ سے عرض کیا: اے مولاؑ! آپ سے مروی ہے

کہ آپؑ نے فرمایا: جس شخص کی آنکھ سے ایک قطرہ یا ایک آنسو ہمارے غم میں جاری ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اُس کو اُس کے ایک آنسو کے عوض ایک سال تک جنت میں آباد رکھے گا تو آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا: اے مولا! آپ کے اور میرے درمیان جو سلسلہ اسناد ہے وہ ساقط ہوگیا ہے۔

عکاظ بازار میں قیس بن ساعدہ کا اعلان

﴿قال أخبرني﴾ ابوالطيب الحسين بن محمد التمار ﴿قال حدثنا﴾ محمد ابن القاسم الانباری ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن حميد بن محمد بن حميد التميمی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبدالله محمد بن تميم العبدی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی الرواسی بن عبدالله ﴿قال حدثنی﴾ ابومسعود عبيد بن سميع عن الكلبی عن ابی صالح عن ابن عباس قال قدم على النبی (ص) وفد اياد قال لهم ما فعل قس بن ساعدة كانی انظر اليه بسوق عكاظ على جمل اورق وهو يتكلم بكلام عليه حلاوة ما اجدنی [illegible] فقال رجل من القوم انا احفظه يارسول الله سمعته وهو يقول بسوق [illegible] الناس اسمعوا وعوا واحفظوا من عاش مات ومن مات فات [illegible] آت ليل داج وسماء ذات ابراج وبحار تزخرخ ونجوم [illegible] واسهات وذاهب وآت وضوء وظلام وبرو [illegible] ومطعم ومشرب ان فی السماء لخبراً وان فی [illegible] يذهبون ولا يرجعون ارضوا بالمقام [illegible] قس بن ساعدة قسما برا لا [illegible] دين قد اظلكم زمانه وادرككم [illegible] وويل لمن ادركه ففارقه [illegible]

في الذاهبين الأولين ... من القرون لنا بصائر
لما رأيت موارداً ... للموت ليس لها مصادر
ورأيت قومي نحوها ... يمضي الأصاغر والأكابر
لا يرجع الماضي اليك ... ولا من الماضين غابر
ايقنت انى لامحا ... لة حيث صار القوم صائر

فقال رسول الله (ص) يرحم الله قيس بن ساعدة انى لا رجوا ان يأتي يوم القيمة امة واحدة فقال رجل من القوم يارسول الله لقد رأيت من قس عجبا قال وما الذى رأيت قال بينما انا يوما بجبل فى ناحيتنا يقال له سمعان في يوم قائظ شديد الحر اذا انابقس بن ساعدة فى ظل شجرة وعندها عين ماء واذا حوله سباع كثيرة وقد وردت حتى تشرب من الماء واذا زأر سبع منها على صاحبه ضربه بيده وقال كف حتى يشرب الذى ورد قبلك فلما رأيته وما حوله من السباع هالنى ذلك ودخلنى رعب شديد فقال لى لا بأس عليك لاتخف انشاء الله واذا انا بقبرين بينهما مسجد فلما انست به قلت ما هذان القبران قال قبر اخوين كان يعبدان الله فى هذا الموضع معى فماتا فدفنتهما فى هذا الموضع واتخذت ما بينهما مسجدا اعبد الله فيه حتى الحق بهما ثم ذكر ايامهما وفعالهما فبكى ثم قال:

خليلى هبا طال ما قد رقدتما ... اجد كما لا تقضيان كراكما
ألم تعلما انى بسمعان مفرد ... وما لى بها من حبيت سواكما
اقيما على قبريكما لست بارحا ... طوال الليالى او يجيب صداكما
ابكيكما طول الحياة وما الذى ... يرد على ذى عولة ان بكاكما
كأنكما والموت اقرب غاية ... بروحى فى قبرى كما قد اتاكما
فلوجعلت نفس لنفس وقاية ... لجدت بنفسي ان اكون فداكما

حدیث نمبر 7: (محذوف اسناد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایاد کا ایک وفد آیا۔ آپؐ نے فرمایا:

قیس بن ساعدہ کیا کر رہے ہیں؟ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ عکاظ بازار میں وہ اونٹ پر سوار ہیں اور کتنی میٹھی گفتگو کر رہے ہیں۔ میرے پاس کوئی نہیں جو اس کو یاد کرکے آئے۔ اس کی قوم کا ایک مرد کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! مجھے یاد ہے کہ وہ کیا کہتا ہے۔ عکاظ بازار میں وہ کہہ رہا تھا کہ اے لوگو! سنو! سمجھو اور اس کو یاد کرو۔ جو زندہ ہے وہ مر جائے گا اور جو مرے گا وہ دوبارہ زندہ ہو کر آئے گا۔ وہ آئے گا اس طرح کہ رات کی تاریکی ہوگی۔ مجھے قسم ہے آسمان کی جو برجوں والا ہے' دریا جو بہہ رہے ہیں' ستارے جو چمک رہے ہیں' بارش' نباتات' آباء اور امہات' جانا اور آنا' روشنی' ظلمت' نیکی' بدی' لباس' رہائش' سواری' کھانا پینا' آسمان میں تمہارے لیے خبر ہے اور زمین میں تمہارے لیے عبرت ہے اور مجھے کیا ہو گیا ہے کہ میں لوگوں کو دیکھ رہا ہوں۔ لوگ جا رہے ہیں اور واپس لوٹنے والے نہیں۔ وہ اُس مقام کو پسند کر چکے ہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ انھوں نے اُس کو چھوڑنا ہے یا اُس میں رہنا ہے۔ یہ لوگ سوئے ہوئے ہیں۔ پس قیس بن ساعدہ قسم اٹھاتا ہے کہ نیکی کی اس دنیا میں کوئی گناہ نہیں کرتا اور زمین پر اللہ کے دین سے زیادہ اللہ کو کوئی چیز پسند نہیں ہے۔ زمانہ گزر رہا ہے اور تم اس کو ضرور درک کرو گے۔ طوبیٰ ہے اُس شخص کے لیے جو اُس دین کو پالے اور اس کی اتباع کرے اور ویل ہے اس شخص کے لیے جو اس کو پائے اور اس کی اتباع نہ کرے اور اس سے جدا ہو جائے۔ پھر اُس نے یہ اشعار فرمائے:

فی الذاھبین الأولین

من القرون لنا بصائر

"گزرے ہوئے لوگوں میں ہمارے لیے عبرتوں کا سامان ہے"۔

لما رأيت موارداً
للموت ليس لها مصادر

''میں نے موت کے گھاٹ دیکھے ہیں جن سے نکلنے کا کوئی راستہ نہیں ہے''۔

ورأيت قومي نحوها
يمضي الأصاغر والأكابر

''میں نے اپنی قوم کے ہر چھوٹے بڑے کو اس کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھا''۔

ايقنت اني لامحا
لة حيث صار القوم صائر

''تو مجھے یقین ہو گیا کہ مجھے بھی لازمی طور پر وہاں ہی جانا ہے جہاں میری قوم جا رہی ہے''۔

لا يرجع الماضي اليك
ولا من الماضيين غابر

''کوئی جانے والا تم سے پھر لوٹ کر نہیں آئے گا اور گذشتہ لوگوں میں سے کوئی بھی [illegible] ہے''۔

پس رسول خدا صلی [illegible] نے فرمایا: [illegible] امید کرتا ہوں کہ سب قیامت [illegible] ایک امت [illegible] [illegible] القدس سے [illegible]

آپ نے فرمایا [illegible]

[illegible]

قیس بن ساعدۃ کے ساتھ تھا۔ ہم ایک درخت کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور اُس کے پاس پانی کا ایک چشمہ تھا اور اردگرد بہت زیادہ درندے تھے جو اس چشمہ کے پانی سے سیراب رہے تھے۔ جب اُنھوں نے درندے کو دیکھا تو آپ نے اس کو ہاتھ مارا اور کہا اسے روکو! جو تیرے سے پہلے ہیں پہلے اُن کو پانی سے سیراب ہونے دو۔ پس جب میں نے اُسے دیکھا کہ اُس کے اردگرد درندے ہیں تو اُس نے مجھے دیکھا کہ میں سخت رعب و مصیبت میں گھرا ہوا ہوں۔ اُس نے کہا: اے! کوئی حرج نہیں ہے تم نہ ڈرو اور آجاؤ تک دو قبروں کے درمیان مسجد تھی۔ پس جب مجھے اُن سے اُنس ہو گیا۔ میں نے کہا یہ قبریں کن کی ہیں؟ قیس نے کہا: یہ میرے دو بھائیوں کی قبریں ہیں۔ وہ دونوں اس جگہ [illegible] اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے۔

پس یہ دونوں مر گئے لہٰذا ان دونوں کو اس مقام پر دفن کر دیا [illegible] دونوں کی قبروں کے درمیان مسجد بنا دی ہے اور اب میں اس مقام پر اللہ تعالیٰ [illegible] کرتا ہوں یہاں تک کہ میں ان کے ساتھ ملحق ہو جاؤں۔ پھر [illegible] اور ان کے کاموں کو ذکر کرنا شروع کر دیا اور پھر رونا شروع [illegible]

خلیلی هبا طال ما قد رقدتما

اجد کما لا تقضیان کراکما

"اے میرے دونوں ساتھیو! تم میرے [illegible] گئے ہو کہ اگر تم [illegible] کرنا چاہو تو [illegible]

ألم تعلما أني [illegible]

وما لي بها [illegible]

"کیا تم نہیں جانتے [illegible] ہو گیا ہے کہ [illegible] تم دونوں [illegible]

اقیما علی قبریکما لست بارحا

طوال اللیالی او یجیب صداکما

''میں تم دونوں کی قبروں پر کھڑا ہوں اور میرے لیے اس لمبی رات کا گزارنا مشکل ہے یا کہ میں تمہاری آواز کا جواب دوں (یعنی مجھے بھی موت آ جائے)''۔

ابکیکما طول الحیاۃ وما الذی

یرد علی ذی عولۃ ان بکاکما

''میں پوری زندگی تم دونوں کو روتا ہوں اور اگر میں دونوں کو روتا ہوں تو جو مجھ پر عیال کی ذمہ داری ہے اس کا کیا کروں؟''

کانکما والموت اقرب غایۃ

بروحی فی قبری کما قد اتاکما

''گویا تم دونوں اور موت بہت زیادہ میرے قریب ہے کہ گویا میری روح قبر میں تمہارے پاس آنے والی ہے''۔

فلوجعلت نفس لنفس وقایۃ

لجدت بنفسی ان اکون فداکما

''پس اگر میں ایک نفس کو دوسرے نفس کا بدلہ قرار دے سکتا ہوتا تو میں ضرور اپنے نفس کو تم دونوں پر فدا کر دیتا''۔

حسد کی بیماری

﴿قال أخبرنی﴾ ابونصر محمد بن الحسین النصیر ﴿قال حدثنا﴾ علی بن احمد بن سبابۃ قال حدثنا عمر بن عبدالجبار ﴿قال حدثنا﴾ ابی ﴿قال حدثنا﴾ علی بن جعفر بن محمد عن أبیہ عن جدہ (ع) قال قال رسول

الله (ص) ذات يوم لاصحابه الا انه قد دب اليكم دآء الامم من قبلكم وهو الحسد ليس بحالق الشعر لكنه حالق الدين وينجي منه ان يكف الانسان يده ويخزن لسانه ولا يكون ذاغمز على اخيه المؤمن وصلى الله على سيدنا محمد النبي وآله الطاهرين وسلم تسليماً۔

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے فرمایا: تمہاری طرف گزشتہ اُمتوں کی بیماری آہستہ آہستہ آرہی ہے اور وہ حسد ہے اور یہ بالوں کو نہیں مونڈتا بلکہ دین کو برباد کرتا ہے۔ وہ شخص اس سے نجات حاصل کرسکتا ہے جو انسان اپنے ہاتھ کو روک سکے اور اپنی زبان کو کنٹرول میں رکھے اور اپنے مومن بھائی کو اذیت نہ دے۔

●●●

مجلس نمبر 41

[بروز ہفتہ ۲۰ رمضان المبارک سال ۴۰۱ ہجری قمری]

خواہشات کی اتباع حق سے دور کر دیتی ہے

﴿قال أخبرني﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن الوليد ﴿قال حدثنا﴾ عنبر ربين ﴿قال حدثنا﴾ شعبة عن سلمة بن كهيل عن ابي الطفيل عامر بن واثلة الكناني رحمه الله قال سمعت امير المؤمنين (ع) يقول ان اخوف ما اخاف عليكم طول الأمل واتباع الهوى فاما طول الأمل فينسي الآخرة واما اتباع الهوى فيصد عن الحق الا وان الدنيا قد تولت مدبرة والآخرة قد اقبلت مقبلة ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من ابناء الآخرة ولا تكونوا من ابناء الدنيا فان اليوم عمل ولا حساب والآخرة حساب ولا عمل -

حدیث نمبر 1: (بحذف اسناد)

حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام فرماتے ہیں: مجھے تمہارے بارے میں لمبی لمبی امیدوں اور خواہشات کی اتباع سے ڈر لگتا ہے۔ لمبی آرزوئیں آخرت کو خراب کر دیتی ہیں اور خواہشات کی اتباع حق سے [illegible] دنیا تمہارے پیچھے ہے اور آخرت [illegible] کے بیٹے بنو دنیا کے بیٹے نہ بنو کیونکہ آج کا [illegible] حساب کا

دن ہے اُس دن عمل نہیں ہوگا۔

نبی اکرمؐ کا خطبہ

﴿قال أخبرنی﴾ ابوبکر محمد بن عمر الجعابی ﴿قال حدثنا﴾ ابو محمد بن عبداللّٰہ بن محمد بن سعید بن زیاد بن کنانة المقری من کتابه ﴿قال حدثنا﴾ احمد بن عیسیٰ بن الحسن الجرمی ﴿قال حدثنا﴾ نصر ابن حماد ﴿قال حدثنا﴾ عمر بن شمر عن جابر الجعفی عن ابی جعفر محمد بن علی الباقر (ع) عن جابر بن عبداللّٰہ الأنصاری قال قال رسول اللّٰہ (ص) ان جبرئیل (ع) نزل علی وقال ان اللّٰہ یأمرك ان تقوم بتفضیل علی بن ابی طالب (ع) خطیبا علی اصحابك لیبلغوا من بعدهم ذلك عنك ویأمر جمیع الملائكة ان تسمع ما تذکره واللّٰہ یوحی الیك یامحمد ان من خالف فی امره فله النار ومن اطاعك فله الجنة فأمر النبی (ص) منادیا فنادی بالصلوة جامعة فاجتمع الناس وخرج حتیٰ علی المنبر فكان اول ما تكلم به اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم ، ثم قال ایها الناس انا البشیر النذیر وانا النبی الا انی مبلغكم عن اللّٰہ جل اسمه فی امر رجل لحمه لحمی ودمه دمی وهو عیبة العلم وهو الذی انتجبه اللّٰہ من هذه الامة واصطفاه وهداه وتولاه وخلقنی وایاه وفضلنی بالرسالة وفضله بالتبلیغ عنی وجعلنی مدینة العلم وجعله الباب وجعلنی خازن العلم والمقتبس منه الأحكام وخصه بالوصیة وابان امره وخوف من عداوته وازلف مثواه وغفر لشیعته وامر جمیع الناس بطاعته وانه عزوجل یقول من عاداه عادانی ومن والاه والانی ومن اذاه اذانی ومن ابغضه ابغضنی ومن احبه احبنی ومن اراده ارادنی ومن کاده کادنی ومن نصره نصرنی یاایهاالناس اسمعوا لما امرکم به

واطیعوہ فانی اخوفکم عباد اللّٰہ یوم تجد کل نفس ما عملت من خیر محضراً ومن عملت من سوء تود لو ان بینھا وبینہ امدا بعیداً ویحذرکم اللّٰہ نفسہ" ثم اخذ بید امیرالمؤمنین (ع) فقال معاشر الناس ھذا مولی المؤمنین وحجۃ اللّٰہ علی الخلق اجمعین والمجاھد للکافرین ، اللّٰھم انی قد بلغت وھم عبادك وانت القادر علی صلاحھم فاصلحھم برحمتك یاارحم الراحمین استغفراللّٰہ تعالی ولکم ثم نزل فاتاہ جبرئیل (ع) فقال یامحمد ان اللّٰہ عزوجل یقرئك السلام ویقول لك جزاك اللّٰہ عن تبلیغك خیرا فقد بلغت رسالات ربك ونصحت لامتك وارضیت المؤمنین وارغمت الکافرین یامحمد ان ابن عمك مبتلی بہ یامحمد قل فی کل اوقاتك الحمدللّٰہ رب العالمین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون—

حدیث نمبر 2: (بحذف اسناد)

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت بیان کی ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

جبرائیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ اپنے اصحاب کے سامنے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی فضیلت پر مشتمل خطبہ دیں تاکہ وہ آپؐ کے بعد آپ سے اس کو دوسروں تک پہنچائیں اور اللہ تعالیٰ نے تمام ملائکہ کو حکم دیا ہے کہ جو آپ فرمائیں اس کو سماعت کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی طرف وحی فرمائی ہے: اے محمدؐ! جو شخص آپؐ کے اس حکم میں آپ کی مخالفت کرے گا اس کے لیے جہنم کو لازم قرار دیا گیا ہے اور جو شخص آپ کی اطاعت کرے گا اس کے لیے جنت واجب قرار دی گئی ہے۔ پس رسولؐ خدا نے منادی کو حکم دیا ہے کہ تمام اصحاب کو نماز باجماعت کی ندا دے۔ پس اس نے ندا دی اور تمام اصحاب نماز باجماعت کے لیے جمع ہو گئے۔ پس آپ

باہر تشریف لائے اور منبر پر تشریف فرما ہوئے اور اس سے پہلی جو آپ نے کلام کی وہ یوں تھی:

اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم - پھر فرمایا:

اے لوگو! میں بشارت دینے والا اور ڈرانے والا ہوں اور میں نبی ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ایسے شخص کے بارے میں تمہارے سامنے تبلیغ کرنے والا ہوں جس کا گوشت میرا گوشت ہے' جس کا خون میرا خون ہے' وہ علم کا خزانہ ہے اور وہ مرد ایسا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اس اُمت میں سے چن لیا ہے اور اُس کو برگزیدہ بنایا ہے اور اس کی ہدایت فرمائی ہے اور اس کے لیے ولایت قرار دی ہے۔ مجھے اور اُس کو ایک مٹی سے خلق فرمایا ہے۔ اور مجھے رسالت کے ساتھ فضیلت عطا فرمائی ہے اور اس کو میری طرف سے تبلیغ کی فضیلت عطا فرمائی ہے۔ اور مجھے علم کا شہر اور اُس کو اس کا دروازہ قرار دیا ہے اور مجھے علم کا خزانہ قرار دیا ہے اور احکام کو اس سے لیا جائے گا۔ اور اُس کو میرا وصی قرار دیا ہے اور اس کے امر کو ظاہر کیا ہے اور اس کی دشمنی سے اس نے ڈرایا ہے اور اس کے ٹھکانے کو قریب کیا ہے۔ اور اس کے شیعہ کو بخش دیا ہے اور تمام لوگوں کو حکم دیا ہے کہ اس کی اطاعت کریں' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی اور جس نے اُس سے دوستی کی اُس نے میرے ساتھ دوستی کی اور جس نے اس کو اذیت دی اُس نے مجھے اذیت دی اور جس نے اس سے بغض رکھا اُس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے اس کا ارادہ کیا اس نے میرا ارادہ کیا اور جس نے اُسے ذلیل کرنے کی کوشش کی اُس نے مجھے ذلیل کرنے کی کوشش کی۔ اور جس نے اُس کی مدد کی اس نے میری مدد کی۔

اے لوگو! جب تم کو وہ حکم دے تو اُس کی اطاعت کرو۔ پس میں تم کو اس دن سے ڈراتا ہوں جس دن ہر کوئی اپنے کیے ہوئے کو اپنے سامنے پائے گا خواہ وہ خیر ہو یا شر۔ اور

جس نے شر کو انجام دیا ہوگا وہ خواہش کرے گا کاش اس کے اور میرے درمیان بہت زیادہ فاصلہ ہو جائے۔ تم اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ سے ڈراؤ۔ پھر آپ نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

اے لوگو! یہ مومنین کا مولا ہے اور اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق پر حجت ہے اور کافروں کے ساتھ جہاد کرنے والا ہے۔ اے میرے اللہ! میں نے تیرے حکم کی تبلیغ کر دی ہے اور یہ تیرے بندے ہیں تو ان کی اصلاح پر قادر ہے۔ اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے! اپنی رحمت کے صدقہ میں ان کی اصلاح فرما اور میں اپنے لیے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کی بخشش کو طلب کرتا ہوں۔ پھر اس کے بعد خود جبرائیلؑ نازل ہوا اور کہا: اے محمدؐ! اللہ تعالیٰ آپؐ کو سلام کہہ رہا ہے اور فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ تجھے خیر کی تبلیغ پر تیرے لیے اچھی جزا دے گا۔ پس آپؐ نے اپنے رب کی رسالت کی تبلیغ کر دی ہے اور اپنی اُمت کو نصیحت بھی فرما دی ہے اور آپؐ نے مومنین کو خوش کر دیا ہے اور کافروں کو ذلیل کر دیا ہے۔ اے محمدؐ! تحقیق آپؐ کے چچا کے فرزند کا اس سے امتحان لیا جائے گا۔ اے محمدؐ! اپنے تمام اوقات میں الحمدُ للہ رب العالمین کو زبان پر جاری رکھو۔ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون۔

محمد بن حنفیہ کا خطبہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبداللہ محمد بن عمران المرزبانی ﴿قال حدثنا﴾ ابوالحسن علی بن عبدالرحیم السجستانی عن أبیه عن الحسن بن ابراهیم عن عبداللہ بن عاصم عن محمد بشیر قال لما سیر ابن الزبیر ابن عباس الی الطایف کتب الیه محمد بن الحنفیة رحمه اللہ امابعد فقد بلغنی ان ابن الکاهلیة سیرك الی الطایف فرفع اللہ جل اسمه لك بذلك ذکراً وعظم لك اجراً وحط به عنك وزری یاابن عم انما یبتلی الصالحون وانما تهدی الکرامة للابرار ولو لم توجر الا فیما تحب اذا قل اجرك قال اللہ

عزوجل وعسی ان تکرهوا شیئا وهو خیر لکم" وهذا ما لست اشك انه خیر لك عند بارئك عظم الله لك الصبر علی البلوی والشکر فی النعماء انه علی شیئ قدیر فما وصل الکتاب الی ابن عباس اجاب عنه فقال اتانی کتابك تعزینی فیه علی تسییری وتسأل ربك جل اسمه ان یرفع لی به ذکراً وهو تعالی قادر علی تضعیف الأجر والعایدة بالفضل والزیادة بالاحسان اما احب ان الذی رکب منی ابن الزبیر کان رکبه منی اعداء خلق الله لی احتسابا وذلك فی حسناتی ولما ارجو ان انال به رضوان ربی یااخی ان الدنیا تولت الأخرا وقد اظلت فاعمل صالحا تجزء صالحا جعلنا الله وایاك ممن یخافه بالغیب و یعمل لرضوانه فی السر والعلانیة انه علی کل شیئ قدیر۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

محمد بشیر نے بیان کیا ہے کہ جب ابن زبیر ابن عباس کو طائف کی طرف اپنے ساتھ لے گیا تو محمد بن حنفیہ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کو خط تحریر کیا:

اما بعد! مجھے خبر ملی ہے کہ کاہلیہ کا فرزند آپ کو طائف کی طرف لے گیا ہے پس اللہ تعالیٰ اُس کے ذریعے آپ کے ذکر کو بلند کرے اور آپ کے اجر کو زیادہ کرے اور آپ کے گناہوں کا بوجھ کم کرے۔

اے میرے چچا کے فرزند! یہ یاد رکھیں کہ نیک لوگوں کا امتحان لیا جاتا ہے اور نیک لوگوں کو کرامت کا ہدیہ عطا کیا جاتا ہے اور آپ کو اجر نہیں دیا جائے گا مگر اس کے ساتھ جن کے ساتھ آپ محبت کرتے ہیں اور جب آپ کا اجر کم ہو جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: بسا اوقات تم لوگ ایسی چیز کو ناپسند کرتے ہو جو تمہارے لیے بہتر ہوتی ہے۔ اور میں اس میں شک نہیں کرتا ہوں۔ یہ تیرے رب کے نزدیک تیرے لیے بہتر ہے اور مصیبت پر صبر

کرنے سے اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو زیادہ فرمائے اور اپنی نعمتوں پر شکر ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جب یہ خط ابن عباس کو موصول ہوا تو آپ نے اس خط کا جواب یوں تحریر کیا:

آپ کا تحریر کردہ خط مجھے مل گیا ہے اور آپ نے اس میں میرے سفر کو منسوب کیا ہے اور میرے لیے دعا کی ہے کہ میرے ذکر کو اللہ تعالیٰ بلند کرے اور وہ خدا اجر کو دگنا بھی کرنے پر قادر ہے۔ اور اس کا فضل اور زیادتی اس کے احسان کے ساتھ ہے۔ بہر حال یہ جو میں پسند کرتا ہوں کہ ابن زبیر کے ساتھ سفر کرنا میرے لیے ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی دوسری مخلوق کے ساتھ سفر کرنا ہے اور یہ میری نیکیوں کی وجہ سے ہے اور میں اُمید کرتا ہوں کہ میں اپنے رب کی رضوان کو پاؤں۔

اے میرے بھائی! یہ دنیا و آخرت کی مددگار ہے حالانکہ تو پھسل رہا ہے۔ پس نیک عمل انجام دو تا کہ تم کو نیک جزا دی جائے اور اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ان میں سے شمار کرے جو غیب سے ڈرنے والے ہیں اور ظاہری اور پوشیدہ طور پر اس کی رضایت کے لیے عمل کرتے ہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

امام حسنؑ کا ظاہری حکومت کے بعد پہلا خطبہ

﴿قال ابوالقاسم﴾ اسماعیل بن محمد الانباری الکاتب ﴿قال حدثنا﴾ ابوعبداللہ ابراهیم بن محمد الازدی ﴿قال حدثنا﴾ شعیب بن ایوب ﴿قال حدثنا﴾ معویة بن هشام عن سفیان عن هشام بن حسان قال سمعت ابا محمد الحسن بن علی (ع) یخطب الناس بعد البیعة له بالامر فقال نحن حزب اللّٰه الغالبون وعترة رسوله الأقربون واهل بیته الطیبون الطاهرون واحد الثقلین اللذین خلفهما رسول اللّٰه (ص) فی امته والتالی کتاب اللّٰه فیه تفصیل کل شیئ لایأتیه الباطل من بین یدیه ولا من خلفه

فالمعول علينا فی تفسیره لاتظن تأویله بل یتیقن حقایقه فاطیعونا فان طاعتنا مفروضة اذ کانت بطاعة اللّٰه عزوجل ورسوله مقروبة قال اللّٰه عزوجل "یاایها الذین آمنو اطیعوا اللّٰه واطیعوا الرسول واولی الأمر منکم فان تنازعتم فی شیئ فردوه الی اللّٰه والرسول ولو ردوه الی الرسول والی اولی الأمر منهم لعلمه الذین یستنبطونه منهم" ولحذرکم الاصغاء لهتاف الشیطان فانه لکم عدو مبین فتکونوا کاولیائه الذین قال لهم لاغالب لکم الیوم من الناس وانی جار لکم فلما ترائت الفئتان نکص علی عقبیه وقال انی بریٔ منکم انی اری مالا ترون فتلقون الی الرماح وزرااو الی السیوف جزرا وللعمد خطما وللسهام غرضا ثم لا ینفع نفسا ایمانها لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی أیمانها خیراً۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

جناب ہشام بن حسان نے بیان کیا ہے کہ میں نے سنا کہ امام ابومحمد الحسن بن علی علیہ السلام نے اپنی بیعت کے بعد جو لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

ہم اللہ تعالیٰ کی وہ جماعت ہیں جو غالب رہتی ہے۔ ہم رسولؐ خدا کی وہ عترت ہیں جو اُس کے سب سے زیادہ قریب ہیں۔ ہم اہلِ بیتؑ طیب اور طاہر ہیں؛ اور ثقلین میں سے ایک ہیں۔ وہ ثقلین جو رسولِ اعظمؐ اپنی اُمت میں چھوڑ کر گئے تھے پیچھے چھوڑے جانے والی ایک اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے جس میں ہر چیز کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔ وہ کتاب ہے کہ جس کے سامنے سے اور نہ پیچھے سے باطل آسکتا ہے۔ پس ہمارے ذمہ اس کی تفسیر ہے۔ اُس کی تاویل میں گمان کارمند نہیں ہے بلکہ اس کے لیے یقین اور حق وحقیقت ضروری ہے۔ پس ہماری اطاعت کرو کیونکہ ہماری اطاعت خدا کی طرف سے واجب قرار دی گئی ہے۔ کیونکہ اطاعتِ خدا و رسولؐ کے ساتھ ہماری اطاعت کو ملایا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ

مجلس نمبر 42

[بروز ہفتہ ۲۷ رمضان المبارک سال ۴۱۱ ہجری قمری]

اللہ کے فرائض کو پورا کرو تا کہ تم متقی بن سکو

﴿حدثنا﴾ الشيخ الجليل المفيد ابوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان ايد الله تمكينه ﴿قال أخبرني﴾ المظفر بن محمد البلخي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن همام ابوعلي ﴿قال حدثنا﴾ حميد بن زياد ﴿قال حدثنا﴾ ابراهيم بن عبيدالله بن حيان ﴿قال حدثنا﴾ الربيع بن سليمان عن اسماعيل بن مسلم السكوني عن الصادق جعفر بن محمد عن أبيه عن جده (ع) قال سمعت رسول الله (ص) يقول اعمل بفرائض الله تكن من اتقى الناس وارض بقسم الله تكن من اغنى الناس وكف عن محارم الله تكن اورع الناس واحسن مجاورة من جاورك تكن مؤمنا واحسن مصاحبة من صاحبك تكن مسلما -

حدیث نمبر 1:(کشف الشد)

حضرت امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کے فرائض پر عمل کرو تا کہ تم سب سے زیادہ متقی بن سکو اور اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی ہو جاؤ تا کہ تم سب سے زیادہ غنی ہو سکو اور اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں میں

...سے ہاتھ کو روکو تاکہ تم سب سے زیادہ پرہیزگار بن سکو اور اپنے ہمسائے کے ساتھ اچھی ہمسائیگی اختیار کرو تاکہ تم مومن بن سکو اور اپنے ساتھی سے اچھی صحبت اختیار کرو تاکہ تم مسلمان بن سکو۔

رسولؐ خدا پر گریہ

﴿قال أخبرني﴾ ابوعبدالله محمد بن عمران المرزباني قال حدثني احمد ابن محمد الجوهري ﴿قال حدثنا﴾ الحسن بن عليل بن العزي ﴿قال حدثنا﴾ عبدالكريم بن محمد بن علي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن مظر عن زياد بن المنذر ﴿قال حدثنا﴾ شرجيل عن ام الفضل بن العباس قالت لما ثقل رسول الله (ص) في مرضه الذي توفي فيه افاق افاقة ونحن نبكي حوله فقال ما الذي يبكيكم قلنا يارسول الله نبكي لغير خصلة نبكي لفراقك ايانا ولا نقطاع خبرالسماء عنا ونبكي للامة من بعدك فقال (ع) اما انكم المقهورون والمستضعفون من بعدي۔

حدیث نمبر 2:(بحذف اسناد)

جناب اُم الفضل بنت عباس فرماتی ہیں کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مرض الموت میں عالمِ غشی میں تھے اور ہم سب آپ کے اردگرد رو رہے تھے۔ جب آپ کو افاقہ ہوا تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ کیوں رو رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا رسولؐ اللہ! ہم کسی وجہ کے بغیر نہیں رو رہے بلکہ اس لیے رو رہے ہیں کہ آپ سے جدا ہو رہے ہیں اور آپ کے جانے کے بعد آسمان کی خبریں (یعنی وحی) ہم سے منقطع ہو جائے گی اور ہم آپؐ کے بعد آپ کی اُمت کے لیے رو رہے ہیں۔ پس آپؐ نے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ کہ میرے بعد تم لوگوں پر قہر و ظلم کیا جائے گا اور تم کو کمزور کر دیا جائے گا۔

امیرالمومنین کی شہادت پر لوگوں کا گریہ کرنا

﴿قال أخبرنا﴾ ابوبكر محمد بن عمر الجعابي ﴿قال حدثنا﴾ ابو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني ﴿قال حدثنا﴾ ابوعوانة موسى ابن يوسف العطار الكوفي ﴿قال حدثنا﴾ محمد بن سليمان المقرى الكندي عن عبدالصمد بن على النوفلي عن ابي اسحق السبيعي عن الاصبغ بن نباتة العبدي قال لما ضرب ابن ملجم امير المؤمنين على بن ابي طالب (ع) عدونا عليه نفر من اصحابنا نا والحرث وسويد بن غفلة وجماعة معنا فقعدنا على الباب فسمعنا البكاء فبكينا فخرج الينا الحسن ابن على (ع) فقال يقول لكم امير المؤمنين (ع) انصرفوا الى منازلكم فانصرف القوم غيري واشتد البكاء من منزله فبكيت فخرج الحسن (ع) فقال الم اقل لكم انصرفوا فقلت لا والله يا ابن رسول الله (ص) ماتتابعني نفسي ولا تحملني رجلي ان انصرف حتى ارى امير المؤمنين (ع) قال فلبثت فدخل ولم يلبث ان خرج فقال لى ادخل فدخلت على اميرالمؤمنين فاذا هو مستند معصوب الرأس بعمامة صفرآء قد نزف واصفر وجهه ما ادري وجهه اصفر او العمامة فاكببت عليه فقبلته وبكيت فقال لى لاتبك يااصبغ فانها والله الجنة فقلت له جعلت فداك انى اعلم والله انك تصير الى الجنة وانما ابكى لفقداني اياك يااميرالمؤمنين جعلت فداك حدثني بحديث سمعته من رسول الله (ص) فاني اراني لااسمع منك حديثا بعد يومي هذا ابداً فقال نعم يااصبغ دعاني رسول الله (ص) يوما فقال لي ياعلى انطلق حتى تأتي مسجدي ثم تصعد على منبري ثم تدعوا الناس فتحمد الله عزوجل وتثنى عليه وتصلى على صلوة كثيرة ثم تقول ايها الناس انى

رسول اللہ (ص) الیکم هو یقول لکم الا ان لعنة اللہ ولعنة ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیراً اجره فاتیت مسجده (ص) وصعدت المنبر فلما رأتنی قریش ومن کان فی المسجد اقبلوا نحوی فحمدت اللہ واثنیت علیه وصلیت علی رسول اللہ (ص) صلوة کثیرة ثم قلت ایها الناس انی رسول اللہ (ص) الیکم وهو یقول لکم الا ان لعنة اللہ ملائکته المقربین وانبیائه المرسلین ولعنتی علی من انتمی الی غیر ابیه او ادعی الی غیر موالیه او ظلم اجیراً اجره فلم یتکلم احد من القوم الا عمر بن الخطاب فانه قال قد ابلغت یا ابا الحسن ولکنك جئت بکلام غیر مفسر فقد ابلغ رسول اللہ (ص) فاخبرته الخبر فقال ارجع الی مسجدی حتی تصعد منبری فاحمداللہ واثن علیه وصل علی ثم قال ایها الناس ما کنا لنجیئکم بشئ الا عندنا تأویله وتفسیره الا وانی انا ابوکم الا وانی انا مولاکم الا وانی انا اجیرکم –

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب اصبغ بن نباتہ العبدی نے بیان کیا ہے کہ جب ابن ملجم ملعون نے امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ضرب لگائی تو ہمارے بعض ساتھی اس کی طرف دوڑے۔ میں، حرث، سوید بن غفلہ اور ہمارے ساتھ ایک جماعت تھی ہم سب آپ کے دروازے پر بیٹھے ہوئے تھے۔ جب ہم نے رونے کی آوازیں سنیں تو ہم نے بھی رونا شروع کر دیا۔ امام الحسن بن علی علیہ السلام ہمارے پاس آئے اور فرمایا: امیرالمومنین علیہ السلام نے تم لوگوں کے لیے فرمایا ہے کہ تم سب لوگ اپنے اپنے گھروں کو چلے جاؤ۔ میں آپ کے اس فرمان کے بعد (سوائے میرے ساری قوم چلی گئی اور دوبارہ شدید گریہ ہوا تو) میں نے بھی رونا شروع کر دیا۔ پس دوبارہ امام حسنؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا: کیا میں

نے تم لوگوں سے نہیں کہا کہ تم سب یہاں سے چلے جاؤ۔ میں نے عرض کی: خدا کی قسم! اے فرزندِ رسولؐ! امیر نفس میری اتباع نہیں کرتا یعنی مجھ میں ہمت نہیں اور میرے قدم نہیں اٹھتے کہ میں واپس چلا جاؤں' جب تک میں امیرالمومنینؑ کو دیکھ نہ لوں۔ امام حسنؑ نے فرمایا: ٹھہرو! پس آپؑ دوبارہ اندر چلے گئے۔ کچھ دیر کے بعد آپؑ دوبارہ تشریف لائے اور مجھے فرمایا: اندر آ جاؤ' میں امیرالمومنینؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ آپ ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؑ کے سر اقدس کو پیلے عمامے کے ساتھ باندھا ہوا ہے۔ خون کے بہہ جانے کی وجہ سے آپ کا چہرہ پیلا ہو چکا تھا۔ خدا کی قسم! مجھے نہیں معلوم ہو رہا تھا کہ آپ کے چہرے کا رنگ پیلا ہے یا آپ کے عمامے کا۔ پس میں آپؑ پر گر پڑا اور آپؑ کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا۔ آپؑ نے فرمایا: اے اصبغ! کیوں رو رہے ہو؟ کیونکہ میں تو جنت میں جا رہا ہوں۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں میں جانتا ہوں کہ آپؑ جنت کی طرف جا رہے ہیں' لیکن میں اس لیے رو رہا ہوں کہ آپؑ ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔

اے امیرالمومنینؑ! میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں' رسولؐ خدا کی کوئی حدیث مجھے بیان کریں جو آپؑ نے رسولؐ خدا سے سنی ہو' کیونکہ میں دیکھ رہا ہوں کہ اس کے بعد دوبارہ آپؑ سے حدیث نہیں سن سکوں گا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں اے اصبغ! ایسے ہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے ایک دن مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! میری مسجد میں جاؤ اور پھر میرے منبر پر چلے جاؤ پھر لوگوں کو بلاؤ۔ پھر لوگوں کے سامنے خدا کی حمد و ثناء بیان کرو۔ مجھ پر بہت زیادہ درود و سلام کے بعد لوگوں کو میری طرف سے کہہ دو۔ اے لوگو! میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں' جو تمہاری طرف مبعوث کیا گیا ہوں' آگاہ ہو جاؤ! تحقیق اللہ تعالیٰ کی لعنت' اس کے تمام مقرب ملائکہ کی لعنت' تمام انبیاء اور تمام مرسلین کی لعنت اور میری طرف سے بھی لعنت ہو اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب

کرے۔ اور اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا کہلوائے اور اپنے اجیر پر ظلم کرے۔ آپؑ نے فرمایا: میں آپؐ کی مسجد میں گیا اور آپؐ کے منبر پر بیٹھ گیا۔ وہ قریش کے لوگ جو مسجد میں موجود تھے وہ میری طرف متوجہ ہوئے پس میں نے اُن کے سامنے خدا کی حمد وثنا کی اور رسولؐ خدا پر بہت زیادہ درود وسلام پڑھا۔ پھر میں نے کہا: اے لوگو! میں رسولؐ خدا کی طرف سے تمہارے پاس آیا ہوں اور وہ تمہارے لیے فرما رہے ہیں کہ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی لعنت، تمام مقرب ملائکہ کی لعنت، تمام انبیاء ومرسلین کی لعنت اور میری لعنت اس شخص پر جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اور وہ اپنے مولا کے علاوہ کسی دوسرے کا دعویٰ کرے (یعنی دوسرے کا کہلوائے) اور اجیر پر اُس کی اجرت کے بارے میں ظلم کرے۔

پس پوری قوم میں سے حضرت عمر بن خطاب کے علاوہ کوئی نہ بولا۔ اُس نے کہا: اے ابوالحسنؑ! آپؑ نے تبلیغ کردی، لیکن آپؑ نے ایسی خبر دی ہے جو واضح نہیں ہے، پس میں نے رسولؐ خدا کی خدمت میں اُن کی بات کو پہنچایا۔ آپؐ نے فرمایا: میری مسجد کی طرف دوبارہ جاؤ اور میرے منبر پر دوبارہ بیٹھو۔ اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرو اور مجھ پر صلوٰۃ و سلام پڑھو اور لوگوں کو بتاؤ کہ اے لوگو! جو میں تمہارے لیے خبر لایا ہوں، اُس کی تاویل اور تفسیر میرے پاس ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں تمہارا باپ ہوں اور میں تمہارا مولاؑ ہوں اور میں تمہارا اجیر ہوں۔

اسلام کے ارکان پانچ ہیں

﴿قال أخبرني﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله ﴿قال حدثني﴾ ابی عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن الحسن ابن محبوب عن ابی حمزة الثمالی عن ابی جعفر محمد بن علی

الباقر (ع) قال بنی الاسلام علی خمسة دعائم اقام الصلوٰة وایتاء الزکوٰة وصوم شهر رمضان وحج البیت الحرام والولایة لنا اهل البیت۔

حدیث نمبر 4: (بحذف اسناد)

حضرت امام ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا: اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر رکھی گئی ہے:

① نماز ادا کرنا۔

② زکوٰۃ ادا کرنا۔

③ ماہِ رمضان کے روزے رکھنا۔

④ بیت اللہ کا حج کرنا۔

⑤ اور ہم اہلِ بیتؑ کی ولایت کا اقرار کرنا۔

قیامت کے دن چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا

﴿بهذا الاسناد﴾ قال قال رسول اللّٰه (ص) لا یزول قدم عبد یوم القیمة من بین یدی اللّٰه عزوجل حتی یسأله عن اربع خصال عمرك فیما افنیته وجسدك فیما ابلیته وما لك من این اكتسبته واین وضعته وعن حبنا اهل البیت فقال رجل من القوم وما علامة حبكم یارسول اللّٰه فقال محبة هذا ووضع یده علی رأس علی بن ابی طالب (ع)۔

حدیث نمبر 5: (بحذف اسناد)

حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے دن جو بندہ بھی بارگاہِ خدا میں پیش ہوگا اس سے چار چیزوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔ زندگی کے بارے میں کہ یہ کس چیز میں تو نے فنا کردی ہے۔ اس جسم کے بارے میں کہ اس کو تو نے

کن امور میں مصروف رکھا ہے۔ تیرے مال کے بارے میں تو نے اس کو کہاں سے کسب کیا یعنی کمایا ہے اور کہاں خرچ کیا ہے۔ اور ہم اہل بیتؑ کی محبت کے بارے میں۔ ایک بندے نے عرض کیا: اے رسولؐ خدا! آپ کی محبت کی نشانی کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس کی محبت میری محبت کی نشانی ہے۔ آپؐ نے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سر پر ہاتھ رکھا۔

حضرت سلمان فارسیؓ نے فرمایا

﴿قال أخبرني﴾ ابوالحسن علی بن خالد المراغی ﴿قال حدثنا﴾ القاسم بن محمد الدلاله ﴿قال حدثنا﴾ اسماعیل بن محمد المزنی ﴿قال حدثنا﴾ ابن سعید ﴿قال حدثنا﴾ علی بن غراب عن موسٰی بن قیس الحضرمی عن سلمة بن کہیل عن عیاض بن عیاض عن أبیه قال مر علی بن ابی طالب (ع) بملاء فیهم سلمان رحمه الله فقال لهم سلمان قوموا فخذوا بحجزة هذا فوالله لایخبرکم بسر نبیکم (ص) غیره -

حدیث نمبر 6: (مختلف اسناد)

ابو عیاض نے بیان کیا ہے کہ امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ السلام ایک گروہ کے قریب سے گزرے، جن میں حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ بھی موجود تھا۔ پس سلمانؓ نے ان کو مخاطب کر کے فرمایا: اے لوگو! اٹھو اور اس شخص کا دامن تھام لو۔ خدا کی قسم! اس کے علاوہ تم کو رسولؐ خدا کے اسرار کے بارے میں (یعنی خاص رازوں کے بارے میں) کوئی نہیں بتا سکتا۔

○

﴿قال أخبرني﴾ المظفر بن محمد البلخی ﴿قال حدثنا﴾ ابوعلی

محمد ابن همام الاسکافی ﴿قال أخبرنی﴾ ابوجعفر احمد بن مابندار عن منصور ابن العباس القصبانی حدثہم عن الحسن بن علی الخزاز عن علی بن عقبۃ عن سالم بن ابی حفص قال لما هلك ابوجعفر محمد بن علی الباقر (ع) قلت لأصحابی انتظرونی حتی ادخل علی ابن عبداللّٰہ جعفر بن محمد (ع) فاعزیہ فدخلت علیہ فعزیتہ ثم قلت انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ذهب واللّٰہ من کان یقول قال رسول اللّٰہ (ص) فلا یسأل عمن بینہ وبین رسول اللّٰہ (ص) لا واللّٰہ لا یری مثلہ ابداً قال فسکت ابو عبداللّٰہ (ع) ساعۃ ثم قال قال اللّٰہ عزوجل ان من یتصدق بشق تمرۃ فیها کما یری احدکم فلوہ حتی اجعلها لہ مثل احد فخرجت الی اصحابی فقلت ما رأیت اعجب من هذا کنا نستعظم قول ابی جعفر (ع) قال رسول اللّٰہ (ص) بلا واسطۃ فقال لی ابو عبداللّٰہ (ع) قال اللّٰہ عزوجل بلاواسطۃ۔

حدیث نمبر 7: (مختلف اسناد)

سالم بن ابوحفص نے بیان کیا ہے کہ جب ابوجعفر محمد بن علی الباقر علیہ السلام کی وفات ہوئی۔ میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ تم میرا انتظار کرو یہاں تک کہ میں ابوعبداللہ جعفر بن محمد امام صادق علیہ السلام کی خدمت میں جاتا ہوں تاکہ ان کو تعزیت کروں۔ پس میں آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کو تعزیت پیش کی۔ پھر میں نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون!

خدا کی قسم! جو یہ کیا کرتا تھا کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: وہ ہم سے چلا گیا اور اس کے اور رسولؐ خدا کے درمیان کوئی بھی بلاواسطہ بات کرنے والا نہیں رہا۔ خدا کی قسم! میں نے اس کی مثل کسی کو نہیں دیکھا۔ پس ابوعبداللہ کچھ دیر خاموش رہے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: جو شخص نصف کھجور کا اس دنیا میں صدقہ دے گا جیسا کہ تم میں سے کوئی دیکھ

رہا ہوں۔ پس میں اس کے لیے بھی اُحد کے برابر اجر عطا کروں گا۔ پس میں اپنے ساتھیوں کے پاس آیا۔ میں نے کہا: میں نے اس سے بھی عجیب تر چیز دیکھی ہے اور ہم ابو جعفر کے قول کو عظیم قرار دیتے تھے کہ وہ رسولؐ خدا سے بلاواسطہ حدیث ذکر کرتے ہیں کہ پس اس نے کہا کہ میرے لیے ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے خدا سے بلاواسطہ نقل کر دیا ہے۔ یہ اس سے بھی زیادہ عجیب تر ہے۔

چار چیزوں کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا

﴿قال أخبرنی﴾ ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسى عن على بن الحكم عن ابى سعيد القماط عن المفضل بن عمر الجعفى قال سمعت ابا عبدالله جعفر ابن محمد (ع) يقول لا يكمل ايمان حتى كون فيه اربع خصال يحسن خلقه ويسخى نفسه ويمسك الفضل من قوله ويخرج الفضل من ماله والحمد لله رب العالمين وصلى الله على سيدنا محمد النبى (ص) وآله الطاهرين وسلم تسليماً -

قد وقع الفراغ من نسخ مجالس الشيخ المفيد ضحى يوم الاربعاء السابع من شهر رمضان من سنة الالف والثلثمائة والواحد والخمسين هجرية على يد الفقير الى رحمة ربه الغنى عبدالرزاق بن السيد محمد بن السيد عباس بن السيد حسن الموسوى نسبا المقرمى لقبا وكان ذلك فى النجف الأشرف سنة ١٣٥١ء

حدیث نمبر 8: (بحذف اسناد)

مفضل بن عمر جعفی نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ

السلام سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: کسی بندے کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا جب تک اس میں چار خصلتیں نہ پائی جائیں:

① حسنِ اخلاق۔
② اپنے نفس سے سخاوت کرنا یعنی سخاوت کرنا۔
③ اور اپنے قول میں فضل قرار دینا یعنی سچ بولنا۔
④ اور اپنے مال سے فضل نکالنا یعنی زکوٰۃ ادا کرنا۔

●●●